عمران سیریز
ادھورا فارمولا
مظہر کلیم ایم اے

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یُوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— ۱۲/۵۰ روپے

چند باتیں

معزز قارئین! سلام مسنون۔

عمران کا نیا کارنامہ "ادھورا فارمولا" آپ کے ہاتھوں میں ہے عمران کی بے پناہ ذہانت پر ہم سب کو ہی نہیں ——— خود عمران کو بھی ہمیشہ فخر رہا ہے۔ لیکن عمران ذہانت میں حرفِ آخر کا درجہ نہیں رکھتا۔ اونٹ جب تک پہاڑ تلے نہ آئے اپنے آپ کو سب سے بلند سمجھتا رہتا ہے اور اس بار عمران ذہانت کے ایک ایسے پہاڑ تلے آگیا کہ اُسے اپنی ذہانت پر دوبارہ غور کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔

اس کہانی میں عمران کا سابقہ ایک ایسے مجرم سے پڑ گیا جو ذہانت میں عمران سے بھی دو قدم آگے تھا۔ اس نے عمران کے گرد ایک ایسا جال پھیلایا کہ عمران اپنی ذہانت کے زعم میں خود مجرم کا آلہ کار بن کر رہ گیا۔ "ادھورا فارمولا" ——— ایک ایسے ادھورے فارمولے کے حصول کی کہانی ہے جس کی اہمیت کسی کو معلوم نہ تھی اور عمران نے زندگی میں پہلی بار اس مشن کو سب سے آسان مشن قرار دیا اور اس نے یہ سمجھ لیا کہ اس نے مشن کو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیا ہے ——— مگر جب نتیجہ سامنے آیا ——— تب عمران کی آنکھیں کھلیں کہ مجرم تو اسی کو آلہ کار بنا کر اپنا مشن مکمل کر کے جا بھی چکے ہیں اور عمران کے پاس سوائے لکیر پیٹنے کے اور کوئی چارہ کار باقی نہ رہا تھا ——— لیکن عمران شکست،

کو موت کا دوسرا نام سمجھتا ہے۔ اس لئے اس نے نہ صرف اس ادھورے فارمولے کی واپسی کے لئے کام شروع کر دیا ——— بلکہ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اسے مکمل کر کے ہی دم لے گا۔

اور اس کے بعد حالات و واقعات میں ایسی ڈرامائی تبدیلیاں پیدا ہوئیں کہ عمران کے گرد موت کا دائرہ تنگ ہوتا چلا گیا۔ لیکن عمران ہر قسم کے حالات کو اپنے حق میں پلٹنے کا گُر جانتا ہے۔ چنانچہ وہی ہوا ——— حالات پلٹتے چلے گئے ——— مگر کیسے ———؟ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جس کے جواب کے لئے آپ کو پوری کہانی پڑھنی پڑے گی۔

یہ ایک ایسی کہانی ہے جس میں ایکشن ——— سسپنس اور لمحہ بہ لمحہ ہونے والی ڈرامائی تبدیلیوں کا ایسا حسین امتزاج موجود ہے کہ اس سے پہلے اس کی کوئی مثال سامنے نہیں آئی۔

اس کہانی کو پڑھنے کے بعد آپ یقیناً یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ شاہکار کہانی واقعی ایسی ہی کہانی کو کہا جاتا ہے۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

صبح ابھی پوری طرح طلوع نہ ہوئی تھی۔ ماحول مختلف پرندوں کی چہچہاہٹ سے گونج اٹھا تھا۔ اونچی مگر انتہائی سرسبز پہاڑی کی چوٹی پر بنا ہوا عظیم الشان محل نما مکان اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ مکان کا بڑا گیٹ بند تھا اور اس کے سامنے گٹھے ہوئے جسم کا ایک تنومند نوجوان ایک خاکی وردی پہنے ہاتھ میں مشین گن اٹھائے ٹہل رہا تھا۔ اس کی تیز نظریں ارد گرد کا بڑے بھرپور انداز میں جائزہ لے رہی تھیں۔ گیٹ سے شروع ہونے والی پختہ اور چوڑی سڑک بل کھاتی ہوئی پہاڑی کے نیچے دامن میں بڑی سڑک سے مل جاتی تھی۔ نوجوان کی نظریں کبھی کبھی مین روڈ پر چلنے والی ٹریفک کا جائزہ لینے میں مصروف ہو جاتیں اور چند لمحے جائزہ لینے کے بعد وہ ایک بار پھر پھاٹک کے سامنے ٹہلنا شروع کر دیتا اور پھر ٹہلتے ہوئے اچانک وہ چونک پڑا۔ جب اس نے چاندی کی طرح چمکتی ہوئی سفید رنگ کی چھوٹی سی کار کو مین روڈ کو چھوڑ کر پہاڑی پر چڑھنے والی سڑک پر مڑتے ہوئے دیکھا۔ کار بل کھاتی ہوئی سڑک پر اسے دکھائی دینے لگ جاتی اور کبھی نظروں سے

اوجھل ہو جاتی. جب کار آدھا سفر طے کر گئی تو نوجوان تیزی سے گیٹ کے ساتھ بنے ہوئے کیبن میں گھستا چلا گیا. اس نے وہاں میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن دبا دیا.

"یس مارکونیس سپیکنگ —" دوسری طرف سے سیکورٹی انچارج کی کرخت آواز سنائی دی. جس کا دفتر عمارت کے اندر کہیں موجود تھا.

"مین گیٹ سے ریفالگر بول رہا ہوں جناب — ایک سفید رنگ کی کار محل کی طرف آ رہی ہے." ریفالگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا. فون کرتے وقت بھی اس کی نظریں نیچے جاتی ہوئی سڑک پر ہی جمی ہوئی تھیں.

"سفید کار — اور اس وقت — بہرحال ہر طرح سے خیال رکھنا. میں دوسرے لوگوں کو بھی الرٹ کر دیتا ہوں —" مارکونیس نے جواب دیا.

"اوکے —" ریفالگر نے پُراعتماد لہجے میں جواب دیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ مشین گن اٹھائے باہر نکل آیا اور گیٹ کے سامنے آ کر رک گیا. اس کے اعصاب تنے ہوئے تھے. آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی. اس کے انداز سے یوں لگتا تھا جیسے چیتا اپنے شکار پر جھپٹنے والا ہو.

چند لمحوں بعد کار ایک موڑ کاٹ کر سامنے آئی اور پھر تیزی سے دوڑتی ہوئی گیٹ کے سامنے آ کر رکتی چلی گئی. ریفالگر غور سے کار اور اس کے اندر موجود ایک ادھیڑ عمر آدمی کو جو ڈرائیونگ کر رہا تھا. دیکھتا رہا. کار کے نمبر اس کے ذہن میں محفوظ ہو گئے. کار رکتے ہی ادھیڑ عمر آدمی دروازہ کھول کر نیچے اترا. وہ اپنے حلیے اور لباس سے کوئی بہت بڑا افسر لگ رہا تھا.

"فرمائیے —" ریفالگر نے چند قدم آگے بڑھاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا.

"...علوم ٹیلر سے میری ملاقات طے ہے —" ادھیڑ عمر نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ریفالگر کی طرف بڑھاتے ہوئے نرم لہجے میں کہا.

"...مگر وہ تو آرام فرما رہی ہیں اور دس بجے سے پہلے کسی حالت میں نہیں جاگیں گی." ریفالگر نے حیرت بھرے لہجے میں کارڈ پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا. کارڈ پر صرف ایک نام لکھا ہوا تھا "لینڈل کرافگر".

"مگر انہوں نے مجھے ملاقات کا یہی وقت دیا تھا. ساڑھے پانچ صبح اور ساڑھے پانچ ہونے میں پانچ منٹ رہتے ہیں." کرافگر نے قدرے پریشان لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا.

"اوکے — میں معلوم کرتا ہوں ویسے میرا خیال ہے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے شام ساڑھے پانچ بجے کا وقت تو ہو سکتا ہے. مگر صبح ساڑھے پانچ بجے ناممکن ہے بہرحال میں پتہ کرتا ہوں." ریفالگر نے کہا اور پھر تیزی سے کیبن میں گھستا چلا گیا. کرافگر دلچسپی اور تحسین آمیز نظروں سے محل نما مکان اور پہاڑی کے ماحول کا جائزہ لینے لگا. اس کے چہرے پر پسندیدگی کے آثار نمایاں تھے.

تھوڑی دیر بعد ریفالگر کیبن سے باہر نکلا. اس کے چہرے پر تعجب کے آثار نمایاں تھے.

"آئیے جناب میں گیٹ کھولتا ہوں —" ریفالگر نے گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے گیٹ کے باہر لگے ہوئے سوئچ بورڈ پر نصب مختلف بٹن ایک ترتیب سے دبانے شروع کر دیئے. چند لمحوں بعد بھاری فولادی پھاٹک خود بخود کھلتا چلا گیا. اندر عمارت تک جانے والی سرخ بجری کی روش نظر آ رہی تھی. ادھیڑ عمر کرافگر دوبارہ کار میں بیٹھا اور اس کی کار تیزی سے گیٹ کراس کرتی ہوئی عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی. پھولوں سے لدے ہوئے

عظیم الشان پورچ میں اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔
"تشریف لائیے —" برآمدے میں موجود ایک مسلح نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کرانگر اس کے پیچھے چلتا ہوا ایک راہداری میں گھسا اور پھر راہداری سے مڑ کر وہ ایک عظیم الشان کمرے میں داخل ہوئے جو بڑے شاہانہ انداز میں سجا ہوا تھا۔ ڈرائنگ روم میں جگہ جگہ سنہری پنجروں میں مختلف رنگوں اور قسموں کی چڑیاں میٹھی چہک رہی تھیں۔ فرانسیسی طرز کی کھڑکیوں میں ریشمی پردے ہلکی ہلکی ہوا سے سرسرا رہے تھے اور ان میں سے پھولوں سے لدی ہوئی بیلیں خوبصورت منظر پیش کر رہی تھیں۔
"تشریف رکھیے۔ مادام ٹیلر تشریف لا رہی ہیں —" مسلح نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں ایک صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ادھیڑ عمر کرانگر مبہوت انداز میں صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مرعوبیت کے آثار ابھر آئے تھے۔ اسے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ رومی شہنشاہوں کے کسی محل میں آ گیا ہو۔
اپنا ریوالور، خنجر اور چاقو میرے حوالے کر دیجیے وہ آپ کو واپس مل جائے گا —" مسلح نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"کیا کہہ رہے ہو —" کرانگر بری طرح چونک پڑا۔
"آپ کی بغل میں موجود ہولسٹر میں اعشاریہ تین آٹھ کا ریوالور موجود ہے۔ کوٹ کی خفیہ جیب میں چاقو اور پنڈلی سے بندھے ہوئے تسمے میں خنجر موجود ہے۔ وہ برائے کرم میرے حوالے کر دیجیے —" مسلح نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"تم ... مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا ؟ —" کرانگر کا چہرہ اب حیرت اور

استعجاب سے پھڑکنے لگا تھا۔
"راہداری میں ایسی مشین موجود ہے جو انسان کی رگوں میں بہنے والے خون کا بھی تجزیہ کر لیتی ہے۔ یہ تو معمولی بات ہے —" مسلح نوجوان نے اسی طرح نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور کرانگر نے خاموشی سے تینوں چیزیں نکال کر مسلح نوجوان کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر رکھ دیں۔
"آپ اس وقت کیا پینا پسند فرمائیں گے —" مسلح نوجوان نے تینوں چیزیں لینے کے بعد پوچھا۔
"شکریہ — مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں ہے —" کرانگر نے دبے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا — کرانگر نوجوان کے جانے کے بعد دوبارہ کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا۔ وہ ایک ایک چیز کو تحسین آمیز نظروں سے دیکھ رہا تھا۔
"کس قدر خوبصورت رہائش گاہ ہے — نجانے یہ مادام کتنی خوبصورت ہو گی —" کرانگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ابھی اس کی بڑبڑاہٹ ختم ہی ہوئی تھی کہ کمرے کے جنوبی کونے میں موجود پردے ہلے اور دوسرے لمحے ایک دبلی پتلی، سوکھی سڑی کرخت چہرے والی ادھیڑ عمر عورت اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر سختی اور رعونت پورے عروج پر دکھائی دیتی تھی۔ البتہ آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس سوکھی سڑی عورت کے چہرے پر کسی پر شباب حسینہ کی خوابناک آنکھیں لگا دی گئی ہوں۔ وہ سادہ سے عمومی لباس میں تھی۔ ایسا لباس جو اس عظیم الشان محل کی حقیر سی خادمائیں بھی پہننا گوارا نہ کریں۔ کرانگر نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس نے یہی سمجھا تھا کہ مادام ٹیلر کی آمد کی اطلاع دینے کوئی خادمہ آئی ہو گی۔

سوکھی سڑی عورت آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے بڑھی اور اطمینان سے کرانگر کے سامنے والے صوفے میں تقریباً دھنستی چلی گئی۔

"تم صحیح وقت پہ پہنچے ہو مسٹر کرانگر — اور میں وقت کی پابندی کرنے والوں کو ہمیشہ پسند کرتی ہوں —" ادھیڑ عمر عورت نے کوّے جیسی چیختی ہوئی آواز میں کرانگر سے مخاطب ہو کر کہا اور کرانگر اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"مم ... مم ... مادام ......" کرانگر کے لہجے میں شدید بوکھلاہٹ تھی۔

"ہاں — میں مادام ٹیلر ہوں۔ بیٹھو — اطمینان سے بیٹھو۔" مادام ٹیلر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور کرانگر واپس صوفے پر بیٹھتا چلا گیا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں ابھی تک حیرت کا آبشار بہہ رہا تھا۔ وہ تصور میں بھی نہ سوچ سکتا تھا کہ اس قدر خوبصورت اور عالیشان محل کی مالکہ یہ سوکھی سڑی، کرخت چہرے اور کوّے جیسی آواز والی عورت ہو گی۔ البتہ اس کی آنکھیں اسے خیالوں کے تجزیے میں دھکیلنے پر مجبور کر رہی تھیں۔

"تم نے کوئی مشروب پینا پسند نہیں کیا —" مادام نے کرخت آواز میں پوچھا۔

"شکریہ مادام — میں اس وقت کوئی چیز نہیں پیا کرتا —" کرانگر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"وہ کاغذات لے آئے ہو —" مادام نے پوچھا۔

"یس مادام — کاغذات بھی اور چیک بھی۔ مگر باس نے کہا ہے کہ وہ چیک کیش ہونے سے پہلے ہائی برڈ سے براہِ راست بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔" کرانگر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک خاکی رنگ کا لفافہ

نکالتے ہوئے کہا۔

"کتنی رقم کا چیک ہے —" مادام کا لہجہ اور بھی کرخت ہو گیا۔

"پچاس ہزار ڈالر کا مادام — باقی رقم مشن پورا ہونے کے بعد ادا کی جائے گی۔" کرانگر نے لفافے میں سے ایک چیک نکالتے ہوئے کہا۔

"سنو تو اپنے باس سے جا کر کہہ دو کہ ہم اس مشن پہ کام کرنے سے انکاری ہیں، جب بات طے ہو گئی تھی کہ ایک کروڑ ڈالر کا چیک آپ لے آئیں گے اور کاغذات ادا کرنے کے بعد آپ کا کام ختم ہو جائے گا۔ تو پھر اب یہ ہائی برڈ سے ملاقات کی شرط اور آدھی رقم کی ادائیگی یہ نئی شرائط کیوں عائد کی جا رہی ہیں؟" مادام نے تلخ لہجے میں کہا۔

"دیکھیے مادام — آپ کو علم ہے کہ ہم سرکاری ملازم ہیں۔ ہمیں تمام ادائیگیوں کا باقاعدہ حساب دینا پڑتا ہے اور یہ سرکاری اصول ہے کہ آدھی ادائیگی کام مکمل ہونے کے بعد کی جاتی ہے اس لیے ہم مجبور ہیں اور جہاں تک ہائی برڈ سے ملاقات کا سوال ہے۔ وہ اس لیے ضروری ہے کہ کچھ تفصیلات زبانی بتائی جا سکتی ہیں۔ انہیں تحریر میں نہیں لایا جا سکتا —" کرانگر نے جواب دیا۔ اب وہ اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال چکا تھا۔

"تمہارا عہدہ کیا ہے —" مادام نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کرانگر سے پوچھا۔

"میں چیف ایجنٹ ہوں مادام —" کرانگر نے جواب دیا۔

"اوہ — پھر تو واقعی اہم عہدے دار ہو۔ مگر دیکھو ہائی برڈ اپنے اصولوں کے بے حد سخت ہے۔ تم ابھی فون پر اپنے باس سے بات کرو اور میری شرائط بتا دو۔ ہاں یا نہ، دو میں سے ایک جواب چاہیے —" مادام ٹیلر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تالی بجائی۔ دوسرے لمحے ایک مسلح نوجوان اندر داخل

ہوا اور مادام کے سامنے جھک کر کھڑا ہو گیا۔

"فون لاؤ ـــ ریڈ فون ـــ" مادام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مادام آپ ہائی برڈ سے پہلے بات کریں شاید انھیں یہ شرائط منظور ہوں۔" کرانگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ہائی برڈ اس وقت جزیرہ ہوائی میں چھٹیاں گزار رہا ہے۔ اس لئے بغیر مشن کے لیے کنکٹ نہیں کیا جا سکتا ـــ دوسری بات یہ کہ ہائی برڈ میرا ایجنٹ ہے۔ اس لیے وہ اس معاملے میں کوئی رائے دینے کا اہل ہی نہیں ہے ـــ" مادام ٹیلر نے جواب دیتے ہوئے کہا ـــ اسی لمحے نوجوان سرخ رنگ کا فون اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے مادام کے اشارے پر کرانگر کے صوفے کے ساتھ پڑی ہوئی تپائی پر فون رکھا اور پھر اس کا پلگ دیوار میں لگا دیا۔

کرانگر نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس زیرو سروس" دوسری طرف سے ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"مجھے اے۔ بی۔ سی کا کوڈ نمبر چاہیے ـــ" کرانگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں ـــ" دوسری طرف سے جواب ملا اور پھر چند لمحوں بعد آواز سنائی دی۔

"اس وقت کا نمبر نوٹ کر لیں۔ فور زیرو ون یہ نمبر دس منٹ مزید چل سکتا ہے" دوسری طرف سے کہا گیا اور کرانگر نے کریڈل دبا کر فور زیرو ون نمبر گھمائے۔

"یس اے۔ بی۔ سی سروس ـــ" دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں کرانگر بول رہا ہوں کوڈ تھری ون ـــ چیف باس جہاں بھی ہو اس

سے بات کرائیں" کرانگر نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں" دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ نسوانی آواز آئی۔

"مسٹر کرانگر نوٹ کر لیں چیف باس ملک سے باہر ہیں وہ ایک ہفتے تک نہیں مل سکتے۔ سوری" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کرانگر نے خاموشی سے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا؟" مادام نے کرانگر کو رسیور رکھتے ہوئے دیکھ کر چونک کر پوچھا۔

"یہی بات ہوتی ہے" کرانگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مگر میں تو سن رہی ہوں کہ چیف باس ملک سے باہر ہے اور ایک ہفتے تک نہیں مل سکتا ـــ" مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ نے درست سنا ہے مادام یہ مخصوص کوڈ ہے۔ اس فقرے میں اس کا موجودہ نمبر نہاں ہے اور وقت بھی ـــ" کرانگر نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"نمبر اور وقت وہ کیسے ـــ" مادام کے لہجے میں حیرت تھی اور کرانگر مادام کو اس طرح حیرت زدہ دیکھ کر دل ہی دل میں بڑا محظوظ ہو رہا تھا۔

"آپ سے کیا چھپانا مادام ـــ ایک ہفتے کا مطلب ہے سات منٹ بعد فون کریں ـــ اور نوٹ کا مطلب ہے ـــ تھری زیرو ون نمبر ـــ" کرانگر نے گھڑی دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"بہت خوب مجھے یہ کوڈ پسند آیا ہے" ـــ مادام نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ جانتی ہیں مادام سیکرٹ سروس کو اس قسم کے انتظامات کرنے

بھی پڑتے ہیں۔ ورنہ دوسرے ملکوں کی سیکرٹ سروسز تیا پانچہ کر دیں —" کرا
نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"مگر میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ آخر سیکرٹ سروس خود اس مشن پر کام کیوں نہیں کرتی ۔ اس مشن کے لیے دوسروں کی خدمات حاصل کرنا اور خطیر رقم معاوضے میں دینا کچھ انوکھی سی بات ہے میں نے تمہارے باس سے بھی یہی سوال کیا تھا مگر وہ ٹال گیا تھا —" مادام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ مشن ایسا ہے مادام کہ حکومت براہ راست سیکرٹ سروس کو استعمال میں نہیں لانا چاہتی —" کرانگر نے بھی مبہم سا جواب دیا — اسی لمحے اس نے ایک بار پھر گھڑی دیکھی اور پھر ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس نے تھری زیرو ون تھری نمبر ڈائل کیے۔

"یس —" دوسری طرف سے ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کرانگر بول رہا جناب، مادام ٹیلرز مینشن سے —" کرانگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ — کیا بات ہے —؟" دوسری طرف سے اسی طرح بھرائے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

"مادام مشن پر کام کرنے سے انکاری ہیں — وہ پوری رقم کی ایڈوانس ادائیگی چاہتی ہیں — اور ہائی برڈ سے ملاقات بھی نہیں ہو سکتی —" کرانگر نے جواب دیا۔

"مادام موجود ہیں —" باس نے پوچھا۔

"یس باس میرے سامنے تشریف فرما ہیں —" کرانگر نے جواب

"انہیں رسیور دو — میں خود بات کرتا ہوں —" باس نے کہا اور کرانگر نے مادام کی طرف رسیور بڑھا دیا۔

"باس آپ سے براہ راست بات کرنا چاہتے ہیں —" کرانگر نے رسیور پکڑاتے ہوئے کہا — اور مادام نے رسیور پکڑ لیا۔

"یس مادام ٹیلر سپیکنگ —" مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام میں نے حکومت سے مکمل ادائیگی کی بات کی تھی لیکن وہ نہیں مان رہے۔ البتہ ہم اس بات کی آپ کو ہر طرح سے گارنٹی دے سکتے ہیں کہ مشن کے خاتمے پر باقی رقم آپ کو مل جائے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس مشن کے سلسلے میں بعض باتیں ایسی ہیں جو ہائی برڈ کو زبانی بتائی جا سکتی ہیں۔ آپ اس سے ملاقات کا بندوبست کرا دیں —" باس نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں باتوں میں وقت ضائع کروں — رقم پوری ایڈوانس اور جو معلومات آپ دینا چاہتیں مجھے دے دیں۔ میں ہائی برڈ کو منتقل کر دوں گی — اس کے سوا تیسری اور کوئی صورت نہیں — ہاں یا نہ میں جواب دیں —" مادام کا لہجہ انتہائی سخت ہوتا چلا گیا۔

"دیکھیں مادام میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں اور ہائی برڈ کی کوئی سرکاری حیثیت نہیں ہے — اور دوسری بات یہ کہ آپ کی سرگرمیاں بہرحال یورپ میں چاہے وہ ہمارے ملک کی بجائے کسی اور ملک میں ہی کیوں نہ ہوں۔ اس لیے مشن سے انکار کرنے کی صورت میں آپ پریشان بھی ہو سکتی ہیں —" باس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تو یہ دھمکی ہے — اگر یہ دھمکی ہے تو پھر ٹھیک ہے تم سے جو ہوتا

ہے کر لو۔ بہرحال اتنا بتا دوں کہ میرے ایک اشارے پر تم آئندہ پانچ منٹوں بعد سیکرٹ سروس کے چیف کے بجائے کسی خارش زدہ کتے کی طرح گلیوں میں مارے مارے پھر رہے ہو گے۔ تمہارے وزیر اعظم اور صدر سے لے کر تمہاری اسمبلی کا ہر ممبر مادام ہٹلر کی مٹھی میں ہر وقت بند رہتا ہے ۔۔" مادام ٹیلر نے غصے سے بپھرے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا — غصے کی شدت سے اس کی مخمور آنکھیں یک لخت سرخ ہو گئی تھیں۔

"اوہ مادام آپ ناراض ہو گئیں — میرا مطلب یہ ہرگز نہیں تھا میں آپ کی اور ہائی برڈ کی حیثیت جانتا ہوں — میں تو آپ کو دھمکی دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا — میں نے تو کسی روانی میں ایک بات کہہ دی تھی — اگر آپ ناراض ہو گئی ہیں تو میں معذرت چاہتا ہوں —" باس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا — اس کے غبارے سے یک لخت ہی ہوا نکل گئی تھی۔

"اچھا ہوا تم نے فوراً معذرت کر لی۔ ورنہ تمہارا انجام بدترین ہوتا — بہرحال ہاں یا نہ میں جواب دو — ضائع کرنے کے لیے میرے پاس مزید وقت نہیں ہے —" مادام نے اسی کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مادام آپ فون کرانگر کو دیں" — باس نے ڈھیلے لہجے میں کہا اور مادام نے رسیور واپس کرانگر کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

"یس باس —" کرانگر نے کہا۔

"مادام کو دوسرا چیک بھی دے دو اور باقی تفصیلات بھی بتا دو —" باس نے کرانگر کو ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس —" کرانگر نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ

ختم ہوتے ہی کرانگر نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر کوٹ کی دوسری جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک اور لفافہ نکالا اور اس لفافے میں سے ایک اور چیک نکال کر مادام کی طرف بڑھا دیا۔

"لیجیے مادام یہ پچاس لاکھ ڈالر کا دوسرا چیک —" کرانگر نے مؤدبانہ انداز میں چیک بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تپائی پر رکھ دو" — مادام نے سپاٹ لہجے میں کہا اور کرانگر نے چیک تپائی پر پہلے سے رکھے ہوئے کاغذات اور چیک کے اوپر رکھ دیا۔

"مادام نے ایک بار پھر تالی بجائی تو وہی مسلح نوجوان کسی جن کی طرح ایک لمحے میں حاضر ہو گیا۔"

"یس مادام —" نوجوان نے اسی طرح سر جھکاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ دونوں چیک لے جاؤ — اور ہائی برڈ کو اطلاع کر دو کہ وہ نئے مشن کے لیے تیار ہو جائے کسی بھی لمحے اسے کال کیا جا سکتا ہے" — مادام نے کہا۔

"یس مادام —" نوجوان نے کہا اور تپائی پر پڑے ہوئے چیک اٹھا کر وہ خاموشی سے باہر نکل گیا۔

"یہ کاغذات ہیں مشن سے متعلق —" مادام ٹیلر نے تپائی پر پڑا ہوا لفافہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"یس مادام یہ بنیادی معلومات ہیں —" کرانگر نے جواب دیا اور مادام ٹیلر نے لفافے میں سے کاغذات باہر نکال لیے اور انہیں پڑھنا شروع کر دیا — ٹائپ شدہ کل چار کاغذات تھے۔ وہ انہیں پڑھتی رہی اور

کرافگر خاموش بیٹھا رہا۔ چند لمحوں بعد مادام ٹیلر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کاغذات واپس لفافے میں رکھ دیئے ۔۔۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں صاف دکھائی دینے لگیں۔

"میرا خیال ہے تمہاری حکومت کے پاس پیسہ خرچ کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں اور اگر ایسی ہی بات ہے تو اسے چاہیے کہ بین الاقوامی فنڈ میں رقم چندہ کر دے ۔۔۔" مادام نے کہا۔

"میں سمجھا نہیں مادام ۔۔۔" کرافگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

جس مشن کے تم کاغذات لے آئے ہو ۔۔۔ اور جس کے لیے تم ایک کروڑ ڈالر خرچ کر رہے ہو۔ وہ مشن کیا ہے۔ پاکیشیا کی خفیہ لیبارٹری سے ایک فائل کا حصول ۔۔۔ یہ کوئی مشن ہے۔ جس کے لیے ہائی برڈ کو تکلیف دی جائے اور ایک کروڑ ڈالر خرچ کیے جائیں۔ پاکیشیا دنیا کے پس ماندہ ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ تم اس لیبارٹری کے انچارج کو دس ہزار ڈالر رشوت دے کر بھی اس فائل کے فوٹوگراف حاصل کر سکتے ہو ۔۔۔" مادام نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مادام آپ کا کیا خیال ہے کہ باس یا حکومت احمق ہے۔ ہم اس سلسلے میں تمام کوششیں کر چکے ہیں ۔۔۔ لیکن نتیجہ نہ صرف ہمیشہ صفر رہا بلکہ ہمارے ٹاپ ایجنٹ بھی ہلاک کر دیئے گئے ۔۔۔" کرافگر نے جواب دیا۔

"ہلاک کر دیئے گئے۔ وہ کیسے، کس نے ہلاک کیے ۔۔۔" مادام کے لہجے میں بے پناہ حیرت ابھر آئی تھی۔

وہاں کی سیکرٹ سروس نے ۔۔۔ ہمارے بہترین ایجنٹ اس فائل کے حصول کے لیے وہاں گئے تھے۔ انھوں نے لیبارٹری کا سراغ لگانے کی کوشش

کی لیکن اسی دوران وہ سیکرٹ سروس سے ٹکرا گئے اور نتیجہ یہ کہ وہ ہلاک کر دیئے گئے ۔۔۔ آپ سے پہلے ہم نے ایک اور مجرم تنظیم ایس تھری کی امداد حاصل کی ۔۔۔ آپ ایس تھری کے متعلق ضرور جانتی ہوں گی۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ اور خطرناک افراد پر مشتمل ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو آپ کی طرح معاوضے پر اونچے کام کرتی ہے۔ مگر شاید آپ ایس تھری کا انجام نہیں جانتیں۔ وہاں پہنچنے کے بعد انھوں نے انتہائی تیز رفتاری سے کام شروع کر دیا لیکن پھر سیکرٹ سروس آڑے آ گئی اور ایس تھری اپنے بھیانک انجام کو پہنچ گئی ۔۔۔ اس کے تمام ممبر ہلاک کر دیئے گئے۔ ایس تھری کا چیف بڑی مشکل سے جان بچا کر نکل سکا۔ مگر وہ اس قدر زخمی تھا کہ یہاں آنے کے بعد وہ مر گیا ۔۔۔ اس کے بعد حکومت نے دوبارہ کسی تنظیم کی امداد کے لیے سوچا اور پھر بے شمار تنظیموں کو سامنے رکھنے کے بعد آخر کار یہی فیصلہ ہوا کہ اس طرح کے خطرناک ترین مشن کے سلسلے میں ہائی برڈ عالمی شہرت رکھتا ہے وہ کبھی کسی بھی مشن میں ناکام نہیں ہوا۔ اس لیے آپ کا چناؤ ہوا اور پھر باس نے آپ سے بات چیت کی ۔۔۔" کرافگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے ۔۔۔ مجھے ایس تھری کے چیف کے مرنے کی اطلاع تو ملی تھی لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ اس طرح مرا ہے اور اس کی تنظیم بھی ختم ہو گئی ہے ۔۔۔ اگر واقعی ایسا ہوا ہے تو پھر تو واقعی پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا ۔۔۔ لیکن کیا وہ مافوق الفطرت صلاحیتوں کے مالک ہیں ۔۔۔ جادوگر ہیں ۔۔۔ یا ان کے قبضے میں کوئی انجانی طاقت ہے ۔۔۔" مادام نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ان باتوں میں سے کوئی بات بھی درست نہیں ہے۔ وہ سائنسی لحاظ سے

بھی بہت پیچھے ہیں ۔۔۔ لیکن وہ لوگ کچھ اس انداز میں کام کرتے ہیں کہ مجرم خود بخود ان کے پنجے میں پھنس کر اپنی گردنیں تڑوا بیٹھتے ہیں ۔۔۔" کرانگر نے جواب دیا۔

" مگر کیا یہ فائل تمہاری حکومت کے لیے اتنی ہی اہم ہے کہ تم اس کے حصول کے لیے اس قدر روپیہ خرچ کر رہے ہو اور بے چین بھی ہو ۔۔۔ آخر ایکس تھری کو بھی تو بھاری معاوضہ دیا گیا ہوگا ۔۔۔" مادام نے کہا۔

" اس فائل میں کیا ہے ۔۔۔ اس کے متعلق ہمیں معلوم نہیں ہے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس میں کسی ایسے ہتھیار کا فارمولا موجود ہے جسے دنیا کا خطرناک ترین ہتھیار سمجھا جا سکتا ہے ۔ اگر یہ فارمولا ہمارے سائنسدانوں کے پاس پہنچ جائے تو ہماری حکومت اس براعظم کی طاقتور ترین مملکت بن سکتی ہے ۔۔۔" کرانگر نے جواب دیا۔

" تو کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس سائنسدان نے یہ فارمولا ایجاد کیا ہو اگر وہ زندہ ہو تو اسے اغوا کر لیا جائے اور اس سے یہ فارمولا حاصل کر لیا جائے ۔ یہ فائل کے حصول سے زیادہ آسان نہیں ۔۔۔" مادام نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے مادام ۔ یہ واقعی زیادہ آسان تھا ۔ لیکن جس سائنسدان نے یہ فارمولا ایجاد کیا تھا ۔۔۔ اسے ہم نے پہلے ہی اغوا کر لیا تھا اس کی حماقت سے ایک بین الاقوامی کانفرنس میں اس فارمولے کی خبر آؤٹ ہو گئی ۔ اور ہم نے اسے وہیں سے قابو کر لیا ۔۔۔ اس کے بعد سائنسی طریقوں سے اس کے ذہن سے فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ۔ لیکن بدقسمتی یہ ہوئی کہ اس سائنسدان نے آدھا فارمولا ہی بتایا تھا کہ وہ سائنسی حربے کی تاب نہ لا کر ہلاک ہو گیا ۔ چنانچہ ہم نے بعد ازاں اسے ایک حادثہ ظاہر کر دیا ۔ اس طرح پاکیشیا والوں کو شک نہ پڑ سکا ۔ البتہ اس سائنسدان سے فائل کا نمبر اور

لیبارٹری کے متعلق پتہ چل گیا ۔ لیکن اتنا پتہ چلا کہ وہ لیبارٹری دارالحکومت میں ہی کہیں واقع ہے اور اس کا انچارج کوئی سرداور ہے جو مستقل اسی لیبارٹری میں ہی رہتا ہے ۔ چنانچہ اس کے بعد اس فارمولے کے حصول کی کوشش شروع کر دی گئیں لیکن کوئی بھی کوشش کامیاب نہ ہوئی تو آخر کار آپ کو تکلیف دی جا رہی ہے ۔ ہماری حکومت کو مکمل یقین ہے کہ آپ اس مشن میں کامیاب رہیں گی ۔۔۔" کرانگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" جو کچھ تم نے بتایا ہے اس لحاظ سے تو مشن خاصا دلچسپ معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن تمہاری یہ بات غلط ہے کہ تمہاری حکومت کو یہ مکمل یقین ہے کہ ہائی برڈ اس مشن میں کامیاب رہے گا ۔ اسی لیے تم نے پچاس لاکھ ڈالر کا چیک روکنے کی کوشش کی تھی ۔ بہرحال تمہارا یہی خدشہ اس مشن کو دلچسپ ظاہر کرتا ہے ۔" مادام ٹیلر نے جواب دیا اور کرانگر سر جھکا کر خاموش ہو گیا کیونکہ حقیقت بھی یہی تھی ۔

" وہ زبانی معلومات کیا یہی تھیں جو تم ہائی برڈ کو براہ راست دینا چاہتے تھے ۔۔۔" مادام ٹیلر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کرخت لہجے میں پوچھا ۔

" جی ہاں ۔۔۔ اس سلسلے میں اگر آپ مزید کوئی سوال پوچھنا چاہیں تو میں حاضر ہوں ۔۔۔" کرانگر نے جواب دیا۔

" اس سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ۔۔۔ اس کے چیف کا نام و پتہ اور اس کے چہروں کے بارے میں تمہیں جو تفصیلات بھی ہوں وہ مجھے بتا دو ۔۔۔ تاکہ میں ہائی برڈ کو آگاہ کر دوں اور وہ ان معلومات کو سامنے رکھ کر مشن کی لائن آف ایکشن تیار کرے ۔۔۔" مادام ٹیلر نے کرخت لہجے میں کہا۔

سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کے متعلق آج تک کسی کو معلوم نہیں
ہو سکا ۔۔۔ اس کے چیف کا صرف نام معلوم ہے ۔۔ وہ ایکسٹو کہلاتا
ہے۔ چہروں کے بارے میں کسی تفصیلات کا علم نہیں ۔۔ صرف ایک
شخص علی عمران کے متعلق تفصیلات مل سکی ہیں ۔۔ وہ بظاہر احمق سا
آدمی ہے۔ لیکن درحقیقت بے حد ذہین اور خطرناک ہے ۔۔۔ وہ وہاں
کی انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کا اکلوتا بیٹا ہے لیکن باپ نے
اُسے گھر سے نکالا ہوا ہے اور وہ دارالحکومت میں موجود کنگ روڈ کے
فلیٹ نمبر ۲۰ میں اپنے ایک باورچی سلیمان کے ساتھ اکیلا رہتا ہے ۔۔ وہ
سیکرٹ سروس کا باقاعدہ ممبر نہیں ہے ۔۔ بلکہ سیکرٹ سروس کے
لیے معاوضے پر کام کرتا ہے ۔۔۔ اور جب بھی سیکرٹ سروس چاہے ۔۔"
کرانگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر تو بڑی آسانی ہے ۔۔ اس علی عمران کو جاتے ہی قابو کر لیا جائے
اور اس سے سب کچھ معلوم ہو سکتا ہے ۔۔"، مادام ٹیسلر نے سپاٹ
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ بات اتنی آسان نہیں جتنی آپ سمجھ رہی ہیں ۔۔۔ ایس بقری سے
بھی یہی غلطی ہوئی تھی اس نے جاتے ہی اس عمران پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش
کی اور نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے خلاف سیکرٹ سروس تیزی سے حرکت میں
آ گئی ۔۔۔ اور پھر ایس بقری کا انجام بدترین ہوا ۔۔ کرانگر نے جواب دیا۔

" اوہ کیا وہ اتنا ہی خطرناک آدمی ہے ۔۔"، مادام ٹیسلر نے چونکتے
ہوئے کہا۔

" آپ نے کافرستان کے کرنل فریدی کا کبھی نام سنا ہے ۔۔"، کرانگر

نے پوچھا۔

" کرنل فریدی ۔۔۔ ہاں ۔۔۔ وہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے۔
میں نے اس کی بے پناہ تعریفیں سنی ہیں کبھی اس سے مقابلے کی نوبت
تو نہیں آئی ۔۔۔"، مادام ٹیسلر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

" یہ علی عمران اسی پائے کا آدمی ہے ۔۔۔ اس سے دو ہاتھ آگے ہی ہو سکتا
ہے کم نہیں ۔۔۔ بہرحال میں نے جو ضروری تفصیلات تھیں وہ آپ تک
پہنچا دیں ۔۔۔ اب آپ کا جیسے جی چاہے کریں ۔۔ ہماری حکومت کو یہ فائل
یا اس کے فوٹو گراف دونوں میں سے جو بھی ہو ملنی چاہئیں ۔۔۔ کرانگر نے کہا۔

" ایک بات بتاؤ ۔۔۔ کیا پاکیشیا کی حکومت نے اس فارمولے پر عمل کر
کے وہ ہتھیار بنا لیا ہے ۔۔"، مادام ٹیسلر نے اچانک کسی خیال کے تحت
پوچھا۔

" جی نہیں ۔۔ بلکہ انہیں تو اسی فارمولے کی اہمیت کا احساس تک نہیں۔
کیونکہ ان کے پاس بھی مکمل فارمولا نہیں ہے ۔۔ یوں سمجھیں کہ پہلا آدھا
فارمولا ان کے پاس ہے ورنہ جس طرح ہم اس فارمولے کو حاصل کرنے میں
سرگرداں ہیں اسی طرح وہ بھی یہی کام کرتے ۔۔"، کرانگر نے جواب دیا۔

" مگر تم نے تو ابھی بتایا ہے کہ تم نے اسی سائنسدان سے پوچھ گچھ کر کے
آدھا فارمولا حاصل کر لیا تھا ۔۔۔ ظاہر ہے وہ پہلا آدھا ہی ہوگا ۔۔۔" مادام
ٹیسلر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" اوہ مادام ۔۔۔ ہر ادارہ اپنی خامیاں ہمیشہ چھپانے کی کوشش کرتا ہے ۔۔
اب آپ نے پوچھ ہی لیا ہے تو پھر سنیے اصل بات یہ ہوئی کہ وہ سائنسدان
اس فارمولے پر وہاں کام کر رہا تھا۔ اس نے آدھا فارمولا تیار کیا تھا کہ اسے

مزید ریسرچ کے لیے ہمارے ملک کی اعلیٰ ترین لیبارٹری کی ضرورت تھی ۔۔۔ چنانچہ وہ بین الاقوامی کانفرنس میں شمولیت کا بہانہ کر کے یہاں آگیا ۔ یہاں ہم نے اُسے ریسرچ کی اعلیٰ سہولیت مہیا کیں ۔ کیونکہ اس سے فارمولے کی بنیاد کا ہمیں علم ہو چکا تھا ۔۔۔ ہم نے سوچا کہ جب وہ اسے یہاں مکمل کرے گا تو پھر ہم پہلا آدھا بھی اس سے حاصل کر لیں گے ۔۔۔ اس طرح ہمارے پاس مکمل فارمولا پہنچ جائے گا ۔۔۔ چنانچہ جب اُس نے فارمولا مکمل کیا تو ہم نے اُسے پکڑ کر اُس سے فارمولے کا ابتدائی حصہ حاصل کرنے کی کوشش کی ۔۔۔ ہمارا ہاتھ ذرا سخت پڑ گیا اور وہ دل کا مریض تھا ۔۔۔ تشدد کے پہلے راؤنڈ میں ہی ختم ہو گیا ۔۔۔ چنانچہ اُس کی موت کو حادثے کا روپ دے کر اُس کی لاش واپس بھجوا دی گئی ۔۔۔ اور تب سے ہم اس پہلے حصے کے حصول کے لیے سرگرداں ہیں ۔۔۔ اصل کہانی یہ ہے ۔۔۔" کرانگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"بہت خوب ۔۔۔ اب بات میری سمجھ میں آئی ہے ۔۔۔ بہرحال میری طرف سے اپنے باس کو یہ پیغام دے دینا کہ جس کام کو تم لوگوں نے ہوا بنا رکھا ہے ۔۔۔ وہ ہائی برڈ کے لیے ایک انتہائی معمولی سا مشن ہے ۔۔۔ تم لوگوں کو یہ فائل زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کے اندر مل جائے گی ۔۔۔" مادام ٹیلر نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا ۔

" خدا کرے ایسا ہی ہو ۔۔۔" کرانگر نے زیرِ لب کہا ۔۔۔ اور پھر مادام ٹیلر کے جانے کے بعد مسلح نوجوان اندر آیا ۔۔۔ اور اس کی رہنمائی میں کرانگر اپنی کار تک پہنچ گیا ۔۔۔ ریوالور ، خنجر اور چاقو اُس کے حوالے کر دیا گیا ۔۔۔ اور کرانگر محل سے باہر نکل کر مین روڈ کی طرف جاتے ہوئے دل

ہی دل میں یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ بھی اپنے طور پر پاکیشیا جا کر اس فائل کے حصول کے لیے کوشش کرے گا بات لیکن چیف باس کے ماننے کی تھی ۔
لیکن اُس نے سوچ لیا تھا کہ چیف باس راضی نہ ہوا تو وہ چھٹی لے کر پرائیویٹ طور پر وہاں جائے گا ۔۔۔ اور کچھ نہیں تو کم از کم ہائی برڈ کو کام کرتے تو دیکھ ہی لے گا ۔
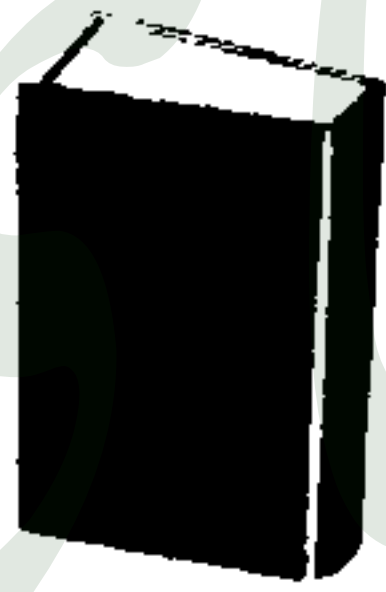
عمران آج کل فارغ تھا اور ظاہر ہے فراغت کے دور میں اُسے نئی سے نئی سوجھتی تھی ۔۔۔ چنانچہ اب بھی اس نے ایک بالکل انوکھا ۔۔۔ اور دلچسپ مشغلہ اختیار کر لیا تھا ۔۔۔ اُس نے ایک ٹیکسی ڈرائیور سے گٹھ جوڑ کر لیا تھا ۔۔۔ اور اس سے ٹیکسی لے کر وہ خود ٹیکسی ڈرائیور بن گیا تھا ۔
میک اَپ کرنے اور پھر ٹیکسی ڈرائیوروں کی مخصوص وردی پہننے کے بعد وہ بڑے اطمینان سے فلیٹ سے نکلتا اور کسی بڑے ہوٹل یا چوک پر جا کر کھڑا ہو جاتا ۔
وہ صرف ان لوگوں کو ٹیکسی میں بٹھاتا تھا جن کے متعلق اُس کا خیال تھا کہ وہ دلچسپ مسافر ثابت ہوں گے ۔
آج بھی وہ ٹیکسی ڈرائیور کے روپ میں ٹیکسی چلاتا ہوا ایک چوک پر جیسے ہی رکا ۔۔۔ سامنے والی بلڈنگ سے ایک خوبصورت سی لڑکی گھبرائے

ہوئے انداز میں دوڑتی ہوئی نکلی ــــ اور پھر تیزی سے سڑک پار کر کے وہ عمران کی ٹیکسی کی طرف بڑھتی چلی آئی۔ وہ یوں بار بار مڑ کر دیکھ رہی تھی جیسے اُسے خطرہ ہو کہ پیچھے سے اس پر حملہ کر دیا جائے گا۔ وہ سخت گھبرائے ہوئے انداز میں ٹیکسی کے قریب پہنچی اور پھر جلدی سے دروازہ کھول کر پچھلی نشست پر ڈھیر ہو گئی۔ وہ بُری طرح ہانپ رہی تھی اور اس کے چہرے پر شدید خوف کے آثار نمایاں تھے۔

"یہاں سے نکل چلو ــــ دور لے چلو جلدی کرو ــــ" لڑکی نے خوف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا ــــ اُس کی نظریں ابھی تک اس عمارت پر جمی ہوئی تھیں ــــ اور آنکھوں میں شدید خوف و ہراس تھا۔

"سوری محترمہ ــــ میں اس طرح خوف زدہ لڑکیوں کو کہیں نہیں لے جاتا ــــ پہلے آپ بتائیں کہ چکر کیا ہے ــــ" عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"چلو خدا کے لیے یہاں سے لے چلو ــــ ورنہ وہ مجھے مار ڈالے گا۔ دیکھو میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں ــــ تم جتنا معاوضہ مانگو گے میں دوں گی ــــ بس ایک بار یہاں سے دور لے چلو ــــ" لڑکی نے گھبراتے ہوئے اور ہراساں لہجے میں باقاعدہ عمران کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا ــــ اور عمران چند لمحے سوچتا رہا ــــ پھر اس نے سر ہلاتے ہوئے گاڑی کے سٹارٹ کرنے کے لیے اگنیشن میں چابی گھمائی اور اسی لمحے لڑکی کے حلق سے چیخ نکلی ــــ عمران تیزی سے مڑا اس نے پھرتی سے لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا۔

جو بڑے دہشت بھرے انداز میں دوسری طرف کا دروازہ کھول کر باہر

بھاگنا چاہتی تھی ــــ اس کی آنکھیں عمارت پر جمی ہوئی تھیں ــــ "آرام سے بیٹھی رہیں ــــ تمہارا اب کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا ــــ" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ ــــ وہ کہہ رہا ہے ــــ وہ ــــ وہ ــــ" لڑکی نے کہا اور دوسرے لمحے وہ سیٹ پر ہی بے ہوش ہو کر لڑھکتی چلی گئی خوف کی شدت سے وہ بے ہوش ہو چکی تھی ــــ اسی لمحے ٹیکسی کی پچھلی نشست کا دوسری طرف سے دروازہ کھلا ــــ اور ایک غیر ملکی نوجوان نے اندر ہاتھ ڈال کر ایک جھٹکے سے لڑکی کو باہر کھینچا اُسے کاندھے پر ڈال کر وہ بڑے اطمینان سے مڑ کر چلتا ہوا عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا ــــ جیسے کوئی خاص بات ہی نہ ہوئی ہو ــــ بلکہ سب کچھ معمول کے مطابق ہو۔

"ارے ارے مسٹر ــــ" عمران تیزی سے نیچے اُتر کر اس کے پیچھے لپکا۔

"بھاگ جاؤ یہ لڑکی محض مریض ہے ــــ یہ اسی طرح خوفزدہ ہو کر بیہوش ہو جاتی ہے ــــ" عمران کے سڑک پار کر کے اس کے قریب پہنچنے پر اس نے انتہائی سخت لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا ــــ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا عمارت کے صدر دروازے میں داخل ہو گیا۔ عمران ہونق بنا وہیں دروازے کے سامنے کھڑا رہ گیا ــــ لیکن چند لمحے رکنے کے بعد وہ بھی تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا عمارت میں داخل ہوا ــــ عمارت کے اندر دونوں اطراف سے سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں ــــ اور یہ عمارت چونکہ رہائشی فلیٹوں پر مشتمل تھی ــــ اس لیے اب یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ آدمی لڑکی کو اٹھائے کس فلیٹ میں جائے گا ــــ کچھ لوگ ایک طرف سے سیڑھیاں اُتر

تھے ـــــ عمران دوسری طرف سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر
چڑھتا چلا گیا ـــــ اور پھر پہلی منزل پر پہنچتے ہی اُس نے دوسری منزل کی
سیڑھیوں پر کسی کے تیزی سے چڑھنے کی آواز سنی تو وہ دوسری منزل کی
سیڑھیاں پھلانگتا گیا ـــــ چند لمحوں بعد اُسے وہ غیر ملکی نظر آ گیا ـــــ جو
لڑکی کو کاندھے پر ڈالے بڑے اطمینان سے اوپر چڑھتا چلا جا رہا تھا ـــــ
لڑکی کی آنکھیں بند تھیں ـــــ عمران احتیاط سے دبے قدموں اس کے پیچھے
چڑھنے لگا ـــــ اس غیر ملکی نے ایک بار بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھا ـــــ اور
پھر وہ دوسری منزل کی راہداری میں چلتا ہوا ایک کمرے کے دروازے کی
طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ عمران بھی خاموشی سے اس کے پیچھے تھا ـــــ
دروازے پر پہنچتے ہی اُس نے پیر سے دھکا دے کر دروازے کے پٹ کھولے
اور اندر داخل ہو گیا ـــــ اسی لمحے لڑکی نے آنکھیں کھولیں ـــــ اور پھر
عمران کا ذہن یہ دیکھ کر بھک سے اڑ گیا کہ لڑکی نے آنکھیں کھول کر مسکراتے
ہوئے باقاعدہ عمران کو آنکھ مار دی ـــــ اور عمران یوں ٹھٹھک کر رک گیا
جیسے چابی والے کھلونے کی چابی ختم ہو گئی ہو ـــــ اب اُسے بھی غیر ملکی
کی اس بات پر یقین آنے لگا کہ لڑکی ذہنی مریض ہے ـــــ اور یہ شاید
اس کا معمول ہو ـــــ کمرے کا دروازہ بند ہو چکا تھا ـــــ اور عمران ابھی تک
وہیں کھڑا سوچ رہا تھا کہ وہ واپس جا کر کسی اور مسافر کا انتظار کرے ـــــ
اُس کی چھٹی حس بار بار اُس کے ذہن پر ڈنگ مار رہی تھی ـــــ اُسے خیال
آ رہا تھا کہ لڑکی مقامی ہے اور غیر ملکی ـــــ پھر یہ چکر کیا ہے؟
"تم یہاں کیسے کھڑے ہو ـــــ" اچانک ایک کرخت آواز اُسے سنائی
دی ـــــ اور اُس نے چونک کر اُدھر دیکھا ـــــ تو ایک نوجوان

نجانے کہاں سے نکل کر اُس سے مخاطب تھا ـــــ اس نوجوان نے چست
لباس پہن رکھا تھا ـــــ اور اس چست لباس میں اس کے بازوؤں
کی مچھلیاں تڑپ رہی تھیں۔
"جج ...... جناب ـــــ یہاں کسی غیر ملکی نے کھڑکی میں سے مجھے ہاتھ
دے کر بلایا ہے ـــــ میں ٹیکسی ڈرائیور ہوں ـــــ مگر اب پتہ نہیں چل رہا کہ
میں کس دروازے پر دستک دوں ـــــ" عمران نے جان بوجھ کر مرعوب
سا لہجہ بناتے ہوئے کہا۔
"اوہ غیر ملکی تو اس منزل میں ایک ہی ہیں مسٹر جیکسن ـــــ میں اس
عمارت کا محافظ ہوں ـــــ اور وہ دیکھو سامنے والا دروازہ اُن کا ہے ـــــ"
اس نوجوان نے مطمئن لہجے میں کہا ـــــ اور پھر سیڑھیاں اُتر کر نیچے کی طرف
بڑھتا چلا گیا۔
عمران اُس کے نیچے جاتے ہی تیزی سے ایک طرف کونے میں رکھے ہوئے
ڈسٹ کے ڈرم کی طرف بڑھا ـــــ اُس نے ڈرائیوروں والی کیپ اتار کر
اس ڈرم میں ڈالی ـــــ اور پھر خاکی قمیض اور پتلون اتارنے لگا ـــــ اس
کے نیچے اُس نے باقاعدہ لباس پہنا ہوا تھا ـــــ کیپ اور خاکی لباس
لپیٹ کر اُس نے ڈرم میں ڈالا ـــــ اور پھر ریڈی میڈ میک اپ اتار کر اُس نے
جیب میں ڈالا ـــــ اب وہ اپنے اصل لباس اور اصل حلیے میں تھا اور
وہ مسٹر جیکسن کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ وہ اس چکر کی
تفصیل جاننا چاہتا تھا ـــــ وقت ہی گزارنا تھا تو اس طرح ہی سہی۔
اس نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دینے سے پہلے جیب میں ہاتھ
ڈالا اور جیب میں پڑے ہوئے مختلف وزٹنگ کارڈوں میں سے ایک کارڈ

منتخب کیا ـــــ اور پھر کارڈ ایک ہاتھ میں لیے ہوئے اس نے دوسرے ہاتھ سے دروازے پر دستک دی۔

چند لمحوں بعد اندر سے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی ـــــ اور دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا ـــــ دروازے پر وہی غیر ملکی کھڑا تھا۔

"مسٹر جیکسن میرا تعلق سوشل سیکیورٹی سے ہے ـــــ" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈ غیر ملکی کی طرف بڑھا دیا ـــــ غیر ملکی نے کارڈ لے کر اس پر نظر دوڑائیں۔

"سلیم الزمان صدیقی چیف آفیسر نیشنل سوشل سیکیورٹی بیورو ـــــ" غیر ملکی نے بڑبڑاتے ہوئے کارڈ پر لکھا ہوا نام اور عہدہ پڑھتے ہوئے کہا اور پھر حیرت بھرے لہجے میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مگر سوشل سیکیورٹی کا مجھ سے کیا تعلق ہے ـــــ" غیر ملکی کے لہجے میں کرختگی کے ساتھ ساتھ حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا آپ مجھے اندر آنے کے لیے نہیں کہیں گے ـــــ" عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ آئیے ـــــ" غیر ملکی نے چونکتے ہوئے کہا ـــــ اور پھر پیچھے ہٹ چلا گیا ـــــ عمران بڑے اطمینان سے اندر داخل ہوا ـــــ یہ کمرہ ڈرائنگ روم کی طرز پر سجا ہوا تھا ـــــ اور اس میں ایک اور کمرے کا دروازہ نظر آ رہا تھا۔

"تشریف رکھیے ـــــ" جیکسن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ـــــ اور عمران بڑے اطمینان سے صوفے پر بیٹھ گیا ـــــ جیکسن سامنے والے صو[فے] پر بیٹھ تو گیا لیکن اس کے چہرے سے نظر آ رہا تھا کہ وہ سخت بیزاری ا[ور]

کوفت محسوس کر رہا ہے۔

"آپ کا ہمارے ملک میں آنے کا مقصد کیا ہے مسٹر جیکسن ـــــ" عمران نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ملک میں آنے کا مقصد کیا مطلب ـــــ میں تو اسی ملک میں رہتا ہوں ـــــ میں اس ملک کا شہری ہوں ـــــ" جیکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ مگر آپ تو غیر ملکی ہیں ـــــ" عمران نے مزید حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا

"دیکھیے اب مجھے شک پڑ گیا ہے کہ آپ شاید کوئی غلط آدمی ہیں اگر آپ واقعی سوشل سیکیورٹی کے آدمی ہوتے تو آپ کو یقیناً علم ہوتا کہ میں گزشتہ دس سال سے یہاں رہتا ہوں ـــــ میں نے یہاں کی شہریت اختیار کر لی ہے ـــــ اور میں نے یہاں کی مقامی لڑکی سے شادی کی ہوئی ہے ـــــ" جیکسن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ ویری سوری ـــــ دراصل میں نیا آیا ہوں ـــــ مجھے صرف یہ اطلاع ملی تھی کہ آپ غیر ملکی ہیں اور آپ کے پاس ایک ذہنی مریضہ رہتی ہے۔ اس لیے میں یہاں آیا تھا کہ آپ اس ذہنی مریضہ کو ہسپتال میں داخل کرا دیں۔ چونکہ آپ کے ہمسایوں نے شکایت کی ہے کہ یہ ذہنی مریضہ کسی بھی وقت ان کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے ـــــ" عمران نے جلدی سے بات بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس صوفیہ ذہنی مریضہ ضرور ہے لیکن وہ کسی کے لیے خطرناک ثابت نہیں ہو سکتی ـــــ بس وہ بیٹھے بیٹھے خوف زدہ ہو جاتی ہے اور جب اس پر دورہ پڑتا ہے تو پھر وہ خوف کی شدت سے بے ہوش

ہو جاتی ہے ـــــ لیکن یہ دورہ بھی کبھی کبھار ہی پڑتا ہے۔ جب وہ دوبارہ ہوش میں آتی ہے تو نارمل ہو جاتی ہے لیکن کسی کو اس سے خطرہ، یہ ناممکن ہے ـــــ ہم گزشتہ دس سالوں سے یہاں رہ رہے ہیں ـــــ یہ شخص مجھے اور صوفیہ کو جو میری بیوی ہے اچھی طرح جانتا ہے ـــــ" جیکسن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا آپ صوفیہ کو بلوا سکتے ہیں ـــــ" عمران نے جیکسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں ـــــ میں معافی چاہتا ہوں ـــــ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس پر دورہ پڑا تھا ـــــ میں اس وقت لباس بدل رہا تھا اور وہ اسی دورے کے عالم میں نیچے اتر کر سڑک پار کر ایک ٹیکسی میں جا گھسی اور پھر وہاں بے ہوش ہو گئی ـــــ میں اسے اٹھا لایا ہوں ـــــ وہ اب اسی دورے کی حالت میں بے ہوش ہے ـــــ جب ہوش میں آئے گی تو نارمل ہو جائے گی ـــــ" جیکسن نے جواب دیا۔

"کیا آپ ایک نظر مجھے انہیں دکھا سکتے ہیں ـــــ" عمران نے مند کرتے ہوئے کہا

"دیکھیے ـــــ میں اب بہت برداشت کر چکا ہوں ـــــ صوفیہ اس وقت جس حالت میں ہے وہ کسی غیر کے سامنے نہیں آ سکتی ـــــ اس لیے معافی چاہتا ہوں ـــــ آپ تشریف لے جائیں ـــــ اور ہاں اگر آپ کو اس سے ملنے کا شوق ہو تو پھر کسی وقت تشریف لے آئیں ـــــ اس وقت وہ نارمل ہو گی ـــــ" جیکسن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں بے پناہ سختی تھی۔

"اوکے ـــــ ٹھیک ہے میں پھر کسی وقت حاضر ہوں گا ـــــ" عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور جیکسن نے سر ہلا دیا ـــــ عمران نے اس کی آنکھوں میں پیدا ہونے والی اطمینان کی جھلکیاں نمایاں ہوتی دیکھ لی تھیں۔ بہرحال وہ جیکسن سے ہاتھ ملا کر دروازے کی طرف بڑھ گیا ـــــ دروازہ کراس کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ اسے احساس تھا کہ جیکسن دروازے میں کھڑا اسے نیچے اترتے دیکھ رہا ہے لیکن سیڑھیاں اترتا چلا گیا اور پھر صدر دروازے سے نکل کر وہ سڑک کراس کرتا ہوا ٹیکسی کی طرف بڑھا مگر ٹیکسی کے قریب پہنچ کر وہ رکا نہیں ـــــ بلکہ ٹیکسی کے قریب سے گزرتا ہوا ایک گلی میں داخل ہوتا چلا گیا ـــــ گلی میں پہنچتے ہی وہ تیزی سے رکا اور پھر آڑ میں سے ہوتا ہوا واپس سڑک پر آ گیا۔ اس نے اسی لمحے وہ کھڑکی بند ہوتے ہوئے دیکھ لی جو اس کے اندازے کے مطابق جیکسن کے کمرے کی تھی ـــــ اور پھر دروازہ کھول کر وہ ٹیکسی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا ـــــ اس نے تیزی سے ٹیکسی آگے بڑھائی ـــــ اور پھر اسے اگلی کراسنگ سے کاٹ کر دوبارہ اسی عمارت کی طرف بڑھتا چلا آیا ـــــ اس عمارت کے قریب ایک بند گلی میں اس نے ٹیکسی روکی اور جیب سے رومال نکال کر اس نے میٹر پر باندھ لیا ـــــ اب وہ ٹیکسی کی بجائے پرائیویٹ کار کی حیثیت اختیار کر گئی تھی ـــــ کیونکہ میٹر پر بندھا ہوا کپڑا اس بات کی نشانی تھی کہ ٹیکسی کرایے کے لیے مہیا نہیں کی جا سکتی ـــــ کپڑا باندھ کر وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گیا ـــــ اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا ڈبہ باہر نکالا ـــــ اس ڈبے کے کونے میں لگا ہوا راڈ اس نے اونچا کر کے ٹیکسی کی کھڑکی سے باہر نکال دیا اور پھر ڈبے

سا بٹن دبا کر اس نے ڈبے کو یوں کان سے لگا لیا جیسے لوگ چھوٹے ریڈیو
سے کسی کھیل کی کمنٹری یا کوئی دلچسپ پروگرام سنتے ہیں ——— جیکسن کی بے خبری
میں وہ صوفے کے نیچے ٹرانسمیٹر چپکا آیا تھا اور اب اس فلیٹ میں ہونے
والی ہر گفتگو وہ اس ٹرانسمیٹر پر بیٹھ کر اطمینان سے سن سکتا تھا ———
جیکسن کا کردار اسے خاصا مشکوک معلوم ہوا تھا ——— خاص طور پر وہ اس بات
پر کھٹک گیا تھا کہ جیکسن نے کہا تھا کہ صوفیہ ابھی تک بے ہوش پڑی ہوئی
ہے ——— حالانکہ جس وقت جیکسن کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اس
وقت صوفیہ نے آنکھیں کھول کر باقاعدہ اسے آنکھ مار دی تھی ——— اس سے
صاف ظاہر تھا کہ سیڑھیاں چڑھنے کے دوران صوفیہ کو ہوش آچکا تھا
ویسے جس وقت صوفیہ نے اسے آنکھ ماری تھی اس وقت اس کی آنکھوں
میں شرارت کی جھلک تو موجود تھی ——— خوف وہراس نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ اس
سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ صوفیہ واقعی دورے کے بعد نارمل ہو گئی تھی
لیکن پھر جیکسن نے کیوں یہ کہہ دیا کہ وہ ابھی تک بے ہوش ہے ——— عمران
کے واپس جاتے وقت اس کی آنکھوں میں امنڈنے والا اطمینان اور دروازے
میں رک کر اسے سیڑھیاں اترتے دیکھنا ——— اور بعد ازاں کھڑکی میں
سے نگرانی یہ سب باتیں اس کے ذہن میں کھٹک رہی تھیں ——— مگر
کوئی بات اس کے پلے نہ پڑ رہی تھی ——— عجیب سا گورکھ دھندہ تھا
اور اس نے اس گورکھ دھندے کو حل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا ——— و
کچھ بھی نہیں تھی ——— بس خواہ مخواہ کی دلچسپی اور فراغت کا وقت گزا
اس کا مقصد تھا۔
وہ ٹرانسمیٹر کو کان سے لگائے خاموش ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ر

تھا ——— ٹرانسمیٹر میں سے کسی کے چلنے پھرنے کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی
دے رہی تھیں ——— لیکن یہ آوازیں ایک ہی آدمی کی تھیں ——— اس سے
تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ جیکسن چل پھر رہا ہے ——— مگر دوسرے لمحے ایک ہلکی
سی چیخ سنائی دی ——— اور وہ بے اختیار چونک پڑا ——— یہ چیخ نسوانی
تھی اور یوں لگتا تھا جیسے چیخنے والی شدید اذیت میں مبتلا تھی۔
"تم لاکھ چیختی رہو ——— اب تمہاری مدد کے لیے کوئی نہیں پہنچے گا ——— تم
نے یہ الٹی سیدھی حرکتیں کر کے میری حیثیت کو مشکوک بنا دیا ہے ——— اس
لیے اب تمہیں اس کی پوری پوری سزا ملے گی ———" جیکسن کی غصے سے
بھری ہوئی آواز سنائی دی ——— اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر
درد بھری اور اذیت ناک چیخ سنائی دی ——— جو آہستہ آہستہ خاموش
ہوتی گئی ——— یوں لگتا تھا جیسے چیخنے والی بے ہوش ہو گئی ہو یا ختم ہو گئی
ہو ——— اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔
"آخر یہ چکر کیا ہے ———" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ——— کوئی
سر پیر ہی اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا ——— مگر دوسرے لمحے وہ ٹرانسمیٹر سے
نکلنے والی ہلکی ہلکی گونج کی آواز سن کر بری طرح چونک پڑا ——— یہ گونج ایسی
تھی جیسے ٹرانسمیٹر آن کیا گیا ہو
"ہیلو ——— ہیلو جیکسن سپیکنگ اوور ———" چند لمحوں بعد جیکسن کی
گھٹی سی آواز سنائی دی۔
"یس اوور ———" دوسری طرف سے ایک کرخت نسوانی آواز سنائی
دی ——— یوں لگتا تھا جیسے بولنے والی کہیں دور سے بول رہی ہو۔
"یس مادام اوور ———" جیکسن کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"کیا رپورٹ ہے ـــــ کوئی کامیابی ہوئی اوور ـــــ" دوسری طرف سے اسی طرح کرخت لہجے میں پوچھا گیا۔

"ابھی کوشش کر رہا ہوں میڈم ـــــ یہ صوفیہ کسی طور قابو میں ہی نہیں آ رہی ـــــ بلکہ اب تو اس نے پاگلوں جیسی حرکتیں شروع کر دی ہیں ـــــ میں سخت پریشان ہوں اوور ـــــ" جیکسن نے جواب دیا۔

"کیا کرتی ہے ـــــ تفصیل بتاؤ۔ اوور ـــــ" دوسری طرف سے چونکتے ہوئے پوچھا گیا۔

"بس کبھی کبھار اچانک خوفزدہ ہو جاتی ہے کبھی نارمل ہو جاتی ہے آج بھی بیٹھے بیٹھے خوفزدہ ہو کر عمارت سے نیچے بھاگ گئی اور جا کر سامنے کھڑی ہوئی ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر بے ہوش ہو گئی ـــــ میں وہاں سے اسی عالم میں اٹھا لایا تو کمرے میں پہنچتے ہی بالکل نارمل ہو گئی ـــــ ابھی میں نے اس پر سیشن کا آغاز کیا ہی تھا کہ ایک سوشل سکیورٹی والا آن ٹپکا ـــــ اس کے جانے کے بعد میں نے پھر سیشن شروع کئے تو پھر یوں چیختی ہوئی بے ہوش ہو گئی جیسے اس کے پیٹ میں چاقو گھونپ دیا ہو۔ اب بھی بے ہوش پڑی ہوئی ہے اوور ـــــ" جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے تمہاری سیشن اس کے ذہن سے زیادہ طاقتور ہیں ـــــ اور اس وجہ سے وہ خوفزدہ اور بے ہوش ہو جاتی ہے یا پھر شاید اس کے ذہن پر پہلے پہلے ہونے والے تشدد نے برا اثر ڈالا ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس سے نرمی اور پیار سے پیش آؤ تاکہ اس کے ذہن سے خوف دور ہو جائے اور پھر اُسے ہلکے سے سیشن دو تاکہ اس کے ذہن میں

موجود راز باہر آ سکے ـــــ ایسا نہ ہو کہ وہ بالکل ذہنی طور پر مفلوج ہو جائے اور اس طرح ہم ہمیشہ کے لیے اس سے ہاتھ دھو بیٹھیں اوور ـــــ" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مگر کیا یہ ضروری ہے کہ اسی طریقے سے راز اگلوایا جائے ـــــ اور بھی تو طریقے ہو سکتے ہیں ـــــ اس خفیہ لیبارٹری کو ڈھونڈنے کے کیوں نہ کوئی اور طریقہ استعمال کیا جائے اوور ـــــ" جیکسن نے ہلکے سے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو جیکسن ـــــ طریقے تو بیشمار ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ سب سے محفوظ طریقہ ہے ـــــ میں نہیں چاہتی کہ کوئی اور طریقہ استعمال کر کے یہاں کی حکومت ـــــ پولیس ـــــ انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس کو چونکایا جائے ـــــ وہ اس لیبارٹری میں کام کر چکی ہے ـــــ لیکن اس کے ذہن سے ہپناٹزم کے ذریعے وہ پتہ صاف کر دیا گیا ہے ـــــ اس لئے اُسے تمہارے حوالے کیا گیا تھا کہ تم اپنے مخصوص فن سے اس کے ذہن سے صاف شدہ لیبارٹری کا پتہ اور دیگر تفصیلات واپس ظاہر کر کے حاصل کر سکو ـــــ اس طرح ہم خاموشی سے اپنا کام مکمل کر سکیں گے لیکن تم اتنے دن ہونے کے باوجود کامیاب نہیں ہو رہے، بلکہ تم نے اُسے دہشت زدہ اور مریضہ بنا دیا ہے اوور ـــــ" بولنے والی کا لہجہ آہستہ آہستہ کرخت سے کرخت ہوتا چلا گیا۔

"مجھے خود سمجھ میں نہیں آتا کہ میرا فن اس پر اثر انداز کیوں نہیں ہوا تھا ـــــ حالانکہ یہ میرے لیے معمولی سی بات تھی ـــــ لیکن اس لڑکی پر کام کر کے میں اُلجھ گیا ہوں اوور ـــــ" جیکسن نے جواب دیا۔

"کام کیسے جائے ——— مگر طریقے سے ، میں تمھیں مزید دو روز کی مہلت دیتی ہوں ——— ان دو روز میں تم نے یہ راز ہر قیمت پر حاصل کرنا ہے اوور" بولنے والی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ——— اب میں اپنا طریقہ کار بدلتا ہوں ——— مجھے یقین ہے کہ کام ہو جائے گا اوور ———" جیکسن نے جواب دیا۔

"میں دو روز بعد پھر تمھیں کال کروں گی ——— اس دوران کام ہو جانا چاہیے ——— ناکامی کی صورت میں اس کا نتیجہ تمھارے حق میں بھی غلط نکل سکتا ہے۔ اوور اینڈ آل ———" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر ہلکی ہلکی گونج سنائی دینے لگی ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا ——— اور پھر اُسے جیب میں ڈال کر وہ کار کو بیک کر کے واپس سڑک پر لے آیا اور اس کے بعد اس نے اس کا رُخ تیزی سے دانش منزل کی طرف کر دیا ——— دانش منزل کے قریب پہنچ کر اس نے ٹیکسی ایک سائڈ پر روکی اور خود پیدل اُتر کر دانش منزل کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— دانش منزل کے گیٹ پر رک کر اس نے کال بیل کا بٹن مخصوص انداز میں دبایا ——— تو چند لمحوں کے بعد گیٹ کھلتا چلا گیا ——— اور عمران اندر داخل ہوا جیسے ہی وہ آپریشن روم میں داخل ہوا ——— بلیک زیرو اٹھ کھڑا ہوا۔

"آج آپ کو کوئی دلچسپ مسافر نہیں ملا ——— جو اتنی جلدی ٹیکسی چھوڑ دی ———" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا ——— اسے عمران کے اس نئے شغل کا پوری طرح علم تھا۔

"ایسا مسافر ملا کہ اگر تنویر کو پتہ چل جائے تو وہ سیکرٹ سروس کی نوکری چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے یہی دھندا اپنا لے ———" عمران نے کرسی پر ڈھیر ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا کیا وہ اتنا خوبصورت مسافر تھا کہ جولیا سے بھی مسئلہ بڑھ گیا تھا!" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چھوڑو یار ——— ایسی خوبصورتی کس کام کی جو گھاس ہی نہ ڈالے۔ سنو بلیک زیرو ——— ایک خوشخبری سنو ایک بہت بڑا بین الاقوامی کیس شروع ہوا ہے ———" عمران نے بین الاقوامی اور بڑے کے الفاظ پر پورا پورا زور دیتے ہوئے کہا۔

"بہت بڑا اور بین الاقوامی ——— اوہ اس بار کون سی تنظیم آئی ہے!" بلیک زیرو بری طرح چونک پڑا ——— کیس کا نام سنتے ہی وہ سب مذاق وغیرہ بھول گیا تھا۔

"نام تو اس نے مجھے بتایا نہیں ——— اور میں نے پوچھا بھی نہیں بہرحال کیس شروع ہو گیا ہے ———" عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیس شروع ہو گیا ہے تو کیا مجرم سے آپ کی براہِ راست ملاقات ہوئی ہے ———" بلیک زیرو نے اُلجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں میں نے ٹرانسمیٹر سے گفتگو سن لی ہے ——— البتہ مجرم میرے سامنے ہیں ———" عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"کیس کی تفصیل ———" بلیک زیرو کے لہجے میں چٹانوں جیسی سنجیدگی تھی۔

"تفصیل کا صرف اتنا ہی علم ہے کہ یہاں کی کسی خفیہ لیبارٹری کی تلاش کا چکر ہے ———" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ خفیہ لیبارٹریاں تو کئی ہیں ـــــ بہرحال اب کیس کے سلسلے میں مزید کیا ہدایات ہیں ـــــ چلو کیس تو شروع ہوا ـــــ فارغ ناغ بیٹھے بیٹھے میں بھی اکتا گئے ہوں گے ـــــ" بلیک زیرو نے کندھے اچکاتے ہوئے پوچھا۔

"بلیک زیرو زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے ـــــ کیس شروع تو ضرور ہوا مگر ختم بھی ہو گیا ـــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیس ختم بھی ہو گیا ـــــ کیا مطلب ـــــ کیا آپ نے مجرم پکڑ لیے"۔ بلیک زیرو حیرت کی شدت سے بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"بس یوں ہی سمجھو پکڑ لیے ـــــ" عمران نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا ـــــ اور پھر اُسے اس لڑکی کی آمد سے لیکر ٹرانسمیٹر کی آخری لائن تک ساری بات سنا دی۔

"مگر اس سے کہاں کیس ختم ہوا۔ یہ تو سمجھو شروع ہوا ـــــ" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"یار جس روز اللہ میاں عقل بانٹ رہے تھے تم قطار میں شامل تھے یا نہیں ـــــ" عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کے پیچھے کھڑا تھا ـــــ اور ساری عقل آپ نے لے لی باقی ہم سب تو محروم ہی رہ گئے ـــــ" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا ـــــ اور عمران اس کے اس خوبصورت طنز پر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب واہ مزہ آگیا ـــــ یہ بات ہوئی نا۔ اسی لیے تو تمہیں میں نے یہاں قید کر رکھا ہے تاکہ تم کرسی پر بیٹھے بیٹھے فلاسفر بن جاؤ"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور بلیک زیرو شرمندہ سا ہو گیا۔

"یار ـــــ تم خوامخواہ شرمندہ ہو رہے ہو ـــــ تم نے ایک خوبصورت بات کی ہے ـــــ اس لیے اس کے انعام میں تمہیں کیس کا اختتام بھی بتا دیتا ہوں۔ یہ سارا کھیل ہپناٹزم کا ہے ـــــ وہ لڑکی یہاں کی کسی خفیہ لیبارٹری میں کام کر چکی ہے اور اب چونکہ اس کی سروس یا تعلق ختم ہو گیا ہے ـــــ اس لیے اُسے واپس بھیجتے ہوئے اس کے ذہن سے لیبارٹری کے متعلق تمام تفصیلی معلومات صاف کر دی گئیں ـــــ لیکن یہ معلومات لاشعور میں باقی رہتی ہیں جنہیں کوئی ماہر ہپناٹزم ہی اُبھار کر شعور میں لا سکتا ہے ـــــ مجرم اس لیبارٹری کا اتا پتہ اور تفصیل چاہتے ہیں ـــــ انہوں نے کہیں سے یہ ٹریس کر لیا کہ لڑکی اس لیبارٹری میں کام کر چکی ہے ـــــ چنانچہ انہوں نے ایک بہت ہی ماہر ہپناٹسٹ جیکسن کی خدمات حاصل کیں ـــــ یا پھر جیکسن ان کی تنظیم کا رکن ہو گا ـــــ بہرحال جیکسن نے اس لڑکی کے ذہن میں یہ بٹھا دیا کہ وہ اس کی بیوی ہے ـــــ اس کے بعد وہ اس لڑکی کے ساتھ شوہر کے روپ میں رہنے لگا اور پھر اس نے سجیشن دینے شروع کر دیئے تاکہ صاف شدہ بات شعور پر اُبھر آئے۔ لیکن وہ اتنی گہری دفن تھی کہ وہ اُسے ابھار تو نہ سکا ـــــ البتہ لڑکی جس کا نام صوفیہ بتایا جاتا ہے طاقتور سجیشن کی وجہ سے دماغی مریضہ بن گئی۔ اس کا لاشعور خوفزدہ ہو گیا۔ یا پھر پہلے سے ہی اس بات کا انتظام کر دیا گیا تھا کہ جب بھی کوئی ان معلومات کو حاصل کرنے کے لیے لڑکی پر یہ حربہ استعمال کرے ـــــ وہ شدید خوفزدہ ہو جائے خوف ایک ایسی قوت ہے جو ہر قسم کے سجیشن کو بے کار کر دیتی ہے۔ چنانچہ اب وہ لڑکی اور جیکسن ہمارے سامنے ہے تو کیس میں باقی کیا رہ گیا ہے

عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ لڑکی کو اغوا کر کے اس کے ذہن سے یہ معلومات حاصل کریں گے ———" بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ان معلومات سے کیا فائدہ ہو گا ——— بلیک زیرو بغیر سوچے سمجھے نہ بول پڑا کرو ———" عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری ویسے ہی منہ سے نکل گیا ——— آئی ۔ ایم ۔ سوری ———" بلیک زیرو نے فوراً ہی معافی مانگتے ہوئے کہا ——— واقعی اس سے انتہائی احمقانہ سوال ہوا تھا۔

"اور ویسے بھی جو معلومات جیکسن یا وہ تنظیم حاصل کرنا چاہتی ہے وہ مجھے معلوم ہیں ——— اس لیے مجھے اس لڑکی کے ذہن میں جھانکنے سے کیا ملے گا ——— البتہ اگر میں اس کے ذہن سے جیکسن کے ساتھ شادی والا مسئلہ نکال دوں تو اور بات ہے ———" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کو اس خفیہ لیبارٹری کا علم ہے وہ کیسے ———" بلیک زیرو نے یوں چونک کر عمران کی طرف دیکھا جیسے عمران کے سر پر اچانک سینگ نکل آئے ہوں

"کیا آپ نے اس لڑکی سے معلومات حاصل کر بھی لی ہیں ———" بلیک زیرو نے حیرت کی شدت سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی احمقانہ بات ———" عمران کا لہجہ بے حد کرخت ہو گیا۔

"اوہ مگر پھر آپ کو ...." بلیک زیرو کی سمجھ میں کوئی بات نہ آئی تو وہ فقرہ مکمل کیے بغیر ہی خاموش ہو گیا۔

"سنو بلیک زیرو اس پیشے میں رہ کر ہر قسم کی معلومات ذہن میں رکھنی پڑتی ہیں ——— جس لیبارٹری میں وہ لڑکی کام کر رہی ہے ——— وہاں ایسے لوگ

موجود ہیں جو ہپناٹزم کے علم میں اس قدر مہارت رکھتے ہیں کہ جیکسن جیسا آدمی جو اس کام کو کھیل کے نام سے یاد کرتا ہے ——— وہ بھی وہ معلومات شعور تک نہیں ابھار سکا۔ اور ظاہر ہے کہ پورے پاکیشیا میں ایک ہی سائنسدان ہے جس نے سائنس کی بے شمار ڈگریاں لینے کے ساتھ ساتھ ہپناٹزم پر بھی باقاعدہ ڈاکٹریٹ کر رکھی ہے" ——— عمران نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— آپ سر داؤد کی بات تو نہیں کر رہے" ——— ؟ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ——— اس کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے ——— اب صرف یہ مسئلہ حل کرنا ہے کہ مجرم اس لیبارٹری سے کیا اڑانا چاہتے ہیں اور مجرموں کا تعلق کس تنظیم سے ہے" ——— عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو اس کے لئے جیکسن سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں! ——— کی تو جا سکتی ہیں۔ لیکن اگر جیکسن کو اغوا کیا گیا تو تنظیم چونک پڑے گی اور اس کے بعد وہ مزید محتاط ہو جائیں گے اور ہم یہ اہم کلیو بھی گنوا بیٹھیں گے البتہ میں نے ایک پلان بنایا ہے کہ جیکسن کو یہاں لایا جائے ——— اور پھر اس سے معلومات حاصل کر کے اس کی چھٹی کرا دی جائے۔ اور چونکہ جیکسن میرے قد و قامت کا ہے اس لئے میں جیکسن بن جاؤں۔ اس طرح تنظیم سے براہ راست رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا واقعی صوفیہ بے حد خوبصورت ہے" ——— بلیک زیرو نے شرارت سے مسکرا کر کہا

"آج تم بہت چہک رہے ہو ——— چلو تمہیں بھیج دوں گا۔ تم عیش کر لینا۔ مگر یہ سوچ لو۔ اسے سڑک پر سے اٹھا کر لانا پڑے گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے

جواب دیا۔ واقعی آج بلیک زیرو بار بار اس پر چوٹیں کئے جا رہا تھا۔

"تو کیا خیال ہے صفدر اور کیپٹن شکیل کو کہہ دوں وہ لے آئیں جیکسن کو۔۔۔" بلیک زیرو نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"تم ٹیلیفون مجھے دو ابھی ہمارے پاس دو روز کا وقفہ ہے۔۔۔ جیکسن زیادہ سے زیادہ لڑکی کے ذہن سے معلومات حاصل کر سکتا ہے۔۔۔ میں ذرا چیک کر لوں کہ کیا واقعی صوفیہ کا تعلق سر داؤد کی لیبارٹری سے رہا ہے۔۔۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے ٹیلیفون عمران کی طرف کھسکا دیا۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھا کر نمبر گھمایا اور پھر کہنے لگا۔

"فضلو بول رہا ہوں جناب۔۔۔" عمران کا لہجہ بدلا ہوا اور بھیک مانگنے جیسا تھا۔۔۔ اور بلیک زیرو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگا۔ کیونکہ عمران اور سر داؤد کے تعلقات کو وہ اچھی طرح جانتا تھا پھر یہ فضلو کہاں سے ٹپک پڑا۔

"جناب میرے تایازاد کی پھپھی زاد کی سوتیلی چچی کی بیٹی کا باپ مر گیا جناب اس لیے میں وہاں جا رہا ہوں جناب۔۔۔ آپ ٹیکسی ایپل روڈ سے منگوا لیں۔۔۔ میں نے میٹر پر اپنا رومال باندھ دیا ہے۔۔۔ چابیاں تو پہلے ہی نہیں تھیں۔۔۔ اگر میرے تایازاد کی پھپھی زاد کی سوتیلی چچی کی بیٹی کا باپ کوئی جائیداد چھوڑ گیا ہوگا تو جناب وہ رومال آپ کو بخشتا آپ اس رومال کی فاتحہ دلوا کر میرے تایازاد۔۔۔۔۔۔۔ ارے ارے بھاگ گیا۔۔۔ پورا شجرہ نسب سنے بغیر ہی۔۔۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔۔۔ بلیک زیرو کی حیرت سے پھٹی ہوئی آنکھیں بھی ٹیکسی کا سن کر واپس اپنے سائز پر پہنچ چکی تھیں۔۔۔ اب عمران نے دوبارہ

نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس کون بول رہا ہے۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک محتاط سی آواز سنائی دی۔

"نو میں بول رہا ہوں۔۔۔" عمران نے یس کو نو میں بدلتے ہوئے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"میں کون۔۔۔" دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یک لخت کرخت ہو گیا۔

"میں میں۔۔۔" عمران نے اسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا میں میں لگا رکھی ہے کون ہو تم بدتمیز۔۔۔" اب دوسری طرف سے بولنے والے کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔

"تو میں نے بھی دو دفعہ میں میں کہا۔۔۔ تم نے بھی دو دفعہ کہہ دیا حساب برابر ہو گیا۔۔۔ پھر ناراضگی کس بات کی ہے بھائی۔۔۔" عمران نے اپنے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہیں آپ عمران صاحب تو نہیں۔۔۔" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اچانک دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"بھئی صاحب تم میں نہیں تم لوگ ہو۔ بڑی بڑی تنخواہیں لیتے ہو اور فون پر لوگوں کو ڈانٹتے ہو۔۔۔ بدتمیز کہتے ہو۔۔۔ میں تو صرف عمران ہوں" عمران نے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب ویری سوری۔۔۔ میں پہلے پہچان نہ سکا۔۔۔ ویری سوری سر فرمائیے۔۔۔ سر داؤد سے بات کراؤں۔۔۔" دوسری طرف سے بولنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں معذرت کرتے ہوئے کہا

وہ سرداؤد کا پی۔ اے تھا اور عمران اور سرداؤد کے تعلقات اور حیثیت سے اچھی طرح واقف تھا۔

"کرادو بات ـــــ لیکن پہلے پوچھ لینا کہیں وہ بھی ـــــ ارے یہ بھی بھاگ گیا ـــــ کمال ہے۔ یہ ٹیلیفون ہے یا بچھو کا ڈنک ـــــ بات ادھوری چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں" ـــــ عمران نے رسیور سے منہ ہٹا کر بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ بلیک زیرو بھلا کیا جواب دیتا، مسکرا کر خاموش ہو رہا۔

"یس" ـــــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سرداؤد کی بھاری آواز سنائی دی۔

"نو" ـــــ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا وہ بھلا کہاں ٹلنے والا تھا۔

"تم پھر اپنی شرارتوں پر اتر آئے ـــــ خدا کی پناہ۔ تم سے تو بات کرنا اپنے گلے میں عذاب ڈال لینا ہے" ـــــ سرداؤد نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ ظاہر ہے انہیں پی۔ اے بتا چکا تھا کہ فون عمران کا ہے انہوں نے حسب عادت یس کہہ دیا تھا۔

"ایک عذاب تو آپ نے بڑی مشکل سے گلے سے اتارا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اتنی آسانی سے دوسرا عذاب آپ کہاں ڈالنے والے ہیں" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ـــــ؟ میں سمجھا نہیں ـــــ کھل کر بات کرو۔ کیا پہیلیاں بھجوا رہے ہو" ـــــ سرداؤد نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کھل کر بات تو کوئی میرج بیورو والا ہی آپ سے کر سکتا ہے۔ میں تو خود کنوارہ ہوں۔ البتہ کوئی میرے لائق کا رشتہ مل جائے تو ازراہِ کرم

احتیاط سے بھجوا دیجیے گا ـــــ" عمران نے جواب دیا اور سرداؤد کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ وہ عمران کا مطلب سمجھ گئے تھے کہ وہ ان کی بیگم کی وفات اور دوسری شادی کے بارے میں کہہ رہا ہے۔

"تم میری بات رہنے دو ـــــ میں تو اب بوڑھا ہو گیا ہوں ویسے میرا خیال ہے اب تمہارے ڈیڈی سے بات ہونی چاہیے ـــــ آخر وہ کب تک خاموش رہیں گے ـــــ" سرداؤد نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

سرداؤد انتہائی خشک طبع اور سنجیدہ قسم کی شخصیت تھے ـــــ جنہیں ہنستا تو کجا کسی نے مسکراتا بھی نہ دیکھا تھا لیکن عمران کے ساتھ وہ کھلکھلا کر ہنستے جیسے ساری زندگی اسی طرح ہنستے ہوئے گزر گئی ہو ـــــ سرداؤد کو لوگ اس طرح بچوں کی طرح ہنستے دیکھتے تو ان کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پیشانی پر چڑھ جاتیں ـــــ اور وہ اپنے جسم میں چٹکیاں لینے لگتے کہ کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہے۔

"ارے ارے سرداؤد معاف کر دیجیے ـــــ خدا کے لیے معاف کر دیجیے۔ میں تو آپ سے بھی زیادہ بوڑھا ہوں ـــــ بالکل بوڑھا ـــــ یہ تو ڈیڈی ہیں جو مجھے جوان بنائے پھرتے ہیں ـــــ میں تو ڈیڈی سے بھی بوڑھا ـــــ ارے ہپ ـــــ" عمران نے اچانک بولتے بولتے غوطہ کھایا اور سرداؤد کے زوردار قہقہے سے ٹیلیفون کی تاریں بھی جھنجھنا اٹھیں۔

"اچھا بتاؤ کس لیے فون کیا ہے ـــــ" سرداؤد نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنجیدہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ ڈیڈی سے تو نہیں کہیں گے نا ـــــ" عمران نے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"ارے نہیں بھائی نہیں کہتا تم اطمینان رکھو ——" سر داؤد نے پوری سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک لڑکی کا معاملہ ہے —— بڑی خوبصورت لڑکی کا ——" عمران نے رک رک کر لہجے کو پُراسرار بناتے ہوئے کہا۔

"لڑکی کا معاملہ —— خوبصورت لڑکی کا۔ مگر اس سلسلے میں میرا کیا تعلق نکل آیا —— کیا میرے کسی واقف کار کی لڑکی ہے ——" سر داؤد بُری طرح اُلجھ گئے تھے۔

"ارے یہ بات نہیں —— آپ کے کسی واقف کار کی ہوتی تو پھر مسئلہ ہی کیا تھا ——" عمران نے ایک طویل ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو بیٹے —— مجھ سے یہ چکر بازی ختم کردو اب میرا ذہن مزید اس معاملے میں نہیں چل سکتا —— میں ایک اہم سائنسی فارمولے میں الجھا ہوا ہوں —— اس لیے جو کچھ کہنا ہے کھول کر کہو ——" سر داؤد نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"دیکھیے سر داؤد —— ایک لڑکی جس کا نام صوفیہ بتایا جاتا ہے۔ مقامی ہے کسی وقت آپ کی لیبارٹری سے متعلق تھی —— پھر اُس نے کسی بھی وجہ سے یہ سروس چھوڑ دی اور آپ نے اپنی عادت کے مطابق اس کے شعور سے لیبارٹری کے متعلق تمام تفصیلات ہپناٹزم کے ذریعے واش کر دیں ——" عمران نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پھر ——" سر داؤد نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس لڑکی کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کتنے عرصے تک لیبارٹری میں کام کرتی رہی —— اور کب وہاں سے نکلی —— کس خاندان سے متعلق ہے —— اور کیوں نکلی ——" عمران نے جواب دیا۔

"دیکھو بیٹے جب سے میں نے یہ لیبارٹری حکومت کی امداد سے بنائی ہے۔ میں اس کا سربراہ ہوں —— یہاں اس دوران بے شمار لڑکیاں مختلف ملازمتوں کے سلسلے میں آئیں —— اور پھر مختلف وجوہات کی بنا پر جاتی بھی رہیں —— اس لیے صرف نام کی بنا پر ایسی معلومات حاصل نہیں کی جاسکتیں —— اور ہو سکتا ہے جو نام تمھیں بتایا گیا ہو وہ بھی غلط ہو —— اس لیے بہتر یہی ہے کہ تم میرے پاس آجاؤ۔ یہاں میں نے ہر ملازم کا چاہے وہ موجود ہے یا ملازمت چھوڑ چکا ہے —— باقاعدہ فوٹو اور دیگر کوائف ایک رجسٹر میں درج کر رکھے ہیں۔ تم آسانی سے یہاں بیٹھ کر اس رجسٹر کی مدد سے اپنا اطمینان کر سکتے ہو ——" سر داؤد نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے اس طرح —— اور بھی معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ تو پھر میں آجاؤں ——" عمران نے راضی ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں آجاؤ —— میں گیٹ پر کہلا بھیجوں گا ویسے آج کا کوڈ بھی یاد کر لو زیرو تھری ہے —— میں تمھارا انتظار کر رہا ہوں" سر داؤد نے جواب دیا۔

"تھینک یو ——" عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"بلیک زیرو تم صفدر اور کیپٹن شکیل کو چیکن اور صوفیہ کی نگرانی پہ دو —— المنصور نامی رہائشی بلڈنگ ہے۔ اسی بلڈنگ میں اس کا فلیٹ نمبر پچیس ہے دوسری منزل اور سنو انھیں سختی سے ہدایت

کر دیا کہ وہ بس دور دور سے نگرانی کریں ——— کسی قسم کی مداخلت نہ کریں اور نہ ہی کسی قیمت پر اپنے آپ کو مشکوک ہونے دیں ———"
عمران نے رسیور رکھتے ہی بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر جناب میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں ——— لیکن عمران صاحب آپ جو مائیک بٹن اس کے کمرے میں چھوڑ آئے ہیں وہ تو ابھی تک وہیں موجود ہو گا ——— اس لیے کیوں نہ ان کی گفتگو ہی دور سے سنی جاتی رہے ———" بلیک زیرو نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"ارے نہیں وہ بٹن جلدی میں لگایا گیا ہے اس لیے ہو سکتا ہے کہ جیکسن کی نظر اس پر پڑ چکی ہو اور پھر اس بٹن کی وجہ سے شکار کی گرفتاری کے لیے وہ جال بچھائے بیٹھے ہوں ——— اس لیے فی الحال تم اسے بھول جاؤ اور صرف دور سے نگرانی کراتے رہو۔ میں لیبارٹری سے واپس آ کر مزید ہدایات دوں گا ———" عمران نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کا رخ گیراج کی طرف تھا۔ ظاہر ہے وہ ٹیکسی تو واپس بھجوا ہی چکا تھا۔ اس لیے اس نے دانش منزل سے بھی کار لینی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ کار چلاتا ہوا دانش منزل کے گیٹ سے نکلا اور پھر تیزی سے اسے دوڑاتا ہوا مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر موڑ دیا۔ اس کی نظریں بیک مرر پر جمی ہوئی تھیں اور وہ پوری طرح چوکنا تھا لیکن دور دور تک اس سڑک پر اسے کوئی کار یا موٹر سائیکل نظر نہ آ رہا تھا البتہ مضافات کی طرف جانے والی اس سڑک پر ہجوم سے پر بسیں، ویگنیں [illegible] اور سائیکل پر کسان صورت لوگ آ جا رہے تھے۔ عمران مطمئن ہو گیا۔ تعاقب کا اسے فی الحال کوئی خاص یقین بھی نہ تھا۔ کیونکہ مجرم وا

سے ابھی براہ راست ٹکراؤ نہ ہوا تھا ——— بس عادتاً اس نے چیک کرنا ضروری سمجھا اور پھر پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد وہ سیٹی کی دھن بجاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔
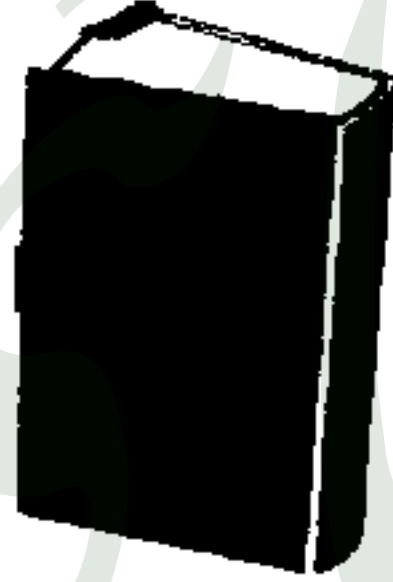
ایک وسیع و عریض کوٹھی کے اندر ایک بہترین انداز میں سجے ہوئے کمرے میں مخمل کے دیوان پر ایک خوبصورت اور پرشباب حسینہ بڑے توبہ شکن انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا انگ انگ جوانی اور شباب کی مستیوں سے چھلک رہا تھا ——— جسم پر لباس بھی برائے نام تھا۔ سامنے میز پر شراب کی بوتل اور ایک گلاس رکھا ہوا تھا ——— اور وہ اسی طرح لیٹے ہوئے انداز میں ٹھہر ٹھہر کر گلاس اٹھاتی ——— بڑی ادا سے ہلکی سی چسکی لیتی اور پھر گلاس واپس میز پر رکھ دیتی۔ کمرے میں اس حسینہ کے سوا اور کوئی آدمی نہ تھا۔

چند لمحوں بعد اس نے دیوان کے سرہانے لٹکی ہوئی ایک [illegible] کو آہستہ سے کھینچا تو دور کہیں انتہائی مترنم سا ساز بجنے کی آواز سنائی دی

اور پھر دروازہ کھلا اور ایک دیو قامت حبشی جس کا چہرہ انتہائی خوفناک انداز میں بگڑا ہوا تھا۔ دائیں گال پر ایک بڑا سا پرانا زخم تھا۔ جسے بڑے بے ڈھنگے انداز میں سینے کی کوشش کی گئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کھال خاصی سمٹ گئی تھی اور اس کا دایاں جبڑے کا کچھ حصہ عریاں ہو گیا تھا جس سے اس کے چاندی کی طرح چمکتے ہوئے سفید دانت جھلک رہے تھے اور اس طرح اس کا چہرہ اتنا کریہہ المنظر ہو گیا تھا کہ عام آدمی اس پر ایک نظر ڈال کر جھرجھری لیے بغیر نہ رہ سکتا ——— آنکھوں میں سفیدی بھی ضرورت سے زیادہ جھلک رہی تھی۔ البتہ اس کا جسم انتہائی توانا ——— سڈول اور خوبصورت تھا یوں لگتا تھا جیسے کسی مشہور سنگ تراش نے اپنی پوری زندگی لگا کر طاقت اور قوت کے [illegible] جسم تخلیق کیا ہو۔ اس نے سرخ اور نیلے رنگ کی دھاری دار بنیان اور جنیز پہنی ہوئی تھی ——— بازوؤں کی مچھلیاں یوں تڑپ رہی تھیں جیسے گوشت کا جال توڑ کر باہر آ جائیں گی۔

"یس میڈم ———" حبشی نے اندر آتے ہی رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"سوازو ہائی برڈ نے کوئی اطلاع نہیں دی ———" لڑکی نے بڑے اٹھلاتے ہوئے اس گرانڈیل حبشی سے پوچھا ——— یہ حبشی اس لڑکی کا خادم خاص اور باڈی گارڈ تھا ——— انتہائی چست و چالاک، لڑائی بھڑائی کے فن میں طاق ——— نشانہ ایسا کہ اڑتے ہوئے پرندے کی آنکھ میں گولی مارے تو صرف آنکھ کی پتلی ہی زخمی ہو ——— طاقت میں دس جنگلی ہاتھیوں سے بھی کہیں زیادہ اور مستی اتنی کہ بجلی بھی شرما جائے ——— سوازو کو ایک جشن کے دوران مادام نے اس کے سردار سے خرید لیا تھا ——— کیونکہ سوازو کو تہذیب یافتہ دنیا بے حد پسند تھی ——— اس نے بھی سردار کی

حمایت نہ کی اور زرخرید غلام بن کر مادام کے ساتھ آ گیا ——— یہاں مادام نے بہترین ماہرین سے اسے تربیت دلوائی اور پھر ایک سال کے مختصر عرصے میں سوازو وہ کچھ بن چکا تھا جو مادام اسے بنانا چاہتی تھی۔ سوازو مادام کے آنکھ کے اشارے پر چلتا تھا ——— اور اس نے ——— کئی بہترین معرکے مارے تھے اور ہر زبردست معرکے کے بعد اسے مادام کی قربت میسر ہو جاتی تھی اور یہ اس کی زندگی کا سب سے بڑا انعام ہوتا تھا ——— اب بھی وہ مادام کے ساتھ اس کے وطن سے یہاں پاکیشیا آیا تھا ——— مادام رومی شہزادیوں کی طرح زندگی بسر کرنے کی عادی تھی۔

"نہیں مادام ———" سوازو نے کھڑے ہو کر سینے پر ایک ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا جاؤ ——— جیسے ہی ہائی برڈ آئے یا اس کی طرف سے کوئی اطلاع آئے مجھے بتا دینا ———" مادام نے ہاتھ کے اشارے سے اسے واپس جانے کا اشارہ کرتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام ———" سوازو نے کہا اور پھر اباؤٹ ٹرن کے انداز میں مڑ گیا ——— اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک خوبصورت نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ نوجوان اچھے مضبوط جسم کا مالک تھا لیکن سوازو کے مقابلے میں وہ عشر عشیر بھی نہ تھا ——— اس کے خوبصورت یونانی دیوتاؤں جیسی تراش خراش رکھنے والے چہرے پر کھلنڈری سی مسکراہٹ تھی ——— سنہرے رنگ کے گھنگھریالے بالوں کی ایک لٹ چوڑے اور روشن ماتھے پر جھول رہی تھی ——— اس نے نیلے رنگ کا دھاری دار خوبصورت سا سوٹ پہنا ہوا تھا ——— اس نوجوان کے اندر داخل ہوتے ہی سوازو سر ہلاتا ہوا تیزی سے باہر چلا گیا اور مادام

یوں اچھل کر بیٹھ گئی جیسے اُسے بجلی کا کرنٹ لگ گیا ہو ——— نوجوان اندر آکر سامنے رکھے ہوئے صوفے کی کرسی پر ڈھیر سا ہو گیا۔

"کیا رپورٹ ہے ہائی برڈ" مادام نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"تمھیں رپورٹ سے کیا مطلب تم اس حبشی سوازو سے گپیں لڑاؤ ———" ہائی برڈ نے بڑے تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم پر پھر حسد کا بھوت سوار ہو گیا ہے۔ دیکھو ہائی برڈ یہ ٹھیک ہے کہ میں اور تم اکٹھے رہتے ہیں اور ساری دُنیا یہی سمجھتی ہے کہ ہم میاں بیوی ہیں ——— لیکن تم جانتے ہو کہ یہ میری مہربانی ہے کہ میں تمھیں کبھی کبھار اپنے قرب سے نواز دیتی ہوں ——— اگر میں چاہوں تو ایک لمحے بعد تم کسی سڑک پر ہاتھ پھیلائے بھکاریوں کی طرح پڑے نظر آسکتے ہو سمجھے ——— اور پھر مشن کے دوران تو میں اس قسم کی کوئی حرکت برداشت نہیں کر سکتی ———" مادام نے آنکھیں نکالتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا ——— اس کی خوبصورت آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور اب وہ کوئی خوبصورت شیرنی نظر آرہی تھی۔

"مم ... مم مگر تم میرے سامنے اس سوازو ......" ہائی برڈ نے مرعوب لہجے میں کچھ کہنا چاہا ——— اس کے چہرے کا سارا اطمینان دھواں بن کر اُڑ گیا تھا۔

"شٹ اپ تم میری مرضی میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتے۔ تم میرے ملازم ہو ——— میں تمھاری ملازمہ نہیں ہوں ——— اس بات کو آخری بار اچھی طرح سمجھ لو ——— لاسٹ وارننگ ہے یہ ———" مادام

نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ہائی برڈ نے یوں سر جھکا دیا جیسے وہ اس کے ملازم ہونے کا باقاعدہ عملی طور پر اقرار کر رہا ہو۔

"بہت بہتر مادام ———" اس بار ہائی برڈ کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کھڑے ہو جاؤ ———" مادام نے اسی طرح غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ہائی برڈ یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے صوفے میں سے سپرنگ باہر نکل آئے ہوں ——— "رپورٹ دو ———" مادام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مادام رپورٹ تو اُمید افزا ہے۔ میں نے عمران کے گرد جال بچھایا جو سو فیصد کامیاب رہا ———" ہائی برڈ نے کھڑے ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا بیٹھ جاؤ ——— اور اطمینان سے رپورٹ دو ——— دیکھو ہائی برڈ تمھیں علم ہے کہ میں اپنی خود مختاری میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتی اس لیے تمھاری ان باتوں پر مجھے غصہ آجاتا ہے ——— ورنہ ظاہر ہے اس دُنیا میں اگر کسی سے محبت کرتی ہوں تو وہ صرف تمھاری ذات ہے۔" مادام نے فوراً کینچلی بدلتے ہوئے کہا ——— اب اس کے چہرے پر غصے کے بجائے نرمی اور پیار تھا۔

میں تو ڈر ہی گیا تھا مادام ——— اور یقین کرو رپورٹ دینے کے بعد میں نے سب سے پہلا کام یہی کرنا تھا کہ خودکشی کر لینی تھی تمھارے بغیر تو زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ———" ہائی برڈ نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"اچھا کیا جال بچھایا ہے تم نے عمران کے خلاف ——" مادام نے
سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔
"ایک خوبصورت جال —— عمران کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ وہ شغلاً
آج کل ٹیکسی ڈرائیور بنا ہوا ہے —— اور عام طور پر وہ اسپائن
چوک پر آکر کھڑا ہو جاتا ہے اور وہاں اپنی مرضی کی سواری اٹھاتا ہے چنانچہ
میں نے میک اپ کیا —— اور میں ایک ماہر ہپناٹسٹ بن گیا ——
تنظیم کی ایک لڑکی کارٹیلا کو میں نے ساتھ ملایا —— کارٹیلا کو میں نے
مقامی لڑکی کا میک اپ کرایا —— آج صبح جب عمران ٹیکسی لے
کر اسپائن چوک پر پہنچا تو ہم نے ڈرامے کا آغاز کر دیا —— کارٹیلا
خوف زدہ انداز میں دوڑتی ہوئی عمارت سے نکلی اور سیدھی اس کی ٹیکسی
میں جا کر بیٹھ گئی —— وہ اپنے آپ کو انتہائی خوف زدہ ظاہر کر
رہی تھی —— پھر میں باہر نکلا اور ٹیکسی کی طرف بڑھا —— مجھے آتا
دیکھ کر وہ خوف کی شدت سے بیہوش ہو گئی —— میں نے اُسے
ٹیکسی سے نکالا اور عمران سے کوئی بات کیے بغیر اُسے کاندھے پر اٹھا کر واپس
رہائشی فلیٹ میں آیا۔ میری توقع کے عین مطابق عمران پیچھے پیچھے آیا ——
دوسری منزل پر میرے آدمی پہلے ہی چھپے ہوئے تھے —— عمران جب ٹیکسی
ڈرائیور کے میک اپ میں اوپر پہنچا تو میرا ایک آدمی اس سے ٹکرایا ——
اور اس طرح اس نے میرے کمرے کی نشاندہی کی۔ عمران نے اپنا ریڈی میڈ
میک اپ اور ڈرائیوروں والی وردی اتار کر کوڑے کے ڈرم میں پھینکی اور
اس کے بعد وہ نیشنل سوشل سیکورٹی کا چیف آفیسر بن کر میرے کمرے میں
آگیا —— میں نے اُسے صوفے کے نیچے مائیک بٹن لگاتے دیکھ لیا

تھا —— مگر میں دانستہ نظر انداز کر گیا —— اور اسے ذہنی طور
پر الجھا دیا۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے مائیک بٹن کے قریب جا کر ٹرانسمیٹر
آن کیا اور فرضی گفتگو شروع ہو گئی۔ مجھے پتہ تھا کہ وہ قریب ہی ہماری گفتگو سن
رہا ہوگا —— عمارت کے گرد پھیلے ہوئے میرے آدمیوں نے
رپورٹ دی کہ وہ ایک گلی میں موجود ہے۔ میں نے خفیہ لیبارٹری کا تذکرہ کیا اور
ہپناٹائزم کا ذکر کیا۔ اس کے بعد وہ ٹیکسی لے کر چلا گیا اور ہم نے بھی اپنا بوریا بستر
باندھ لیا —— میرے آدمی دور سے اس کا تعاقب کر رہے تھے۔ اس
نے اپیل روڈ پر ایک جگہ ٹیکسی چھوڑ دی اور ایک قلعہ نما عمارت میں چلا گیا۔ ہم
نے اس عمارت کے فون ٹیپ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن باوجود کوشش
کے وہاں کی فون لائن کا پتہ نہ چلا سکے —— کہیں سے بھی کوئی تار اس
عمارت کے اندر نہ جا رہی تھی اور نہ ہی آ رہی تھی —— بہرحال ہم نے
اس عمارت کی نگرانی جاری رکھی —— کافی دیر بعد عمارت کا دروازہ
کھلا اور عمران ایک سیاہ رنگ کی خوبصورت جیگور کار میں باہر نکلا۔ میرے
آدمیوں نے فوراً ہی بلٹ ٹیلی کمپیوٹر مخصوص گن کی مدد سے فائر کیا اور وہ اس
کی کار کے پچھلے نمبر کے نیچے عین نشانے پر نصب ہو گیا —— اس کے
بعد ہمیں اس کے تعاقب کی ضرورت نہیں رہی اور ہم اپنی کار میں بیٹھے نقشے
کی مدد سے اس کی کار کا تعاقب کرتے رہے —— اس کی کار رضافانا
روڈ پر جا کر ایک چھوٹے سے انڈسٹریل یونٹ میں پہنچی اور جو کہ شاید رائس
فیکٹری تھی۔ رائس فیکٹری باقاعدہ چالو تھی —— آپ جانتی ہیں کہ
ٹیلی کمپیوٹر خاصے فاصلے تک کام کرتا ہے —— اس لیے عمران وہاں
جا کر اترا اور اس فیکٹری میں داخل ہو گیا اب ہم اسے دیکھ نہ سکتے تھے

صرف آوازیں چیک کر سکتے تھے ــــــــ ہمیں خطرہ تھا کہ وہ رینج سے
باہر نہ نکل جائے ــــــــ لیکن وہ رینج میں رہا اور پھر ایک کمرے میں جا کر
اس نے اپنا نام بتایا اور کوڈ زیرو تھری دوہرایا اور سر داؤد کا نام لیا۔
اس کے بعد وہ شاید کہیں نیچے اتر گیا کیونکہ اس کے بعد اس کی آواز سنائی نہ دی
ہم بہر حال انتظار کرتے رہے ــــــــ تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ واپس
آیا اور کار لے کر دوبارہ اسی عمارت میں پہنچ گیا ــــــــ ہمارا خیال تھا کہ اب
ہم عمارت کا اندرونی حصہ چیک کر سکیں گے ــــــــ لیکن نجانے کیا
ہوا جیسے ہی کار عمارت کے اندر داخل ہوئی۔ ٹیلی کمپیوٹر نے کام کرنا بند کر دیا۔
ہم نے بھی فوراً وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی۔ کیونکہ ہمیں خطرہ تھا کہ عمران
ہماری چال ہم پر نہ الٹ دے ــــــــ وہ اسی ٹیلی کمپیوٹر کی مدد سے ہماری
کار تک نہ پہنچ جائے چنانچہ ہم ــــ کار میں موجود ٹیلی کمپیوٹر رسیونگ سیٹ
آف کر کے وہاں سے نکل آئے یہ ہے آج کی مکمل رپورٹ ــــــــ" ہائی برڈ
نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" مگر مجھے یہ تمہارا گورکھ دھندہ قطعاً سمجھ میں نہیں آیا۔ اس ڈرامے کا آخر
مقصد کیا تھا ــــــــ اور کیا کامیابی ہوئی ــــــــ" مادام نے الجھے ہوئے
لہجے میں کہا۔

" مادام آپ کو علم ہے کہ ہمیں کرانگر نے بتایا تھا کہ اس لیبارٹری کا انچارج
سر داؤد نامی سائنس دان ہے ــــــــ چنانچہ یہاں آتے ہی سب سے
پہلے میں نے سر داؤد کے متعلق ہی تحقیقات کی اور مجھے پتہ چلا کہ سر داؤد نے
ہپناٹزم کی ڈگری حاصل کی ہوئی ہے۔ اس کو سامنے رکھ کر میں نے یہ سارا
ڈرامہ کھیلا تھا ــــــــ کارٹیلا کو صوفیہ بنا کر میں نے یہ ظاہر کیا کہ وہ اس

لیبارٹری میں کام کر چکی ہے اور اب ملازمت چھوڑ چکی ہے اور اس کے ذہن
سے ہپناٹزم کے ذریعے لیبارٹری کے متعلق تمام معلومات صاف کر دی گئی
ہیں ــــــــ میں نے عمران کو یہی تاثر دیا کہ بطور جیکسن میں ایک ماہر ہپناٹسٹ
ہوں اور تنظیم کے تحت کام کر کے صوفیہ کے ذہن سے وہ معلومات حاصل
کرنا چاہتا ہوں۔ علی عمران ذہین آدمی ہے ــــــــ ظاہر ہے ہپناٹزم اور
خفیہ لیبارٹری کا سنتے ہی اس کا ذہن بھی فوری طور پر سر داؤد اور اس کی
لیبارٹری کی طرف گیا ہوگا ــــــــ اب دو صورتیں تھیں ایک تو یہ کہ وہ ہم دونوں
کو اغوا کر کے اس عمارت میں یا کہیں اور لے جاتا اور ہم سے معلومات حاصل
کرتا یا پھر پہلے وہ اس بات کی تسلی کرتا کہ کیا واقعی صوفیہ سر داؤد کی لیبارٹری
میں کام کرتی بھی رہی ہے یا نہیں ــــــــ اگر ہم فون چیک کر لیتے تو
ہمیں سب کچھ معلوم ہو جاتا ــــــــ لیکن عمران جیسے آدمی کا مضافات
میں اس رائس فیکٹری میں جانا ــــــــ اور اپنے نام کے ساتھ سر داؤد کا
نام دہرانا اور کوڈ بتانا ظاہر کرتا ہے کہ وہ سر داؤد سے ملنے اس خفیہ لیبارٹری
میں پہنچا ہے اور ہمارا مشن کامیاب ہو گیا ــــــــ ہم نے خفیہ لیبارٹری
ٹریس کر لی ــــــــ وہ لیبارٹری اس رائس فیکٹری کی آڑ میں زیرِ زمین بنائی
گئی ہے ــــــــ" ہائی برڈ نے جواب دیا۔

" اوہ ویری گڈ ... ویری گڈ ــــــــ اب میں سمجھی کہ تم نے کمال کا جال
پھینکا ہائی برڈ ــــــــ واقعی تم نایاب ذہن کے مالک ہو۔ تم نے چند ہی
روز میں انہی کے آدمیوں سے لیبارٹری ٹریس کروالی ــــــــ" مادام بے اختیار
خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا ــــــــ اس کا چہرہ کھلا پڑ رہا تھا۔

" یہ سب تمہاری مہربانی ہے مادام ــــــــ" ہائی برڈ نے انکساری

بولتے ہوئے کہا۔

"اس کا انعام تمہیں ملے گا ـــــ آج رات تم میرے پاس رہو گے"۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہائی برڈ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

"تھینک یو مادام ـــــ"، اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا اب یہ تو ہو گیا اب فائل کے حصول کے لیے کیا پروگرام بنایا ہے ـــــ" مادام نے پوچھا۔

"ہاں اب یہ اہم ترین اور فائنل مشن سامنے ہے ـــــ اس سلسلے میں ہمیں انتہائی سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا پڑے گا ـــــ کچھ بھی ہو ـــــ عمران کو یہ تو معلوم ہو ہی گیا ہے کہ کوئی تنظیم سر داؤد کی لیبارٹری کو ٹریس کرنا چاہتی ہے، چنانچہ یقیناً وہ اس کی اطلاع سیکرٹ سروس کو دے گا ـــــ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ قلعہ نما عمارت جس میں وہ گیا اور جہاں داخل ہوتے ہی ٹیلی کمپیوٹر فیل ہو گیا ـــــ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہو ـــــ ایسے ہیڈ کوارٹر میں ہی ایسے اعلیٰ سائنسی دفاعی نظام قائم کیے جا سکتے ہیں کہ جہاں ایسی چیزیں خود بخود ورک کرنا ختم کر دیں ـــــ بہرحال اب سیکرٹ سروس ضرور حرکت میں آئے گی ـــــ ٹیلی کمپیوٹر کے سامنے آتے ہی وہ سمجھ جائیں گے کہ لیبارٹری کو ٹریس کر لیا گیا ہے ـــــ چنانچہ اب جوابی اقدام کے طور پر وہ لیبارٹری کے گرد اپنا جال پھیلائیں گے تاکہ ہم جیسے ہی وہاں کسی بھی انداز میں داخل ہوں ہمیں دھر لیا جائے ـــــ"، ہائی برڈ نے جواب دیا ـــــ وہ واقعی انتہائی ذہین ترین آدمی تھا۔ اس کا دماغ کسی کمپیوٹر کی طرح ہر پہلو کا خیال رکھتا تھا۔

"اوہ واقعی ایسا تو ہوتا ہے پھر کیا کیا جائے ـــــ" مادام نے

پریشان لہجے میں کہا۔

"ایک صورت میرے ذہن میں آتی ہے ـــــ عمران اور سر داؤد کے درمیان تعلقات ہیں ـــــ اگر عمران کو اغوا کر لیا جائے اور پھر اس سے تمام معلومات حاصل کر کے ہم اس کے میک اپ میں سر داؤد سے ملیں تو ہم آسانی سے وہ فائل حاصل کر سکتے ـــــ لیکن دل [illegible] بتاتا ہے کہ عمران کو اغوا کر کے لانا اپنی موت کو خود دعوت دینا ہے اس لیے میں نے اس پہلو کو نظر انداز کر دیا ہے ـــــ اب دوسرا پہلو یہ ہے کہ لیبارٹری کے اندر رہنے والے کسی ملازم کو ٹریس کیا جائے اس کے میک اپ میں اندر داخل ہوا جائے ـــــ اور فائل حاصل کی جائے لیکن یہ ایک طویل عمل ہے ہو سکتا ہے کہ لیبارٹری میں ایسے انتظامات ہوں کہ میک اپ چیک کر لیا جائے ـــــ چنانچہ اس سلسلے میں ایک اور تجویز پر غور کیا ہے ـــــ اور پھر اس سلسلے میں معلومات بھی حاصل کر لی ہیں ـــــ" ہائی برڈ نے جواب دیا۔

"وہ کون سی تجویز ہے ـــــ"، مادام نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"وہ تجویز یہ ہے کہ میں وزارت سائنس اور ٹیکنالوجی کے چیف سیکرٹری سر راشد کو اغوا کر کے اس کا روپ دھار لوں ـــــ وہ ایک سیدھا سادہ سا انتظامی افسر ہے ـــــ اس کے ذہن سے آسانی سے تمام معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں ـــــ وہ سر داؤد کا دوست بھی ہے۔ اور انتظامی باس بھی ـــــ سر داؤد کو اپنے گھر بھی بلا سکتا ہے اور لیبارٹری میں جا سکتا ہے ـــــ یا اگر موقع اور حالات اجازت دیں تو سرکاری طور پر لیبارٹری سے ـــــ وہی فائل

منگوا سکتا ہے ــــ غرضیکہ وہ سب کچھ کرسکتا ہے: میں نے اس کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کرلی ہیں ــــ سر راشد نے شادی نہیں کی اس لیے وہ اپنی کوٹھی میں ملازموں کے ساتھ اکیلے رہتے ہیں۔ انتہائی خشک مزاج قسم کا آدمی ہے ــــ دفتر کلب یا گھر سے باہر کہیں نہیں جاتا ــــ اور وہ میرے قد و قامت کا ہے۔ میں اس کا میک اپ آسانی سے کرسکتا ہوں ــــ اور پھر ہم جلدی نہ کریں گے۔ دو چار روز ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ جیسا بھی مناسب ہوگا میں اس کے روپ میں باقاعدہ کام کرتا رہوں گا اور موقع دیکھتے ہی اپنا وار کر گزروں گا۔ جیسے ہی ہمیں فائل مل جائے گی ــــ ہم اوریجنل فائل کے فوٹو کروا کر فائل واپس کردیں گے تاکہ کسی کو شک نہ ہو اور خود خاموشی سے واپس چلے جائیں گے عمران اور سیکرٹ سروس سوچتی ہی رہ جائے گی ــــ وہ تنظیم کیا تھی ــــ کیا چاہتی تھی جو سر داؤد کی لیبارٹری ٹریس کرنا چاہتی تھی ــــ وہ لیبارٹری کے گرد ہی چکر کاٹتی رہ جائے گی جبکہ ہم اپنا کام مکمل کرکے واپس بھی جا چکے ہوں گے ــــ" ہائی برڈ نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ کیا دماغ پایا ہے تم نے ــــ ہائی برڈ واقعی تمہارا جواب نہیں ایک پیچیدہ سا مشن تم نے کتنی سادگی سے مکمل کرلیا ہے ــــ بہت خوب ویسے یہ خیال تمہیں پہلے آجاتا تو سر داؤد کے روپ میں تم سر داؤد کی لیبارٹری کا بھی آسانی سے ٹریس کرسکتے تھے ــــ اس کے لیے یہ ڈرامہ رچانے کی ضرورت نہ پڑتی ــــ عمران اور سیکرٹ سروس کو کسی طور پر بھی ذرا سا شبہہ نہ ہوتا ــــ بہرحال اب بھی وہ منہ دیکھتے رہ جائیں گے ــــ" مادام نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ایسا بھی ہوسکتا تھا ــــ لیکن اس میں یہ قباحت تھی کہ مجھے خاص طور پر ریکارڈ چیک کرنا پڑتا ــــ اور یہی بات میرے لئے مشکوک بن جاتی ــــ بہرحال اب بھی ہمارا کچھ نہیں بگڑا اور ہم آسانی سے یہ مشن مکمل کرلیں گے ــــ" ہائی برڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں سر راشد کے اغوا کا بندوبست کردوں ــــ" مادام نے کہا۔

"نہیں ــــ سر راشد کسی سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں پرسوں آرہے ہیں ــــ پرسوں ہی ان کے ساتھ کارروائی کی جائے گی وہ میں سارا پروگرام بنا لوں گا آپ بے فکر رہیں ــــ" ہائی برڈ نے جواب دیا۔

"اوہ پھر ٹھیک ہے ــــ اچھا اب شام پڑنے والی ہے آج کسی اچھے سے کلب یا ہوٹل میں تمہارے ساتھ شام منانے کو جی چاہ رہا ہے۔ چلو گے ــــ" مادام نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب پرسوں شام تک ہم بالکل فارغ ہیں اور چونکہ پرسوں کے بعد میں بطور سر راشد تم لوگوں سے بالکل علیحدہ ہوجاؤں گا ــــ اس لئے پرسوں تک تمہارا جتنا بھی قرب حاصل ہوجائے ــــ وہ میرے لیے خوش قسمتی کا باعث ہوگا ــــ" ہائی برڈ نے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو پرسوں تک میں تمہیں مکمل طور پر سرشار کردوں گی تاکہ تم اطمینان سے مشن مکمل کرو ــــ" مادام نے دیوانوں سے

اٹھتے ہوئے کہا ——— اور پھر اُس نے ریشمی ڈوری کھینچی دوسرے لمحے سوازو دوبارہ اندر داخل ہوا۔

"سوازو ڈرائیور سے کہو کار تیار کرے ——— میں اور ہائی برڈ آج شام کسی اچھے سے ہوٹل میں گزاریں گے ——— میرا خیال ہے ہوٹل قلوپطرہ ٹھیک رہے گا ——— مجھے معلوم ہے کہ وہ انتہائی خوبصورت اور جدید انداز کا ہوٹل ہے ———" مادام نے سوازو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی مادام ———" سوازو نے انتہائی ادب بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بھی ساتھ چلو گے ———" مادام نے کہا اور سوازو نے صرف اثبات میں سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"تمھیں سوازو کو ساتھ لے جانے پر تو کوئی اعتراض نہیں ———" مادام نے اچانک ہائی برڈ سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ارے نہیں بطور باڈی گارڈ تو میں لطف لیتا ہوں۔ میری تمھاری اہمیت اجاگر ہوتی ہے ——— اور پھر جس طرح وہ احکام کی تعمیل کرتا ہے اس سے تو اور بھی لطف آتا ہے ———" ہائی برڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔کے پھر میں تیار ہو جاؤں ———" مادام نے کہا اور اٹھ کر ملاتی ہوئی کونے میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی ——— جبکہ ہائی برڈ نے اس کے جاتے ہی میز پر پڑا ہوا مادام کا گلاس اٹھایا اس میں شراب انڈیلی اور پھر بڑے مزے سے چسکیاں لے لے کر شراب پینے میں مصروف ہوگیا۔

عمران بڑے اطمینان سے کار چلاتا ہوا مضافات میں ایک رائس فیکٹری کی عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گیا ——— یہ بظاہر ایک عام سی رائس فیکٹری تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ اس رائس فیکٹری کی آڑ میں سرداؤد کی خفیہ لیبارٹری قائم ہے۔ کار کو فیکٹری کے گیٹ پر روک کر وہ نیچے اترا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا فیکٹری کے اندر داخل ہوگیا ——— فیکٹری کے ایک کونے میں منیجر کا دفتر تھا ——— دفتر کے باہر چپڑاسی موجود تھا۔

"فرمائیے ———" عمران کو آتا دیکھ کر چپڑاسی اٹھ کھڑا ہوا اس کی آنکھوں میں حیرت اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا سننا پسند فرمائیں گے آپ۔ غزل، نظم، قصیدہ، قطعہ، رباعی، آزاد نظم، نثری نظم ——— کیا فرماؤں ———" عمران نے بڑے مؤدبانہ انداز میں پوچھا۔

"اوہ اوہ میں تو پوچھ رہا تھا کہ آپ یہاں کس سے ملنے آئے ہیں۔" چپڑاسی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ سے ـــــ" عمران نے کہا۔

"مجھ سے ـــــ مگر ـــــ مگر میں آپ سے واقف نہیں ہوں۔"

چپڑاسی کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ آنے والا کس قسم کا شخص ہے۔ ظاہر ہے شکل صورت سے اچھا خاصا معزز آدمی لگ رہا ہے ـــــ مگر باتیں سر سے الٹی سیدھی کر رہا ہے۔

"کوئی بات نہیں ملنے کے لیے واقفیت ضروری تو نہیں ہوتی ـــــ اور پھر ظاہر ہے منیجر سے ملنے سے پہلے آپ سے ملاقات ضروری ہے ـــــ ورنہ منیجر سے ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ آپ منیجر سے ملنے آئے ہیں ـــــ جائیے اندر چلے جائیے۔" چپڑاسی نے فوراً اپنی جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا اور اس نے دوڑ کر کمرے کا دروازہ کھول دیا ـــــ اور عمران مسکراتا ہوا اندر داخل ہو گیا سامنے ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا ایک موٹی سی فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا ـــــ عمران کے اندر داخل ہونے پر اس نے چونک کر سر اٹھایا۔

"اوہ آپ آ گئے سر داؤد نے ابھی ابھی مجھے آپ کی آمد کی اطلاع دی ہے آئیے میرے ساتھ ـــــ" منیجر نے تیزی سے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے جانتے ہیں ـــــ" عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں اچھی طرح جانتا ہوں ـــــ کئی بار ملاقات ہو چکی ہے ـــــ

آپ علی عمران صاحب ہیں ـــــ" منیجر نے یوں حیرت بھرے انداز میں جواب دیا۔ جیسے اسے عمران کے اس سوال کی وجہ سمجھ میں نہ آئی ہو۔

"میں عمران کے میک اپ میں کوئی دوسرا آدمی بھی ہو سکتا ہوں ـــــ" عمران کا لہجہ سخت ہو گیا۔

"اوہ مگر ـــــ اوہ واقعی مجھے اس کا خیال ہی نہیں آیا ـــــ" منیجر نے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر کیسے خیال آئے گا ـــــ" عمران نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"کوڈ بتائیے ـــــ" منیجر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"زیرو تھری ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ واقعی مجھے پہلے کوڈ پوچھ کر تسلی کرنا چاہیے تھی آئی ایم سوری عمران صاحب ـــــ" منیجر نے شرمندہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے سر داؤد سے بات کرنا پڑے گی ـــــ یہ ملاقات ابھی خفیہ نہیں رہ سکتی ـــــ" عمران نے کہا پھر منیجر کے پیچھے چلتا ہوا کمرے کے جنوبی دروازے میں داخل ہوا ـــــ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ منیجر نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور پھر سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرہ کسی لفٹ کی طرح تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کمرہ ایک جگہ رک گیا۔

"تشریف لے جائیے ـــــ" منیجر نے مؤدبانہ انداز میں کہا اور عمران دروازہ کھول کر دوسری طرف نکل آیا ـــــ اب وہ ایک راہداری

میں تھا ——— جیسے ہی وہ راہداری میں داخل ہوا۔ راہداری کی چھت میں لگے
ہوئے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے ——— عمران جیسے جیسے راہداری میں
گزرتا جاتا۔ بلب خود بخود اس کے قدموں کے ساتھ جلتے اور پھر بجھ جاتے
عمران جانتا تھا کہ جدید ترین چیکنگ نظام ہے چونکہ اس کی آمد کی اطلاع دی
جا چکی ہے ——— اس لیے سیکورٹی سیل میں سکرینوں پر اُسے
چیک کیا تو جا رہا ہے ——— لیکن اُسے روکا نہیں جا رہا۔ راہداری
کے اختتام پر ایک لوہے کا دروازہ تھا ——— جیسے ہی عمران اس
دروازے کے قریب پہنچا، دروازہ خود بخود کھل گیا اور عمران ایک چھوٹے
سے کمرے میں آگیا ——— اس کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ دوبارہ
بند ہوا اور کمرہ ایک بار پھر نیچے اُترنا شروع ہو گیا ——— ذرا سا نیچے
اُتر کر وہ رک گیا اور اس کا دروازہ دوبارہ کھل گیا۔ مگر عمران دروازہ کھلنے
کے باوجود باہر نہیں نکلا بلکہ وہیں رکا رہا ——— اور چند لمحوں بعد دروازہ
بند ہو گیا اور کمرہ ایک بار پھر اوپر کی طرف چڑھنے لگا ——— پھر وہ
رکا اور دروازہ کھلتا چلا گیا ——— عمران اب دروازے سے باہر
نکلا تو وہ ایک راہداری میں تھا ——— سامنے سرداؤد کھڑے مسکرا
رہے تھے۔

"آؤ عمران بیٹے ——— میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا ———"
سرداؤد نے مسکرا کر اس کا استقبال کرتے ہوئے مصافحہ کے لیے ہاتھ
بڑھا دیا ——— اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے
بڑھایا اور پھر جیسے دونوں کے ہاتھ ملے ——— عمران بُری طرح اچھل
پڑا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ کرب کے آثار اُبھر آئے۔

"ارے ارے مار ڈالا سرداؤد میرا ہاتھ توڑ دیا ——— خدا کی پناہ کیا
طاقت بھری ہوئی ہے آپ کے جسم میں ———" عمران نے بُری طرح
ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے کہا۔
"شریر، اب ہم بوڑھوں کا مضحکہ اڑاتے ہو ———" سرداؤد نے
ہنستے ہوئے کہا۔
"اچھا آپ بوڑھے ہیں پھر تو مجھے کچھ نہیں ہونا چاہیے چلو ٹھیک ہے"۔
عمران نے دوبارہ نارمل ہوتے ہوئے کہا ——— اور سرداؤد ہنس پڑے۔
اور پھر وہ اُسے لیے ہوئے اپنے بہترین انداز میں سجے ہوئے دفتر میں پہنچ گئے۔
"بیٹھو میں نے وہ رجسٹر پہلے ہی نکلوا رکھا ہے ———" سرداؤد نے ایک
کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود بھی بڑی کرسی پر بیٹھ گئے۔
کرسی پر بیٹھتے ہی سرداؤد نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے
لمحے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔
"غفور کافی لے آؤ ———" سرداؤد نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس سر ———" نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر تیزی
سے باہر نکلتا چلا گیا۔
"سرداؤد آپ کا یہ رائس فیکٹری کا منیجر تو بالکل ہی گھامڑ ہے ———
بغیر کوڈ پوچھے وہ مجھے لیبارٹری میں داخل کرنے پر تیار ہو گیا تھا"
عمران نے بیٹھتے ہی منیجر کا شکوہ کرتے ہوئے کہا۔
"ارے نہیں ایسی بات نہیں میں یہاں سکرین پر تم کو دیکھ رہا تھا اور تمہاری
باتیں بھی سن رہا تھا ——— وہ دراصل تمہاری وجہ سے مار کھا گیا ورنہ وہ
بے حد ذہین آدمی ہے۔ بہرحال تم فکر نہ کرو میں نے لیبارٹری کی حفاظت

کے ایسے ایسے انتظامات کر رکھے ہیں ــــــــ کہ غلط آدمی تو ایک طرف
اس کی روح بھی داخل نہیں ہو سکتی ــــــــ سر داؤد نے انتہائی با اعتماد
لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا کیونکہ وہ سر داؤد کی طبیعت اور
ذہانت کو اچھی طرح جانتا تھا ــــــــ اسے معلوم تھا کہ سر داؤد جو کچھ کہہ
رہے ہیں وہ یقیناً سو فیصد سچ ہو گا۔
" تھوڑی دیر بعد کافی آ گئی اور عمران نے کافی کا مگ اٹھا لیا۔
" مگر یہ تو بتاؤ کہ صوفیہ کی تلاش کی ضرورت کیوں پڑی تمہیں ــــــــ" سر داؤد
نے پوچھا۔
" ایک مجرم تنظیم صوفیہ کو پکڑے ہوئے ہے اور وہ اس سے لیبارٹری کا
محل وقوع اور اس کے اندرونی راز حاصل کرنا چاہتی ہے ــــــــ اس
سلسلے میں اس نے ایک ماہر ہپناٹسٹ جیکسن کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں"
عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
" جیکسن مگر اس نام کا تو کوئی ماہر میرے علم میں نہیں ہے۔ حالانکہ
ہپناٹزم کے تمام اچھے ماہرین کو کم از کم میں نام سے ضرور جانتا ہوں ــ
سر داؤد نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
" ہو سکتا ہے اس نے نام غلط رکھا ہوا ہو ــــــــ" عمران نے سر
ہلاتے ہوئے کہا۔
" ہاں یہ ہو سکتا ہے مگر ــــــــ" سر داؤد نے الجھے ہوئے
لہجے میں کہا۔
" اس لڑکی کو جب سجیشن دیئے گئے تو وہ دماغی مریضہ بن گئی ہے ،
خوف سے چیخ پڑتی ہے اور بے ہوش ہو جاتی ہے اور پھر جب ہوش میں

آتی ہے تو نارمل ہوتی ہے ــــــــ عمران نے جواب دیا۔
" اوہ اگر یہ بات ہے تو پھر یہ سارا معاملہ ہی غلط ہے ــــــــ" سر داؤد
نے چونکتے ہوئے کہا۔
" غلط ہے کیا مطلب میں سمجھا نہیں ــــــــ" عمران بھی سر داؤد کے
اس فقرے پر بری طرح چونکا تھا۔
" عمران بیٹے تم خود ہپناٹزم کو اچھی طرح جانتے ہو۔ جب کسی ذہن سے
کوئی چیز اگلوانے کے لیے سجیشن دیئے جائیں اور وہ سجیشن اس صورت
میں ناکام ہوں کہ ان کی جگہ خوف کا عنصر ابھر آئے تو پھر وہ معمول ہمیشہ کے لیے
ذہنی مریض بن جاتا ہے وہ دوبارہ کبھی نارمل نہیں ہو سکتا ــــــــ یہ آخری
سٹیج ہوتی ہے ــــــــ" سر داؤد نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔
" اوہ واقعی مجھے اس کا تو بالکل خیال ہی نہیں آیا تھا حالانکہ یہ سامنے کی
بات تھی ــــــــ" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" ویسے تم دیکھ لو رجسٹر تمہارے سامنے ہے ہو سکتا ہے اسی لڑکی کی تصویر
مل جائے ــــــــ" سر داؤد نے کہا اور عمران خاموشی سے رجسٹر کھول کر
دیکھنے لگا۔ سر داؤد خاموش بیٹھے کافی پیتے رہے۔
تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل رجسٹر کا مطالعہ کرنے کے بعد عمران نے
رجسٹر بند کر دیا۔
" نہیں ــــــــ ان میں وہ لڑکی نہیں ہے ــــــــ عمران نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
" میرا بھی یہی خیال تھا۔ میرے خیال میں یہ سب ڈرامہ رچایا گیا ہے۔"

سرداؤد نے کہا۔

"ہاں اب مجھے بھی یقین آتا جا رہا ہے ——— لیکن اس کی کوئی توجیہہ سمجھ میں نہیں آتی ——— بہر حال ٹھیک ہے میں چیک کر لوں گا جلد ہی ساری بات سامنے آجائے گی ———" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اٹھ کھڑا ہو گیا۔

سرداؤد اُسے راہداری میں چھوڑنے آئے اور پھر عمران ان سے مصافحہ کر کے واپس رائس فیکٹری پہنچا اور تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھا واپس دانش منزل کی طرف دوڑا چلا جا رہا تھا ——— اس کا ذہن بُری طرح اُلجھا ہوا تھا۔ اب اُسے خیال آ رہا تھا کہ واقعی یہ سب کچھ ڈرامہ ہو سکتا ہے۔ مگر کیوں ——— اس کا جواب اُسے نہ مل رہا تھا ——— اور اس نے یہی فیصلہ کیا کہ فوری طور پر جیکسن کو اغوا کر کے اب اُس سے ہی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ——— یہی سوچتے ہوئے وہ دانش منزل کے گیٹ پر پہنچ گیا ——— مخصوص انداز میں ہارن دیتے ہی گیٹ کھلتا چلا گیا اور عمران کار اندر لے چلا گیا ——— اُس نے کار لے جا کر گیراج میں روکی اور پھر اُتر کر وہ گیراج سے باہر نکل ہی رہا تھا کہ بلیک زیرو ایک راڈ اٹھائے تیزی سے گیراج کی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ راڈ دیکھتے ہی عمران بُری طرح چونک پڑا کیونکہ یہ مخصوص ساخت کا راڈ نما آلہ خفیہ ٹیلی مائیک وغیرہ کی تلاش میں کام آتا تھا۔

"عمران صاحب آپ کی کار میں کوئی خفیہ ٹیلی کمپیوٹر نصب ہے۔ کار کے اندر داخل ہوتے ہی سیکورٹی ماسٹر نے اُسے چیک کر کے آف کر دیا ہے!" بلیک زیرو نے قریب آتے ہوئے تیز تیز لہجے میں کہا ——— اور پھر راڈ کی مدد سے اس نے کار کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ چھوٹا سا بٹن نما مائیک برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا جو بمبر کے نیچے باڈی سے چپکا ہوا تھا۔

"اوہ ٹیلی کمپیوٹر جو گن سے پھینکا جاتا ہے ———" عمران نے بٹن دیکھتے ہی چونک کر کہا اور پھر وہ بٹن کو ہاتھ میں پکڑے تیزی سے آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— آپریشن روم سے ہوتا ہوا وہ لیبارٹری میں گھُسا ——— اور اس نے بٹن کو ایک مشین کے خانے میں ڈال کر مشین کے بٹن آن کر دیئے ——— مگر مشین کے درمیان موجود سکرین ویسے ہی تاریک رہی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین آف کر دی۔

"مجرم بے حد ذہین ثابت ہو رہے ہیں ——— بلیک زیرو جیسے ہی بٹن کی کارکردگی آف ہوئی ہے انھوں نے بھی اپنا ریسیونگ سیٹ آف کر لیا ہے ——— ورنہ میں انہی کی چال انہی پر ہی اُلٹ دیتا ———" عمران نے مشین بند کر کے اس کے خانے سے وہ بٹن باہر نکالتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ دونوں واپس آپریشن روم میں پہنچ گئے ——— عمران ہاتھ میں پکڑے ہوئے بٹن کو یوں غور سے دیکھ رہا تھا جیسے اس میں سے کسی جن کو باہر نکالنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"جو عمارت آپ نے بتائی تھی ——— اور جو کمرہ وہ خالی پڑا ہوا ہے۔ وہاں جیکسن اور صوفیہ نام کی کوئی جوڑا موجود نہیں ہے ——— اور نہ ہی ارد گرد کے لوگ انھیں جانتے ہیں ———" بلیک زیرو نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"اوہ کیا اس عمارت کا محافظ بھی انہیں جاننے سے انکار کرتا ہے" عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہاں ایسا کوئی آدمی سرے سے ہے ہی نہیں جو محافظ کا عہدہ رکھتا ہو۔" بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر تو واقعی چوٹ ہو گئی بلیک زیرو ـــــ ہم خواہ مخواہ اپنی عقل پر ناز کرتے پھر رہے تھے ـــــ ابھی ایسے لوگ موجود ہیں جو ہمیں بھی گھن چکر بنا سکتے ہیں ـــــ" عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ـــــ میں سمجھا نہیں ـــــ" بلیک زیرو نے کہا۔

"کاش یہی مطلب سمجھ میں آجاتا تو یہ نوبت نہ آتی ـــــ بلیک زیرو میں نے کہا تھا کہ کیس شروع ہوا اور ختم ہو گیا ہے ـــــ اب پتہ چلا کہ کیس ختم نہیں ہوا ـــــ وہ صوفیہ نام کی یا اس شکل و صورت کی لڑکی سر داؤد کی لیبارٹری میں کبھی ملازم ہی نہیں رہی ـــــ اور اب جیکسن اور صوفیہ کے اغوا اور محافظ کے فراڈ نے یہ احساس دلایا ہے کہ مجھے دل بھر کر بیوقوف بنایا گیا ہے ـــــ پہلے تو میں نمائشی طور پر بیوقوف بنتا رہتا تھا مگر اس بار حقیقت میں بن گیا ہوں ـــــ اور مجرموں نے مجھے استعمال کر کے سر داؤد کی لیبارٹری تلاش کر لی ہے ـــــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری تلاش کر لی ہے ـــــ" بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگی تھیں۔

"ہاں اب مجھے خیال آرہا ہے کہ یہ ہپناٹزم والا ڈرامہ جان بوجھ کر کھیلا

گیا ہے ـــــ مجھے وہاں تک کھینچ کے جایا گیا۔ اور پھر دانہ ڈال دیا گیا۔ مائیک بھی ان کی نظروں میں تھا اس لیے ایک فرضی ٹرانسمیٹر کال کا بندوبست کیا گیا ـــــ انہیں شاید یہ معلوم تھا کہ سر داؤد ہپناٹزم جانتے ہیں ـــــ اسی بنیاد پر سارا کھیل کھیلا گیا۔ جب میں دانش منزل سے باہر نکلا تو کار کی باڈی پر گن کی مدد سے یہ ٹیلی کمپیوٹر بٹن نصب کیا گیا اور میں تعاقب چیک کرتا رہ گیا ـــــ جبکہ وہ دور بیٹھے بڑے اطمینان سے سب کچھ چیک کرتے رہے اور سکرین پر دیکھتے رہے ـــــ اس طرح رانس فیکٹری اور لیبارٹری انہوں نے چیک کر لی ـــــ دانش منزل بھی ان کی نظروں میں آگئی اور ہم بیٹھے اپنی عقل کا ڈھنڈورا پیٹتے رہ گئے ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ واقعی انتہائی ذہانت آمیز کھیل کھیلا گیا ہے ـــــ" بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں بھی آئندہ ملاقات میں انہیں ضرور داد تحسین سے نوازوں گا ـــــ فی الحال تم ہی واہ واہ کرتے رہو ـــــ" عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب ہم سوائے اس کے کیا کر سکتے ہیں کہ لیبارٹری کے گرد سیکرٹ سروس کا پہرہ لگا دیں ـــــ اور سر داؤد کو چوکنا کر دیں ـــــ" بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں اتنے ذہین مجرم اتنے سیدھے انداز میں کام نہیں کریں گے ـــــ وہ ضرور کوئی اور حل ڈھونڈھیں گے ـــــ ویسے پھر بھی تم سیکرٹ سروس کے ممبران کو لیبارٹری کے گرد نگرانی پر لگا دو ـــــ مگر انہیں کہنا کہ وہ کسی

شناخت نہ ہو جائیں ـــــــ ملیا نہ ہو کہ مجرم بھی اسی مقصد سے وہاں جال
بچھائے بیٹھے ہوں کہ جو نگرانی کرنے آئیں گے وہ یقیناً سیکرٹ سروس کے
لوگ ہوں گے ـــــــ اس طرح دانش منزل تو سامنے آہی گئی سیکرٹ سروس
بھی آجائے گی ـــــــ" عمران نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے دانش منزل کو بھی اب کیموفلاج کرنا ہوگا ـــــــ"
بلیک زیرو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں تم ضرور ایسا کرو ـــــــ ہم تو اب مکمل اندھیرے میں ہیں۔ میں
بہر حال کوشش کروں گا کہ کسی طرح مجرموں کا کھوج نکال لوں ـــــــ میں
اسی عمارت میں جا رہا ہوں شاید وہاں کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے ان
کا پتہ چل سکے یا پھر وہ میرا تعاقب اب بھی کر رہے ہوں ـــــــ" عمران
نے کہا اور اٹھ کر آپریشن روم سے باہر نکل آیا ـــــــ اس کا انداز بڑا
ڈھیلا ڈھالا سا تھا ـــــــ یوں لگتا تھا جیسے ذہنی طور پر مات کھانے
کی وجہ سے اس پر شکست کا دورہ سا پڑ گیا ہو ـــــــ وہ ڈھیلے ڈھالے
قدم اٹھاتا پیدل ہی دانش منزل سے باہر آیا ـــــــ اور پھر سڑک کے
کنارے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا ـــــــ تھوڑی دور آگے بڑھ کر اس
نے ایک ٹیکسی روکی اور اسے اپنے فلیٹ کا پتہ دے کر خاموشی سے ٹیکسی
میں بیٹھ گیا ـــــــ اس نے عمارت میں جانے کا ارادہ بدل دیا تھا اب وہ
اپنے فلیٹ میں جا رہا تھا۔

جوانا اور جوزف دونوں میں آج کل بڑی گہری چھن رہی تھی۔ دونوں ہی
زیرو ہاؤس میں اکٹھے رہتے تھے۔ خوب جی بھر کر شرابیں پیتے ـــــــ افریقی
اور انگلش میوزک کی دھنیں ٹیپ ریکارڈ پر لگا کر خوب دل بھر کر ڈانس
کرتے ـــــــ کبھی کبھار نشانے بازی کی مشق بھی کر لیتے تھے ـــــــ
غرضیکہ خوب چھن رہی تھی۔

"آج بھی وہ دونوں شرابیں پی کر زیرو ہاؤس کے برآمدے میں بیٹھے
گپیں لڑا رہے تھے کہ اچانک جوانا کی نظریں قریب تپائی پر پڑے انگریزی
اخبار پر پڑیں تو وہ چونک پڑا ـــــــ اور پھر اس نے جھپٹ
کر وہ اخبار اٹھا لیا۔

"کمال ہے میری تو نظر ہی نہیں پڑی ـــــــ اس پر اتنا اچھا پروگرام"
جوانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے کیسا پروگرام ـــــــ" جوزف نے بڑبڑا سا

منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جوزف چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ ——— ہوٹل قلوپطرہ چلتے ہیں وہاں آج انتہائی دلچسپ پروگرام ہے ——— یہ دیکھو اشتہار ——— " جوانا نے اخبار جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" ہاں پروگرام تو واقعی اچھا ہے ——— لیکن ماسٹر کو کیسے منائیں " جوزف نے کہا۔

" ماسٹر کو بتانے کی کیا ضرورت ہے۔ بس پروگرام دیکھ کر آجائیں گے " جوانا نے کہا۔

" نہیں جوانا باس کی اجازت کے بغیر رانا ہاؤس کو اکیلا نہیں چھوڑا جا سکتا ارے یار اگر ایک کام ہو جائے تو مزہ آجائے ——— " اچانک جوزف کسی خیال سے اچھل پڑا۔

" کیا ——— " جوانا نے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" اگر ماسٹر بھی ساتھ چل پڑے تو بس سمجھو پروگرام کا لطف دوبالا ہو جائے گا ——— " جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں اگر وہ چلے تو ——— " جوانا نے کہا ——— اور پھر وہ اٹھ کر ٹیلیفون کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور عمران کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

" ہاں بھئی کس کی زبان میں کھجلی ہوئی ہے ——— " دوسری طرف سے عمران کی زندگی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

" میری زبان میں نہیں ہاتھوں میں کھجلی ہو رہی ہے ماسٹر جب سے میں یہاں آیا ہوں ——— بیکار بیٹھے بیٹھے تنگ آگیا ہوں وہاں ناراک

...ں تو میں سارا دن ساری رات ہوٹلوں میں گزارتا تھا ——— کبھی کبھار ...ڈ آتا تو کسی کی گردن مروڑ دیتا تھا ——— لوگ جوانا کا نام سنتے ہی سہم جاتے تھے مگر اب تو جوانا مٹی کا ڈھیر بن چکا ہے ——— " جوانا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ارے ارے کیا ہوا ——— ؟ کیا بوریت کا دورہ پڑ گیا ہے۔ مجھ پر بھی تھوڑی دیر پہلے یہی دورہ پڑا تھا مگر میں نے تو ساری بوریت سلیمان پر جھاڑ دی تھی ——— تم بھی ایسا کرو کہ جوزف کی گردن مروڑ دو تمہارے ہاتھوں کی کھجلی بھی دور ہو جائے گی ——— اور میرا شراب کا خرچہ بھی آدھا رہ جائے گا ——— " عمران نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں ماسٹر جوزف اب میرا دوست ہے اور میں دوستوں کی گردن نہیں مروڑا کرتا ——— " جوانا نے جواب دیا۔

" تو پھر میں ہی اکیلا دشمن رہ جاتا ہوں ——— کہو تو اپنی گردن بھیج دوں سلیمان کے ہاتھ ——— تم شوق پورا کر لو ——— " عمران نے کہا۔

" ماسٹر میں نے اور جوزف نے ابھی ابھی پروگرام بنایا ہے کہ ہم آج رات ہوٹل قلوپطرہ میں گزاریں گے ——— وہاں آج بڑے دلچسپ پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں ——— " جوانا نے آخر کار دل کی بات کہہ دی۔

" ہوٹل قلوپطرہ ——— یہ کوئی کیا نیا ہوٹل کھلا ہے ——— " عمران نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

" پتہ نہیں میں نے اخبار میں اشتہار دیکھا ہے ——— جوزف بھی تیار ہے۔ اگر آپ اجازت دیں ——— " جوانا نے کہا۔

" اگر کوئی نیا ہوٹل ہے۔ تو پھر مجھے بھی چلنا چاہیے ——— چلو ٹھیک

سے وہیں زیرو ہاؤس آرہا ہوں ۔۔۔۔۔ پھر اکٹھا پروگرام بنائیں گے
چلو آج ایسا ہی سہی ۔۔۔۔ " عمران نے جواب دیا ۔

" زندہ باد ماسٹر ۔۔۔۔ آپ نے میرے دل کی بات کہہ دی ۔ بس
جلدی سے آجائیں ۔۔۔۔ " جوانا نے خوشی سے بھر پور لہجے میں کہا اور
رسیور رکھ دیا ۔

" کیا ماسٹر تیار ہو گیا ۔۔۔۔ " جوزف نے امید بھرے لہجے میں کہا ۔

" ہاں وہ آرہے ہیں وہ بھی ساتھ چلیں گے ۔۔۔۔ " جوانا نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا ۔

" بس ٹھیک ہے اب صحیح معنوں میں پروگرام کا لطف آئے گا "
جوزف نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا ۔

اور پھر آدھے گھنٹے بعد عمران وہاں پہنچ گیا ۔۔۔۔ وہ دونوں پہلے
سے ہی تیار بیٹھے تھے ۔۔۔۔ ان دونوں نے بڑے کھلے دل سے عمران
کا استقبال کیا ۔۔۔۔ عمران اس وقت اپنے مخصوص ٹیکنی کلر لباس
میں تھا ۔

" ذرا مجھے وہ اشتہار دکھانا جوانا ۔۔۔۔ " عمران نے کرسی پر بیٹھتے
ہوئے جوانا سے کہا اور جوانا نے اخبار اٹھا کر عمران کے آگے رکھ دیا ۔
عمران نے ایک نظر اشتہار پر ڈالی اور پھر اٹھ کھڑا ہوا ۔

" ٹھیک بالکل ٹھیک ہے واقعی کوئی نیا ہوٹل ہے آؤ ۔۔۔۔ " عمران
نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر زیرو ہاؤس کو لاک کر کے وہ
تینوں کار میں سوار ہو کر ہوٹل قلو پطرہ کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔۔۔۔
تھوڑی دیر بعد عمران نے کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور اسے

پارکنگ میں جا کر روک دیا ۔۔۔۔ ہوٹل کی عمارت دس منزلہ تھی
اور انتہائی خوبصورت اور جدید انداز میں بنی ہوئی تھی ۔۔۔۔ پارکنگ
میں اتنا رش تھا کہ کار کے ٹھہرانے کے لیے جگہ کی تلاش بھی مسئلہ بن
گئی تھی ۔۔۔۔ بہر حال کار روک کر وہ تینوں نیچے اترے اور پھر عمران
آگے آگے ۔۔۔۔ جوزف اور جوانا اس کے پیچھے چلتے ہوئے مین گیٹ
کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔۔۔۔ عمران کی ٹیکنی کلر شخصیت اور چہرے
پر بہتا ہوا حماقتوں کا آبشار اور پھر جوزف اور جوانا جیسے دیوہیکل حبشیوں کا ساتھ
سارے لوگ حیرت اور خوف بھرے انداز میں مڑ مڑ کر انہیں دیکھ رہے تھے ۔

چند ہی لمحوں بعد وہ مین گیٹ میں داخل ہو گئے ۔۔۔۔ ہال عورتوں اور
مردوں سے بھرا ہوا تھا ۔۔۔۔ ہال کی ڈیکوریشن انتہائی جدید اور خوبصورت
انداز سے کی گئی تھی ۔۔۔۔ جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوئے ایک سپروائزر
تیزی سے ان کی طرف بڑھا ۔

" معاف کیجیے ہال میں کوئی میز خالی نہیں ہے ۔۔۔۔ " سپروائزر نے
مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ارے تو خالی کراؤ ۔۔۔۔ " جوانا نے منیجر کو گردن سے پکڑ کر جھٹکا
دیتے ہوئے کہا اور منیجر کے حلق سے چیخ سی نکل گئی ۔

" ارے ارے چھوڑ دو غریب مر جائے گا ۔۔۔۔ " عمران نے فوراً ہی
کہا ۔۔۔۔ اور جوانا نے ہاتھ ہٹا لیا ۔۔۔۔ سپروائزر بے اختیار دونوں
ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنے لگا اس کی آنکھوں سے پانی نکل آیا تھا ۔۔۔۔
ہال میں موجود سب لوگ حیرت سے یہ تماشا دیکھنے لگے ۔۔۔۔ ہال
میں یک لخت ایسی خاموشی طاری ہو گئی جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا ہو ۔

"مرجائے لیکن ہمیں میز چاہیے ——" جوانا نے بُرا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

"میز تو نہیں ہے جناب میں کیا کر سکتا ہوں —— آپ کو ریزرو کرا لینی چاہیے تھی ——" سپروائزر نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

"چلو خالی نہیں ہے تو خالی ہو سکتی ہے —— ہم خالی کرا دیتا ہوں بولو جوانا کہاں بیٹھنا ہے ——" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جہاں آپ کا جی چاہے ——" جوانا نے جواب دیا —— اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر وہ سامنے ایک میز کے قریب پہنچا جہاں چار نوجوان آدمی بیٹھے ہوئے تھے وہ دوسرے لمحے تیزی سے اچھلا اور وہ چاروں ہائیں ہائیں کرتے کرسیوں سے اٹھ کر پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ عمران اچھل کر سر کے بل میز پر الٹا کھڑا ہو گیا تھا —— اور صرف وہی چار نوجوان کیا سارے ہال کے لوگ یہ تماشا دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ جیسے ہی وہ نوجوان اٹھے —— جوزف اور جوانا اطمینان سے کرسیوں پر بیٹھ گئے —— دوسرے لمحے عمران بھی قلابازی کھا کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ غلط ہے یہ میز ہماری ریزرو کردہ ہے ——" ایک نوجوان نے ہمت کر کے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"ابے بھاگ یہاں سے مچھر کی اولاد —— ورنہ ہڈیاں توڑ دوں گا" جوانا نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا اور وہ نوجوان یوں سہم کر پیچھے ہٹ گیا جیسے واقعی موت اس پر جھپٹ پڑی ہو —— جوزف اور جوانا جیسے دیوہیکل اور غصیلے حبشیوں سے کون ماتھا لگاتا —— وہ نوجوان

چند لمحے کھڑے سوچتے رہے —— پھر وہ تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"اچھا خوبصورت ہال بنایا ہے ——" عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا —— اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ پہلی بار کسی ہوٹل میں آیا ہو —— وہ کرسی پر دونوں پیر رکھے اکڑوں بیٹھا ہوا تھا۔ ہال میں موجود افراد اب انہی کے متعلق ہی باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

اسی لمحے وہ چاروں نوجوان ایک ادھیڑ عمر آدمی کے ساتھ واپس آتے دکھائی دیئے۔

"میں اس ہوٹل کا منیجر ہوں جناب —— یہ میز ان صاحبان کی ریزرو کرائی ہوئی ہے —— آپ پلیز میز خالی کر دیں ——" منیجر نے بڑے لجاجت آمیز لہجے میں کہا۔

"میز تو خالی پڑی ہوئی ہے —— میرا خیال ہے آپ کی بینائی جواب دے گئی ہے ——" عمران نے میز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ میرا مطلب تھا کہ کرسیاں ——" منیجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بھاگ جاؤ مسٹر منیجر میرا نام جوانا ہے —— جوانا۔ میں نے تمہارے سر پر انگلی بھی مار دی تو کھوپڑی میں سوراخ ہو جائے گا۔ سمجھے —— جاؤ بھاگو" جوانا اچانک اچھل کر کھڑا ہو گیا —— غصے سے اس کے چہرے کے عضلات پھڑکنے لگے تھے۔

"اچھا اچھا جناب —— چلیں آپ بیٹھیں میں انہیں کوئی دوسری میز لگوا دیتا ہوں ——" منیجر نے بوکھلا کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا —— اور پھر وہ

ان نوجوانوں کو ہمراہ لے کر واپس کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"خوب دھمکی دی۔ بالکل فٹس ہو گیا یہ تو ——" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آرڈر جناب ——" اسی لمحے ویٹر نے مینو کا بڑا سا کارڈ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کان پکڑ لو ——" عمران نے اس کے ہاتھ سے کارڈ لیتے ہوئے کہا۔

"جی جی کیا کہا ——" ویٹر بری طرح بوکھلا گیا۔

"سنا نہیں تم نے ماسٹر نے کیا حکم دیا ہے کان پکڑ لو ——" اس بار جوزف نے پہلی بار زبان کھولی —— اس کا لہجہ بھی بے حد کرخت تھا۔

"ج... جی۔ جی ——" ویٹر نے بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر کاؤنٹر کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

"ارے ارے بات سنو ایک کوکا کولا اور دو بوتل شراب لاؤ —— کہاں بھاگے جا رہے ہو ——" عمران نے چیختے ہوئے اس سے کہا مگر ویٹر رکا نہیں۔

"یہ تو بھاگ ہی گیا اب کوئی دوسرا ویٹر تاڑو —— ایسا کرنا تم اس کا کان پکڑ لینا میں آرڈر دوں گا —— اور پھر تم اسے اسی طرح کان سے پکڑے کچن میں لے جانا وہاں سے جب تک وہ سامان اٹھا کر یہاں تک واپس نہ آجائے اسے چھوڑنا نہیں ——" عمران نے یوں تجویز پیش کی جیسے شکاری کسی اونچے شکار کی باقاعدہ پلاننگ کر رہے ہوں۔"

اور پھر ایک ویٹر کی شامت آ ہی گئی —— وہ غریب خالی برتن اٹھائے قریب سے گزرا ہی تھا کہ جوانا نے اچھل کر اس کا کان پکڑ لیا —— ویٹر

بری طرح گھبرا گیا —— اس کے ہاتھ سے برتن نیچے گرے اور فرش پر کرچیاں بکھر گئیں۔

"ک ک ک صاحب میرا کان۔ صاحب ——" ویٹر نے گھبرا کر کہا اور پھر اس نے بری طرح چیخیں مارنی شروع کر دیں۔

"یار آہستہ پکڑو کہیں غریب کا کان ہی باہر نہ آجائے ——" عمران نے مسکراتے ہوئے جوانا سے کہا۔

"اب بہت سے ویٹر وہاں اکٹھے ہونے لگ گئے —— ہال والوں کو ایک دلچسپ تماشہ دیکھنے کو مل گیا وہ سب قہقہے مار مار کر ہنس رہے تھے۔

"جناب یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔ یہ شرفا کا ہوٹل ہے۔ میں پولیس کو فون کرتا ہوں ——" منیجر ایک بار پھر دوڑتا ہوا آیا اور اس نے دھمکی دینی شروع کر دی۔

"پولیس ارے باپ رے چھوڑ دو کان اس کا چھوڑ دو —— ورنہ پولیس تو ہمارے کان پکڑے گی ——" عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور جوانا نے برا سا منہ بنا کر اس کا کان چھوڑ دیا۔

"آخر آپ یہ الٹی سیدھی حرکتیں کیوں کر رہے ہیں ——" منیجر اب اور بھی شیر ہو گیا تھا —— وہ سمجھ گیا تھا کہ پولیس کے نام سے خوفزدہ ہو گئے تھے۔

"الٹی اس لیے کر رہے ہیں کہ ہم سیدھے ہیں اور سیدھی اس لیے کر رہے ہیں کہ تم الٹے ہو —— اب بھلا دیکھو اتنا بڑا ہوٹل —— اور ویٹر آرڈر ہی سپلائی نہیں کرتے ——" عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے

جواب دیا۔

"کیا آرڈر ہے آپ کا ـــــ اور دیکھیے اب اگر آپ نے مزید شرارت کی تو میں پولیس کو بلالوں گا ـــــ" منیجر نے سخت لہجے میں کہا

"او بدسے ہمیں پولیس سے ڈرا رہا ہے ـــــ" جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"شکر کرو ڈرا ہی رہا ہے ـــــ اگر یہ پولیس کو بلالے گا تو پھر کیا ہوگا؟ ہمارے پاس تو اتنے پیسے ہی نہیں ہیں کہ ضمانت کا بندوبست کر سکیں۔ دیکھو منیجر صاحب دو بوتل شراب اور ایک کوکا کولا ـــــ یہ ہے ہمارا آرڈر ـــــ" عمران نے کہا۔

"اس کا بل آپ کو پیشگی ادا کرنا ہوگا ـــــ" منیجر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا رعایت کرو گے ـــــ" عمران نے کہا۔

"رعایت کیسی رعایت ـــــ" منیجر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پیشگی ادائیگی پر تو رعایت ہونی چاہیے ـــــ جوزف اسے تھوڑی سی رقم دکھا دو ـــــ تاکہ اس غریب کی تسلی ہو جائے ـــــ" عمران نے کہا اور جوزف نے سر ہلاتے ہوئے جیبوں میں ہاتھ ڈال کر بڑے نوٹوں کی گڈیاں نکالنی شروع کر دیں ـــــ وہ لاپرواہی سے گڈیاں میز پر پھینکتا جا رہا تھا ـــــ اور منیجر کی آنکھیں اتنی گڈیاں دیکھ کر حیرت سے پھٹتی چلی جا رہی تھیں۔

"اچھا اچھا جناب ابھی آرڈر لیجیے جناب ـــــ" منیجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا اور جوزف نے مسکرا کر

گڈیاں واپس جیب میں ڈالنی شروع کر دیں ـــــ اردگرد میزوں پر بیٹھے ہوئے لوگ بھی حیرت سے ان گڈیوں کو دیکھ رہے تھے۔

اور اسی لمحے مین گیٹ میں سے ایک غیر ملکی جوڑا اندر داخل ہوا۔ دونوں انتہائی خوبصورت اور نوجوان تھے ـــــ اور جس بات نے انھیں چونکایا تھا وہ ان دونوں کے پیچھے چلتا ہوا ایک خوفناک حبشی تھا ـــــ جس کے چہرے کے زخم نے اس کا چہرہ بے حد کریہہ بنا دیا تھا۔ قد قامت صحت اور طاقت کے لحاظ سے وہ جوانا اور جوزف کے ہم پلہ تھا۔

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے منیجر دوڑتا ہوا ان کے قریب پہنچا اور پھر وہ بڑے مؤدبانہ انداز میں جھک کر ان کے سامنے آداب بجالانے لگا ـــــ خوبصورت لڑکی نے بڑے وقار سے سر ہلا کر منیجر کے سلام کا جواب دیا اور پھر منیجر انھیں ایک خالی میز کی طرف لے جانے لگا ـــــ وہ ان کے سامنے بچھا جا رہا تھا ـــــ جوزف اور جوانا بھی غور سے اس حبشی کو دیکھ رہے تھے جبکہ عمران کی نظریں اس لڑکی اور اس کے ساتھی پر جمی ہوئی تھیں ـــــ وہ منیجر کی رہنمائی میں چلتے ہوئے میز کی طرف بڑھے تو عمران کی کرسی کے قریب سے گزرے ـــــ اور پھر دوسرے لمحے وہ گرانڈیل حبشی اچھل کر منہ کے بل آگے کو گرا۔ وہ ایک میز پر اچانک گرا تھا اور میز کو توڑتا ہوا نیچے جا گرا تھا۔ عمران نے بس ٹانگ آگے کر دی تھی ـــــ میز کے گرد بیٹھے ہوئے لوگ چیختے ہوئے پیچھے ہٹ گئے ـــــ وہ جوڑا بھی دھماکے کی آواز سن کر تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر حبشی کو یوں زمین پر گرا ہوا دیکھ کر ان کی آنکھیں بھی حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔

"کیا ہوا سوازو ـــــ" لڑکی نے چیختے ہوئے کہا۔

وہ حبشی نیچے گرتے ہی اچھل کر کھڑا ہوگیا ـــــ اس کا بھیانک چہرہ غصّے کی شدت سے بُری طرح بگڑا ہوا تھا ـــــ آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی۔

"اس کُتّے کے پِلّے نے ٹانگ اڑائی ہے ـــــ" سوازو نے غصّے سے چیختے ہوئے عمران کی طرف اشارہ کیا ـــــ اور پھر تیزی سے عمران پر جھپٹا۔

"ارے ہائیں ہائیں ـــــ کیا ہوا؟ کیا پاگل کُتّے نے کاٹ لیا ہے"

عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

اور سوازو اپنے ہی زور میں کرسی سے ٹکرایا۔

"او کالے بونے ہوش میں رہ کر بات کرو تم ماسٹر پر الزام لگا رہے ہو"

اچانک جوانا نے اُسے بازو سے روکتے ہوئے کہا ـــــ جوزف بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا ـــــ سوازو کی شاید پہلی بار جوانا اور جوزف پر نظریں پڑی تھیں ـــــ وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔

"کیا۔ کیا تم سوازو کو کالا بونا کہہ رہے ہو تمھاری یہ جرأت ـــــ" سوازو نے غصّے کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں کہا ہے ـــــ مچھر کی دُم ـــــ اکڑ کس بات پر رہے ہو"

جوانا نے بڑی لاپرواہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوازو رک جاؤ ـــــ" اچانک لڑکی نے چیختے ہوئے کہا۔

"مگر مادام ـــــ" سوازو نے غصّے سے پلٹ کر لڑکی سے کہنا چاہا۔

"پیچھے ہٹو۔ جھگڑا مت کرو میں ان سے خود بات کرتی ہوں ـــــ" لڑکی جیسے مادام کہا گیا تھا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

اور سوازو جیسے خون کے گھونٹ پیتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

"او مسٹر تم سوازو کو نہیں جانتے ـــــ یہ ایک منٹ میں انسانوں کی تکہ بوٹی کر ڈالتا ہے ـــــ اس سے معافی مانگو ـــــ" مادام اس بار براہِ راست عمران اور جوانا سے مخاطب ہو کر بولی۔

"ارے باپ رے کہیں یہ آدم خور تو نہیں ـــــ" عمران نے کانپتے ہوئے لہجے میں جواب دیا ـــــ اس کا رنگ خوف کی شدت سے زرد پڑ گیا تھا۔

"نہیں باس، یہ سوازو قبیلے کا آدمی ہے ـــــ یہ قبیلہ پورے افریقہ میں سب سے بزدل شمار کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ اپنی لڑکیاں اور لڑکے ایک چھوٹے سے چاقو کے بدلے فروخت کر دیتے ہیں ـــــ" اچانک جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ـــــ اس کے لہجے میں بے پناہ حقارت تھی۔

"تم میرے قبیلے کو بزدل کہہ رہے ہو ـــــ تمھاری یہ ہمت ـــــ"

سوازو ایک بار پھر غصّے سے چیختا ہوا آگے کو لپکا۔

"سوازو ـــــ" مادام نے یوں چیخ کر کہا ـــــ جیسے اس کی زبان کوڑے چلا رہی ہو اور سوازو یک لخت رک گیا۔ ویسے اس کا چہرہ آگ کی طرح تپا ہوا تھا۔

اوہ بڑے اچھے طریقے سے سدھا رکھا ہے اس جانور کو ـــــ تیئے مادام تشریف رکھیے ہمارے پاس ایک کرسی خالی ہے ـــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کہہ رہی ہوں کہ سوازو سے معافی مانگو ـــــ تم سُن نہیں رہے اگر میں نے سوازو کو اجازت دے دی تو اس پورے ہال میں خون ہی خون بکھر جائے

گا ـــــ" مادام نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا ـــــ اب اس کے چہرے پر بھی بے پناہ غصے کے آثار نمایاں ہونے لگے تھے۔

"پلیز پلیز خدا کے لیے پلیز۔ میرا ہوٹل بدنام ہو جائے گا ـــــ" اچانک منیجر نے درمیان میں آتے ہوئے بڑے لجاحت آمیز لہجے میں مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں انھیں معافی مانگنی ہوگی۔ سوازو کی توہین میں برداشت نہیں کر سکتی۔" مادام نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

اب پورا ہوٹل ان کے گرد اکٹھا ہو چکا تھا ـــــ ہر شخص یہ نیا تماشا بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

"مادام کیا آپ میری بات سنیں گی ـــــ" اچانک مادام کے ساتھی نوجوان نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں بولو کیا بات ہے ـــــ؟" مادام نے غصیلے انداز میں کہا۔

"جھگڑا بڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہم تو یہاں تفریح کے لیے آئے ہیں اس کی ٹانگ بے خیالی میں ٹکرا گئی ہوگی۔ کیوں مسٹر ایسا ہی ہوا ہے ـــــ" نوجوان نے بات رفع دفع کرنے کی خاطر کہی۔

"ارے نہیں میں نے تو جان بوجھ کر ٹانگ اڑائی تھی ـــــ بڑا اکڑ اکڑ کر چل رہا تھا ـــــ پرنس آف ڈھمپ کی موجودگی میں کوئی اکڑ کر چلے کم از کم یہ ناقابل برداشت ہے ـــــ" عمران نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں الٹا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اگر تمھاری موت آ ہی گئی ہے تو پھر میں کیا کر سکتی ہوں سوازو ـــــ" مادام نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"یس مادام ـــــ" سوازو نے بھڑک کر پوچھا۔

"ٹانگ اس نوجوان نے اڑائی تھی نا ـــــ تم اُسے سزا دینے میں آزاد ہو ـــــ اگر اس کے ساتھی مداخلت کریں تو وہ بھی تمھارے مجرم ہیں۔" مادام نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور خود دو قدم پیچھے ہٹتی چلی گئی ـــــ جیسے سوازو کے لیے میدان صاف کر رہی ہو۔

سوازو نے خوشی سے بے اختیار زوردار قہقہہ مارا اور پھر وہ تیزی سے میزیں کرسیاں ایک طرف پھینکتا چلا گیا ـــــ اور ان کے گرد ہجوم کائی کی طرح چھٹتا چلا گیا۔ اب وہاں ہال میں خاصی بڑی جگہ خالی ہو چکی تھی۔

"تم دونوں ایک طرف ہٹ جاؤ۔ میں اس سوازو کی ناک میں سرسراتا ہوا ہوا ذرا باہر نکال دوں ـــــ" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جوانا اور جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں ماسٹر میں نے کہا نا کہ بہت دنوں سے میرے ہاتھوں میں کھجلی ہو رہی ہے۔ آج ہی ایک شکار ملا ہے اور آپ مجھے ہٹا رہے ہیں ـــــ" جوانا نے غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ مجھے آگے جانے دیں ـــــ میں دیکھتا ہوں یہ سوازو قبیلے کا بزدل آدمی جا کو ہا ما قبیلے کے پرنس جوزف کے سامنے کتنے لمحے گزارتا ہے ـــــ" جوزف نے سینہ تان کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"آؤ آؤ بزدلو ـــــ آگے آؤ تینوں آ جاؤ ـــــ سوازو تم جیسے پچاس کی بیک وقت چٹنی بنا سکتا ہے ـــــ" سوازو نے جو دونوں ہاتھ کولہوں پر رکھے اکڑا ہوا کھڑا تھا بڑے تحقیر آمیز لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر پلیز ـــــ" جوانا نے بڑے لجاحت آمیز لہجے میں عمران

سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے لیکن خیال رکھنا ذرا جلدی حساب کتاب چکانا ــــــ وہ منیجر شاید پولیس کو بلانے گیا ہوا ہے ــــــ" عمران نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"گڈ ماسٹر گڈ تم دیکھنا یہ بیچارا کس طرح بھیک مانگتا ہے ــــــ" جوانا نے بے اختیار مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دو قدم آگے بڑھ گیا۔ عمران جوزف کو لیے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اب خالی جگہ پر وہ دونوں گرانڈیل حبشی ایک دوسرے کے سامنے خم ٹھونکے کھڑے تھے

"تم کو انھوں نے قربانی کا بکرا بنا دیا ہے۔ ٹھیک ہے ــــــ" سوازو نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا اور اس نے پوری قوت سے جوانا کے سینے پر فلائنگ کک لگائی اس کے انداز میں اتنی پھرتی اور مہارت تھی کہ عمران بھی دل ہی دل میں عش عش کر اٹھا۔

جوانا اُسی طرح اطمینان سے اپنی جگہ پر کھڑا رہا ــــــ اس نے ذرا بھی حرکت نہ کی تھی ــــــ اور سوازو کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے جوانا کے سینے پر پڑیں مگر اتنی زوردار ضرب لگنے کے باوجود جوانا کے جسم نے ہلکا سا جھٹکا بھی نہ کھایا تھا ــــــ وہ ایک مضبوط پہاڑ کی طرح اپنی جگہ پر ڈٹا کھڑا رہا اور سوازو فلائنگ کک لگا کر تیزی سے اچھلا اور پھر قلابازیاں کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا ــــــ جوانا کو بدستور اپنی جگہ کھڑا دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں ہو گئیں ــــــ لیکن سیدھا ہوتے ہی وہ ٹھہرا نہیں بلکہ ایک بار پھر جوانا پر چھلانگ لگائی ــــــ اس بار اُس نے ایک نیا داؤ کھیلا تھا وہ اچھل کر جوانا کے قدموں کی طرف گیا اور اس نے دونوں ہاتھ فرش پر ٹیکے اور

پھر تیزی سے ٹانگیں اوپر کر کے قلابازی کھا گیا ــــــ اس بار اس کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے جوانا کے چہرے کی طرف لپکیں۔ اس بار اگر جوانا بے حس و حرکت کھڑا رہتا ــــــ تو اس کا چہرہ بوٹوں کی زبردست ضرب سے بھرتا بن کر رہ جاتا ــــــ چنانچہ جیسے ہی بجلی کی تیزی سے سوازو کی دونوں ٹانگیں جوانا کے چہرے کے قریب پہنچیں ــــــ جوانا نے سر کو اس سے بھی زیادہ تیزی سے ایک طرف ہٹایا ــــــ اور سوازو کی دونوں ٹانگیں اس کے کاندھے پر پڑیں۔ اُسی لمحے جوانا تیزی سے گھوما ــــــ اور اُس نے دونوں ہاتھوں سے سوازو کی ٹانگیں پکڑی تھیں چنانچہ اس کے گھومتے ہی سوازو بھی خود بخود گھومتا چلا گیا ــــــ اور جوانا نے اچھل کر بوٹ کی ٹو سوازو کی کھوپڑی کی پشت پر ماری اور ساتھ ہی اُس نے سوازو کو دور اچھال دیا ــــــ سوازو کے حلق سے چیخ نکل گئی اور وہ ایک بار پھر قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا ــــــ اب اس کے چہرے پر جھنجھلاہٹ اور غصے کا ملا جلا امتزاج تھا۔

"زور لگا لیا پھر کی دم بڑے اکڑ رہے تھے ــــــ اب سنبھل کر وار کرنا اب جوانا کے ہاتھ بھی دیکھنا ــــــ" جوانا نے بڑے مطمئن انداز میں اس سے مخاطب ہو کر کہا ــــــ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

اور پھر سوازو چیختا ہوا تیزی سے جوانا کی طرف بڑھا ــــــ یوں لگتا تھا جیسے وہ بھاگتا ہوا پوری قوت سے جوانا سے ٹکرا جائے گا ــــــ مگر جوانا کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لیے رکا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور جوانا اس کے خوفناک داؤ میں آ ہی گیا ــــــ وہ اس کے ہاتھ کی ضرب سے بچنے کے لیے تیزی سے مخالف سمت میں جھکا اور اسی لمحے سوازو کی لات پوری قوت سے گھومی ــــــ اور جوانا کی پسلیوں

پر کچھ اس قوت اور طاقت سے پڑی کہ جوانا اس بار چیختا ہوا الٹ کر فرش پر
جا گرا —— اس کے نیچے گرتے ہی سوازو خوشی سے چیختا ہوا تیزی سے
اچھلا اور اس نے دونوں ٹانگیں جوڑ کر جوانا کی پنڈلیوں پر ضرب لگائی ——
جوانا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی دونوں پنڈلیوں کی ہڈیاں پچ گئی ہوں.
مگر وہ سانپ کی طرح تیزی سے تڑپا اور اسی لمحے سوازو نے دوسرا داؤ کھیلا
وہ ایک بار پھر اچھل کر جوانا کے پیٹ پر وار کرنا چاہتا تھا کہ جوانا نے دونوں
گھٹنے اٹھا کر جوڑ دیئے اور اس بار سوازو کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ
پشت کے بل الٹ کر پیچھے جا گرا —— جوانا کے دونوں گھٹنے اس کے
پیٹ میں اچانک گھستے چلے گئے تھے —— دوسرے لمحے وہ دونوں
اکٹھے ہی اچھل کر کھڑے ہو گئے تھے —— اس بار جوانا نے پہل کی. اس
لیے مارشل آرٹ کا خوفناک داؤ آزمایا —— وہ دونوں ہاتھ کسی زنبور کی
طرح پھیلا کر سوازو کی طرف بڑھا —— سوازو اس کے داؤ سے بچنے
کے لیے تیزی سے نیچے بیٹھا اور یہی سوازو کی سب سے زیادہ بھیانک
غلطی تھی —— کیونکہ نیچے بیٹھتے ہی جوانا نے پوری قوت سے اچھل کر ایک
گھٹنا موڑ کر ضرب لگائی —— اور گھٹنے کی ضرب پوری قوت سے سوازو
کے ناک پر پڑی اور سوازو چیختا ہوا الٹ کر پیچھے گرا —— ضرب اتنی زوردار
اور خوفناک تھی کہ سوازو فرش پر مچھلی کی طرح تڑپنے لگا —— اس کی ناک سے
خون —— فوارے کی صورت میں نکل رہا تھا —— اسی لمحے جوانا بجلی کی سی
تیزی سے آگے بڑھا —— اور اس نے ایک پیر سوازو کی ایک ٹانگ پر
رکھا اور اس کی دوسری لات دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر وہ کسی لٹو کی طرح
گھوم گیا اور سوازو کی چیخ کے ساتھ ہی اس کی ران کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز سے

ال گونج اٹھا —— جوانا نے پلک جھپکنے میں اپنی پوزیشن بدلی اور اس بار
اس کا پیر سوازو کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر جم گیا تھا اور دوسری ٹانگ اس کے
ہاتھوں میں آ چکی تھی —— اور جوانا ایک بار پھر پوری قوت سے گھوم گیا اور سوازو
کی دوسری ٹانگ کی ہڈی ٹوٹنے کا کڑاکا بھی بلند ہوا —— اور اس بار سوازو نے
ہاتھ پیر چھوڑ دیئے وہ تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا —— اس
کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ چکی تھیں اور وہ حقیر کیچوے کی طرح فرش پر پڑا ہوا
تھا —— جوانا کے سر پر خون سوار ہو چکا تھا —— وہ اس کی ٹانگ چھوڑ
کر تیزی سے جھکا اور اس نے بے ہوش پڑے ہوئے سوازو کو گردن سے
پکڑ کر ایک ہاتھ سے ہوا میں لٹکایا —— اور دوسرا ہاتھ موڑ کر اس
کے مخالف کندھے پر رکھا ہی تھا کہ اچانک عمران کی آواز سنائی دی۔
" رک جاؤ جوانا یہ مر جائے گا —— " عمران کی آواز میں تنبیہہ تھی مگر اب
جوانا کے لیے رکنا اس کے اپنے بس میں نہ تھا —— اس نے پوری قوت
سے مخالف کندھے پر رکھے ہوئے ہاتھ کو اپنی طرف سمیٹا ہی تھا کہ اچانک اس
کے بازو پر زوردار ضرب لگی اور سوازو کی گردن اس کے ہاتھ سے نکل گئی اور
اس طرح سوازو اپنی گردن کی ہڈی تڑوانے سے بچ گیا —— اور اس کا جسم
لوٹتا ہوا فرش پر جا گرا وہ بدستور بے ہوش تھا —— یہ ضرب عمران نے
نے لگائی تھی —— اور اسی ضرب کی وجہ سے سوازو کی گردن ٹوٹنے سے
بچ گئی اگر عمران ایک لمحہ کی بھی تاخیر کر جاتا تو سوازو کی گردن ٹوٹ چکی ہوتی۔
" ہٹ جاؤ پیچھے —— میں یہاں قتل کا کیس نہیں بنوانا چاہتا "
عمران نے خشک لہجے میں کہا اور جوانا ہونٹ کاٹتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا۔
غصے کے عروج پر ہونے کے باوجود بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔

پورے ہال پر موت کی سی خاموشی طاری تھی ـــــ مادام اور اس کا ساتھی یوں حیرت سے آنکھیں پھاڑے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے سوانا کو دیکھ رہے تھے۔ جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ فرش پر سوانا ہی پڑا ہوا ہے وہ خواب میں بھی اس بات کا تصور نہ کر سکتے تھے کہ سوانا اس طرح بھی پٹ سکتا ہے ـــــ یوں اپنی ہڈیاں بھی تڑوا سکتا ہے۔

"اپنے دم چھلے کو سنبھالو مادام ـــــ" عمران نے طنزیہ لہجے میں مادا[م] سے مخاطب ہو کر کہا۔

اسی لمحے باہر پولیس کے سائرنوں کی آوازیں سنائی دیں اور منیجر بھی بھاگتا ہوا کمرے سے نکل کر آتا ہوا دکھائی دیا ـــــ اس کا چہرہ متوحش تھا۔

"تمہارا کتنا نقصان ہوا ہے ـــــ" عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"میرے فرنیچر کا بیڑا غرق ہو گیا ہے ـــــ میرا ایک لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے ـــــ" منیجر نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔

"جوزف اسے ایک لاکھ روپے ادا کر دو ـــــ" عمران نے جوز[ف] سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔

"نہیں اب پولیس سے نمٹو ـــــ میں تم جیسے غنڈوں کا وجود برداشت نہیں کر سکتا ـــــ" منیجر نے اپنی طرف سے دھاڑتے ہوئے کہا

اور اسی لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور چٹاخ کی زوردار آواز سے ہال گونج اٹھا ـــــ منیجر کے گال پر پوری قوت سے تھپڑ پڑا تھا اور منیجر چیختا ہوا تقریباً چار فٹ دور جا گرا ـــــ اس کا گال پھٹ گیا تھا

"بدتمیزی کرتے ہو تمہیں معلوم نہیں پرنس آف ڈھمپ کے سامنے گستاخی کی کیا سزا ہوتی ہے ـــــ" عمران نے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا۔ او[ر]

اسی لمحے مین گیٹ سے مسلح پولیس کے سپاہیوں کی ایک پلٹن تیزی سے اندر گھستی چلی آئی ـــــ ایک انسپکٹر آگے آگے تھا۔ اس نے ہاتھ میں ریوالور پکڑا ہوا تھا۔

"خبردار اگر کسی نے حرکت کی تو گولی مار دوں گا ـــــ" انسپکٹر نے اندر داخل ہوتے ہی چیخ کر کہا ـــــ اور مسلح سپاہی تیزی سے ہال میں پھیلتے چلے گئے انسپکٹر تیزی سے بھاگتا ہوا اندر آیا ـــــ اس کے چہرے پر غصہ چھایا پڑ رہا تھا ـــــ کیونکہ منیجر نے یہی کہا تھا کہ ہال میں غنڈے گھس آئے ہیں ـــــ اور اب وہ ان غنڈوں کو پوری پوری سزا دینا چاہتا تھا۔ مگر آگے بڑھتے ہی جیسے اس کی نظریں عمران پر پڑیں وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔

"انسپکٹر اس غنڈے کو گرفتار کر لو ـــــ دیکھو اس نے تھپڑ مار کر میرا گال بھی پھاڑ دیا ہے اور مادام ٹیلیر کے محافظ کو بھی مار ڈالا ہے ـــــ" منیجر نے جو گال پر ہاتھ رکھے اٹھ کھڑا ہوا تھا ـــــ چیخ کر انسپکٹر سے کہا اس کا اشارہ عمران کی طرف تھا۔

"پرنس آپ ـــــ یہ کیا ہو رہا ہے ـــــ" انسپکٹر نے نرم لہجے میں کہا۔ یہ انسپکٹر نیازی تھا جو عمران کو بطور پرنس جانتا تھا اور ایک بار اس سے اکڑ چکا تھا ـــــ اور پھر نتیجے میں اسے وہ جوتیاں پڑی تھیں کہ اس نے آئندہ کانوں کو ہاتھ لگایا تھا کہ وہ عمران سے کم از کم اکڑ کر بات نہ کرے گا ـــــ اس لیے عمران کو دیکھتے ہی اس کا غصہ سوڈے کے ابال کی طرح بیٹھتا چلا گیا تھا۔

"کچھ نہیں انسپکٹر بس ویسے تفریح ہو رہی ہے ـــــ میں نے اور مادام

نے حبشیوں کی لڑائی کا تماشہ دیکھنا تھا ۔۔۔۔ دیکھ لیا ۔۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ غنڈہ ہے ۔۔۔۔ بدمعاش ہے انسپکٹر اس نے ۔۔۔۔۔۔ " منیجر نے ایک بار پھر چیخ کر کہنے کی کوشش کی۔

" شٹ اپ ۔۔۔۔ تم جانتے ہو پرنس کون ہیں میرے خیال میں پرنس نے اپنا تعارف تم سے نہیں کرایا ۔۔۔۔ ورنہ تم اس طرح بکواس نہ کر رہے ہوتے ۔۔۔۔" انسپکٹر الٹا منیجر پر ہی چڑھ دوڑا۔

" چھوڑو انسپکٹر جاؤ ۔۔۔۔ ابھی یہ بے چارہ اس نئے ہوٹل کا نیا نیا منیجر بنا ہے ۔۔۔۔" عمران نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب یہاں تو واقعی کوئی جھگڑا نہیں ہوا ۔۔۔۔ اس الو کے پٹھے نے خواہ مخواہ ہمیں غلط فون کر کے بلایا ہے ۔۔۔۔" انسپکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے مڑا اور مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا سپاہی بھی اس کے دیکھا دیکھی تیزی سے سمٹتے ہوئے واپس چل پڑے۔

ہوٹل میں موجود سب لوگ مادام سمیت اور خاص طور پر منیجر حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہو۔

" مم ۔۔۔ مم معافی چاہتا ہوں حضور میں آپ کو جانتا نہ تھا ۔۔۔۔" منیجر نے کچھ دیر بعد عاجزانہ لہجے میں کہا ۔۔۔۔ انسپکٹر کے اس طرح واپس جانے کے بعد وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کوئی بلا کی چیز ہے۔

" جوزف اب اسے ڈیڑھ لاکھ روپے دے دو ۔۔۔۔ بیچارے نے خواہ مخواہ ایک تھپڑ کھا لیا ہے۔ علاج کرائے گا ۔۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جوزف سے کہا اور جوزف نے جیب سے بڑے نوٹوں کی تین گڈیاں نکال کر منیجر کی طرف اچھال دیں ۔۔۔۔ منیجر نے جلدی سے گڈیاں سنبھالیں نوٹوں کو دیکھ کر اسے اپنا زخم بھی بھول گیا تھا۔

" ارے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ جلدی سے میزیں سیٹ کرو۔ برتن اٹھاؤ۔ فرش صاف کرو ۔۔۔۔" منیجر نے چیخ کر اپنے عملے سے مخاطب ہو کر کہا اور عملے نے بجلی کی سی تیزی سے کام شروع کر دیا۔

" ایمبولینس کو فون کرو۔ اس حبشی کو ہسپتال بھیجا جائے ۔۔۔۔" منیجر نے ایک سپروائزر نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا ۔۔۔۔ تین گڈیاں ملتے ہی اس کی آواز میں بجلی کی سی چمک آ گئی تھی اور وہ آدمی تیزی سے کاؤنٹر کی طرف دوڑتا چلا گیا ۔۔۔۔ اور چند ہی لمحوں میں ہال میں میزیں دوبارہ سیٹ ہو گئیں۔ لوگ ان پر بیٹھ گئے البتہ وہ جگہ ابھی تک خالی تھی۔ جہاں سوازو بے ہوش پڑا ہوا تھا ۔۔۔۔ اور مادام گم سم اس کے قریب کھڑی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی قوت گویائی ختم ہو چکی ہو۔

" آپ دونوں میرے ساتھ آ بیٹھیے ۔۔۔۔ آپ کا ساتھی جلد صحت یاب ہو جائے گا ۔۔۔۔" عمران نے بڑے بااخلاق لہجے میں آگے بڑھ کر مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیونکہ جوزف اور جوانا ہال سے جا چکے تھے ۔۔۔۔ نجانے عمران نے انھیں کب بھیج دیا تھا۔ اب وہ میز خالی پڑی ہوئی تھی۔

" یہ یہ بچ جائے گا ۔۔۔۔" مادام نے پہلی بار اٹکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" نہ صرف بچ جائے گا بلکہ گھوڑے کی طرح دوڑے گا بھی سہی آپ بے فکر رہیں۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ایمبولینس کا مخصوص سائرن ہوٹل سے باہر سنائی دیا اور پھر چند لمحوں بعد دو تین افراد سٹریچر اٹھائے اندر داخل ہوئے۔ منیجر نے گیٹ پر ہی انہیں

اُسی لمحے ویٹر نے میز پر آرڈر کا سامان رکھا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عمران نے کافی کا مگ اپنی طرف کھسکا لیا جب کہ مادام گلاسوں میں وہسکی انڈیلنے لگی۔

"یہ دونوں حبشی آپ کے ساتھی ہیں ـــــ" مادام نے سنجیدہ ہو کر پوچھا۔

"ساتھی کہاں ہیں ـــــ ڈیڈی نے ان دونوں کو میرے ساتھ زبردستی بھیج دیا ہے۔ کم بخت پیچھا ہی نہیں چھوڑتے ـــــ اب بھی بڑی مشکل سے بھگایا ہے ـــــ" عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے آپ کے یہ دونوں حبشی خطرناک لڑاکے لگتے ہیں۔ دوسرے کے متعلق تو میں کچھ کہہ نہیں سکتی ـــــ البتہ وہ جوانا بے حد طاقتور پھرتیلا اور مارشل آرٹ کا ماہر ہے۔ سوازو کے حملوں کو اس نے جس انداز میں روکا اور پھر جس انداز میں اس نے اُسے بے بس کر کے توڑ دیا۔ اس سے مجھے بے پناہ حیرت ہوئی ہے۔ سوازو یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے مقابلے میں بچہ ہو ـــــ ویسے آج تک میں یہی سمجھتی آئی تھی کہ سوازو کا مقابلہ دنیا میں کوئی آدمی نہیں کر سکتا کیونکہ پورے یورپ میں آج تک کسی سے اس نے شکست نہیں کھائی ـــــ لیکن آج مجھے احساس ہوا ہے کہ سوازو تو ابھی بچہ ہے ـــــ" مادام نے کہا۔

"اور بچہ بھی آپ کا ـــــ" عمران نے لقمہ دیا اور مادام ایک لمحے کے لیے خاموش رہی مگر دوسرے لمحے وہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"بہت خوب آپ بے حد دلچسپ آدمی ہیں پرنس ـــــ مجھے خوشی ہوئی کہ آپ سے تعارف ہو گیا ـــــ" مادام نے کہا۔

"لیکن سچ پوچھیں مجھے بالکل خوشی نہیں ہوئی۔ ڈیڑھ لاکھ کا نقصان بھی

ہوا اور ابھی گھر جا کر جوانا کی جھڑکیاں بھی سننی پڑیں گی کہ میں نے اسے سوازو کی گردن توڑنے سے کیوں روک دیا ـــــ" عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ بہت خطرناک آدمی ہے ـــــ بے حد خطرناک۔ ویسے آپ نے خود ہی پہل کی تھی اگر آپ ٹانگ نہ اڑاتے تو یہ سب کچھ نہ ہوتا ـــــ" مادام نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی تو میرے ساتھ ٹریجڈی ہے کہ گنجے کو دیکھ کر لوگوں کے ہاتھوں میں کھجلی ہوتی ہے اور کسی کو اکڑ کر چلتے دیکھ کر میری ٹانگ میں کھجلی شروع ہو جاتی ہے ـــــ اب دیکھئے نا اگر جوزف اور جوانا ساتھ نہ ہوتے تو آپ کا سوازو میری چٹنی بنا کر رکھ دیتا ـــــ" عمران نے بے بس لہجے میں کہا۔

"ہاں اگر آپ اس کے مقابلے میں آجاتے تو پھر شاید معاملہ الٹا ہوتا اور آپ اس کی بجائے سٹریچر پر ہسپتال جا چکے ہوتے ـــــ" مادام نے کہا۔

"یہی کئی بار ہسپتال جا چکا ہوں مادام ـــــ کیا کروں مجبور ہوں ـــــ" عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اوہ تو کیا آپ اتنی بار پٹائی کے باوجود بھی اپنی حرکت سے باز نہیں آتے۔" مادام نے حیران ہو کر کہا۔

"ہماری پٹائی تو صرف ہماری ممی کرتی ہیں۔ ڈیڈی کو بھی آج تک جرأت نہیں ہوئی مداخلت کرنے کی ـــــ" عمران نے جھینپ کر کہا۔

"تو پھر آپ ہسپتال ـــــ" مادام نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وہ ہمارے ڈیڈی نے ہماری ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے کہ ہم ہر مہینے ہسپتال جا کر مریضوں کی عیادت کریں انہیں خیرات بانٹیں اس لیے ـــــ مجبوری

ہے جانا پڑتا ہے ـــــــــ" عمران نے جواب دیا اور مادام کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی۔

"مادام میرا خیال ہے اب چلنا چاہیے میری طبیعت کچھ خراب سی ہو رہی ہے ـــــــ" اچانک خاموش بیٹھے مارٹن نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ ـــــــ" مادام نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور عمران نے صاف طور پر دیکھا کہ اس نے آنکھوں سے مخصوص اشارہ کیا تھا۔

"ہاں واقعی میری اپنی طبیعت بھی مکدر ہو رہی ہے اچھا پرنس گڈ بائی۔ پھر ملاقات ہو گی ـــــــ" مادام نے اٹھتے ہوئے کہا۔ مارٹن بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اور پھر عمران سے مصافحہ کر کے وہ دونوں تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے ـــــــ عمران خاموش بیٹھا مسکراتا رہا۔ گیٹ پر پہنچ کر ان دونوں نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھا ہاتھ ہلایا اور پھر مین گیٹ سے نکل گئے۔

جوزف اور جوانا تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھے اور پھر مین گیٹ سے باہر نکلتے ہی وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے پارکنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے ـــــــ جہاں ان کی کار موجود تھی۔ جوزف اور جوانا کو بھیجتے ہوئے عمران نے صرف اتنا کہا تھا کہ وہ کسی اور ہوٹل میں جا کر تفریح کریں اور جوزف کو عمران نے ہدایت دے دی تھی کہ وہ مسٹر طاہر کو ٹیلیفون کر کے معتدد کو ہوٹل قلوپطرہ میں فوری طور پر بھیج دے اور اسے ہدایت کر دے کہ وہ ہوٹل سے نکلنے والے اس غیر ملکی جوڑے کا تعاقب کرے۔

چنانچہ کار ہوٹل کے گیٹ سے باہر نکالتے ہی جوزف نے اسے ایک طرف بنے ہوئے پبلک بوتھ کے سامنے روک دی۔

"جوانا ایک منٹ میرا انتظار کرو میں ٹیلیفون کر کے ابھی آ رہا ہوں" جوزف نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوانا نے سر ہلا دیا ـــــــ جوزف نے سکے ڈال کر ایکسٹو کا نمبر ملایا ـــــــ چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز

سنائی دی۔

"ایجنٹو"

"میں جوزف بول رہا ہوں مسٹر طاہر ـــــــ" جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا وہ چونکہ بلیک زیرو کی اصل حیثیت اور نام جانتا تھا۔ اس لیے اس نے اصل نام سے ہی اُسے پکارا۔

"اوہ جوزف تم، کیا بات ہے کہاں سے بول رہے ہو ـــــــ" اس بار بلیک زیرو نے اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں، جوانا اور ماسٹر عمران ہوٹل قلوپطرہ میں گئے تھے۔ وہاں ایک غیر ملکی جوڑے کے ساتھ سوانو قبیلے کا ایک آدمی جس کا نام سوازو تھا، آیا ـــــــ باس نے اس کے ٹانگ اڑا دی اور پھر سوازو اور جوانا کی چیلنج کشتی ہوئی جس میں جوانا نے سوازو کی دونوں ٹانگیں توڑ دیں اور سوازو کو ہسپتال لے جایا گیا ہے ـــــــ" جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ سوازو کیا حبشی ہے ـــــــ" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یس مسٹر طاہر دیکھنے میں بڑا ٹھیک ٹھاک حبشی ہے۔ بڑا گرانڈیل جسم رکھتا ہے ـــــــ" جوزف نے جواب دیا۔

"اچھا پھر ـــــــ" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"تو باس ابھی تک وہیں ہے۔ انھوں نے ہم دونوں کو بھیج دیا ہے اور مجھے کہا ہے کہ میں آپ کو اطلاع کر دوں کہ ایک تو آپ جنرل ہسپتال میں سوازو کی نگرانی کرائیں ـــــــ دوسرا صفدر کو فوراً ہوٹل قلوپطرہ بھجوا دیں۔ اس نے اس غیر ملکی جوڑے کی نگرانی کرنی ہے۔ باس نے کہا ہے کہ وہ صفدر کے آنے تک انھیں کسی نہ کسی طرح روکے رکھیں گے ـــــــ" جوزف

نے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے ـــــــ" بلیک زیرو نے جواب دیا اور جوزف نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ پبلک بوتھ سے باہر نکلا اور ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"اب کہاں چلنا ہے جوانا ـــــــ" جوزف نے جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جہاں جی چاہے چلے چلو مگر باس نے ہمیں وہاں سے بھگا کیوں دیا ہے" جوانا نے کہا۔

"باس کی بعض باتوں کا باس کو خود پتہ نہیں ہوتا اس لیے اس کی باتوں پر غور کرنے والا صرف اپنا خون جلاتا ہے ـــــــ باس نے کہا جاؤ اور ہم چلے آئے۔ اس سے زیادہ سوچنا حماقت ہے۔ تم بات کرو کہاں چلنا ہے یا پھر زیرو ہاؤس چلیں ـــــــ" جوزف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو جوزف شکار کو شکست دینے کے بعد اگر اس کی گردن نہ توڑی جائے تو پھر ساری محنت پر پانی پھر جاتا ہے۔ باس نے عین موقع پر مداخلت کر کے میرا سارا موڈ چوپٹ کر دیا ـــــــ اس لیے اب تم مجھے ایسی جگہ لے چلو جہاں میں کم از کم ایک آدمی کی گردن مروڑ سکوں۔ اس کے بعد ہی مجھے اطمینان ہو سکتا ہے ـــــــ" جوانا نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یہ ایکریمیا نہیں ہے مسٹر جوانا پاکیشیا ہے۔ یہاں آدمی مارنے کے بعد آدمی کو جیلوں میں سڑنا پڑتا ہے اور پھانسی کے تختے پر لٹکنا پڑتا ہے اگر تم اس سوازو کی گردن توڑ دیتے تو پھر وہ پولیس انسپکٹر یونہی واپس نہ چلا جاتا۔ بلکہ تم پر باقاعدہ مقدمہ چلتا ـــــــ اور تم جیل میں پڑے سڑتے رہتے۔ ہاں البتہ ایک جگہ ایسی ہے جہاں تم جتنے جی چاہو آدمی مار ڈالو پولیس تک معاملہ

نہیں پہنچے گا ــــــ" جوزف نے کہا۔

" اوہ کون سی جگہ ہے جلدی بتاؤ ــــــ" جوانا نے خوشی سے اچھلتے ہوئے

" یہاں ایک بار اور جوا خانہ ہے جسے رومن اکھاڑا کہتے ہیں ــــــ اس کا مالک ایک مشہور غنڈہ جاکی ہے۔ وہاں اگر کوئی لڑ پڑے تو اُسے باقاعدہ لڑنے کا موقعہ دیا جاتا ہے اور جو مر جائے اُس کی لاش اٹھا کر گٹر میں پھینک دی جاتی ہے ــــــ وہاں طاقت کا سکہ چلتا ہے۔ ہر قسم کی طاقت ــــــ دماغی بھی اور جسمانی بھی ــــــ" جوزف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ تم مجھے وہیں لے چلو جوزف ــــــ تاکہ میں کسی نہ کسی کی گردن مروڑ کر اپنی بے چینی دور کر لوں ــــــ" جوانا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" مگر ایک بات بتا دوں ــــــ وہاں ہو سکتا ہے۔ لڑنے والا چاقو نکال لے ــــــ ریوالور نکال لے ــــــ اور تم لڑتے ہو صرف ہاتھوں سے ــــــ سوچ لو۔ ایسا نہ ہو کہ گولی تمہارے دل میں سوراخ کر دے اور مجھے تمہاری لاش اپنے ہاتھوں سے گٹر میں پھینکنی پڑے ــــــ" جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم فکر نہ کرو جوانا کے سامنے توپ بھی آ جائے تو جوانا کو پرواہ نہیں ہوتی" جوانا نے بااعتماد لہجے میں کہا اور جوزف نے سر ہلاتے ہوئے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

تھوڑی دیر میں وہ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ساحل سمندر کی طرف جانے والی سڑک پر پہنچ گیا ــــــ اور پھر راستے میں ہی اس نے کار ایک بائی روڈ پر موڑ دی اور کافی آگے جانے کے بعد ایک زرعی فارم نما عمارت کے گیٹ کے سامنے اس نے کار روک دی۔

" آؤ جوانا آج دل بھر کر اپنی حسرتیں نکال لینا ــــــ" جوزف نے انجن روک کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور جوانا خاموشی سے نیچے اُتر آیا اور پھر جوزف دروازہ بند کرنے ہی لگا تھا کہ اچانک کار کے ڈیش بورڈ سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور جوزف اچھل کر واپس ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے پھرتی سے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

" یس جوزف سپیکنگ اوور ــــــ" جوزف نے بٹن دبتے ہی کہا۔

" جوزف تم کہاں موجود ہو اوور ــــــ" دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

" باس میں اور جوانا جاکی کلب میں داخل ہونے جا رہے ہیں اوور ــــــ" جوزف نے جواب دیا۔ جوانا بھی دروازے پر جھکا باتیں سن رہا تھا۔

" جاکی کلب مگر کیوں ــــــ وہاں کیوں جا رہے ہو اوور ــــــ" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" وہ باس جوانا کسی آدمی کی گردن مروڑنے کے لیے بے چین ہے اور میں نے سوچا کہ اُسے جاکی کلب لے جایا جائے تاکہ اگر وہ اپنی حسرت پوری کر سکے تو کر لے اوور" جوزف نے جواب دیا۔

" چھوڑو جاکی کلب کو اس غیر ملکی جوڑے نے صفدر کو شوٹ کر دیا ہے۔ صفدر اس وقت ایسے سینا روڈ کے تیرھویں سنگ میل کے پاس زخمی پڑا ہوا ہے ــــــ اس کی حالت بے حد خراب ہے۔ اس نے بڑی مشکل سے واچ ٹرانسمیٹر پر پیغام دیا ہے ــــــ تم فوراً وہاں جاؤ اور صفدر کو اٹھا کر سیکرٹ سروس ہسپتال میں پہنچا دو ــــــ اور پھر رانا ہاؤس چلے جانا اوور ــــــ" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ

ختم ہو گیا۔

"آؤ جوانا جلدی کرو"۔۔۔۔ جوزف نے اگنیشن میں چابی ڈالتے ہوئے کہا اور جوانا بھی اچھل کر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جوزف نے تیزی سے کار کو بیک کر کے موڑا اور پھر اسے آندھی اور طوفان کی طرح دوڑاتا ہوا مین روڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ جلد از جلد صفدر تک پہنچ جانا چاہتا تھا۔۔۔۔ جوانا بھی صفدر کے بارے میں سوچ رہا تھا کیونکہ وہ بھی صفدر کی شخصیت کو بے حد پسند کرتا تھا۔

یہ تم پر آخر اچانک اٹھ جانے کا بھوت کیسے سوار ہو گیا۔ اچھا خاصا دلچسپ آدمی تھا"۔۔۔۔ مادام ٹیلر نے کار میں بیٹھتے ہوئے ہائی بر ڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ دلچسپ آدمی اور چکر میں تھا مجھے بعد میں خیال آیا۔۔۔ اس نے یقیناً اپنے آدمیوں کو پہلے باہر بھیج کر کسی کو ہماری نگرانی کے لیے بلایا ہو گا۔۔۔۔ اور اب وہ اس آدمی کے آنے تک ہمیں روک کے رکھنا چاہتا تھا"۔۔۔۔ مارٹن نے کار کو ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکال کر سڑک پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں۔ نگرانی کیسی"۔۔۔۔ مادام نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ پرنس آف ڈھمپ اصل میں علی عمران تھا۔ علی عمران"۔۔۔۔ مارٹن نے بیک مرر پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"علی عمران۔ کیا کہہ رہے ہو"۔۔۔۔ مادام کا چہرہ دیکھنے کے قابل تھا۔

"ہاں مادام میں اندر داخل ہوتے ہی اسے پہچان گیا تھا۔۔۔۔ پہلے تو میں

نے یہی سمجھا تھا کہ وہ مجھے نہیں پہچانا ـــــــ کیونکہ جب میرا اس سے آمنا
سامنا ہوا تھا تو میں جیکسن کے میک اَپ میں تھا۔ اس لیے ایک بار لڑائی
سے پہلے میں آپ کو بتا تا بتاتا اچانک بات کا رُخ بدل گیا تھا۔ اگر میں
اُس وقت آپ کو بتا دیتا تو وہ ٹھٹھک جاتا ـــــــ لیکن جب اُس نے
آپ کو پٹڑی پہ چڑھانا شروع کر دیا اور خواہ مخواہ کی باتیں شروع کر دیں تو
مجھے اچانک خیال آیا کہ یہ سب کچھ صرف ہمیں روکنے کے لیے کیا جا رہا ہے
وہ خود اٹھ کر باہر جانا نہ چاہتا تھا ـــــــ کیونکہ اس طرح ہم کھٹک جاتے
اس لیے اُس نے ان حبشیوں کو باہر بھیج دیا تاکہ وہ اس کے کسی آدمی کو بلا کر
ہماری نگرانی کرا سکے ـــــــ" ہائی برڈ نے جواب دیا۔

"او ہو پھر تم نے چیک کیا ـــــــ" مادام نے کہا۔

"میں ابھی چیک کر رہا ہوں۔ اگر ہمارا تعاقب ہو بھی رہا ہو گا تو ظاہر ہے
وہ کوئی سیکرٹ سروس کا آدمی ہی کر رہا ہو گا ـــــــ اور سیکرٹ سروس
کا آدمی اتنا اناڑی نہیں ہو سکتا کہ اس طرح آسانی سے چیک ہو سکے
بہرحال اب اپنی رہائش گاہ پر ہم اس وقت جائیں گے جب اس بات کا
مکمل اطمینان ہو جائے گا کہ ہمارا تعاقب نہیں ہو رہا ـــــــ" ہائی برڈ نے
جواب دیا۔

"لیکن اس کے کسی ایکشن سے مجھے تو ذرا برابر بھی یہ احساس نہیں ہو سکا کہ
اُس نے تمہیں بطور جیکسن پہچان لیا ہے ـــــــ اس کی آنکھوں میں تمہارے
لیے مکمل اجنبیت تھی ـــــــ" مادام نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال تھا اور ویسے بھی میرا میک اَپ ایسا بھرپور تھا کہ کسی
طور پر بھی وہ مجھے پہچان نہیں سکتا ـــــــ لیکن بہرحال ہمیں ہر لحاظ سے
چوکنا رہنا چاہیے ـــــــ ورنہ ویسے ابھی تھوڑی دیر میں اس بات کا پتہ چل
جائے گا کہ میرا خیال درست تھا کہ غلط ـــــــ" ہائی برڈ نے کہا اور اس
نے کار کو اچانک ایک بائی روڈ پر موڑ دیا۔ یہ بائی روڈ دو بڑی سڑکوں کو ملانے
کے لیے بنائی گئی تھی۔ اور یہاں ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھا ـــــــ جب مارٹن
نے ایک نیلے رنگ کی کار کو اپنے پیچھے اس سڑک پر مڑتے دیکھا تو اُس
کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی ـــــــ لیکن وہ کار آگے بڑھائے لیے
لیا اور بائی روڈ پر آنے کے بعد اُس نے ایک بار پھر ٹریفک کے ہجوم میں
پہنچا کر ڈال دی۔ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد اُس نے ایک بار پھر وہی حرکت
دہرائی اور ایک تنگ سی گلی میں کار موڑ کر آگے بڑھتا چلا گیا ـــــــ یہ گلی
آگے جا کر ایک سڑک سے جا ملتی تھی اور پھر جب اُس نے نیلے رنگ
کی کار کو اس گلی میں مڑتے دیکھا تو اُسے مکمل یقین ہو گیا کہ نیلے رنگ کی
کار اس کا باقاعدہ تعاقب کر رہی ہے۔

"وہ دیکھو ـــــــ وہ نیلے رنگ کی کار ہمارا تعاقب کر رہی ہے۔ اب
تمہیں میرے خیال کی تصدیق ہو جائے گی ـــــــ" ہائی برڈ نے کار کو سڑک
پر لاتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں بھی دیکھ رہی ہوں کہ پیچھے بائی روڈ پر بھی یہی کار ہمارے پیچھے مڑی
تھی اور اس بار بھی یہی کار ہے ـــــــ" مادام نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب ہمیں اس سے فوری چھٹکارا پانا ہے ـــــــ" ہائی برڈ نے
کہا اور اگلے چوک پر اس نے مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر کار موڑ
دی ـــــــ یہ سڑک اکثر خالی پڑی رہتی تھی۔ کیونکہ اس طرف کوئی خاص
آبادی نہ تھی۔ سڑک ذرا سا آگے جا کر مڑ جاتی تھی پھر جیسے ہی وہ موڑ آیا۔

ہائی برڈ نے کار روک دی اور خود تیزی سے نیچے اُتر آیا اور اُس نے کار کا بونٹ اٹھا دیا اور یوں اُس کو دیکھنے لگا جیسے کار کی خرابی چیک کر رہا ہو ۔ اُسی لمحے نیلے رنگ کی کار اُن کے قریب آ کر رک گئی ——— اُسے ایک خوبصورت مگر وجیہہ سا نوجوان چلا رہا تھا جس نے کشمشی رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا ۔

" کیا ہوا جناب کیا میں آپ کی کوئی مدد کر سکتا ہوں ——— " نوجوان نے کار ان کے قریب روکتے ہوئے کہا ۔

" اگر کر سکیں تو مہربانی ہوگی کار اچانک رک گئی ہے اور مجھے اس میں کوئی خرابی نظر نہیں آ رہی ——— " ہائی برڈ نے بڑے لجاجت بھرے لہجے میں کہا ۔

" اوہ میں دیکھتا ہوں ——— " نوجوان نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اُترتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر جیسے ہی دروازہ بند کرنے لگا ۔ ہائی برڈ کا دوسرا ہاتھ جو جیب میں غائب تھا بجلی کی سی تیزی سے باہر آیا ——— اور اس سے پہلے کہ وہ نوجوان دروازہ بند کر کے مڑتا ہائی برڈ کے ہاتھ میں موجود ریوالور نے شعلہ اگلا ——— ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی نوجوان چیخ مار کر کار سے ٹکرایا اور پھر لڑکھڑاتے ہوئے شہتیر کی طرح زمین پر گرتا چلا گیا ——— اس کی کمر میں سوراخ ہو چکا تھا ۔ وہ چند لمحے پڑا تڑپتا رہا ——— پھر ساکت ہوتا چلا گیا اس کے ساکت ہوتے ہی ہائی برڈ تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور پھر اس نے بڑی پھرتی سے اُس نوجوان کو پلٹا ——— اور اُسے اٹھا کر تیزی سے سڑک کے کنارے سے نیچے کھائی میں لیے اُترتا چلا گیا ——— اس نے اُسے کھائی میں پھینکا اور پھر ہاتھ جھاڑتا

ہوا اوپر چڑھ آیا ۔

" کیا مر گیا ——— " مادام جو کار کے اندر ہی بیٹھی تھی ہائی برڈ کے اوپر آتے ہوئے پوچھا ۔

" ظاہر ہے ——— " ہائی برڈ نے مطمئن لہجے میں جواب دیا اور پھر وہ اس نوجوان کی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار اسٹارٹ کی اور پھر اُسے آگے بڑھاتا لے گیا ——— ذرا سا آگے جا کر اس نے کار کو سڑک کے کنارے ڈھلوان پر اتارا ۔ یہاں خاصی گہری ڈھلوان تھی جس کے آخر میں گہری کھائی تھی ——— اس نے ہینڈ بریک لگا دیا اور پھر خود نیچے اُتر آیا ۔ نیچے اُتر کر اس نے ہاتھ آگے بڑھایا اور ہینڈ بریک ایک جھٹکے سے دبا دی اور خود اچھل کر پیچھے ہٹ گیا ——— کار آہستہ آہستہ ڈھلوان پر پھسلتی چلی گئی اور پھر اس کی رفتار یک لخت تیز ہوئی اور دوسرے لمحے وہ ایک بڑے پتھر سے ٹکرا کر قلابازیاں کھاتی ہوئی کھائی میں گرتی چلی گئی ۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی کار میں آگ لگ گئی ——— ہائی برڈ مطمئن ہو کر واپس پلٹا اور اُس نے اپنی کار میں بیٹھ کر اُسے تیزی سے موڑا اور واپس شہر کی طرف دوڑانے لگا ۔ اب ان دونوں کے چہروں پر گہرا اطمینان تھا ۔

عمران ان کے جانے کے بعد چند لمحے میز پر بیٹھا رہا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایک بڑا نوٹ نکال کر ایش ٹرے کے نیچے دبا دیا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— اس کا مقصد حل ہو چکا تھا کیونکہ اس نے صفدر کو اندر آکر اور کاؤنٹر مین سے کوئی بات کر کے دوبارہ باہر جاتے دیکھا تھا ——— ظاہر ہے۔ صفدر صرف اس جوڑے کو چیک کرنے کے لیے ہی آیا ہو گا۔ عمران اس نوجوان کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ وہی ہپناٹسٹ جیکسن ہے جو اب مارٹن بنا ہوا ہے اور مادام ہیٹلر کا نام بھی اس کے ذہن میں کھٹک رہا تھا ——— کیونکہ اس کے لاشعور میں اس نام کے ساتھ ایک خلش سی ابھری تھی اور یہی وجہ تھی کہ اس نے خود باہر جانے کی بجائے جوزف اور جوانا کو بھیج کر بلیک زیرو کو فون کرایا تھا کہ وہ صفدر کو بھیج دے ——— جیکسن نے پہلے جس ذہانت سے لبرٹی تلاش کرنے کے لیے اُسے استعمال کیا تھا ——— اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بے حد

ذہین اور چالاک آدمی ہے ——— اور ویسے بھی عمران اس کی آنکھیں دیکھ کر اس کی ذہانت کا قائل ہو گیا تھا ——— اس لیے وہ اس بار کوئی ایسا قدم نہ اٹھانا چاہتا تھا جس سے وہ شک میں مبتلا ہو سکے ——— چنانچہ یہی وجہ تھی کہ اس نے تعاقب کرنے کے لیے ایک بالکل نئے آدمی کو درمیان میں ڈالا تھا جس سے یہ لوگ پہلے واقف نہ تھے۔

ہوٹل سے باہر نکل کر اس نے ٹیکسی پکڑی اور سیدھا دانش منزل پہنچ گیا ——— وہ مادام ہیٹلر کے بارے میں اپنی ذہنی خلش مٹانا چاہتا تھا۔

دانش منزل پہنچ کر وہ جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا ——— اچانک چونک پڑا کیونکہ اس کے واچ ٹرانسمیٹر نے کاشن دینا شروع کر دیا تھا۔

"یس عمران سپیکنگ اوور ———" عمران نے تیزی سے ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں دباتے ہوئے کہا۔

"بس .. صفدر ..... او .... اوور ———" دوسری طرف سے صفدر کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ بڑی مشکل سے بول رہا ہو۔

"کیا ہوا صفدر ——— یہ تم کیسے بول رہے ہو اوور ———" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اے۔ بے بسس۔ سینا روڈ پر مم۔ مجھے گولی ماردی گئی ہے ——— تیرھواں ..... میل۔ مم ... میں .... اوور۔ اوور ———" صفدر نے رک رک کر فقرہ پورا کیا اور آخر میں شاید اس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔ اس لیے بس اوور ہی کہہ سکا۔

"اوہ کیا تم شدید زخمی ہو اوور ———" عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا مگر جب دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے ونڈ بٹن دبایا اور پھر

تیزی سے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف لپکا ——— لیپے سینا
روڈ یہاں سے بہت دور تھی اور صفدر کی حالت بتا رہی تھی کہ اگر فوری طور
پر اُسے طبی امداد نہ ملی تو شاید وہ بچ نہ سکے ——— اس لیے اچانک
اُسے ایک خیال آگیا ——— اس نے بڑی پھرتی سے ٹرانسمیٹر پر ایک
فریکونسی سیٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔

"یس جوزف سپیکنگ اوور ———" فوراً ہی رابطہ مل گیا اور دوسری طرف
سے جوزف کی آواز ابھری۔

"جوزف تم کہاں موجود ہو اوور ———" عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"باس میں اور جوانا جاکی کلب میں داخل ہوئے جا رہے ہیں اوور ———"
جوزف نے جواب دیا۔

"جاکی کلب مگر کیوں ——— وہاں کیوں جا رہے ہو اوور ———" عمران
جاکی کلب کا نام سن کر چونک پڑا۔

"وہ باس جوانا کسی آدمی کی گردن مروڑنے کے لیے بے چین ہے اور
میں نے سوچا کہ اُسے جاکی کلب لے جایا جائے تاکہ اگر وہ اپنی حسرت پوری
کر سکے تو کر لے اوور ———" جوزف نے جواب دیا۔

"چھوڑو جاکی کلب کو ——— اس غیر ملکی جوڑے نے صفدر کو شوٹ
کر دیا ہے ——— صفدر اس وقت لیپے سینا روڈ کے تیرھویں سنگ میل
کے پاس شدید زخمی پڑا ہے ——— اس کی حالت بے حد خراب ہے اس
نے بڑی مشکل سے واچ ٹرانسمیٹر پر پیغام دیا ہے۔ تم فوراً وہاں جاؤ اور
صفدر کو اٹھا کر سیکرٹ سروس ہسپتال میں پہنچا دو ——— اور پھر زیرو
ہاؤس چلے جانا اوور اینڈ آل ———" عمران نے تیز لہجے میں اُسے

ہدایات دیتے ہوئے کہا ——— اور ٹرانسمیٹر بند کر کے وہ تیزی سے فون کی
طرف لپکا۔ اس نے پھرتی سے نمبر گھمائے۔

"یس سپیشل ہاسپٹل ———" دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو ———" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس سر ———" دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں
بوکھلاہٹ ابھر آئی۔

"عمران کا ساتھی جوزف صفدر کو کار میں لے کر پہنچ رہا ہے اس کی فوری
ٹریٹمنٹ کرو ——— اسے شوٹ کر دیا گیا ہے ——— اس کی حالت بے حد
نازک ہے۔ اس کے پہنچنے سے پہلے تمام انتظامات مکمل ہونے چاہئیں۔
اور اس کی حالت سے مجھے آگاہ کرو ———" عمران نے کرخت لہجے میں کہا
اور رسیور ایک جھٹکے سے کریڈل پر پھینک دیا۔ اس کے چہرے پر گہری
پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"یہ غیر ملکی جوڑا کون تھا ———" بلیک زیرو نے جواب تک خاموش بیٹھا
ہوا تھا پہلی بار سوال کرتے ہوئے کہا۔

"مرد تو وہی جیکس تھا جو ہپناٹسٹ بنا ہوا تھا ——— اس وقت وہ
میک اپ میں تھا مگر میں نے اُسے پہچان لیا تھا اور ہر قسم کے شک سے
بالاتر رہنے کے لیے میں نے صفدر کو اس کے پیچھے بھیجا تھا۔ تاکہ ان لوگوں کی
رہائش گاہ کا پتہ چل سکے لیکن یہ لوگ ضرورت سے زیادہ ہی چالاک ثابت
ہوئے ہیں ——— انھوں نے تعاقب چیک کر لیا اور پھر صفدر جیسے
آدمی کو وہ گولی مارنے میں کامیاب ہو گیا ——— اس سے تو بہتر تھا کہ
میں خود ہی ان کا تعاقب کرتا ———" عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"صفدر کی حالت مجھے کچھ ضرورت سے زیادہ ہی خراب معلوم ہوتی" بلیک زیرو نے پریشان لہجے میں کہا۔

"ہاں وہ جس انداز میں بول رہا تھا۔۔۔۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے اور یہ بھی شاید اس کی بے پناہ قوتِ ارادی ہے کہ وہ اتنی بات کرنے میں کامیاب بھی ہو گیا ہے اسی لیے تو میں نے فوراً جوزف کو چیک کیا اور خدا کا شکر ہے کہ وہ نہ صرف مل گیا۔۔۔۔ بلکہ جس جگہ یہ ملا ہوا ہے سینا روڈ سے کافی نزدیک ہے ورنہ یہاں سے وہاں تک جانے میں تو آدھے گھنٹے سے زیادہ لگ جاتا تھا۔۔۔۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا

"وہاں ہوٹل میں جھگڑا کس بات پر ہو گیا تھا۔۔۔۔" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"جھگڑا کیا ہونا تھا میں نے خواہ مخواہ بات بڑھا دی۔۔۔۔ دراصل میں چاہتا تھا کہ ان کے محافظ حبشی کو بیکار کر دوں کیونکہ وہ مجھے بے حد چالاک اور چست نظر آ رہا تھا۔۔۔۔ لیکن اس کے باوجود کام نہ بنا۔ الٹا صفدر گولی کھا بیٹھا۔۔۔۔" عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی خاموش ہو گیا۔

"اوہ تم نے اس حبشی کی نگرانی کے لیے کسی کو بھیجا ہے۔۔۔۔" اچانک عمران نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"ہاں کیپٹن شکیل گیا ہوا ہے۔۔۔۔" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اب یہی حبشی ہی آخری کلیو رہ گیا ہے۔۔۔۔ وہ لوگ یقیناً اس حبشی کو دیکھنے آئیں گے یا پھر حبشی صحت یاب ہو کر وہاں پہنچے گا اس طرح ہی انہیں دوبارہ چیک کیا جا سکتا ہے اور وہ مادام ٹیلر۔ ارے ہاں۔۔۔۔ طاہر ذرا لائبریری سے کیٹلاگ لے آؤ۔ مجھے یہ مادام ٹیلر کا نام کچھ کھٹک رہا

ہے۔ اگر اس نے واقعی اصلی نام بتایا ہو تو۔۔۔۔" عمران نے کسی خیال کے تحت کہا۔۔۔۔ اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور پھر تیزی سے ملحقہ دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی سی کیٹلاگ اٹھائے واپس آ گیا۔ اس نے کیٹلاگ لا کر عمران کے سامنے رکھ دی۔ عمران اسے کھول کر اس کی ورق گردانی میں مشغول ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک صفحہ کھولتے ہی چونک گیا۔۔۔۔ وہ تیزی سے اس صفحے پر نظریں گھماتا چلا گیا۔۔۔۔ اس کی نظریں صفحے کے درمیان موجود تصویر پر جم گئیں اور اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کیٹلاگ بند کر دی۔

"تو یہ ہے مادام ٹیلر۔۔۔۔" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا۔۔۔۔" بلیک زیرو نے تجسس آمیز لہجے میں کہا۔

"تاراک کے شمال مشرق میں پہاڑی پر ایک انتہائی خوبصورت مینشن کی مالکہ مادام ٹیلر جس کی آنکھیں جوان ہیں اور خود کرخت اور بوڑھے چہرے کی مالکہ ہے۔ مادام ٹیلر کے نام سے مشہور ہے۔ وہ ہائی برڈ کے لیے رابطے کا کام کرتی ہے۔۔۔۔" عمران نے صفحے پر لکھی ہوئی تفصیل دہراتے ہوئے کہا۔

"ہائی برڈ۔۔۔۔" بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں بین الاقوامی مجرم ہائی برڈ۔۔۔۔ جس کے کوائف کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی آج تک کسی نے دیکھا ہے۔ صرف مادام ٹیلر ہی اسے جانتی ہے۔ عام خیال ہے کہ ہائی برڈ ایک فرضی کردار ہے کام دراصل مادام ٹیلر ہی کرتی ہے۔۔۔۔ مشکل سے مشکل مشن انتہائی ذہانت سے سرانجام دے لیا جاتا ہے۔ اتنی ذہانت سے کہ سیکرٹ سروس اور پولیس سر پیٹتی رہ جاتی ہے۔ ہائی برڈ کو ذہانت کا سمبل کہا جاتا ہے۔۔۔۔" عمران نے جواب دیا۔

"تو کیا یہ غیر ملکی عورت وہی مادام ٹیلر ہے ـــــ" بلیک زیرو نے پوچھا۔
"جو فوٹو کیٹلاک میں موجود ہے ـــــ وہ اس مادام ٹیلر سے یکسر مختلف ہے جسمانی لحاظ سے بھی اور چہرے کے لحاظ سے بھی ـــــ لیکن آنکھیں وہی ہیں میں نے اس کی آنکھیں پہچان لی ہیں ـــــ ظاہر ہے باقی کھیل میک اپ کی مہارت کا ہو گا ـــــ" عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی زور سے بج اٹھی ـــــ اور عمران نے تیزی سے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو ـــــ" عمران نے تیز لہجے میں کہا اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

"سپیشل ہسپتال سے ڈاکٹر انوار بول رہا ہوں جناب ـــــ" دوسری طرف سے گھمبیر لہجے میں کہا گیا۔

"صفدر کی کیا پوزیشن ہے ـــــ" عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"صفدر صاحب کو جب ہسپتال لایا گیا تو اُن کی حالت انتہائی نازک تھی۔ گولی ان کی پشت میں ماری گئی تھی اور وہ دل کے بالکل قریب جا رکی تھی ـــــ ہم نے فوری آپریشن کیا اور خدا کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری سُن لی ہے وہ اب خطرے سے باہر ہو چکے ہیں ـــــ ویسے یقین کیجیے ہمیں ان کے بچنے کی صرف پانچ فیصد اُمید تھی میں سمجھتا ہوں ان کے جسم میں موجود بے پناہ دفاعی طاقت تھی جس نے اسے بچا لیا ہے ـــــ" ڈاکٹر انوار نے پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ آپریشن کرتے وقت بھی اسی طرح بولتے رہتے ہیں ـــــ میں نے آپ سے حالت پوچھی تھی جس کا جواب دو لفظوں میں دیا جا سکتا تھا کہ

مر گیا ہے یا زندہ ہے آپ نے پوری کہانی بیان کر ڈالی ـــــ" عمران کا لہجہ یک لخت انتہائی کرخت ہو گیا۔

"اوہ سوری سر میں نے سوچا شاید آپ اس کی مکمل حالت سننا چاہتے ہیں" ڈاکٹر انوار نے جھجکتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ میں کہانیاں سنتا رہوں ـــــ ویسے صفدر کا ہر لحاظ سے خیال رکھیں گے وہ میری ٹیم کا اہم ممبر ہے سمجھے آپ" اس کا لہجہ اسی طرح کرخت تھا۔

"ٹھیک ہے جناب ایسا ہی ہو گا ـــــ" ڈاکٹر انوار نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اُسے صدمہ پہنچا ہے۔
عمران نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھا اور پھر اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہنے لگا۔

"خدا کا شکر ہے صفدر کی جان بچ گئی ـــــ ورنہ جو پوزیشن ڈاکٹر بتا رہا تھا اس لحاظ سے تو واقعی اس کا بچنا محال ہی تھا ـــــ" عمران نے کہا۔

"مگر آپ نے تو ڈاکٹر کو یہی بتایا ہے جیسے صفدر کی زندگی موت آپ کے لیے کوئی اہمیت نہ رکھتی ہو ـــــ" بلیک زیرو نے ذرا سا لہجے کو تلخ بناتے ہوئے کہا اُسے بھی دراصل عمران کے اس بے رحمانہ انداز سے صدمہ پہنچا تھا۔

"اچھا تو تمہیں بھی تکلیف پہنچی ہے۔ اس لیے میں نے تمہارے سامنے یہ راز اپنایا تھا ـــــ بلیک زیرو۔ ایکسٹو کی شخصیت ایسی بنائی گئی ہے جو ہر قسم کے جذبات سے بالاتر ہے ڈاکٹر انوار ایکسٹو سے یوں بات کر رہا تھا جیسے اس نے صفدر کی جان بچا کر اس پر کوئی احسان کیا ہو۔ اس

میں گھسا جائے" ___ عمران نے کہا اس کی پیشانی پر سوچ کی گہری شکنیں
نمایاں تھیں۔

"بغیر گھسے وہ فارمولا کیسے حاصل کرے گا" ___ ؟ بلیک زیرو نے اُلجھے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ___ میں سمجھ گیا ___ اب مثال کے طور پر صدر مملکت کسی فارمولے کی فائل
طلب کر لیتے ہیں تو کیا سرداؤد وہ فائل بھیجنے سے انکار کر دیں گے" ___ عمران نے

"ہاں! ___ ایسا تو ہو سکتا ہے ___ لیکن اب مجرم صدر مملکت تک تو پہنچنے
اور انہیں استعمال کرنے سے تو رہے" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"اسی طرح اور شخصیتیں بھی ہو سکتی ہیں۔ کسی اور لیبارٹری کا سربراہ ۔ سرسلطان
ارے ہاں! ___ وزارتِ سائنس و ٹیکنالوجی کے سیکرٹری سرراشد ___ ایسی
اور شخصیتیں بھی فائلیں طلب کر سکتی ہیں بلکہ وہ چاہیں تو کسی مخصوص سائنسدان
بھی بلوا سکتی ہیں" ___ عمران سوچتا چلا گیا۔

"آپ کی یہ بات بھی درست ہے ___ لیکن یہ ایسی شخصیتیں ہیں کہ
بلیک زیرو نے شاید کچھ کہنا چاہا۔ مگر عمران نے اسے درمیان میں ہی ٹوک د

"ہر شخصیت کو کسی نہ کسی طرح استعمال کیا جا سکتا ہے ___ ہم
ہیں ہر پہلو کا خیال رکھنا چاہیے ___ تم ایسا کرو کہ لیبارٹر
میں سرداؤد کے پاس پہنچ جاؤ ___ تم نے ہر وقت وہیں رہنا
تاکہ اگر کوئی ایسی ویسی بات ہو تو کم از کم تم مجھے مطلع کر سکو۔ یہی ایک
صورت ہے"
عمران نے کہا۔

"یہ کام تو سرداؤد خود بھی کر سکتے ہیں" ___ بلیک زیرو نے ک

وہ شاید مسلسل لیبارٹری میں ایک مدہم سی توقع پر بند ہونے سے کترا رہا تھا۔

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے چلو میں سرداؤد سے بات کرتا ہوں" ___
عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹیلیفون اپنی طرف بڑھا لیا۔
اور اس کا رسیور اٹھا کر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس کون بول رہا ہے" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
سرداؤد کے پی۔ اے کی آواز ابھری۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سرداؤد سے بات کراؤ" ___ عمران نے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بہت بہتر جناب ___ ایک منٹ ہولڈ آن رکھیے" ___
پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی
کے بعد دوسری طرف سے سرداؤد کی آواز سنائی دی۔

"عمران بیٹے کیا بات ہے خیریت ہے" ___ سرداؤد کے لہجے
میں تشویش تھی۔

"سرداؤد اس بار ایک ذہین مجرم ہمارے ملک میں کام کر رہا ہے اور اس
کا ٹارگٹ آپ کی لیبارٹری ہے" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری لیبارٹری" ___ سرداؤد نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں اس نے آپ کی لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر لیا ہے ___
لیکن مجھے معلوم ہے وہ عام مجرموں کی طرح آپ کی لیبارٹری میں گھسنے کی حماقت
نہیں کرے گا ___ بلکہ کوئی اور طریقہ استعمال کرے گا" ___
عمران نے کہا۔

"مگر میری لیبارٹری سے وہ کیا حاصل کرنا چاہتا ہے ——" سر داؤد کے لہجے میں گہری پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں —— میرا اندازہ ہے کہ وہ شاید آپ کی لیبارٹری سے کوئی فائل حاصل کرنا چاہتا ہے یا پھر دوسری صورت یہی ہو سکتی ہے کہ وہ کسی مخصوص سائنسدان کو اغوا کرنا چاہتے ہوں گے ——" عمران نے کہا۔

"سائنسدان والا مسئلہ تو شاید ممکن نہیں کیونکہ کچھ صورتِ حال ایسی ہے کہ اس وقت لیبارٹری میں صرف چند ہی سائنسدان موجود ہیں اور وہ بھی ایسے ہیں جن کے اغوا سے کم از کم مجرموں کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا —— البتہ وہ مجھے اغوا کرنا چاہتے ہوں تو دوسری بات ہے ——" سر داؤد نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونے کو تو سب کچھ ہو سکتا ہے —— فارمولے کے سلسلے میں آپ کا کیا اندازہ ہے ——" عمران نے کہا۔

"ہم آج کل کسی ایسے فارمولے پر تو کام نہیں کر رہے —— جس سے مجرم یا کسی دوسری حکومت کو کوئی دلچسپی ہو۔ کیونکہ مجرموں کو یا دوسری حکومتوں کو عام طور پر جنگی نوعیت کے فارمولوں سے دلچسپی ہوتی ہے ——" سر داؤد نے جواب دیا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ لیکن کوئی ایسا فارمولا آپ کی لائبریری یا اسٹاک روم میں موجود ہو جس کا تعلق کسی جنگی ہتھیار سے ہو یا کسی دفاعی نظام سے ——" عمران نے جواب دیا۔

"ایسا کوئی فارمولا نہیں ہے —— میری یہ عادت ہے کہ اگر ایسے کسی فارمولے پر کام ہو تو کام مکمل ہوتے ہی میں فارمولا سمیت وہ ہتھیار سپریم ڈیفنس کونسل کے حوالے کر دیتا ہوں —— البتہ ایک ادھورا فارمولا میرے پاس محفوظ ہے۔ اس کا تعلق جنگی ہتھیار سے ہے لیکن جس حالت میں ہے اس سے کوئی مجرم یا دوسرا سائنسدان کوئی مفاد حاصل نہیں کر سکتا ——" سر داؤد نے جواب دیا۔

"ادھورا فارمولا میں سمجھا نہیں ——" عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"دراصل کافی عرصہ پہلے میری لیبارٹری میں ایک ذہین سائنسدان واجد حسین کرتے تھے۔ انھوں نے اس فارمولے پر کام شروع کیا تھا —— لیکن ابھی فارمولا ادھورا ہی تھا کہ ایک بین الاقوامی سائنسی سیمینار میں شرکت کے لیے انھیں مشرقی جرمن جانا پڑ گیا اور پھر بدقسمتی سے وہ وہاں ایک ٹریفک کے حادثے میں وفات پا گئے —— اس طرح وہ فارمولا ادھورا ہی رہ گیا۔ میں نے ایک بار کوشش کی تھی کہ اس پر مزید کام کیا جائے اور اسے مکمل کیا جائے۔ لیکن بات نہ بن سکی ——" سر داؤد نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ کتنا عرصہ ہوا ہے واجد کو فوت ہوئے ——" عمران نے جواب دیا۔

"تین سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے ——" سر داؤد نے جواب دیا۔

"اوہ اتنے طویل عرصے بعد تو ظاہر ہے اس فارمولے کو حاصل کرنے کوئی نہیں آتا —— بہرحال جو ہو گا سامنے آ جائے گا۔ میں نے آپ کو اس لیے فون کیا ہے کہ ایک تو آپ لیبارٹری کی حفاظت کے سلسلے میں پوری طرح چوکنا ہو جائیں —— دوسری بات یہ کہ اگر کوئی بھی سرکاری یا نیم سرکاری شخصیت آپ کی لیبارٹری سے متعلق کوئی فارمولا یا فائل سرکاری طور پر طلب کرتا

طور پر کسی بھی لحاظ سے طلب کرے تو آپ برائے مہربانی فوراً مجھے اس کی اطلاع دیں گے۔ اگر میں نہ مل سکوں تو آپ ایکسٹو کو فون کر کے پیغام ضرور دیں گے اور جب تک مجھ سے بات نہ ہو جائے آپ نے وہ فائل یا فارمولا کسی حالت میں بھی لیبارٹری سے باہر نہیں نکالنا ——" عمران نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ایسا ہی ہوگا۔ تم بے فکر رہو —— تم نے پہلے چوکنا کر کے اچھا کیا ہے —— اب میں ہر لحاظ سے محتاط رہوں گا ——" سرداؤد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے تھینک یو ——" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

" بلیک زیرو تم ایسا کرو لیبارٹری سے اپنے ممبروں کو ہٹا لو۔ اب ان کا وہاں رکنا بے سود ہے ——" عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے میں ابھی انہیں کال کر کے ہدایات دے دیتا ہوں ——" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" میں اس حبشی سواڈ کا پتہ کرتا ہوں کہ وہ کس پوزیشن میں ہے۔ اب ہمارے پاس مجرموں کو ٹریس کرنے کے لیے وہی ایک کلیو باقی رہ گیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ یہ کلیو بھی ہاتھ سے نکل جائے —— میں وہاں سے سپیشل ہسپتال میں صفدر سے بھی ملتا آؤں گا —— تاکہ اس سے تفصیلات پوچھی جاسکیں کہ وہ کس طرح زخمی ہوا ——" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دانش منزل کے آپریشن روم سے

باہر نکلتا چلا گیا —— اس کا رخ گیراج کی طرف تھا۔ اس نے کار گیراج سے نکالی اور پھر چند لمحوں بعد وہ گیٹ سے باہر سڑک پر آ گیا۔ اس نے کار کا ٹرانسمیٹر آن کر لیا تھا —— تاکہ اگر مجرم پھر ٹیلی کمپیوٹر قسم کی کوئی چیز استعمال کریں تو اس کا بروقت پتہ چل سکے —— اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے تعاقب کی طرف سے پوری طرح ہوشیار تھا —— اور کار جنرل ہسپتال کی طرف تیزی سے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

سر راشد اپنی خوابگاہ میں گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔ وہ آج ہی غیر ملکی دورے سے واپس آئے تھے اور وہاں سے واپس آنے کے بعد وہ رات کو دیر تک دفتر میں بیٹھے اس دورے کی تفصیلی رپورٹ تیار کرتے رہے۔ تاکہ صبح اسے صدر مملکت کے پاس ارسال کر دیا جائے۔ اس لیے انہیں آدھی رات تک دفتر میں مسلسل کام کرنا پڑا۔ جب رپورٹ ختم ہوئی تو انہوں نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر رپورٹ کو کانفیڈنشل باکس میں لاک کر کے باکس انہوں نے دفتر کے خفیہ سیف

میں رکھا اور اس کے بعد وہ ڈھیلے ڈھیلے قدم اٹھاتے دفتر سے باہر آ گئے ــــــ ان کی دفتر میں موجودگی کی وجہ سے ان کا پی۔ اے سیکرٹری اور دیگر عملہ بھی دفتر میں موجود تھا ــــــ جبکہ پورچ میں ڈرائیور بھی مستعد کھڑا تھا۔ سر راشد عملے کے سلاموں کا جواب دیتے ہوئے کار تک پہنچے اور ڈرائیور نے بڑی مستعدی سے آگے بڑھ کر کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور سر راشد سیٹ پر ڈھیر ہو جانے کے انداز میں بیٹھ گئے ــــــ مسلسل کام کرنے کی وجہ سے وہ بری طرح تھک گئے تھے۔

"سر کہاں چلنا ہے ــــــ" ڈرائیور نے بیٹھتے ہوئے مودبانہ لہجے میں پوچھا

"گھر چلو اور اس وقت کہاں جانا ہے ــــــ" سر راشد نے تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ڈرائیور نے خاموشی سے کار آگے بڑھا دی۔ پورچ سے ٹرن کر کے کار دفتر کی وسیع و عریض عمارت کے گیٹ سے نکلی اور پھر سڑک پر تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آفیسرز کالونی کی طرف بڑھتی چلی گئی ــــــ سر راشد نے چونکہ اس عمر تک شادی نہیں کی تھی اور نہ ہی ان کے کوئی عزیز و اقارب ایسے تھے جو ان کے ساتھ رہ سکتے۔ اس لیے وہ ملازموں سمیت کوٹھی میں اکیلے رہتے تھے۔

تھوڑی دیر بعد کار کوٹھی میں پہنچ گئی اور سر راشد کار سے اتر کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھے۔ انھوں نے دفتر کے کپڑے اتار کر نائٹ سوٹ پہنا ــــــ دانتوں کو برش کر کے وہ خوابگاہ میں پہنچ گئے۔ بیڈ کے ساتھ تپائی پر رکھا ہوا دودھ کا گلاس اٹھا کر انھوں نے پیا اور پھر اطمینان سے بستر پر دراز ہو گئے ــــــ نائٹ لیمپ جلا کر انھوں نے کمبل کھینچا اور چونکہ وہ بے حد تھکے ہوئے تھے اس لیے چند ہی لمحوں میں کمرہ ان کے خراٹوں سے

گونج اٹھا ــــــ وہ گہری نیند سو رہے تھے۔

رات آہستہ آہستہ گزرتی چلی جا رہی تھی ــــــ کوٹھی پر ہو کا عالم طاری تھا۔ گیٹ کے قریب اپنے کیبن میں چوکیدار بھی بیٹھا اونگھ رہا تھا کہ اچانک ایک ہلکے سے کھٹکے کی آواز سے وہ چونک اٹھا ــــــ اور کان لگا کر باہر کی آوازیں سننے لگا لیکن جب چند لمحوں تک کوئی آواز سنائی نہ دی تو اس نے ایک بار پھر اونگھنا شروع کر دیا ــــــ اسی لمحے ایک سایہ سا دروازے کے سامنے سے بجلی کی سی تیزی سے گزرا اور چوکیدار کو اونگھ کی وجہ سے اس کے گزرنے کا احساس تک نہ ہو سکا ــــــ آنے والا پھاٹک پر چڑھ کر نیچے کودا تھا۔ چونکہ اس کے پیروں میں ربر سول کے جوتے تھے اور اس نے کودنے میں بھی حتی الامکان احتیاط کی تھی ــــــ اس لیے سوائے ہلکے سے کھٹکے کے اور کوئی آواز پیدا نہ ہوئی ــــــ اور سایہ چوکیدار کے کیبن کے گیٹ کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا ــــــ اس نے سر سے پیر تک سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا ــــــ جب چوکیدار دوبارہ اونگھنے لگا تو وہ سایہ تیزی سے دروازے کے سامنے سے گزرا اور پھر کوٹھی کی بیرونی دیوار کے ساتھ لگ کر تیزی سے عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا ــــــ وہ سامنے کے رخ پر جانے کی بجائے سائیڈ وے سے گزرتا ہوا کوٹھی کے عقب میں پہنچ گیا ــــــ اور چند لمحے وہاں رکنے کے بعد وہ تیزی سے عمارت کی ایک عقبی کھڑکی کی طرف بڑھتا چلا گیا ــــــ اس کھڑکی پر پڑے ہوئے پردوں میں سے نیلے رنگ کی روشنی چھن چھن کر باہر آ رہی تھی ــــــ سیاہ پوش دبے قدموں چلتا ہوا اس کھڑکی تک پہنچ گیا ــــــ کھڑکی کے باہر لوہے کی مضبوط گرل لگی ہوئی تھی ــــــ سیاہ پوش نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک

چھوٹا سا آلہ نکالا ——— جس کے آگے پنسل کی نوک جیسا پوائنٹ تھا
یہ آلہ چھوٹا سا کی طرح تھا ——— سیاہ پوش نے آلے کی نوک
گرل کے ایک کونے میں اس جگہ رکھی جہاں اُسے کھڑکی کی چوکھٹ کے ساتھ
ویلڈ کیا گیا تھا ——— اور آلے کی پشت پر لگا ہوا بٹن دبا دیا ——— آلے
کی نوک سے سُرخ رنگ کی روشنی کی ایک باریک سی لکیر نکلی اور وہ جوڑ
جس کے ساتھ گرل لگی ہوئی تھی پلک جھپکنے میں ختم ہوگیا۔ سیاہ پوش نے
اُسی طرح ایک سائیڈ کے تینوں جوڑ علیحدہ کیے اور پھر جالی کو ایک ہاتھ
سے پکڑ کر اُس نے دوسری طرف بھی یہی عمل کیا اور سالم گرل اس کے
ہاتھوں میں آگئی ——— اس نے گرل کو بڑی احتیاط سے پکڑ کر ایک
طرف زمین پر رکھ کر اُسے دیوار کے ساتھ ملا دیا ——— اندر کھڑکی کھلی ہوئی
تھی اور پردے لہرا رہے تھے ——— نقاب پوش نے آلہ جیب میں رکھا
اور پھر وہ بڑی احتیاط سے اچھل کر کھڑکی پر چڑھا اور کمرے کے اندر کود گیا
سامنے بیڈ پر سر راشد کمبل سینے تک اوڑھے بڑی گہری نیند سو رہے تھے۔
نقاب پوش خاموشی سے چند لمحے انھیں دیکھتا رہا ——— پھر اُس نے
جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبیا نکالی اور اُسے کھول کر اس میں رکھی
ہوئی ایک پیرپن کو موٹے سرے کی طرف سے احتیاط سے پکڑ کر باہر نکالا۔
پن کے باریک سرے کا رنگ بدلا ہوا تھا ——— وہ پن لیے آہستہ سے
آگے بڑھا اور پھر اُس نے سر راشد کے کاندھے کے قریب بازو میں پن کی
نوک چبھو دی ——— سر راشد نیند میں ایک لمحے کے لیے کسمسائے مگر پھر
ساکت ہوگئے۔ سیاہ پوش نے پن کھینچ کر اُسے دوبارہ ڈبیہ میں رکھا اور
پھر دونوں ہاتھوں سے سر راشد کو جھنجھوڑنے لگا ——— مگر سر راشد بے حس و

حرکت پڑے ہوئے تھے ——— سیاہ پوش نے کمبل ایک طرف ہٹایا
اور سر راشد کی دونوں بغلوں میں ہاتھ دے کر اس نے سر راشد کو اٹھا کر کاندھے
پر لادا ——— اور ایک بار پھر وہ کھڑکی میں سے ہوتا ہوا باہر نکلا اور اس
بار وہ سامنے جانے کی بجائے عقبی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے
ایک مخصوص جگہ پر پہنچ کر دیوار کو ہاتھ سے ہلکے سے تھپتھپایا دوسرے لمحے
دوسری طرف سے بھی تھپتھپاہٹ کی آواز سنائی دی اور نقاب پوش
خاموش کھڑا ہوگیا ——— چند لمحوں بعد دیوار پر ایک سر ابھرا اور اس نے
ایک سیڑھی ادھر پھینک دی ——— نقاب پوش سر راشد سمیت سیڑھی
کو پکڑ کر اس پر چڑھتا چلا گیا ——— دیوار کے اوپر پہنچ کر اُس نے سر راشد
کو دیوار پر موجود ایک اور سیاہ پوش کے حوالے کیا۔
"خیال رکھنا یہ بھاگ نہ جائے ——— اسے اسی طرح بے ہوش رکھنا"
سر راشد کو لے آنے والے نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔
"آپ بے فکر رہیں سر ———" دوسرے سیاہ پوش نے کہا اور
دیوار کی دوسری طرف غائب ہوگیا ——— پہلا سیاہ پوش نیچے اتر آیا۔
چند لمحوں بعد دوسرا سیاہ پوش ایک بار پھر دیوار پر نظر آیا ——— اور پھر
وہ سیڑھیاں اترتا نیچے آگیا۔ اس کے نیچے آتے ہی پہلے سیاہ پوش نے تیزی
سے اپنے کپڑے اتارنے شروع کر دیئے اور چند ہی لمحوں بعد وہ صرف زیر جامے
میں کھڑا تھا اس نے جرابیں اور بوٹ تک اتار دیئے تھے۔
"لیزر کٹر تو ہے نا تمھاری جیب میں ———" پہلے نے دوسرے
سے پوچھا۔
"یس باس ———" دوسرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ ـــــ" زیر جامے والے نے کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اس کھڑکی کے پاس پہنچے۔ زیر جامے والا اچھل کر کھڑکی کے اندر چڑھ گیا ـــــ جبکہ دوسرا وہیں کھڑا رہا ـــــ اس نے جھک کر وہ گرل اٹھائی اور اسے کھڑکی کے سامنے رکھ کر اس کے جوڑ سیٹ کرنے لگا۔ جب جوڑ سیٹ ہو گئے تو اندر موجود زیر جامے والے نے دونوں ہاتھ گرل میں ڈال کر اسے پکڑ لیا۔ باہر کھڑے ہوئے نے جیب سے وہی پریس نما آلہ نکالا اور اس کا بٹن دبا کر اس نے جوڑوں پر سرخ روشنی ڈالنی شروع کر دی ـــــ جہاں جہاں روشنی پڑتی وہ جوڑ لگ جاتا ـــــ اسی طرح اس نے سارے جوڑ لگا دیئے تو بٹن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا ـــــ اب گرل واپس اپنی جگہ پر فٹ ہو چکی تھی۔

"جاؤ ہر طرف سے خیال رکھنا ـــــ" اندر موجود زیر جامے والے نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور باہر والا سر ہلاتا ہوا کپڑوں کا تھیلا اٹھا کے تیزی سے دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ چند لمحوں بعد وہ سیڑھی چڑھ کر اوپر دیوار پر پہنچا اور پھر دوسری طرف غائب ہو گیا ـــــ اور دوسرے لمحے سیڑھی بھی دوسری طرف سے کھینچ لی گئی ـــــ زیر جامہ پہنے شخص کھڑکی میں سے کھڑا غور سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا ـــــ جب سیڑھی بھی غائب ہو گئی تو اس نے ایک طویل سانس لیا ـــــ اور پھر کمرے میں پہنچ کر وہ ملحقہ دروازے کی طرف بڑھا ـــــ یہ غسل خانے اور ڈریسنگ روم کا مشترکہ دروازہ تھا۔ دروازہ کھول کر وہ ڈریسنگ روم میں گیا اور اس نے الماری کھول کر اس میں لٹکے ہوئے کئی نائٹ سوٹوں میں سے ایک منتخب کیا ـــــ اسے پہن کر اس نے مڑ کر سائیڈ میں لگے ہوئے بڑے آئینے

میں اپنا جائزہ لیا۔ وہ اس سوٹ میں ہو بہو سر راشد لگ رہا تھا ـــــ سر راشد کا میک اپ اس نے پہلے ہی کر رکھا تھا اس لیے صرف لباس ہی اس نے پہنا تھا ـــــ پھر وہ تیزی سے مڑا اور غسل خانے کی لائٹ بند کر کے بستر پر آیا ـــــ اس نے زیر جامے میں موجود ایک جیب میں سے ایک پتلا مگر لمبا سا کاغذ نکالا اور اسے نائٹ لیمپ کی روشنی میں ہی پڑھنے لگا ـــــ اس کاغذ میں وہ ساری تفصیلات موجود تھیں جو سر راشد کی عادتوں میں شامل تھیں اور جو دو روز میں اس کے آدمیوں نے سر راشد کے خاص ملازموں کو اغوا کر کے ان سے حاصل کی تھیں ـــــ اسے معلوم تھا کہ سر راشد کے دو خاص ملازموں کی جگہ اس کے اپنے آدمی موجود ہیں۔ اس لیے اسے زیادہ فکر نہ تھا ـــــ سر راشد کی گفتگو کا ٹیپ بھی اسے مہیا کیا گیا تھا ـــــ اور اس نے اس ٹیپ کی مدد سے سر راشد کا لہجہ اور گفتگو کرنے کے انداز کی باقاعدہ ریہرسل کی تھی ـــــ چنانچہ جب سر راشد غیر ملکی دورے سے واپس آئے تو وہ سر راشد کو مکمل طور پر کاپی کر چکا تھا۔ اس کے آدمی سر راشد کے دفتر میں بھی موجود تھے اور اسے لمحہ لمحہ کی رپورٹ ملتی رہی تھی ـــــ سر راشد کو دودھ کا گلاس اس کے خاص آدمی نے لا کر دیا تھا جس میں صرف گہری نیند آنے والی دوا کا محلول شامل تھا۔ کیونکہ بے ہوش کر دینے والا محلول ملانے سے دودھ کے ذائقے میں فرق پڑ جاتا تھا ـــــ اور سر راشد ایک لمحے میں اس فرق کو محسوس کر لیتے کیونکہ وہ روزانہ سونے سے پہلے دودھ پینے کے عادی تھے ـــــ اس لیے اس نے سر راشد کو سوئی کی مدد سے بے ہوش کیا تھا۔

کاغذ پہ صبح اٹھ کر دفتر جانے اور پھر دفتر میں بیٹھنے اور کام کرنے کے

اندازکی سب تفصیلی رپورٹ جسے وہ پہلے بھی کئی بار پڑھ چکا تھا ـــــــ ایک بار پھر پڑھا اور اس کے بعد وہ دوسری طرف وہ تفصیلات پڑھنے لگا جس میں سرداوٗد کے ساتھ اُس کے خصوصی تعلقات کا ذکر تھا ـــــــ پھر مطمئن ہو کر اُس نے کاغذ کو دوبارہ زیر جامے کی جیب میں رکھا اور بستر پر سر راشد کے انداز میں ـــــ لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں ـــــــ اس کی آنکھیں بند تھیں لیکن نیند کوسوں دور تھی ـــــــ کیونکہ صبح کا اہم ترین مشن اس کے ذہن میں گردش کر رہا تھا ـــــــ صبح ہوتے ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی جس نے خادموں جیسا لباس پہنا ہوا تھا ـــــــ دبے قدموں اندر داخل ہوا ـــــــ نقلی سر راشد نے کن انکھیوں سے اُسے اندر آتے دیکھا۔ وہ آدمی آہستہ آہستہ چلتا ہوا سائیڈ میں آ کر کھڑا ہوا اور پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"جناب صبح ہو چکی ہے ـــــــ" اس کا لہجہ دھیما اور مؤدبانہ تھا۔ نقلی سر راشد نے آنکھیں کھول دیں۔

"کیا وقت ہوا ہے ـــــــ" سر راشد کے سے انداز میں اُس نے پوچھا۔

"پانچ بجے ہیں جناب ـــــــ" ملازم نے جواب دیا اور سر راشد اٹھ کر بیٹھ گئے ـــــــ انھوں نے ایک بھرپور انگڑائی لی اور پھر نیچے اُتر کر سلیپر پہنے اور غسل خانے کی طرف بڑھنے لگے۔ ملازم مؤدبانہ انداز میں اس کے پیچھے تھا۔

"آپ نے آج سرداوٗد سے ملنے جانا ہے ـــــــ" ملازم نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔ یہ مخصوص فقرہ تھا تاکہ ملازم کو یہ اندازہ ہو سکے کہ اٹھنے والے اصل سر راشد ہیں یا ان کی جگہ ان کا آدمی لے چکا ہے اور سر راشد اگر

نقلی ہیں تو انھیں بھی پتہ چل سکے کہ ملازم ان کا اپنا آدمی ہے۔

"ہاں آج جانا ہے ـــــــ" سر راشد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے باس ـــــــ" ملازم نے اس بار با اعتماد لہجے میں کہا اور سر راشد سر ہلاتے ہوئے غسل خانے میں داخل ہو گئے جبکہ ملازم نے تیزی سے بستر کو درست کرنا شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد سر راشد لباس بدل کر باہر آئے ـــــــ وہ نیلے رنگ کے سوٹ میں تھے۔

"میرے ساتھ آئیے ـــــــ" ملازم نے کہا اور پھر وہ انھیں لیے ہوئے کمرے کے دروازے سے نکل کر راہداری میں آیا اور چند لمحوں بعد وہ ایک اور کمرے میں داخل ہوا ـــــــ یہ ڈائننگ روم تھا۔ ڈائننگ ٹیبل پر بہت سے اخبارات تہہ کر کے رکھ دیئے گئے تھے۔

"آپ صرف انگریزی اخبار پڑھیں گے ـــــــ ناشتے میں دلیہ اور چائے اور بعد میں تین بڑے گھونٹ قہوہ ـــــــ بٹلر ہمارا آدمی نہیں ہے۔ اس لیے احتیاط کیجیے گا ـــــــ" ملازم نے دبے لہجے میں کہا اور سر راشد کے سر ہلاتے ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا ـــــــ چند لمحوں کے بعد بٹلر اندر داخل ہوا اس نے جھک کر سر راشد کو سلام کیا اور پھر ناشتے کا سامان میز پر لگانے لگا ـــــــ نقلی سر راشد نے ناشتہ کیا اور جب سامان اٹھا لیا گیا تب وہ اخبار پڑھنے میں مصروف ہو گئے یہاں تک کہ سات بج گئے تو ڈرائیور اندر داخل ہوا۔

"سر دفتر کا وقت ہو گیا ہے ـــــــ" ڈرائیور نے کہا۔

"اوہ اچھا چلو ـــــــ" نقلی سر راشد نے کہا اور پھر وہ ڈرائیور کے

پیچھے چلتے ہوئے پورچ میں آئے اور چند لمحوں بعد ان کی کار کوٹھی سے باہر نکل کر دفتر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

سر داؤد اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھے کہ اچانک ساتھ پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی ——— سر داؤد نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ———" سر داؤد نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر راشد آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں ———" دوسری طرف سے پی۔ اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ سر راشد ——— بات کراؤ ———" سر داؤد نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہیلو داؤد سناؤ کیا حال ہیں ———" چند لمحوں بعد سر راشد کی بے تکلفانہ آواز سنائی دی۔ سر راشد اور سر داؤد کے تعلقات دوستی کی حدود سے نکل کر بے تکلفی کی حدود میں تھے کیونکہ وہ کلاس فیلو رہے تھے۔

"راشد تم تو غیر ملکی دورے پر گئے ہوئے تھے مجھے تو یہی اطلاع ملی تھی۔" سر داؤد نے بھی اسی طرح بے تکلفانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں کل آیا ہوں ——— کل تو سارا وقت رپورٹ لکھنے میں لگ گیا۔ اس لیے آج دفتر آتے ہی میں نے تمہیں فون کیا ہے۔ مجھے فکر تھی کہ اولڈ مین کہیں اس دنیا سے بھی نہ گزر گیا ہو ———" سر راشد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جب بھی جائیں گے اکٹھے جائیں گے فکر نہ کرو ——— ہاں کیسے یاد کیا تھا ———" سر داؤد نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"فون اس لیے کیا تھا کہ مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ کچھ ایسی سرگرمیاں جاری ہیں ——— جس سے ہمارے سائنسی فارمولے خطرے میں ہیں ———" سر راشد نے کہا۔

"ہاں راشد ہمیں اطلاع صبح ملی ہے۔ ایکسٹو کو بھی یہی اطلاعات ملی ہیں اور انہوں نے مجھے اس سلسلے میں ہوشیار رہنے کے لیے کہا ہے ———" سر داؤد نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا پھر تو معاملہ سیریس ہوگا ———" سر راشد کے لہجے میں تشویش تھی۔

"اتنا بھی نہیں بہرحال تم جانتے ہو ایکسٹو جس کام کے پیچھے پڑ جائے پھر سارے مسائل خود ہی حل ہو جاتے ہیں ———" سر داؤد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ تو ہے لیکن پھر بھی مجھے فکر تو ہو گئی ——— آخر میرے سیکشن کا مسئلہ ہے۔ کوئی بات ہوئی ساری ذمہ داری مجھ پر آ پڑے گی ——— ایکسٹو نے کچھ تفصیلی ہدایات بھی دی ہوں گی ———" سر راشد نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں دی تو ہیں لیکن تم جانتے ہو فون پر ......" سر داؤد نے ٹالتے ہوئے کہا۔

"اوہ میں سمجھ گیا۔ واقعی یہ باتیں فون پر نہیں ہو سکتیں لیکن مجھے تشویش رہے
گی ـــــــ اچھا میں خود تمہارے پاس آجاتا ہوں۔ وہیں بیٹھ کر خاص لائحہ عمل
تیار کرنا چاہیے ـــــــ" سر راشد نے کہا۔

"ٹھیک ہے آجاؤ۔ پھر تفصیلی باتیں ہوں گی ـــــــ" سر داؤد نے کہا۔

"او کے میں آ رہا ہوں ـــــــ" سر راشد نے جواب دیا۔

"میں کہلا دیتا ہوں تم آجاؤ ـــــــ" سر داؤد نے کہا اور سر راشد نے
رابطہ ختم کر دیا۔ سر داؤد نے بھی رسیور رکھ دیا اور پھر انھوں نے انٹر کام کا
رسیور اٹھایا اور ایک بٹن دبا دیا۔

"یس سر سیکشن ون ـــــــ" دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز
سنائی دی۔

"سر راشد سیکرٹری وزارت سائنس و ٹیکنالوجی آرہے ہیں انھیں میرے
پاس پہنچا دینا ـــــــ اور سنو سپیشل وے سے لے آنا ـــــــ" سر داؤد
نے کہا۔

"او کے سر ـــــــ" دوسری طرف سے کہا گیا اور سر داؤد نے رسیور
رکھ کر دوبارہ فائل پر نظریں جما دیں۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور سر راشد مسکراتے ہوئے اندر
داخل ہوئے اور سر داؤد بھی مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے ـــــــ
دونوں نے بڑے گرمجوش انداز میں مصافحہ کیا اور پھر سر راشد سامنے والی
کرسی پر بیٹھ گئے ـــــــ انھوں نے تاریک شیشوں والی عینک
لگا رکھی تھی۔

"دورہ کیسا رہا ـــــــ" سر داؤد نے فائل بند کر کے ایک طرف

رکھتے ہوئے کہا۔

"باقی تو سب ٹھیک رہا ـــــــ البتہ میری آنکھیں خراب ہو گئیں ہیں۔
سوزش سی ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر کو چیک کرانے کا پروگرام بنا رہا ہوں ـــــــ"
سر راشد نے آنکھوں پر لگائی ہوئی عینک اتارتے ہوئے کہا اور پھر انھوں
نے جیب سے رومال نکال کر عینک کے شیشے صاف کیے اور عینک دوبارہ
آنکھوں پر لگا لی ـــــــ سر داؤد نے دیکھا کہ واقعی سر راشد کی آنکھیں
بھاری بھاری تھیں۔

"ہاں اب بتاؤ ایکسٹو کا ذکر سن کر تو مجھے بے حد تشویش ہو گئی ہے۔
اس کا مطلب ہے حالات میری توقع سے زیادہ سنگین ہیں ـــــــ" سر راشد
نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور سر داؤد نے عمران کی طرف سے ملنے والی تمام
ہدایات دہرا دیں۔ چونکہ سر سلطان کے علاوہ وہ واحد باہر کے آدمی تھے
جو جانتے تھے کہ عمران ہی اصل ایکسٹو ہے ـــــــ اس لیے انھوں نے جان
بوجھ کر عمران کا نام لینے کے بجائے ایکسٹو کا نام لیا تھا۔

"لیکن آخر مجرم یہاں سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں تم نے اس بات پر
غور کیا ـــــــ" سر راشد نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"میں نے بہت غور کیا ہے مگر میری سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی۔ میرے
پاس ایسے کسی فارمولے پر کام نہیں ہو رہا جس سے مجرموں کو ذرا برابر بھی
دلچسپی ہو ـــــــ اور نہ ہی ایسا کوئی سائنسدان ہے جسے اغوا کیا جا سکے۔
اب لے دے کے ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ وہ مجھے ہی اغوا کرنا
چاہتے ہوں ـــــــ" سر داؤد نے کہا۔

"تم جیسے بوڑھے کو اغوا کر کے انھوں نے اچار ڈالنا ہے نہیں کوئی

اور چکر ہو گا —— تمہارے پاس واقعی کوئی فارمولا نہیں ہے ——" سر راشد نے کہا۔

"ہاں تم جانتے ہو کہ میں فارمولا مکمل ہوتے ہی اُسے سپریم ڈیفنس کونسل کے حوالے کر دیتا ہوں —— اپنے پاس نہیں رکھتا۔ بس ایک ادھورا فارمولا ضرور موجود ہے۔ اس کا خالق سائنسدان تاراک میں ٹریفک کے حادثے میں مر چکا ہے —— میں نے بھی اس پر غور کیا تھا لیکن کوئی بنیادی بات سمجھ میں نہیں آئی —— اس لیے میں نے اُسے رکھ دیا تاکہ کبھی بالکل فرصت ہوگی تو اُسے غور سے پڑھوں گا۔ اب ظاہر ہے وہ ادھورا فارمولا کسی کے کام کا نہیں ہے ——" سر داؤد نے کہا۔

"ادھورا فارمولا۔ ارے تم واجد حسین سائنسدان کی تو بات نہیں کر رہے جو ٹریفک کے حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا ——" سر راشد نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل وہی ——" سر داؤد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے تو ذکر نہیں کیا کہ وہ کسی فارمولے پر کام کر رہا تھا اور وہ ادھورا رہ گیا ——" سر راشد نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

"جب تک فارمولا مکمل نہ ہو اس کا ذکر کیا کروں ——" سر داؤد نے جواب دیا۔

"تم نے میرا اشتیاق بڑھا دیا ہے —— واجد حسین تو بے حد ذہین سائنسدان تھا۔ اگر وہ کسی فارمولے پر کام کر رہا تھا تو وہ کوئی خاص ہی چیز ہو گا کیا تم مجھے وہ ادھورا فارمولا دکھا سکتے ہو۔ میں خود دیکھنا چاہتا ہوں ——" سر راشد نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"ہاں کیوں نہیں دکھا سکتا ——" سر داؤد نے مسکراتے ہوئے کہا اور انھوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

"یس سیکشن دس ——" دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"رضا علی لیبارٹری کی ریکارڈ الماری کے نچلے خانے میں ایک فائل ہے۔ جس پر ڈی فور لکھا ہوا ہے۔ وہ فائل میرے دفتر میں بھجوا دو ——" سر داؤد نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"بہتر باس ابھی بھجواتا ہوں ——" دوسری طرف سے کہا گیا اور سر داؤد نے رسیور رکھ دیا۔

"اچھا یہ تو ہوتا رہے گا۔ بتاؤ کیا پیو گے ——" سر داؤد نے کہا۔

"پہلے فائل دیکھوں گا پھر بتاؤں گا —— تم جانتے ہو جب مجھے کسی بات کا اشتیاق ہو جائے تو میں باقی ہر چیز بھول جاتا ہوں ——" سر راشد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو ایسے ہی سہی —— ویسے تمھیں فائل دیکھ کر مایوسی ہوگی۔ اس میں کوئی بنیادی نکتہ ہی درج نہیں ہے جس کی بنیاد پر آگے بڑھا جائے۔ بس چند ابتدائی تفصیلات ہیں۔ مجھے تو یوں محسوس ہوا جیسے واجد حسین کسی خاص جنگی ہتھیار پر کام کر رہے تھے —— اگر وہ زندہ رہتے تو شاید کوئی نئی ایجاد سامنے آ جاتی ——" سر داؤد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چلو دیکھ لیں گے ——" سر راشد نے کہا۔

اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان فائل ہاتھ میں لئے اندر داخل ہوا۔ اُس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں جھک کر سر داؤد اور سر راشد کو سلام کیا اور پھر اُس نے فائل سر داؤد کے سامنے رکھ دی۔

"ٹھیک ہے جاؤ ــــــ" سر داؤد نے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

"تو بھئی دیکھ لو اور اپنا اشتیاق مٹا لو ــــــ" سر داؤد نے ہنستے ہوئے فائل سر راشد کے سامنے رکھ دی۔

" سر راشد نے فائل اٹھائی اور پھر اُسے کھول کر پڑھنے لگا۔

" روشنی کم ہے یا میری آنکھیں خراب ہیں۔ ذرا یہ ٹیبل لیمپ جلانا سر راشد نے کہا اور سر داؤد نے میز پر رکھے ہوئے ٹیبل لیمپ کو جلا دیا اور پھر اُسے کھینچ کر اس کا بلب والا حصّہ فائل کے اوپر جھکا دیا ــــــ اب فائل پر تیز روشنی پھیل گئی۔

سر راشد نے عینک کی کمانی کو پکڑ کر درست کیا اور فائل پر جھک گئے ان کا ایک ہاتھ کمانی کو پکڑے ہوئے تھا۔ وہ بڑے غور سے فائل کا مطالعہ کر رہے تھے۔ جب انھوں نے صفحہ پڑھ لیا تو پھر انھوں نے دوسرا الٹ دیا سر داؤد انھیں چند لمحے غور سے دیکھتے رہے پھر انھوں نے اپنی پہلی والی فائل کھول لی۔ اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گئے۔

سر راشد کو ڈی فور فائل پڑھنے میں آدھا گھنٹہ لگ گیا ــــــ پھر انھوں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی ــــــ اور اُسے سر داؤد کے سامنے بڑی لاپرواہی سے پھینکتے ہوئے کہا۔

واقعی اس میں تو کچھ بھی نہیں۔ بس کچھ ابتدائی تفصیلات ہیں ــــــ" سر راشد کے لہجے میں مایوسی تھی۔

میں نے تو پہلے ہی کہا تھا ــــــ" سر داؤد نے مسکراتے ہوئے کہا اور فائل اٹھا کر اُسے میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"ہاں اب تمھارا اشتیاق تو ختم ہو گیا ــــــ اب بتاؤ کیا پیو گے ــــ" سر داؤد نے کہا۔

"تمھیں معلوم ہے کہ مجھے ہاٹ کافی پسند ہے۔ بس وہی منگوا لو ــــــ" سر راشد نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

اور سر داؤد نے سر ہلاتے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر دو ہاٹ کافی بھیجنے کے لیے کہا۔ چند لمحوں بعد کافی آگئی اور وہ دونوں کافی پینے کے دوران لیبارٹری کی حفاظت کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔

" تم بے فکر رہو راشد لیبارٹری میں میری اجازت کے بغیر مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی ــــــ یہی بات میں نے ایکسٹو کو بھی کی تھی ــــــ" سر داؤد نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" یہ تو میں بھی جانتا ہوں لیکن پھر بھی احتیاط اچھی چیز ہے ــــــ اچھا ایک وعدہ کرو کوئی خاص بات ہو تو ایکسٹو کو بتانے کے ساتھ ساتھ مجھے بھی ضرور بتانا ــــــ" سر راشد نے کہا۔

" او۔ کے بتا دوں گا ــــــ" سر داؤد نے حامی بھرتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے مجھے اجازت ــــــ میں نے صدر مملکت سے ملاقات کرنی ہے اور وقت ہوا چاہتا ہے ــــــ" سر راشد نے اٹھتے ہوئے کہا اور سر داؤد بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ خود انھیں چھوڑنے کمرے سے باہر آئے ــــــ مصافحہ کر کے سر راشد ایک آدمی کی رہنمائی میں آگے بڑھتے چلے گئے جبکہ سر داؤد واپس اپنے کمرے میں آ کر دوبارہ فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گئے ــــــ انھیں ایک لمحے کے لیے بھی اس بات کا خیال تک نہ آیا کہ لاکھ احتیاط کے باوجود مجرم اپنا وار کر کے واپس

بھی چلا گیا ——— اور ان کی ساری حفاظتی تدابیر دھری کی دھری رہ گئیں ہیں۔

عمران نے کار جنرل ہسپتال کی پارکنگ میں روکی اور پھر مین گیٹ کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ سیدھا انکوائری آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ انکوائری پر اس وقت ایک خوبصورت اور حسین لڑکی کھڑی لوگوں کے تابڑ توڑ سوالات کا جواب دینے میں مصروف تھی ——— عمران خاموشی سے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد جب باقی لوگ اپنی مطلوبہ معلومات حاصل کرنے کے بعد چلے گئے تو وہ عمران کی طرف متوجہ ہوئی ——— مسلسل جواب دیتے دیتے اس کے خوبصورت ——— چہرے پر اس وقت بیزاری اور اکتاہٹ کے آثار نمایاں تھے۔

"جی فرمائیے ———" لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ لہجے میں ہلکی سی جھنجھلاہٹ تھی۔

"میں بیمار ہوں مسیحا کی تلاش میں ہوں ———" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بیمار ہیں ——— مگر مجھے تو آپ اچھے بھلے نظر آ رہے ہیں ——— کیا بیماری ہے آپ کو ———؟" لڑکی نے غور سے عمران کو سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ آپ نے شعر تو سنا ہوا ہوگا کہ ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق ———" عمران نے شعر سنانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"بس بس ——— یہ شاعری اپنے پاس رکھیے ——— آپ اپنی بیماری بتلائیے تاکہ میں آپ کو متعلقہ وارڈ میں بھیج سکوں" ——— لڑکی نے اکتاتے ہوئے لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"میرے دماغ میں روشنی بھری ہوئی ہے ——— دل میں سوز و گداز کی زیادتی ہے ——— آنکھوں سے زیادہ نظر آتا ہے۔ کانوں کو آپ کی آواز انتہائی میٹھی اور شیریں لگتی ہے ——— پھیپھڑوں کا پھیلاؤ زیادہ ہے ——— پیٹ میں کوئی بات ہضم نہیں ہوتی ——— ٹانگوں میں چلنے کی سکت زیادہ ہے۔ کم بخت تھکتی ہی نہیں ——— ہاتھوں کو چھیڑ چھاڑ کی عادت پڑ گئی ہے ———" عمران نے باقاعدہ ایک ایک عضو کی بیماری تفصیل سے گنوانی شروع کر دی۔

"اور زبان کو بواسیر ہے" ——— لڑکی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ارے آپ تو واقعی بیماری شناس معلوم ہوتی ہیں" ——— عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"دیکھو مسٹر ——— میں کوئی فلرٹ نہیں ہوں ——— تم اپنا وقت ضائع کر رہے ہو ——— دماغ میں روشنی ——— دل میں سوز و گداز ——— کانوں کو آواز میٹھی کیا بکواس ہے" ——— لڑکی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں ایک پھل ہوتا ہے۔ جیسے سنگترے کی نسل کا اُسے فلڑ کہتے ہیں۔ خوب سُرخ ہوتا ہے۔ اندر سے باہر سے سُرخ ہو سکتا ہے۔ آپ بھی اُسی قبیلے سے تعلق رکھتی ہوں ——— ویسے ایک بات ہے آپ کا چہرہ بے حد خوبصورت ہے بشرطیکہ آپ اپنے چہرے پر غصے کے تاثرات نہ اتاریں ——— میں شرط لگا سکتا ہوں کہ اگر آپ کو مقابلہ حسن میں شرکت کا موقع ملے اور آپ اپنے چہرے پر ذرا سی مسکراہٹ طاری کرلیں ——— تو یہ مقابلہ بلا مقابلہ جیت سکتی ہیں "۔ عمران نے باقاعدہ تعریف شروع کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ آپ بے حد شریر ہیں۔ آخر آپ کو پوچھنا کیا ہے ——— " لڑکی کے چہرے سے یک لخت غصہ اور جھنجلاہٹ غائب ہوگئی اور اس نے چہرے پر مسکراہٹ طاری کرلی ——— اور کیوں نہ کرتی مقابلہ حسن جو جیتنا تھا۔

آپ کا نام و پتہ ——— بشرطیکہ آپ کے والد اور بھائی مولا جٹ قسم کے لوگ نہ ہوں۔ ایسے لوگوں سے مجھے بے حد ڈر لگتا ہے ——— " عمران نے جواب دیا۔

" کیا یہ ضروری ہے کہ میں آپ کو اپنا نام و پتہ بھی بتا دوں اور آپ فکر نہ کریں میرے والد وفات پا چکے ہیں اور بھائیوں جیسی نعمت سے محروم ہوں ——— " لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ عمران کو تسلی دینے جیسا تھا۔

" اوہ سچ سچ بڑا افسوس ہوا۔ بھائی تو واقعی بڑی نعمت ہوتے ہیں "۔ عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی کاش میرا کوئی بھائی ہوتا۔ بہرحال آپ کا مسئلہ تو حل ہو جاتا ہے نا ——— آپ ڈرتے ہیں ناں بھائیوں سے "۔ لڑکی نے آخر میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ افسوس نہ کریں۔ مجھے ہی اپنا بھائی سمجھ لیں ——— اور میں برادرِ یوسف ثابت نہیں ہوں گا۔ بلکہ آپ کے عاشقوں کے لیے واقعی مولا جٹ ہی بن کر دکھاؤں گا ——— " عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" یو شٹ اَپ نانسنس ——— " لڑکی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا جملہ اس کی توقع کے برعکس ہو گیا تھا۔

" ارے ارے اپنے بھائی کو ڈانٹ رہی ہیں ——— اور وہ بھی انگریزی میں۔ کچھ خدا کا خوف کیجیے ——— " عمران نے کہا۔

" میں کہتی ہوں آپ دفع ہو جائیں ورنہ میں گارڈ کو بلالوں گی اور آپ کو دھکے دے کر نکال دیا جائے گا ——— " لڑکی نے انتہائی غصیلے انداز میں کہا۔ اس کے چہرے پر طاری ہونے والی مسکراہٹ یک لخت غائب ہوگئی تھی۔

اُسی لمحے قریب سے گزرتا ہوا ایک ڈاکٹر اچانک ٹھٹھک کر رک گیا وہ ایک لمحے غور سے عمران کو دیکھتا رہا ——— پھر تیز تیز قدم اٹھاتا معلومات والے کمرے میں آگیا۔ ڈاکٹر کو دیکھتے ہی لڑکی بُری طرح بوکھلا گئی۔ اُس نے تیزی سے ڈاکٹر کو سلام کیا۔

" عمران صاحب آپ اور یہاں ——— " ڈاکٹر نے لڑکی کی طرف توجہ دیئے بغیر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ارے ڈاکٹر دلاور آپ۔ بھئی حد ہو گئی۔ صبح سے پوچھ رہا ہوں کہ

ڈاکٹر دلاور کہاں ملیں گے ——— مگر یہ صاحبہ کہتی ہیں اس نام کے ڈاکٹر تو یہاں ہسپتال میں ہیں ہی نہیں ——— آپ بڑے گم نام قسم کے ڈاکٹر ہیں شاید ———" عمران نے ڈاکٹر دلاور کو دیکھتے ہی کہا۔

"میں گم نام ہوں ——— کیوں مذاق کر رہے ہیں آپ۔ اگر ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ ہی گم نام ہے تو پھر میں تو یہ مان ہی نہیں سکتا کہ وحیدہ مجھے نہ جانتے کیوں وحیدہ ———" ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ چونکہ عمران کی طبیعت کو اچھی طرح جانتے تھے اس لیے وہ اس کی حرکت کو سمجھ گئے تھے۔

"جج۔ جج۔ جناب یہ تو ......" لڑکی اتنی بوکھلا گئی کہ اس سے بات ہی نہ ہو سکی۔

"چھوڑیں عمران صاحب میں آپ کی عادت اچھی طرح جانتا ہوں آپ نے اس بیچاری کو بانس پر چڑھا کر نیچے پھینکا ہو گا ———" ڈاکٹر دلاور نے عمران کا بازو پکڑ کر باہر کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے غضب خدا کا اتنا بہتان کیوں محترمہ میں نے آپ کو بانس پر چڑھا دیا ہے ———" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں مڑ کر لڑکی سے کہا۔ اور لڑکی کا چہرہ تیزی سے رنگ بدلنے لگا۔

ارے چلیں بھی سہی۔ خواہ مخواہ اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرتے رہتے ہو ———" ڈاکٹر دلاور نے اب سارے تکلفات چھوڑ دیئے تھے

"اچھا یار چلو بھلے ہسپتال میں آئے ہیں ——— چاہے آکسیجن ٹینٹ میں جا پھینکو چاہے مردے خانے ———" عمران نے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"تم چلو تو سہی پھر دیکھو تمہیں کہاں پھینکتا ہوں ———" ڈاکٹر دلاور

نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ چلتے ہوئے ڈاکٹر دلاور کے دفتر میں پہنچ گئے۔

"اب پہلے بتاؤ کہ کیا پیو گے ٹھنڈا یا گرم ———" ڈاکٹر دلاور نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہ ٹھنڈا نہ گرم بلکہ معتدل پیوں گا ———" عمران نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"معتدل وہ کیا ہوتا ہے ———" ڈاکٹر دلاور نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یار تم کیسے ڈاکٹر ہو ٹھنڈا گرم جانتے ہو معتدل نہیں جانتے۔ شربت بزوری معتدل ہوتا ہے ———" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شربت بزوری تم سے تو بات کرنی ہی حماقت ہے ———" ڈاکٹر دلاور نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر دفتر میں رکھا ہوا فریج کھولا اور اسی میں سے دو بوتلیں نکال کر انہیں کھولا اور گلاسوں میں ڈال کر ایک اپنے سامنے رکھ لیا اور ایک گلاس عمران کی طرف کھسکا دیا۔

"ہاں اب بتاؤ کیسے آنا ہوا اور تم میرے پاس براہ راست کیوں نہیں آئے۔ وہاں کیوں اٹک گئے تھے ———" ڈاکٹر دلاور نے کہا۔

جب پہلے بڑے بڑے ڈاکٹر لٹکے ہوتے ہوں وہاں مجھ جیسا مرنجان مرنج قسم کا مریض کیسے اٹک سکتا ہے ——— میں تو صرف اس کا نام و پتہ پوچھ رہا تھا ———" عمران نے کہا۔

"نام و پتہ پوچھ رہے تھے کیوں زیادہ پسند آ گئی ہے ———" ڈاکٹر دلاور نے کہا۔

"مصنّف کے لیے ضروری نہیں کہ وہ صرف پسندیدہ لوگوں کے نام و پتے پوچھے ——" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مصنّف۔ ارے تم کب سے مصنّف بن گئے۔ کیا جاسوسی ناولیں لکھنی شروع کر دی ہیں ——" ڈاکٹر دلاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ان کے لکھنے سے کیا ملتا ہے —— میں نے ایک اور چکر سوچا ہے۔ ملک کی تمام حسیناؤں کے نام و پتوں کی ڈائرکٹری مرتب کر رہا ہوں مگر اسے چھپواں گا نہیں بلکہ اپنے پاس رکھوں گا —— پھر میرے گھر کے باہر عاشقوں کا میلہ ہوگا اور ایک سو روپے فی پتہ —— لو لو کیسا بزنس ہے۔ لاکھوں روپے کماؤں گا ——" عمران نے پلاننگ بتاتے ہوئے کہا۔

"بزنس تو واقعی خوب ہے۔ لیکن ان حسیناؤں کے والدین۔ اور بھائی قسم کے لوگوں نے فی پتہ پانچ پانچ گولیاں مارنی ہیں ——" ڈاکٹر دلاور نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا —— تم نے میرا بزنس تباہ کرا دیا ——" عمران نے افسوس بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسی مایوسی تھی جیسے اس کے کروڑوں روپے ڈوب گئے ہوں۔

"اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کہ ادھر کا چکر کیسے لگا ——" ڈاکٹر دلاور نے کہا۔

"ہوٹل قلوپطرہ میں ایک آٹھ فٹ لمبے حبشی کو میں نے ٹانگیں تڑواتے ہوئے دیکھا —— مجھے بڑا افسوس ہوا کہ اللہ نے اتنی لمبی ٹانگیں اُسے دیں اور وہ ان کی قدر نہ کر سکا —— ادھر سے گزر رہا تھا کہ میں نے سوچا چلو اس سے مل لوں۔ تاکہ پتہ تو چلے کہ ٹانگیں ٹوٹنے کے بعد حبشی کیسے لگتے

ہیں ——" عمران نے کہا۔

"اوہ تم سوازو کی بات کر رہے ہو۔ وہ لمبا تڑنگا —— دیو ہیکل حبشی سے واقعی میرے وارڈ میں لایا گیا تھا۔ اُس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹی ہوئی تھیں۔ [illegible] وہ تو چلا گیا ——" ڈاکٹر نے کہا۔

"چلا گیا۔ کیا بغیر ٹانگوں کے ——" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بغیر ٹانگوں کے نہیں۔ کچھ غیر ملکی آئے تھے وہ سیکرٹری وزارت صحت [illegible]ار خان صاحب کا رقعہ لائے تھے اور انھوں نے فون بھی کیا تھا کہ اس [illegible]ی کو ڈسچارج کر دیا جائے۔ چنانچہ میں نے کر دیا اور وہ اُسے لے کر چلے گئے۔" ڈاکٹر دلاور نے کہا۔

"وقت کی بات ہے ——" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی آدھا گھنٹہ پہلے میں نے اس کی ہڈیاں جوڑ کر انھیں پلستر کر دیا تھا۔ اُسے ایک بڑی ویگن میں ڈال کر لے گئے ہیں —— اور میں اس بات پر [illegible]ان تو ہوا تھا کیونکہ ویگن انھوں نے عقبی دروازے پر کھڑی کی تھی اور وہیں سے وہ اُسے لے گئے تھے —— مگر تاجدار خان صاحب کے فون کی وجہ سے میں خاموش رہا ——" ڈاکٹر دلاور نے جواب دیا۔

"اوہ مگر تاجدار خان کا اس حبشی سے کیا تعلق —— وہ رقعہ ہے تمہارے [illegible]ں ——" عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں وہ تو میں نے انھیں واپس کر دیا تھا ——" ڈاکٹر دلاور نے کہا۔

"کیا تم تاجدار خان صاحب کی آواز پہچانتے ہو ——" عمران نے [illegible]سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں اچھی طرح۔ وہ ہمارے محکمے کے باس ہیں۔ فون پر وہی تھے ——"

کہ ان کا اصل مشن کیا ہے ـــــ بہرحال وہ مطمئن تھا کہ جو بھی مشن ہو
اس کے لیے انھیں لیبارٹری میں جانا ہی پڑے گا ـــــ اسے سردلو
کی صلاحیتوں پر پورا بھروسہ تھا کہ وہ مشکوک ہوتے ہی فوراً اسے فون
کریں گے۔ یہی سوچ کر وہ فلیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"مادام ـ مادام ہم کامیاب ہو گئے ـــــ کامیاب ہو گئے" ـــــ
ہائی برڈ نے خوشی سے اچھل کر دروازے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔
"اچھا وہ کیسے اتنی جلدی ـــــ" مادام نے خوشی سے اچھل کر کھڑے
ہوتے ہوئے کہا۔
"ہاں بس اتفاق ہے کہ کام بن گیا ـــــ" ہائی برڈ نے جیب سے
وہی عینک نکالی جو اس نے سر راشد کے میک اپ میں پہنی ہوئی تھی
اور پھر اس نے اس کی کمانی کے کونے کو کسی پیچ کی طرح کھولنا شروع کیا
اور اس کے بعد اس نے کمانی کے سرے کو زور سے جھٹکا ـــــ دوسرے

لمحے ایک باریک سی فلم رول کی ہوئی باہر آ گئی۔
"یہ لو فائل کی مکمل فلم ـــــ" ہائی برڈ نے فلم مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
"ارے واقعی ـــــ مگر یہ ہوا کیسے" ـــــ مادام نے حیرت بھرے لہجے
میں فلم کو دیکھتے ہوئے کہا اور ہائی برڈ نے بتایا کہ سر راشد کے میک اپ میں یہ
عینک پہننے میں سرداؤد سے ملنے چلا گیا ـــــ وہاں اس فارمولے کا ذکر
آیا ـــــ میں نے اسے دیکھنے کی خواہش کی۔ انتظام میں پہلے کر کے گیا تھا۔
چنانچہ سرداؤد کے سامنے میں نے اس میں موجود جدید ترین کیمرے کو آن
کر دیا اور فلم تیار ہو گئی" ـــــ ہائی برڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"مگر اس کے لئے تو تیز روشنی چاہیئے" ـــــ مادام نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
"میں نے ٹیبل لیمپ جلوا لیا تھا ـــــ کام ہو گیا" ـــــ ہائی برڈ نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ ویری گڈ ـــــ ہائی برڈ ویری گڈ! ـــــ تم واقعی ہائی برڈ ہو ـــــ اونچی
اڑانیں کرتے ہو ـــــ جس فلم کے لئے ایکریمیا کی سیکرٹ سروس سر ٹکراتی
پھری، وہ فلم تم نے اتنی آسانی سے حاصل کر لی ـــــ ویری گڈ! ـــــ تم
واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو ـــــ بہت خوب ہائی برڈ!
بہت خوب" ـــــ مادام کا چہرہ خوشی اور مسرت کی شدت سے
چمکا پڑ رہا تھا۔
"اب مسئلہ ہے یہاں سے فوراً نکلنے کا" ـــــ ہائی برڈ نے سنجیدہ ہوتے
ہوئے کہا۔
"تو کیا ہوا۔ نکل چلتے ہیں۔ سیٹیں ریزرو کروا لو" ـــــ مادام نے کہا۔

"اتنا آسان نہیں ہو سکتا ہے۔ سیکرٹ سروس نے ایئرپورٹ پر آدمی بھیج رکھے ہوں ۔۔۔۔۔ اور پھر تمہارے سوانزو کا بھی مسئلہ ہے۔ اس کی ٹانگیں پلستر شدہ ہیں وہ تو فوراً نگاہوں میں آجائے گا ۔۔۔۔۔" ہائی برڈ نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی اس کے متعلق کچھ سوچنا پڑے گا ۔۔۔۔۔" مادام نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ کا طوطا پال رکھا ہے تم نے ۔۔۔۔۔ گولی مار کر پھینک دو اور ویسے بھی اب ٹانگیں ٹوٹنے کے بعد وہ تمہارے کس کام کا رہا۔ لڑنے کی حالت تم نے دیکھ لی ۔۔۔۔۔" ہائی برڈ نے کہا۔

"تم تو خواہ مخواہ اس سے جلتے ہو۔ وہ حبشی بڑا خطرناک تھا۔ بہرحال میں نے اس پر بے حد محنت کی ہے اور آج تک اس نے کبھی کسی سے مار نہیں کھائی ۔۔۔۔۔ اب ذرا مزید ٹریننگ لے لے گا ۔۔۔۔۔" مادام نے تلخ لہجے میں کہا۔

"چلو تمہاری مرضی لیکن اب ۔۔۔۔۔ اسے یہاں سے کیسے لے جائیں ۔۔۔۔۔" ہائی برڈ نے کہا۔

"لے جانے کی کیا ضرورت ہے وہ یہاں اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتا ۔۔۔۔۔ جب ٹھیک ہو جائے گا آجائے گا۔ ہم دونوں نکل چلتے ہیں ۔۔۔۔۔" مادام نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے اس طرح کسی کو ہم پر شک نہ ہو گا ۔۔۔۔۔" ہائی برڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اس سرداسنڈ کا کیا کیا تم نے ۔۔۔۔۔" مادام نے اچانک کسی خیال

کے تحت پوچھا۔

"کرنا کیا ہے۔ بندھا ہوا پڑا ہے ۔۔۔۔۔ اسے مارنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ جس وقت ہمارا جہاز یہاں سے پرواز کرے گا۔ ہمارے آدمی اسے بے ہوش کر کے کسی پارک میں پھینک دیں گے ۔۔۔۔۔" ہائی برڈ نے جواب دیا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے پھر اب چلنے کا بندوبست ہونا چاہیے۔ میں چاہتی ہوں پہلی فرصت میں یہاں سے نکل چلیں ایسا نہ ہو کہ کوئی چکر چل جائے ۔۔۔۔۔" مادام نے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور اس کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ایئرپورٹ انکوائری ۔۔۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جواب ملا۔

"دیکھئے ہمیں فوری طور پر مغربی جرمنی جانے کے لیے کوئی پرواز چاہیئے۔ دو سیٹیں اِٹ از ایمرجنسی ۔۔۔۔۔" مادام نے میٹھے لہجے میں کہا۔

اوہ دو سیٹیں چاہیں ۔۔۔۔۔" دوسری طرف سے چونکتے ہوئے کہا گیا۔

"جی ہاں پلیز ۔۔۔۔۔" مادام نے کہا۔

"آپ لکی ہیں مادام ابھی چند لمحے پہلے دو سیٹیں کینسل ہوئی ہیں۔ پرواز ایک گھنٹے بعد روانہ ہو جائے گی آپ فوراً ایئرپورٹ پہنچ جائیں ۔۔۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا

"تو ہماری سیٹیں بک کر لیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی کوئی اور صاحب ٹپک پڑیں ۔۔۔۔۔ ہم ابھی ایئرپورٹ پہنچ جاتے ہیں اور دیکھئے آپ کی اس مہربانی کے صلے میں آپ کو سو ڈالر انعام نقد بھی دوں

گی ——" مادام نے کہا۔

"سو ڈالر —— اوہ شکریہ۔ کس نام سے بکنگ کروں ——" دوسری طرف سے بولنے والے کی یقیناً باچھیں کھل گئی تھیں۔

"مسٹر اینڈ مسز مائیکل ——" مادام نے کہا۔

"او۔ کے ہوگئیں بک —— آپ ایئرپورٹ پہنچ کر انکوائری میں تشریف لائیں میرا نام جابر علی ہے —— میں تمام کارروائی آپ کے آنے تک مکمل کرادوں گا۔ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی ——" جابر علی نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بے حد خوشامدانہ تھا۔

"اگر آپ اتنے ہی مہربان ہیں تو ہم آپ کو مایوس نہیں کرینگے۔ انعام سو ڈالر کے بجائے دو سو ڈالر بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک مسئلہ ہے۔ ہمارے کچھ دشمن ہمیں روکنا چاہتے ہیں کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم کسی کی نگاہوں میں آئے بغیر جہاز میں سوار ہو جائیں ——" مادام نے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا سب کچھ ہو سکتا ہے مسز مائیکل۔ آپ ایسا کریں گیٹ وے نمبر تھری پر پہنچ جائیں —— جہاں سے ہوائی سامان گزرتا ہے۔ میں وہاں موجود ہوں گا۔ میں وہیں سے آپ کو لے چلوں گا اور آپ کو جہاز تک پہنچا دوں گا —— میری ڈیوٹی آدھے گھنٹے بعد آف ہونے والی ہے ——" جابر علی نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ ویری گڈ شکریہ —— ہم آدھے گھنٹے بعد پہنچ جائیں گے" مادام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔ کے میں انتظار کروں گا ——" جابر علی نے جواب دیا اور مادام نے شکریہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اس ملک میں تو ہماری قسمت واقعی عروج پر ہے۔ تم اب کرو مائیکل تصویر جیسا میک اپ کر لو —— میں بھی مسز مائیکل بن جاتی ہوں اور پھر مسٹر راشد اور سرداؤد کے متعلق بھی ہدایات دینی ہیں۔ ہمیں آدھے گھنٹے تک پورٹ پہنچ جانا چاہیے ——" مادام نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

نے فلم پہلے ہی احتیاط سے جیب میں ڈال لی تھی۔

"ٹھیک ہے مگر یہ مغربی جرمنی کا کیا چکر ہے کیوں نہ سیدھے ایکریمیا چلتے ں جا کر یہ فلم ان کے حوالے کر کے جان چھڑا لیتے ——" ہائی برڈ نے تے ہوئے کہا۔

تمہارا دماغ صرف کیس کی حد تک چلتا ہے ہائی برڈ —— تم بزنس کے ملات نہیں سمجھتے۔ میں مغربی جرمنی میں بیٹھ کر مزید سودا بازی کروں گی۔ ایک ڑ ڈالر ہم نے پہلے وصول کیے ہوئے ہیں۔ میرا خیال ہے پچاس لاکھ ہیں پچیس لاکھ ڈالر مزید حاصل کیے جا سکتے ہیں ——" مادام نے مسکراتے ے کہا۔

"اوہ واقعی یہ بزنس والا کام تمہارا ہی ہے —— چلو ٹھیک ہے۔ ے تو مغربی جرمنی سے چھٹی مل جائے گی نا —— میں جزیرہ ہوائی میں کچھ ریحات ادھوری چھوڑ آیا تھا انہیں پورا کرلوں گا ——" ہائی برڈ نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

اچھا مجھ سے زیادہ اچھی تفریح تمہیں ہوائی میں ملے گی ——" مادام نے یں نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ تم مہربان ہو تو پھر مجھے کس کی پرواہ ہے ——" ہائی برڈ خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں اس بار تمہاری کارکردگی کا بھرپور انعام دینا چاہتی ہوں
ایک ہفتے کا انعام لیکن اپنے مینشن میں ——— مغربی جرمنی میں نہیں"
مادام نے کہا۔

"اوہ ایک ہفتہ تمہارے ساتھ تمہارے مینشن میں گزارنے کے لیے تو میں
اپنی زندگی کے دس سال قربان کر سکتا ہوں مادام ———" ہائی یرڈ نے
جھک کر آداب بجالاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے چلو اب تیاری کرو ——— ایسا نہ ہو کہ فلائٹ مس ہو جائے"
مادام نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ملحقہ کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی جب کہ
ہائی یرڈ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اور پھر آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں ٹیکسی میں سوار ہو کر گیٹ وے ہوٹل
پر پہنچ گئے ——— جہاں ایک نوجوان بڑی بے چینی سے ان کے انتظار میں
کھڑا تھا۔

"مسٹر اینڈ مسز مائیکل ———" اس نے ان دونوں کو دیکھتے ہی آگے بڑھ
کر کہا۔

"ہاں اور آپ یقیناً جابر علی ہیں ———" مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"بالکل میڈم تمام کام مکمل ہیں۔ میں نے آپ کی ٹکٹوں کی ادائیگی
بھی کر دی ہے تاکہ آپ کو ادھر نہ جانا پڑے ———" جابر علی نے ہاتھ میں
پکڑی ہوئی دو ٹکٹیں مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ آپ واقعی کام کے آدمی ہیں ———" مادام نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ اس نے ٹکٹیں کھول کر انہیں غور سے دیکھا اور پھر اس نے ہینڈ
بیگ کھول کر دونوں ٹکٹیں اس میں رکھیں اور نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر جابر

علی کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔
"ٹکٹوں کی رقم کے علاوہ یہ پانچ سو ڈالر سے بھی زیادہ ہیں سب رکھ لیجئے"
مادام نے کہا اور جابر علی کا چہرہ اتنی رقم کو دیکھ کر یوں کھل اٹھا جیسے دنیا
بھر کی مسرتیں اس کے دل میں گھس گئی ہوں۔
"شکریہ آپئے میرے ساتھ" جابر علی نے جلدی سے گڈی اپنے کوٹ کی
اندرونی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ان دونوں کو لیے ہوئے ایئرپورٹ
ہال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران دوپہر کے کھانے میں مصروف تھا لیکن اس کا ذہن مادام تُلے کے کیس میں بُری طرح اُلجھا ہوا تھا ——— یہ واحد کیس تھا جس نے عمران جیسے شخص کو بھی بُری طرح اُلجھا کر رکھ دیا تھا۔ مجرموں نے صرف ایک ڈرامہ کھیلا اور سر داؤد کی لیبارٹری کا پتہ لگالیا۔ اس کے بعد کیا کر رہے ہیں۔ ان کا مشن ہے ۔یہ سب کچھ مکمل اندھیرے میں تھا۔ نہ ہی مجرم کوئی حرکت کر رہے اور نہ ہی ان کا کوئی کلیو مل رہا تھا۔ صفدر کو زخمی کر کے مادام تُلر اور رہائی بر دونوں غائب ہو گئے ۔کیپٹن شکیل کو ڈاج دینے کے بعد وہ سواز بھی غائب ہو گ اب سیکرٹ سروس والے شہر میں مارے مارے پھر رہے تھے لیکن مجرموں کا دو دور تک کہیں اتہ پتہ نہ مل رہا تھا۔سر داؤد کی طرف سے بھی کوئی اطلاع ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے سرے سے کوئی کیس نہ ہو ——— لیکن عمران جانتا تھا کہ مجرم موجود ہیں۔ ظاہر ہے انہ نے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہے۔ لیکن کیا کرنا ہے ۔سر داؤد کی لیبارٹری میں کوئی ا

فارمولا موجود نہ تھا ——— جسے وہ چرانے کی کوشش کرتے ۔کوئی ایسا سائنسدان نہ تھا جس کے متعلق یہ سوچا جاسکتا کہ اُسے اغوا کرنے کا پروگرام ہوگا۔ اس کے باوجود مجرم موجود تھے اور ظاہر ہے کچھ نہ کچھ کر ہی رہے ہوں گے ——— کیا کر رہے ہوں گے یہی ایک سوالیہ نشان تھا جس کا جواب کسی طرح بھی نہ مل رہا تھا۔

اسی لمحے قریب موجود تپائی پر رکھے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سلیمان بول رہا ہوں ———" عمران نے جان بوجھ کر سلیمان کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سلیمان عمران فلیٹ میں ہے ———" دوسری طرف سے سر سلطان کی خشک آواز سنائی دی۔

"فلیٹ میں تو نہیں ہے البتہ کمرے میں بیٹھا اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہے۔ ویسے سر سلطان صاحب یہ ٹامک ٹوئیاں کیا چیز ہوتی ہے۔ کوئی سوئیاں ٹائپ کی چیز ہے ———" عمران نے بدستور سلیمان کے لہجے میں کہا۔

"فون عمران کو دو اور سنو آئندہ ہوش میں رہ کر میرے ساتھ بات کیا کرو۔" سر سلطان کا لہجہ اور بھی زیادہ خشک ہو گیا۔

"آپ کا لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ کے باورچی نے آج آپ کو ہری مرچیں دی ہیں۔ اپنے باورچی کو خرچہ دیا کریں ——— تاکہ کوئی سبزی ہی لے آیا کرے ۔ہری مرچیں مفت مل جاتی ہیں ناں ———" اس بار عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ تو تم تھے۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ سلیمان نے تو کبھی میرے ساتھ اس لہجے میں بات نہیں کی ——" سر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اچھا —— یہ بات ہے مجھ پر خواہ مخواہ رعب جھاڑتا رہتا ہے کہ میں سر سلطان۔ سر رحمان کو جھاڑ پلا دیا کرتا ہوں —— وہ سب میرے ساتھ بات کرتے ہوئے بس جی جی کیا کرتے ہیں ——" عمران نے کہا۔

"دیکھو عمران بیٹے میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے۔ میں تمہیں اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ سر راشد کو جانتے ہو نا ——" سر سلطان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"سارے سروں کو جانتا ہوں جتنے بھی اونچے عہدے ہیں سب انہی سروں نے سنبھال رکھے ہیں —— بے چارے باقی جسم تو سڑکوں پہ مارے مارے پھرتے ہیں ——" عمران نے جواب دیا۔

"تم پھر پٹڑی سے اتر گئے —— سر راشد کو کل رات اغوا کر لیا گیا اور آج انھیں ہوش آیا ہے تو وہ نیشنل پارک کی ایک بنچ پہ پڑے ہوئے تھے ——" سر سلطان نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ —— سر راشد کو اغوا کر لیا گیا تھا ——" عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ وہ اپنی کوٹھی میں بستر میں سوئے ہوئے تھے کہ اب انھیں نیشنل پارک کی بنچ پہ ہوش آیا —— اب یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر انھیں کہاں لے جایا گیا اور پھر مسلسل بے ہوش رکھ کر کیوں چھوڑ دیا گیا۔ کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوئی ——" سر سلطان نے کہا

"سر راشد وزارت سائنس اور ٹیکنالوجی میں سیکرٹری ہیں نا ——" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں وہ اسی شام غیر ملکی دورے سے واپس آئے تھے اور رات کو دیر تک دفتر میں بیٹھے رپورٹ تیار کرتے رہے —— اسی رات کو اغوا کر لیا گیا۔ انھیں ہوش آتے ہی سب سے پہلے اسی رپورٹ کا خیال آیا کہ شاید مجرم یہ رپورٹ اڑانا چاہتے تھے —— لیکن دفتر پہنچ کر انھیں معلوم ہوا کہ رپورٹ اسی طرح محفوظ ہے اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ سر راشد کے عملے کے مطابق سر راشد صبح دفتر میں صحیح وقت پر آئے۔ انھوں نے اپنے دفتر میں بیٹھ کر تھوڑا سا کام کیا اور پھر وہ اٹھ کر چلے گئے —— وہ سٹاف کار خود لے گئے تھے۔ انھوں نے ڈرائیور کو بھی ساتھ نہ لیا تھا ——" سر سلطان نے جواب دیا۔

"اوہ پتہ چلا کہ وہ کہاں گئے تھے ——" عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"انھیں تو کچھ یاد نہیں —— انھیں تو صرف اتنا یاد ہے کہ وہ اپنے بستر میں سوئے ہوئے تھے اور انھیں ہوش نیشنل پارک کی بنچ پر آیا ——" سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں معلوم کر لوں گا کہ چکر کیا ہے ——" عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ——" دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر تیزی سے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس پی۔ اے ٹو سر راشد ——" دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ۔۔۔۔ سرداؤد سے بات کراؤ ۔۔۔۔" عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"بہتر ہولڈ کیجئے ۔۔۔۔" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد سرداؤد کی آواز سنائی دی۔

"داؤد بول رہا ہوں عمران بیٹے۔ میرے متعلق کوئی نئی خبر ہے کیا ۔۔۔۔" سرداؤد کی آواز سنائی دی۔

"آج آپ کی لیبارٹری میں کون کون آیا تھا ۔۔۔۔" عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"میری لیبارٹری میں سوائے سرراشد کے اور تو کوئی نہیں آیا۔ کیوں کیا ہوا ۔۔۔۔" سرداؤد نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"سرراشد کس وقت آئے تھے ۔۔۔۔" عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"دس بجے کے قریب آئے تھے۔ بس گپ شپ لگا کر چلے گئے مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو ۔۔۔۔" سرداؤد نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آپ نے انھیں چیک کیا تھا وہ میک اپ میں تو نہیں تھے ۔۔۔۔" عمران نے کہا۔

"میک اپ میں اور سرراشد یہ کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔۔ میں نے تو انھیں سپیشل وے سے اندر بلوایا تھا مگر وہ اصل سرراشد تھے میرے تو وہ کلاس فیلو رہے ہیں ۔۔۔۔ میں انھیں اچھی طرح جانتا ہوں ۔۔۔۔" سرداؤد نے کہا

"آپ نے ان کی آنکھیں چیک کی تھیں ۔۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"آنکھیں ارے مگر انھوں نے تو گہرے شیشوں کی عینک لگا رکھی تھی۔ وہ کہہ رہے تھے کہ غیر ملکی دورے کے دوران ان کی آنکھوں میں تکلیف ہو گئی ہے۔ ویسے انھوں نے میرے سامنے عینک اتار کر شیشے صاف کئے تھے

لیکن اس وقت ان کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں ۔۔۔۔" سرداؤد نے کہا۔

"انھوں نے کوئی فائل تو نہیں دیکھی یا کوئی خاص بات تو نہیں پوچھی ۔۔۔۔" عمران نے خشک لہجے میں پوچھا۔

"نہیں بس ادھورے فارمولے کی فائل منگوا کر دیکھی تھی۔ دیکھی کیا اس کا ایک ایک لفظ پڑھا اور پھر فائل مجھے دے کر واپس چلے گئے ۔۔۔۔ مگر ہوا کیا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ ۔۔۔۔" سرداؤد نے پریشان لہجے میں کہا۔

"وہ سرراشد نقلی تھے۔ اصل سرراشد کو ان کی کوٹھی سے اغوا کر لیا گیا تھا ۔۔۔۔ انھیں ابھی ابھی نیشنل پارک کی ایک بنچ پر ہوش آیا ہے" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ سرراشد میرے سامنے بیٹھے رہے ہیں۔ انھوں نے مجھ سے بات چیت کی ہے۔ گپ شپ لگائی ہے ۔۔۔۔" سرداؤد کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"کیا انھوں نے ادھورے فارمولے کی فائل پڑھتے ہوئے تیز روشنی کا مطالبہ کیا تھا ۔۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"ہاں انھوں نے کہا تھا کہ روشنی کم ہے تو میں نے ٹیبل لیمپ جلا دیا ۔۔۔۔" سرداؤد نے جواب دیا۔

"وہ فائل پڑھنے کے دوران عینک کی کمانی کو مسلسل پکڑے رہے ہوں گے ۔۔۔۔ بلکہ اس پر اپنا ہاتھ پھیرتے رہے ہوں گے ۔۔۔۔" عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں اب مجھے خیال آرہا ہے پہلے وہ ٹھیک بیٹھے تھے پھر فائل پڑھتے وقت ان کا ہاتھ مسلسل عینک کی کمانی پر رہا تھا ۔۔۔۔" سرداؤد

نے کہا۔ ان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"وہ فائل انھوں نے خود کہہ کر منگوائی تھی ——" عمران نے پوچھا۔

"ہاں بس مجرموں کا ذکر آگیا تو میں نے انھیں بتادیا کہ میرے پاس ایسا فارمولا نہیں ہے۔ صرف ایک ادھورا فارمولا پڑا ہوا ہے —— جس پر انھوں نے اس فارمولے کو دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ میں نے منگوا کر ان کے سامنے رکھ دیا وہ اسے پڑھتے رہے پھر فائل مجھے دے کر واپس چلے گئے مگر تم کہہ رہے ہو کہ وہ نقلی تھے۔ اگر نقلی تھے تو پھر وہ یہاں کیا کرنے آئے تھے ——" سرداؤد نے کہا۔

"سرداؤد میں تو سمجھتا تھا کہ آپ بے حد ذہین اور محتاط آدمی ہیں لیکن آپ نے زبردست لاپرواہی کا ثبوت دیا ہے۔ میں نے آپ کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ آپ محتاط رہیں اور کسی قسم کی مشکوک بات پر مجھے اطلاع دیں مگر آپ نے قطعاً خیال نہیں کیا —— مجرم اپنا وار کر کے چلے بھی گئے اور ہم یہاں بیٹھے بھاڑ جھونک رہے ہیں ——" عمران کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"مگر تم نے تو کہا تھا کہ اگر کوئی فائل لیبارٹری سے باہر منگوائی جائے تو میں تمھیں اطلاع دوں —— فائل تو باہر منگوائی ہی نہیں گئی اور پھر مجھے تو اب تک اس بات کا یقین نہیں آرہا کہ سرراشد نقلی تھے ——" سرداؤد کا لہجہ بھی تلخ ہو گیا۔

"ہو سکتا ہے کہ آپ درست کہہ رہے ہوں —— یہ ہو سکتا ہے کہ مجرموں نے سرراشد کو اغوا کر کے انھیں ہپناٹائز کر کے ٹرانس میں آپ کے پاس بھیجا ہو ——" عمران نے ایک اور پہلو پر غور کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایسا نہیں تھا اگر وہ ٹرانس میں ہوتے تو مجھے ایک لمحے میں پتہ چل جاتا۔ تم جانتے ہو اس سلسلے میں میرا مطالعہ اور مشاہدہ کتنا ہے ——" سرداؤد نے فوراً ہی اس بات کی تردید کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی مجھے یہ خیال نہیں رہا کہ مجرموں کو اس بات کا پوری طرح علم ہے کہ آپ ہپناٹزم میں ماہر ہیں تو پھر میک اپ میں آیا ہوگا۔ کاش آپ اسے سیدھے راستے سے اندر آنے دیتے تو فوراً ہی نقلی ہونے کا پول کھل جاتا ——" عمران نے کہا۔

"ہاں اگر وہ سپیشل وے سے نہ آتے تو واقعی ایسا ہو جاتا لیکن مجھے تو اس بات کا تصور تک نہ تھا کہ سرراشد بھی نقلی ہو سکتے ہیں اور پھر چونکہ وہ اپنے ساتھ کچھ نہیں لے گئے اس لیے بھی میں مشکوک نہیں ہوا ——" سرداؤد نے کہا۔

"بہرحال سرداؤد اب بات سمجھ میں آگئی —— مجرموں کو وہی ادھورا فارمولا چاہیے تھا اور وہ لے گئے۔ اس عینک میں جدید ترین کیمرہ فٹ تھا —— ٹیبل لیمپ کی تیز روشنی میں کمانی پر دباؤ ڈالنے سے وہ کیمرہ فائل کی فلم بناتا رہا اور مجرم آپ کے سامنے بیٹھ کر اپنا مشن مکمل کر گئے —— بہرحال آپ کا کوئی قصور نہیں ہے ——" عمران نے جواب دیا۔

"مگر اس ادھورے فارمولے کا وہ کیا کریں گے ——" سرداؤد نے کہا۔

"وہ واجد حسین سائنسدان جنھوں نے یہ فارمولا شروع کیا تھا —— کتنا عرصہ باہر رہے تھے ——" عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"وہ تقریباً ایک ماہ باہر رہے تھے کیونکہ انھیں کانفرنس کے لیے مقالہ تیار کرنا تھا ——— وہ اسے وہیں اطمینان سے تیار کرنا چاہتے تھے ——— مگر پھر ان کے حادثے کی اطلاع ملی تھی اور ان کی لاش بھی واپس آئی ———" سر داؤد نے جواب دیا۔

"انھوں نے کانفرنس میں مقالہ پڑھا تھا ———" عمران نے پوچھا۔

"نہیں وہ کانفرنس ہی کینسل ہو گئی تھی ———" سر داؤد نے جواب دیا۔

"تو وہ مقالہ تو اُن کے سامان کے ساتھ آیا ہو گا ———" عمران نے پوچھا۔

"نہیں ——— ارے واقعی ان کے سامان میں کوئی مقالہ نہ تھا۔ اس وقت تو ہمیں اس کا خیال تک نہیں آیا ——— اب تمھارے بات کرنے پر خیال آ رہا ہے ———" سر داؤد نے جواب دیا۔

"اس سے تو ساری بات ہی بدل جاتی ہے ——— اور اب یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ مجرموں کو کیوں اس ادھورے فارمولے سے دلچسپی تھی ———" عمران نے کہا۔

"مگر میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی ———" سر داؤد نے کہا۔

"سر داؤد بات سیدھی سی ہے آپ نے مجھے بتایا تھا کہ اس ادھورے فارمولے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کسی نئے جنگی ہتھیار کا فارمولا ہے لیکن اس کی بنیاد کا پتہ نہیں چلتا اور اس میں ابتدائی تفصیلات ہیں ———" عمران نے کہا۔

"ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے ———" سر داؤد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو ایسا ہوا ہو گا کہ واجد حسین نے باقی فارمولا ایکریمیا کی لیبارٹری میں ریسرچ کر کے مکمل کیا ہو گا ——— اس کے لیے بہانہ بین الاقوامی کانفرنس

کا بنایا گیا ہو گا۔ جب فارمولا مکمل ہو گیا تو بدقسمتی سے واجد حسین حادثے کا شکار ہو گئے ——— اس طرح وہ مکمل فارمولا ایکریمیا کی حکومت کے حوالے نہ کر سکے ہوں گے اور ابتدائی تفصیلات کے بغیر وہ فارمولا قابلِ عمل نہ ہو گا۔ اس لیے انھوں نے آدھا فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اب مجھے یاد آ رہا ہے کہ پہلے ایک بار ایکریمیا سیکرٹ سروس کے کچھ سیکرٹ ایجنٹ یہاں آئے تھے۔ وہ بھی آپ کی لیبارٹری کی تلاش میں تھے۔ میرے ہاتھوں مارے گئے۔ اس کے بعد ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ایس تھری بھی آپ کی لیبارٹری کی تلاش میں آئی تھی کہ ہم سے ٹکرا گئی ——— اور نتیجہ یہ ہوا کہ تنظیم ختم ہو گئی ——— اب مجھے یقین ہے کہ ایکریمیا سیکرٹ سروس نے بین الاقوامی مجرم ہائی برڈ کی خدمات حاصل کی ہیں ——— اور اس بار بدقسمتی سے وہ کامیاب رہے اور ہم ناکام رہے وہ یہ فلم حاصل کر چکے ہیں ———" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران بیٹے یہ تو بہت بُرا ہوا ——— مجھے تو یہ خیال بھی نہیں آیا۔ اب مجھے یاد آ رہا ہے کہ واجد حسین وہاں کی سپر لیبارٹری میں باقاعدہ کام کرتے رہے ہیں ——— مجھے اڑتی اڑتی سی خبر ملی تھی ——— لیکن میں نے پرواہ نہ کی۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا قیمتی فارمولا غیروں کے ہاتھوں میں چلا گیا اور چونکہ یہ سب میری لاپرواہی اور غفلت سے ہوا ہے اس لیے میں مجرم بنتا ہوں ——— اور مجرم کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے ———" سر داؤد کے لہجے میں مایوسی تھی۔

"میں آپ کے جذبات کو اچھی طرح جانتا ہوں جناب۔ لیکن اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے اس بار جو مجرم ہم سے ٹکرائے ہیں وہ واقعی

بے حد ذہین اور چالاک ہیں ——— لیکن آپ فکر نہ کریں اب یہ میرا فرض ہے کہ میں اپنے ملک کا قیمتی فارمولا واپس لے آؤں ——— اور اب یہ ادھورا فارمولا ہی واپس نہیں آئے گا بلکہ مکمل فارمولا واپس آئے گا ——" عمران کے لہجے میں بے پناہ خود اعتمادی تھی۔

"مگر کیسے آئے گا ——— آدھا فارمولا تو گیا۔ باقی آدھا تو ظاہر ہے ایکریمیا حکومت کے قبضے میں ہوگا اور وہاں سے اس کا حاصل کرنا اوّل تو ناممکن ہے اور دوسری بات یہ کہ ہمارے والا آدھا جب ان کے پاس پہنچے گا تو پھر وہ ہتھیار بنالیں گے اور پھر اس فارمولے کے حصول کا کوئی فائدہ بھی نہ ہوگا ——" سر داؤد نے جواب دیا۔

"آپ بے فکر رہیں یہ آدھا فارمولا بھی ان کے ہاتھوں تک نہیں پہنچنے دوں گا ——— یہ ہتھیار آپ ہی تیار کریں گے۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں اور سب باتیں مجھ پر چھوڑ دیں ——" عمران نے انھیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب حکومت کو اس بات کا علم ہوگا اور میری غفلت اور لاپرواہی ان کے نوٹس میں آئے گی تو پھر میری زندگی بیکار ہوگی ——— میں نے اب تک جو اپنی عزت اور ساکھ بنائی ہے وہ سب ختم ہو جائے گی ——" سر داؤد نے کہا۔

"سر داؤد آپ جیسے عظیم سائنسدان کی ہمارے ملک کو سخت ضرورت ہے۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے ——— حکومت کو اس کا پتہ ہی نہ چل سکے گا۔ اور آپ کی عزت اور ساکھ قائم رہے گی ——— آپ بے فکر رہیں اور بس میرے لیے دعا کریں ——" عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں امید کی نمایاں جھلکیاں تھیں۔

"اوہ اگر ایسا ہو جائے تو عمران بیٹے میں تمام عمر تمہارا ممنون رہوں گا" سر داؤد کے لہجے میں ممنونیت کی جھلکیاں تھیں۔

"آپ بے فکر رہیں اور کسی سے کسی قسم کی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے ——— البتہ وہ ادھورے فارمولے والی فائل کو اب سنبھال کر رکھیں ——" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا ——— وہ چند لمحے بیٹھا کچھ سوچتا رہا پھر اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پی۔ اے ٹو منیجر ایئرپورٹ ——" دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو منیجر سے بات کراؤ جلدی ——" عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ایک منٹ ہولڈ کیجئے ——" دوسری طرف سے بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس سر ایئرپورٹ منیجر بول رہا ہوں ——" چند لمحوں بعد ایک بھاری مگر مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر منیجر مجھے پچھلے ایک گھنٹے میں جتنی پروازیں بین الاقوامی روٹس پر گئی ہیں ان کی تفصیل چاہیئے ——" عمران نے کہا۔

"جناب پچھلے ایک گھنٹے میں بارہ پروازیں مختلف ملکوں کو گئی ہیں" منیجر نے مؤدبانہ لہجے میں بتایا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ ان پروازوں میں سے کتنی ایکریمیا گئی ہیں ——" عمران نے کہا۔

"جناب ایکریمیا ایک گھنٹے میں ایک بھی پرواز نہیں گئی البتہ ابھی چند

منٹ بعد ایک پرواز جانے والی ہے ـــــ" مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ اس پرواز کے مسافروں کی لسٹ ہے تمہارے پاس ـــــ" عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں ایک کاپی میرے پاس موجود ہے ـــــ" مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ سب پہلے سے بک مسافر ہیں یا کوئی ایمرجنسی میں گیا ہے۔ ایک دو تین چار جتنے بھی مسافر ہوں ـــــ" عمران نے کہا۔

" یہ سب پہلے سے بک مسافر ہیں جناب ایک ہفتہ سے بھی پہلے کی بکنگ ہے ـــــ" مینجر نے چند لمحوں کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا یہ بتاؤ کہ گزشتہ ایک گھنٹے میں جانے والی پروازوں میں ایمرجنسی مسافروں کی کتنی تعداد ہے اور وہ کس کس پرواز سے گئے ہیں ـــــ" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

" اس کے لیے آپ کو چند لمحے انتظار کرنا ہوگا۔ میں متعلقہ شعبے سے معلومات حاصل کر کے بتا سکتا ہوں ـــــ" مینجر نے جواب دیا۔

" او۔ کے میں انتظار کر رہا ہوں مگر جلدی میرا وقت بے حد قیمتی ہے" عمران نے کہا۔

" میں جانتا ہوں جناب آپ صرف چند لمحے انتظار فرمائیں ـــــ" مینجر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران خاموش ہو گیا تقریباً پانچ منٹ بعد مینجر کی آواز آئی۔

" ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں ـــــ" مینجر نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

" ہاں بولو ـــــ" عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

" جناب مغربی جرمنی جانے والی پرواز میں دو ایمرجنسی مسافر سوار ہوئے ہیں۔ مسٹر اینڈ مسز مائیکل ـــــ اصل مسافروں نے اچانک ہی سیٹیں کینسل کروا دی تھیں ـــــ اور ایک بات اور بھی سامنے آئی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ آپ کے کام آ جائے ـــــ انکوائری آپریٹر مسٹر جابر علی نے ان مسافروں کو بک کیا اور انھوں نے ہی تمام ضروری کارروائیاں مکمل کیں اور وہ خود انھیں جہاز تک چڑھانے بھی گیا تھا ـــــ" مینجر نے جواب دیا۔

" اوہ یہ مسٹر جابر علی اس وقت ڈیوٹی پر ہیں ـــــ" عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" نہیں جناب ان کی ڈیوٹی آف ہو چکی ہے ـــــ" مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ان کے گھر کا پتہ ـــــ" عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں وہ بتا سکتا ہوں۔ ایک لمحہ توقف کیجیے ـــــ" دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد مینجر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" جناب وہ الریاض کالونی کے مکان نمبر گیارہ سو پچپن سی بلاک میں رہتا ہے ـــــ" مینجر نے پتہ بتلاتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے شکریہ اور سنیے اٹ از سیکرٹ۔ اس گفتگو کا کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے ـــــ" عمران نے کہا۔

" میں سمجھتا ہوں جناب آپ بے فکر رہیں ـــــ" مینجر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور پھر دوبارہ نمبر گھمانے لگا۔

"ایکسٹو ـــــــ" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"بلیک زیرو مجرم مشن میں کامیاب ہو گئے ـــــــ جس مشن کو ہم سب سے آسان سمجھ رہے ـــــــ وہی سب سے مشکل بن گیا ہے ـــــــ" عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب کیا کہہ رہے ہیں آپ کیسا مشن ـــــــ" بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا اس کے لہجے میں شدید حیرت تھی اور عمران نے اُسے تفصیل سے بتایا کہ کس طرح مجرم سر راشد کے میک اپ میں سر داؤد کی لیبارٹری سے ادھورا فارمولا لے اڑے ہیں۔

"اوہ تو یہ چکر ہے اب بھلا کون سوچ سکتا تھا کہ وہ ادھورا فارمولا ہی مجرموں کو چاہیے تھا ـــــــ لیکن مجرم ابھی نکلے نہیں ہوں گے۔ انھیں یہیں گھیرا جا سکتا ہے ـــــــ" بلیک زیرو نے کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا ـــــــ ایسے مجرم مشن مکمل ہوتے ہی رکتے نہیں ہیں بہرحال تم ایسا کرو کہ تمام ممبروں کو ہدایت کر دو کہ وہ ایئرپورٹ کی نگرانی کریں اور شہر سے باہر جانے والے راستوں کی بھی ـــــــ ہو سکتا ہے مجرم کار کے ذریعے کسی اور شہر جا کر وہاں سے باہر نکلنے کی کوشش کریں۔ خاص طور پر اس زخمی حبشی کو خیال میں رکھا جائے ـــــــ اگر اسے لے جایا گیا تو وہ فوراً سامنے آ جائے گا ـــــــ مجھے ایک کلیو ملا ہے میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں ـــــــ" عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"سلیمان ـــــــ" عمران نے تیز لہجے میں سلیمان کو پکارتے ہوئے کہا۔

"جناب فرمائیے ـــــــ" سلیمان نے دوسرے ہی لمحے دروازے

میں نمودار ہوتے ہوئے کہا ـــــــ اس کا لہجہ خاصا مؤدبانہ تھا وہ عمران کے موڈ کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اس لیے موڈ کے مطابق اس کا ردِ عمل ہوتا تھا۔

"یہ برتن سمیٹ لو ـــــــ" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے ڈرائنگ روم میں گھستا چلا گیا ـــــــ تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا تو اس نے چست لباس پہن رکھا تھا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکلا اور فلیٹ کی سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔

سوازو کے چہرے پر مایوسی کے آثار طاری تھے۔ اس کی آنکھوں میں البتہ وحشت کی جھلکیاں تھیں ـــــ وہ کمرے کے بیڈ پر بے بس پڑا ہوا تھا۔ اس کی دونوں ٹانگیں پلستر میں جکڑی ہوئی تھیں۔

"میں اس حبشی کو پیس کر رکھ دوں گا ـــــ میں اس کے ٹکڑے اڑا دوں گا۔ کاش میری دونوں ٹانگیں جلدی ٹھیک ہو جائیں ـــــ" سوازو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ جلدی ٹھیک ہو جائیں گے فکر نہ کریں ـــــ" بستر کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے کہا۔

"ٹریگا تم جلدی کی بات کر رہے ہو میرا دل چاہ رہا ہے کہ ایک لمحہ بھی مزید نہ گزرے اور میں اس حبشی کی گردن توڑ دوں ـــــ" سوازو نے نوجوان کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کے جذبات کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ آپ جیسے آدمی کے

لئے یہ شکست واقعی ناقابل فراموش ہے ـــــ" مادام بھی کہہ رہی تھیں۔ کہ سوازو کو ابھی مزید ٹریننگ کی ضرورت ہے ـــــ" ٹریگا نے کہا۔

"ہاں اسی بات کا تو مجھے دکھ ہے کہ مجھے مادام کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا ـــــ بس اتفاق ہے کہ میں مار کھا گیا اور تم دیکھنا میں ٹھیک ہوتے ہی مادام پر یہ ثابت کر دوں گا کہ مجھے مزید ٹریننگ کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس حبشی کا سر مادام کو تحفے میں پیش کروں گا ـــــ پھر مادام کو پتہ چلے گا کہ سوازو کیا ہے ـــــ" سوازو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن آپ کو معلوم ہے کہ وہ حبشی کہاں ہے ـــــ آپ اسے کہاں تلاش کریں گے ـــــ" ٹریگا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"میں اسے تلاش کر دوں گا چاہے مجھے پوری دنیا کا چکر کیوں نہ لگانا پڑے ـــــ چاہے مجھے زمین کی آخری تہہ کو کیوں نہ کھنگالنا پڑے۔ میں تو اسے تلاش کروں گا ـــــ بس کسی طرح میں ایک بار ٹھیک ہو جاؤں" سوازو نے بڑے با اعتماد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سوازو میں تمہاری بہادری اور دلیری کی بناء پر تمہاری دل سے عزت کرتا ہوں ـــــ تمہیں معلوم ہے کہ مادام ہیلو ہائی برڈ کے ساتھ چلی گئی ہے ـــــ اب اس کوٹھی میں ہم دونوں اور چار دیگر ساتھی باقی رہ گئے ہیں ـــــ مادام کا مشن مکمل ہو چکا ہے۔ اگر تم ٹھیک ہوتے تو ہم بھی چلے جاتے۔ اب ہم صرف تمہاری وجہ سے رکے ہوئے ہیں اور بالکل فارغ ہیں ـــــ تمہیں ابھی ٹھیک ہونے میں کم از کم ایک ہفتہ لگ جائے گا۔ اس لیے اگر تم کہو تو تمہاری خاطر میں اتنا کر سکتا ہوں کہ خود اس حبشی کو تلاش کروں ـــــ تاکہ جب تم ٹھیک ہو جاؤ تو تمہیں فوری طور پر

انتقام لینے کا موقعہ مل سکے ——" ٹریگا نے کہا۔

"اوہ ٹریگا میرے دوست بہت بہت شکریہ واقعی میری وجہ سے تم سب کو تکلیف ہو رہی ہے۔ میں اس کے لیے تم سب کا ممنون رہوں گا۔ ویسے اگر تم یہ کام کر ڈالو تو ہم سب کو آسانی ہو گی میں ٹھیک ہوتے ہی اس حبشی کا سر اتار دوں گا اور پھر ہم فوراً ہی یہاں سے نکل چلیں گے ——" سوازو نے ٹریگا کا ہاتھ پکڑ کر اسے ممنونانہ انداز میں دباتے ہوئے کہا۔

"اوکے تم فکر نہ کرو۔ تمہارے ٹھیک ہونے تک میں اس حبشی کو تلاش کروں گا بلکہ اگر مجھ سے ہو سکا تو میں اسے اغوا کر کے یہاں لے آؤں گا تاکہ تم آسانی سے اس سے انتقام لے سکو ——" ٹریگا نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ ویری گڈ —— لیکن احتیاط سے کام کرنا۔ وہ حبشی بے حد خطرناک آدمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم اس کے ہاتھوں مارے جاؤ ——" سوازو نے کہا۔

"اوہ تم فکر نہ کرو سوازو —— میں مادام کا نمبر دو ہوں۔ میں ایسے کاموں میں ماہر ہوں ——" ٹریگا نے جواب دیا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا —— اور سوازو ایک بار پھر انہی خیالات میں ڈوب گیا کہ کس طرح وہ جوانا سے بھرپور انتقام لے سکتا ہے۔

ادھر ٹریگا سوازو کے کمرے سے باہر نکلتے ہی سیدھا اپنے مخصوص کمرے میں آیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس حبشی کو کس طرح تلاش کیا جا سکے۔ چند لمحے وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر وہ ایک فیصلے تک پہنچ گیا —— اور دوسرے لمحے وہ اٹھا اور پھر اپنے ساتھیوں کو ہوشیار رہنے کا کہہ کر وہ پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھا اور چند لمحوں بعد اس کی کار کوٹھی کے پھاٹک سے نکل کر شہر کی طرف دوڑتی چلی گئی۔

عمران نے کار الرضا کالونی کے چوک پر روکی اور خود پیدل مکانوں کے نمبر دیکھتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا —— یہ سی بلاک تھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ مکان نمبر گیارہ سو پچپن کے سامنے پہنچ گیا۔ مکان کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور سامنے دو چھوٹے چھوٹے معصوم بچے کھیلنے میں مصروف تھے —— دروازے پر ٹاٹ کا پردہ لٹکا ہوا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اندر عورتیں موجود ہیں۔

عمران کو اس گلی میں دیکھ کر گلی میں کھیلتے ہوئے بچے اس کے ارد گرد اکٹھے ہونے لگے —— گلی میں چارپائیاں بچھائے بیٹھے بوڑھے مرد اور عورتیں بھی گردنیں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھ رہے تھے۔

عمران نے مکان نمبر گیارہ سو پچپن کے سامنے رک کر اس کے دروازے کو تھپتھپایا۔

"آبو گھل پل ہیں ——" مکان کے سامنے کھیلنے والے بچوں نے

عمران کو دستک دیتے دیکھ کر توتلی زبان میں کہا۔

"اچھا پھل آلو کو باہل بلالاؤ ـــــــ" عمران نے بھی ــــ توتلی زبان میں کہا۔

اور بچے اچھلتے کودتے اندر داخل ہو گئے۔ اُن کی آواز باہر تک سنائی دے رہی تھی۔

"آلو۔ آلو باہل ــــــ آدمی کھلا ہے آؤ ــــــ"

بچوں نے اندر توتلی زبان میں شور مچا دیا۔

"اچھا تمہاری طرح توتلا ہے وہ بھی ــــ" اندر سے ایک ہنستی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر پردہ ہٹا کر ایک تیس پینتیس سالہ نوجوان باہر آ گیا۔ اس نے پاجامہ اور بنیان پہنی ہوئی تھی۔

"آپ کا نام جابر علی ہے ــــــ" عمران نے اُسے سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے پوچھا۔ لہجہ سپاٹ تھا۔

"جی ہاں۔ کیوں ــــ" جابر علی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر اُلجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یا تو آپ لباس بدل کر میرے ساتھ آئیے ــــ یا پھر آپ کی بیٹھک ہو تو وہیں بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ میں سنٹرل انٹیلی جنس سے آیا ہوں ــــ" عمران نے خشک لہجے میں کہا اور سنٹرل انٹیلی جنس کے الفاظ سنتے ہی جابر علی کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا۔

"م۔ م۔ مگر ....." جابر علی نے تھوک نگلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس کا رنگ یک لخت زرد پڑ گیا تھا۔

"گھبرائیے نہیں آپ سے صرف چند باتیں دریافت کرنی ہیں ــــ"

عمران نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے اُسے تسلی دی۔

"جی بہتر۔ ٹھہریئے میں دروازہ کھولتا ہوں ـــــ" جابر علی نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر وہ اندر غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ساتھ والا دروازہ کھلا اور جابر علی نے عمران کو اندر بلا لیا ــــ عمران اندر داخل ہوا تو یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک سستا سا صوفہ اور ایک سنٹر ٹیبل پڑی ہوئی تھی۔ ٹیبل پر کپڑا پڑا ہوا تھا جس پر مختلف رنگوں کے پھول کڑھے ہوئے تھے۔ کارنس پر جابر علی کی جوانی کا ایک فوٹو رکھا ہوا تھا جس میں وہ کسی فلم کا ہیرو دکھائی دینے کی سخت کوشش میں مصروف تھا۔

"آپ کیا پئیں گے ــــ" جابر علی نے پوچھا۔

"آپ دروازہ بند کر دیں اور پھر میرے سامنے بیٹھ جائیں۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے ــــ" عمران نے اس بار کرخت لہجے میں کہا۔ اور جابر علی کسی معمول کی طرح چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور پھر اس نے دروازے کی کنڈی لگا دی اور خود واپس آ کر سامنے رکھی ہوئی پلاسٹک سے بنی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا ــــ عمران نے محسوس کیا کہ اندر والے دروازے کے ساتھ کوئی کھڑا ہے۔ وہ سمجھ گیا کہ جابر علی کی بیگم شاید سن گن لینے کے لیے آ کھڑی ہوئی ہے۔

"دیکھئے مسٹر جابر علی میرے پاس ضائع کرنے کے لیے وقت نہیں ہے ــــ اور نہ صرف میرے پاس بلکہ پورے ملک کے پاس۔ آپ سے جو پوچھا جائے ٹھیک ٹھیک بتا دیجئے۔ اسی میں آپ کا بھلا ہے۔ یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ آپ کے چھوٹے چھوٹے

معصوم بچے ہیں۔ جن کی وجہ سے آپ اپنے پیروں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ورنہ ملک دشمن لوگوں کے لیے ہمارے دلوں میں کوئی نرم گوشہ نہیں ہوتا۔"
عمران کا لہجہ بے پناہ تلخ ہو گیا۔

"م۔ م۔ میں ملک دشمن آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے جناب ——" جابر علی نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے مسٹر اینڈ مسز مائیکل کو ملک سے فرار کرنے کے لیے کتنی رقم حاصل کی ہے ——" عمران نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"م۔ مسٹر اینڈ مسز مائیکل........ میں نے ..... رقم ..... نہیں میں تو....." جابر علی پر ہکلاہٹ کا دورہ پڑ گیا۔

"انھیں جانتا بھی نہیں —— یہی کہنا چاہتے ہیں —— دیکھیے۔ یہ دونوں بین الاقوامی مجرم تھے جو ہمارے ملک کا ایک اہم ترین راز لے کر فرار ہو رہے تھے۔ آپ کے گھر کی صورت حال دیکھتے ہوئے مجھے یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ آپ نادانستگی میں یا پھر فوری لالچ کے تحت ان کے آلۂ کار بن گئے ہیں —— ویسے ہمارے پاس دستاویزی ثبوت موجود ہیں کہ آپ نے ان کے تمام کاغذات تیار کرائے۔ ان کی ٹکٹیں خریدیں پھر انھیں جہاز تک چھوڑ آئے —— اس لیے انکار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ جو کچھ آپ جانتے ہیں صاف صاف بتا دیجیے۔ ہمیں آپ کو انعام میں ملی ہوئی رقم نہیں چاہیے۔ ہمیں صرف معلومات چاہئیں۔ اور یہ صرف آپ کے ساتھ رعایت ہے۔ ورنہ اگر آپ کے معصوم بچے مجھے نظر نہ آتے تو اس وقت آپ کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ چکی ہوتیں —— ایک آنکھ سے آپ محروم ہو چکے ہوتے اور آپ کا آدھا گلا کٹ چکا ہوتا —— ہم

معلومات حاصل کرنے کے لیے یہی طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ میں آپ کو آخری بار وارننگ دے رہا ہوں کہ آپ اپنے بچوں پر ان محترمہ پر جو دروازے کے ساتھ لگی کھڑی ہماری باتیں سن رہی ہیں —— رحم کھاتے ہوئے سب کچھ صاف صاف بتا دیجیے ——" عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"ج ج۔ جناب۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ نہ ہی میں مسٹر اینڈ مسز مائیکل کو جانتا ہوں۔ نہ ہی میں نے انھیں پہلے دیکھا تھا۔ میری ڈیوٹی آف ہونے والی تھی کہ مغربی جرمنی جانے والی پرواز کے دو مسافروں نے مجھے اطلاع دی کہ ان کی سیٹیں کینسل کر دی جائیں —— ایسا چونکہ اکثر ہوتا رہتا ہے۔ اس لیے میں نے متعلقہ شعبے کو اطلاع کر دی۔ اسی لمحے ایک عورت کا فون آیا —— اس کا لہجہ غیر ملکی تھا۔ اس نے پوچھا کہ انھیں بہت ایمرجنسی ہے۔ اگر مغربی جرمنی جانے والے جہاز میں انھیں دو سیٹیں مل جائیں تو وہ مجھے سو ڈالر انعام دیں گی —— آپ جانتے ہیں سو ڈالر میرے جیسے تھوڑی تنخواہ والے کے لیے بہت بڑا لالچ ہے اور پھر دو سیٹیں موجود بھی تھیں —— اور یہ کوئی غیر قانونی کام بھی نہ تھا۔ اس لیے میں نے فوراً ہی حامی بھری۔ انھوں نے مسٹر اینڈ مسز مائیکل کے نام پر بکنگ کے لیے کہا۔ پرواز چونکہ ایک گھنٹے کے بعد جانی تھی اس لیے میں نے فوراً ہی ایئرپورٹ پہنچنے کے لیے کہا —— انھوں نے بتایا کہ ان کے دشمن انھیں روکنا چاہتے ہیں اس لیے اگر میں کوئی ایسا بندوبست کر دوں کہ وہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر جہاز تک پہنچ جائیں تو وہ مجھے دو سو ڈالر انعام دیں گے۔ جس پر میں نے انھیں گیٹ نمبر ۳ پر آنے کے لیے کہا۔

اور پھر میں نے ایک خود دست سے رقم مانگی۔ ان کے نام پر دو ٹکٹیں خریدیں
اور گیٹ نمبر ۳ پر پہنچ گیا۔ وہ دونوں ٹیکسی پر وہاں آئے ——— میں نے
انھیں ایک طرف بٹھایا۔ ان کے پاسپورٹ اور ویزے لیے اور پھر
میں نے خود ہی ان پر مہریں لگوائیں۔ وہ پاسپورٹ اور ویزے بالکل درست
اور قانونی تھے۔ پھر جیسے پرواز جانے لگی تو میں انھیں پائلٹ روم سے
لے جاکر جہاز پر چھوڑ آیا ——— انھوں نے ٹکٹوں کی رقم کے علاوہ
پانچ سو ڈالر انعام دیئے۔ کیونکہ کام بالکل قانونی تھا۔ اس لیے جناب میں
نے ایسا کیا ——— اگر مجھے ذرا بھی شبہ ہو جاتا کہ وہ مجرم ہیں یا ہمارے
ملک کے دشمن ہیں تو میں لاکھوں ڈالر کے بدلے میں بھی انھیں منہ نہ لگاتا۔
جناب یہ ہے اصل کہانی ——— اب آپ جو چاہیں مجھے سزا دے
دیں ——— " جابر علی نے تقریباً روتے ہوئے ساری کہانی سُنا دی۔

" ان دونوں کے حلیئے بتاؤ ——— " عمران نے اُسی طرح سخت
لہجے میں پوچھا۔

" جناب عورت ادھیڑ عمر کی تھی ——— لیکن اس کی آنکھیں ایسی تھی
جیسے وہ بھرپور جوان ہو۔ مرد البتہ درمیانی عمر کا تھا۔ بڑا اسمارٹ اور
سڈول جسم والا ——— " جابر علی نے حلیہ بتانے کے ساتھ ساتھ
یہ نشانیاں بھی بتا دیں اور عمران فوراً سمجھ گیا کہ یہ دونوں مادام بٹیلر اور
ہائی برڈ تھے۔

" وہ ٹیکسی پر آئے تھے۔ اس ٹیکسی کا نمبر یاد ہے ——— " عمران نے پوچھا۔

" جی۔ جی ہاں ——— بس اچانک ہی میری نظر پڑ گئی۔ جناب عجیب
سا نمبر تھا۔ اس لیے یاد رہ گیا ——— " ایم۔ بی۔ ٹی۔ سات سو چھیاسی

جابر علی نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہوں آپ نے بہت بڑا جرم کیا ہے۔ ایئرپورٹ پر انٹیلی جنس ان
کی نگرانی کر رہی تھی لیکن آپ نے انھیں خفیہ راستے سے لے جا کر جہاز پر
سوار کر دیا۔ لیکن چونکہ یہ سب کچھ آپ سے نادانستگی اور لالچ میں ہوا
ہے ——— اس لیے آپ کو معاف کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ اسی
جرم میں آپ کو گولی ماری جا سکتی تھی ——— " عمران نے تلخ لہجے میں
کہا اور اٹھ کر کھڑا ہوا۔

" آپ کی مہربانی جناب ——— بس جناب غلطی ہو گئی آئندہ میری توبہ
میں ایسا کام نہیں کروں گا ——— " جابر علی نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

" اور نئے ایئرپورٹ مینجر یا کوئی دوسرا شخص اس سلسلے میں آپ سے
بات چیت کرے تو انھیں رقم کے متعلق بالکل نہ بتائیں۔ ورنہ آپ پر
فردِ جرم عائد ہو جائے گی۔ آپ اس رقم سے اپنے بچوں اور بیوی کے
لیے کوئی اچھا سا سامان خرید لیں۔ خدا حافظ ——— " عمران نے
کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔

" آپ جا رہے ہیں ——— " عمران کے باہر نکلتے ہی ایک بچے نے
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں میں جا رہا ہوں۔ تم کھیلو ——— " عمران نے اس کے گال
پر پیار سے چپت لگاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا گلی سے
باہر نکلتا چلا گیا ——— اب یہ بات کنفرم ہو گئی تھی کہ مادام بٹیلر اور
ہائی برڈ اس ادھورے فارمولے کی فلم سمیت ملک سے باہر جا چکے ہیں۔
مگر وہ مغربی جرمنی کیوں گئے ہیں۔ حالانکہ مادام بٹیلر اور ہائی برڈ کا تعلق

ایکریمیا سے تھا۔ لیکن وہ گئے مغربی جرمنی تھے۔ عمران نے سوچ سوچ کر یہی فیصلہ کیا کہ وہ صرف چکر دینے کے لیے مغربی جرمنی گئے ہوں گے۔ مغربی جرمنی سے وہ ایکریمیا چلے جائیں گے ——— جابر علی کی باتوں سے ایک اور مسئلہ بھی واضح ہو گیا تھا کہ وہ حبشی سوازدان کے ہمراہ نہیں گیا۔ اُسے وہ لوگ یہیں چھوڑ گئے ہیں۔ اب اُسی کے ذریعے ہی اُن کا کلیو مل سکتا ہے۔

عمران کار چلاتا ہوا الرضا کالونی سے واپس شہر کے وسطی چوک پر آیا۔ جہاں شہر میں چلنے والی ٹیکسیوں کا مین دفتر تھا ——— یہاں ٹیکسیوں کے بارے میں ہر قسم کی معلومات حاصل ہو سکتی تھیں اور بطور اتفاق تھا کہ جس کا نمبر ایم۔ بی۔ ٹی۔ سات سو چھیاسی تھا۔ وہیں دفتر میں کھڑی مل گئی۔ اس کا ڈرائیور دفتر میں کسی کام سے آیا تھا۔ عمران نے جب اُس سے پوچھ گچھ کی تو اُس نے بتایا کہ اُس نے اس غیر ملکی جوڑے کو گلشن کالونی کے چوک سے سوار کیا تھا ——— وہ اسی چوک پر ٹیکسی کے انتظار میں کھڑے ہوئے تھے ——— عمران اُس کا شکریہ ادا کرتا ہوا باہر آیا اور پھر اُس نے کار گلشن کالونی کی طرف موڑ دی ——— اب تو یہ بات واضح ہو چکی تھی کہ مجرموں کی رہائش گلشن کالونی میں تھی ——— تھوڑی دیر بعد وہ گلشن کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ گیا ——— یہاں ایک کیفے اور ایک پٹرول پمپ تھا ——— عمران نے کار کیفے کے باہر روکی اور پھر اُتر کر اندر داخل ہو گیا۔ کیفے میں چند اور آدمی بیٹھے ہوئے تھے اور ایک نوجوان کاؤنٹر پر کھڑا کاغذ پر کسی حساب کتاب میں مصروف تھا۔ عمران سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جیب سے ایک کارڈ نکالا اور نوجوان کے سامنے رکھ دیا۔

"جی فرمائیے ———" نوجوان نے چونک کر پہلے عمران کی طرف دیکھا۔ اور پھر کارڈ کی طرف ——— کارڈ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے چیف آفیسر کا تھا۔ اس لیے نوجوان کا چہرہ کارڈ دیکھتے ہی زرد پڑ گیا۔

"جج جج۔ فرمائیے ———" نوجوان نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کالونی میں کچھ غیر ملکی رہتے ہیں جن کے ساتھ ایک دیو ہیکل حبشی بھی رہتا ہے۔ آپ اس کوٹھی کا نمبر بتا دیجئے ———" عمران نے کارڈ اٹھاتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ سوازو کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ وہ کوٹھی نمبر ۱۰۵ میں رہتا ہے ——— بڑا غصہ ور اور خوفناک آدمی ہے۔ ایک بار اُس نے ہمارے کیفے کے برتن توڑ دیئے تھے۔ جس پر میں اپنے مالک کے ساتھ اس کی مالکہ کے پاس کلیم کے لیے گیا تھا۔ اس لیے مجھے کوٹھی نمبر یاد ہے ———" نوجوان نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ بہت بہت شکریہ آپ نے واقعی کام کی بات بتائی ہے ———" عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑا۔

"سنیئے ———" نوجوان نے اُسے آواز دیتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے ———" عمران نے مڑ کر کہا۔

شاید یہ بات آپ کے کام کی ہو ——— ان غیر ملکیوں میں سے ایک نوجوان جس کا نام ٹریگا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں آیا تھا۔ اس نے یہاں سے ہوٹل قلوپطرہ میں ٹیلیفون کر کے مینجر سے بات کی تھی ——— وہ بھی ایک حبشی کی بابت مینجر سے پوچھ رہا تھا جس نے شاید سوازو کے ساتھ لڑائی لڑی تھی جس پر مینجر نے اُسے بتایا کہ وہ

جنتی کسی پرنس آف ڈھمپ کا ساتھی ہے اور پرنس آف ڈھمپ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر ۲۰ میں رہتا ہے۔ اس پر اس ٹریگا نے شکریہ ادا کیا تھا اور پھر وہ ٹیلیفون رکھ کر واپس چلا گیا۔ میں نے اس کی کار مڑ کر واپس کوٹھی کی طرف جاتی ہوئی دیکھی تھی ——" نوجوان نے کہا۔

" ٹھیک ہے شکریہ ——" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن سے باہر نکلتا چلا آیا —— بہرحال اس نے مادام ٹیلر کے اڈے کا پتہ چلا لیا تھا۔ چنانچہ اس نے کار آگے بڑھائی اور تھوڑی دیر بعد اس نے کوٹھی نمبر ایک سو پانچ کو چیک کر لیا —— اس نے کار ذرا فاصلے پر جا کر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ کوٹھی سے ملحقہ گلی میں گھستا چلا گیا۔ شام کا دھندلکا پھیل چکا تھا —— لیکن اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ رات ہونے کا انتظار کرتا۔ اس لئے وہ کوٹھی کی پشت پر آیا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک رسی نکال کر اور اس کے سرے پر لگے ہوئے سخت پلاسٹک کے آنکڑے کو لگا کر دیوار کی دوسری طرف پھینک دیا آنکڑے کی تیز نوکیں کسی رخنے میں اٹک گئیں تو عمران رسی کی مدد سے تیزی سے دیوار پر چڑھتا چلا گیا۔ دیوار پر پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لیے رکا —— اس نے اندر نظریں دوڑائیں۔ پشت کی طرف سے کوئی شخص نظر نہ آیا اور نہ ہی وہاں کتے تھے۔ اس لیے عمران اطمینان سے اندر کود گیا۔ اس نے رسی کو لپیٹ کر دوبارہ جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے چلتا ہوا عمارت کی پشت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمارت دو منزلہ تھی اور پچھلی طرف جتنی بھی کھڑکیاں اور روشندان تھے ان سب پر لوہے کی مضبوط

جالیاں لگی ہوئی تھیں —— عمران تیزی سے ایک پائپ کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے وہ کسی بندر کی سی پھرتی سے پائپ پر چڑھتا ہوا چھت پر پہنچ گیا —— چھت سے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ وہ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے پہنچا تو اس نے برآمدے میں تین مسلح افراد کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ وہ مشین گنیں کاندھوں سے لٹکائے ایک دوسرے سے گپوں میں مصروف تھے۔ ان کی باتوں کی آواز سے ہی عمران ٹھٹکا تھا ورنہ وہ شاید اسی طرح سیڑھیاں اترتا ہوا سیدھا ان کے سامنے برآمدے میں پہنچ جاتا۔ جس جگہ عمران رکا تھا وہاں سے سیڑھیاں موڑ کاٹ کر نیچے جاتی تھیں۔ عمران نے پھرتی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور نکالا اور پھر اس نے کوٹ کی جیب میں رکھا ہوا سائلنسر نکال کر اسے تیزی سے ریوالور کی نال پر فٹ کر دیا —— اس کے بعد وہ آہستگی سے نیچے اترا۔ موڑ پر پہنچ کر وہ تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ اب وہ تینوں مسلح افراد سامنے تھے —— اس کے قدموں کی آواز سنتے ہی تینوں بے اختیار اچھلے اور عمران کو دیکھتے ہی انھوں نے بڑی پھرتی سے کاندھوں سے مشین گنیں اتارنے کی کوشش کی —— مگر عمران انہیں اتنا موقع کہاں دینے والا تھا۔ اس نے پھرتی سے تین بار ٹریگر دبایا اور ٹھک ٹھک کی آوازیں ابھریں اور گولیاں ان تینوں کے دلوں میں سوراخ کرتی چلی گئیں اور وہ بیچارے چیخ مارنے کی حسرت دل میں لیے کٹے ہوئے شہتیروں کی طرح نیچے گرتے چلے گئے —— عمران جھپٹ کر ایک ستون کی آڑ میں ہو گیا۔ کیونکہ ان کے گرنے کی آوازوں سے اندر کے کمرے سے کسی کی آواز سنائی دی تھی —— اور دوسرے لمحے ایک

نوجوان غیر ملکی بھاگتا ہوا راہداری سے نکل کر برآمدے میں آیا۔ ان تینوں کو فرش پر پڑا ہوا دیکھ کر وہ چونکا ہی تھا کہ عمران نے ستون کی آڑ سے ٹریگر دبا دیا اور وہ نوجوان گولی کھا کر لٹو کی طرح گھوما اور پھر دھڑام سے اپنے ساتھیوں سمیت فرش پر گر گیا ——— گولی اس کے بھی دل کو چھیدتی ہوئی گزر گئی۔

اور عمران چند لمحے ستون کی آڑ میں رکا رہا۔ اسی لمحے اسے اندرونی کمرے سے آواز سنائی دی۔

"ٹریگا کیا ہوا۔ یہ کن کے گرنے کی آوازیں ہیں ———" کوئی اندر سے چیخ کر پوچھ رہا تھا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ آواز سے بھی پہچان گیا تھا کہ بولنے والا وہی حبشی سوازو ہے چونکہ اس کی ٹانگیں ٹوٹی ہوئی تھیں ——— اس لیے وہ بے بس پڑا ہوا ہو گا۔ عمران ستون کی آڑ سے نکل کر تیزی سے راہداری میں سے ہوتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جہاں سے اسے سوازو کی آواز سنائی دی تھی ——— وہ دل ہی دل میں فیصلہ کر چکا تھا کہ چاہے اسے ایک بار پھر سوازو کی ٹانگیں کیوں نہ توڑنی پڑیں وہ ان سے مادام ٹیلر اور ہائی برڈ کے متعلق مکمل معلومات حاصل کر کے ہی واپس جائے گا۔ سوازو کے متعلق اس کو یقین تھا کہ وہ مادام ٹیلر کے قریب رہتا تھا ——— اس لیے اسے سب باتیں پوری طرح معلوم ہوں گی۔ وہ ایسی عورتوں کی نفسیات اچھی طرح جانتا تھا کہ ایسی عورتیں دیو ہیکل حبشیوں کو جب بطور محافظ رکھتی ہیں تو پھر وہ ان کا قرب بھی حاصل کر لیتی ہیں۔ وہ قدم بڑھاتا کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ھوٹل کے خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں مادام ٹیلر اور ہائی برڈ بڑے مطمئن انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے جہاز سے اتر کر ہوٹل میں پہنچے تھے۔ یہاں آتے ہی مادام ٹیلر نے سب سے پہلے کرانگ کے انداز میں سیکرٹ سروس کے چیف سے بات کرنے کی کوشش کی اور جب اس نے چیف کو تلاش کر لیا تو اس نے اسے اپنا ہوٹل کا نمبر بتا کر ٹیلیفون رکھ دیا ——— کہ وہ ان سے اس نمبر پر بات کرے۔ اب وہ چیف کے ٹیلیفون کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"مادام یہ بات چیت تو تمہارے محل میں بیٹھ کر بھی ہو سکتی تھی ———" ہائی برڈ نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں وہ ملک ان کا ہے وہ کسی بھی انداز میں ہم پر اثر انداز ہو سکتے تھے۔ یہاں وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ——— یہاں ہم بڑے مطمئن

"اندازمیں سودے بازی کر سکتے ہیں ــــــ" مادام ٹیلر نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ہائی برڈ کوئی بات کرتا درمیان میں رکھی
ہوئی میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی ــــــ اور مادام نے
جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مادام ٹیلر سپیکنگ ــــــ" مادام نے خشک اور کرخت
لہجے میں کہا۔

"میں چیف بول رہا ہوں مادام ــــــ آپ مغربی جرمنی پہنچ گئیں ــــــ"
چیف نے حیرت بھرے لہجے میں سوال کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں میرا اڈہ ہے چیف ــــــ تمہارے لیے ایک خوشخبری ہے
کہ ہائی برڈ اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا اور اس فائل کی فلم اس
وقت میرے قبضے میں ہے ــــــ" مادام نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام کیا واقعی ــــــ کیا واقعی آپ اتنی جلدی کامیاب ہو گئیں ــــــ"
چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہائی برڈ کے لیے یہ مشن بچوں کا کھیل تھا چیف ــــــ اس نے صرف
چار دن میں فلم حاصل کر لی ہے ــــــ" مادام نے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ مادام ــــــ ہائی برڈ واقعی عظیم ہے۔ آپ فوراً ایکریمیا
آجائیں یا پھر میں آپ کے پاس اپنا آدمی بھیج دوں ــــــ" چیف کے
لہجے میں بے پناہ مسرت تھی۔

"تم کس لیے آدمی بھیج رہے ہو ــــــ" مادام نے کہا۔

"اوہ مادام وہ فلم آپ نے ہمارے حوالے کرنی ہے ــــــ" چیف نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں وہ تو آپ کے حوالے کرنی ہے۔ لیکن اس فلم کی اہمیت
بے پناہ ہے۔ اگر میں یہ فلم روسیاہی حکومت کے ہاتھوں بیچ دوں اور
آپ کی رقم آپ کو واپس کر دوں تو کیسا رہے گا ــــــ" مادام نے خشک
لہجے میں کہا۔

"اوہ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ آپ اس سلسلے میں پہلے ہی ہم سے خطیر
رقم حاصل کر چکی ہیں ــــــ اب یہ فلم ہماری ملکیت ہے اور دوسری
بات یہ ہے کہ روسیاہ حکومت کے لیے یہ فلم بیکار ہے۔ یہ فارمولا ادھورا
ہے۔ اس کا بقیہ حصہ ہمارے پاس ہے ــــــ" چیف نے تلخ لہجے میں کہا۔

"مجھے یہ بات سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ روسیاہ والے خود ہی بقیہ
حصہ حاصل کر لیں گے یہ ان کا دردِ سر ہے۔ وہ مجھے اس حصے کے لیے
دو کروڑ ڈالر دینے پر تیار ہیں۔ بولو ــــــ" مادام نے پہلے سے بھی زیادہ
خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ یہ تو بے ایمانی اور بے اصولی ہے۔ ہائی برڈ کی شان میں یہ بات
نہیں جاتی کہ آپ اس طرح ہمیں بلیک میل کریں۔ آپ یہ فلم فوری طور پر
ہمارے حوالے کر دیں ــــــ" چیف نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری پھر تم خود حاصل کر لیتے پھرو۔ میں روسیاہ سے سودا کر لیتی ہوں۔
باقی رہے تمہارے وہ چیک تو وہ تمہیں واپس مل جائیں گے۔ بات ختم۔
تمہاری رقم تمہارے پاس پہنچ گئی پھر تمہارا کیا کلیم باقی رہ جائے گا ــــــ"
مادام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ــــــ میں حکومت سے بات چیت کرتا ہوں۔
پھر وہ جو فیصلہ کریں۔ آپ ایسا کریں کہ ایکریمیا آجائیں پھر وہاں مزید بات چیت

ہو جائے گی ـــــــ" چیف نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"نہیں سودا نہیں ہوگا ـــــ رقم بھی نہیں مجھے ملنی چاہیے میں ایکریمیا رقم حاصل کرنے کے بعد آؤں گی ـــــ میں اس کے لیے زیادہ سے زیادہ تمہیں چھ گھنٹے کا وقت دے سکتی ہوں۔ چھ گھنٹے کے بعد میں اس کا سودا روسیاہ والوں سے کر کے فلم ان کے حوالے کر دوں گی ـــــ" مادام نے کہا۔

"اوہ مادام اتنی جلدی بات چیت ممکن نہیں ـــــ آپ کچھ وقت دیں" چیف نے کہا۔

"سوری یہ بھی زیادہ وقت ہے اور سنو اگر تم نے ایجنٹوں کے ذریعے کوئی چکر چلانے کی کوشش کی تو پھر نہ صرف تم فلم سے ہمیشہ کے لیے ہاتھ دھو بیٹھو گے بلکہ تمھاری رقم بھی ڈوب جائے گی اور ساتھ ہی تمھاری نوکری بھی سمجھے ـــــ چھ گھنٹے کے اندر مزید ایک کروڑ ڈالر کا ڈرافٹ یہاں بھجوا دو ورنہ ......" مادام نے ورنہ کے بعد کا فقرہ جان بوجھ کر ادھورا چھوڑ دیا۔

"مادام یہ بہت رقم ہے۔ اچھا ایسا کریں پلیز کہ میں مزید آپ کو پچاس لاکھ ڈالر دے سکتا ہوں مادام پلیز ـــــ" چیف نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رقم تو کم ہے چلو ٹھیک ہے چونکہ پہلا حق تمھارا ہے۔ اس لیے مجھے یہ سودا منظور ہے ـــــ رقم بھجوا دو اور فلم لے جاؤ ـــــ اور سنو اسی کرافگر کو بھیجنا ـــــ" مادام نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام آپ پلیز کل تک انتظار کریں۔ کل گیارہ بجے کرافگر آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔ مزید پچاس لاکھ ڈالر کا ڈرافٹ لے کر۔

"آپ رقم لے کر فلم اس کے حوالے کر دیجئے گا ـــــ" چیف نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے کل گیارہ بجے تک میں منتظر رہوں گی ـــــ" مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"واقعی تم بزنس کے معاملات میں ماہر ہو مادام ـــــ یہ پچاس لاکھ ڈالر مزید اینٹھ لیے تم نے ـــــ" ہائی برڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ان حکومتوں کو نہیں جانتے ابھی تو مزید ان سے نکل آتے لیکن ایک معمولی سے کیس کے لیے ڈیڑھ کروڑ ڈالر میرے خیال میں خاصی معقول رقم ہے ـــــ" مادام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اس کے بعد مادام نے رسیور اٹھایا اور ٹپنگ کر کے آپریٹر سے رابطہ قائم کیا۔

"یس فرمائیے ـــــ" دوسری طرف سے ہوٹل ایکس چینج کے آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے پاکیشیا کے دارالحکومت میں فون نمبر سات چھ چار تین دو ایک صفر پر مسٹر ٹریگا یا مسٹر سوازو سے بات کرنی ہے ـــــ" مادام نے آپریٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"انھیں کیا بتایا جائے کہ کون ان سے بات کرنا چاہتا ہے ـــــ" آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں سوال کرتے ہوئے کہا۔

"مادام ٹیلر ـــــ" مادام ٹیلر نے جواب دیا۔

"او کے مادام چند لمحوں میں رابطہ مل جائے گا ـــــ" آپریٹر نے کہا اور مادام نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"سوازو کے لیے پریشانی ہے ـــــ" ہائی برڈ نے برا سا منہ بناتے

ہوئے کہا۔

"ارے یہ تمہاری عادت بُری ہے کہ تم حاسد ہو۔ میں تو بس وہاں کے حالات معلوم کرنا چاہتی ہوں ــــــ" مادام نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور ہائی برڈ نے کوئی جواب نہ دیا بس خاموش بیٹھا رہا۔

چند لمحوں بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس مادام ٹیلر سپیکنگ ــــــ" مادام نے کہا۔

"مادام مسٹر سوازو سے بات کیجئے وہ لائن پر ہیں ــــــ" آپریٹر نے جواب دیا۔

"او۔کے بات کرائیے ــــــ" مادام نے کہا اور سوازو کا نام سنتے ہی ہائی برڈ خاموشی سے اٹھا اور باتھ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مادام نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا اور پھر کندھے اچکاتے ہوئے دوبارہ فون کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"ہیلو مادام آپ نے خادم کو یاد کیا ہے۔ آپ خیریت سے تو ہیں نا ــــــ" چند لمحوں بعد سوازو کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بالکل خیریت سے ہوں۔ سوازو تم بتاؤ تمہاری ٹانگوں کی کیا پوزیشن ہے اور یہ ٹریگا کہاں گیا ہے ــــــ" مادام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مادام کچھ دن بعد میں درست ہو جاؤں گا۔ پھر میں اس حبشی سے ایسا انتقام لوں گا کہ اس کی پچھلی ساری نسلوں کی روحیں تڑپ اٹھیں گی۔ مجھے ٹریگا نے بتایا ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ مجھے مزید ٹریننگ کی ضرورت ہے ــــــ یقین کیجئے مادام یہ بات سن کر میرے دل میں آگ بھڑک اٹھی ہے۔ بس بدقسمتی ہے کہ میں اس حبشی سے مار کھا گیا۔ اب میں نے قسم کھائی ہے کہ ٹھیک ہوتے ہی اس کا سر لا کر آپ کے قدموں میں ڈالوں

گا ــــــ یہ میرا عہد ہے ــــــ" سوازو کے لہجے میں بھڑکتے ہوئے انتقام کے شعلے صاف محسوس ہو رہے تھے۔

"اوہ سوازو ڈیئر ایسی کوئی بات نہیں۔ تم اب بھی عظیم ہو لڑائی میں ایسا ہوتا رہتا ہے ــــــ ویسے میری طرف سے اس حبشی سے انتقام لینے کی تمہیں کھلی چھٹی ہے۔ بس اس کے ساتھی پرنس آف ڈھمپ یا علی عمران سے بچ کر رہنا۔ وہ خطرناک آدمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں تم سے ہمیشہ کے لیے ہاتھ دھو بیٹھوں۔ تم ٹھیک ہوتے ہی فوراً میرے پاس ایکریمیا مینشن پہنچ جانا ــــــ" مادام نے جواب دیا۔

"مادام آپ اس وقت مینشن سے ہی بات کر رہی ہیں ــــــ" سوازو نے پوچھا۔

"نہیں میں مغربی جرمنی کے دارالحکومت تاشش ہوٹل بھری ایکرز سے بول رہی ہوں۔ میں کل گیارہ بجے تک یہیں رہوں گی۔ اس کے بعد راز پارٹی کے ہاتھوں میں دے کر مینشن شفٹ ہو جاؤں گی۔ ہائی برڈ ایک ہفتے تک وہاں میرا مہمان رہے گا۔ اس کے بعد وہ نئے مشن تک آزاد ہوگا۔ تم بتاؤ کہ یہ ٹریگا کہاں ہے ــــــ" مادام نے پوچھا۔

"وہ اس حبشی کی تلاش میں گیا ہوا ہے۔ مادام تاکہ میں ٹھیک ہوتے ہی اس سے انتقام لے سکوں ــــــ" سوازو نے جواب دیا۔

"او۔کے اُسے ہوشیار رہنے کا کہہ دینا ــــــ" مادام نے کہا۔

"مگر مادام آپ راز پارٹی کو مینشن میں بھی دے سکتی ہیں۔ پھر مغربی جرمنی جانے کا مقصد نہیں سمجھ سکا ــــــ" سوازو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوازو تم کب سے میرے خاص معاملات میں مداخلت کرنے لگے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں اس معاملے میں ہائی برڈ کو بھی زبان کھولنے کی اجازت نہیں دیتی ـــــ" مادام نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سختی عود کر آئی تھی۔

"آئی ایم سوری مادام ـــــ بس اس حادثے نے میرے دماغ پر بھی غلط اثرات چھوڑے ہیں۔ میں شرمندہ ہوں مادام ـــــ" سوازو نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اب تم نے پوچھ ہی لیا ہے تو بتا دیتی ہوں۔ میں پارٹی سے مزید رقم حاصل کرنا چاہتی تھی۔ ایکریمیا میں ان کی حکومت ہے۔ گو میرے ہاتھ بھی لمبے ہیں لیکن پھر بھی وہ وہاں کی سپر سیکرٹ سروس ہے۔ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ اس لیے میں نے مغربی جرمنی میں بیٹھ کر بات کی۔ اور میں کامیاب رہی۔ وہ پچاس لاکھ ڈالر مزید دینے پر تیار ہو گئے ہیں۔ کل گیارہ بجے ان کا آدمی کرافٹ وہی جو مینشن میں آیا تھا۔ ڈرافٹ لے کر آئے گا۔ اور راز لے کر چلا جائے گا۔ اس کے بعد ہم فارغ ہو جائیں گے اور پھر ہم مینشن میں منتقل ہو جائیں گے ـــــ" مادام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مادام آپ کی مہربانی ـــــ آپ نے بتا دیا۔ ویسے میں نے صرف اس مقصد کے لیے پوچھا کہ کہیں آپ کے لیے مغربی جرمنی میں کوئی خطرہ نہ ہو ـــــ" سوازو نے کہا۔

"ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ او۔ کے۔ گڈ بائی ـــــ" مادام نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ضرورت تھی اس حبشی گارڈ کو مشن کے متعلق اہم باتیں بتانے کی"۔ ہائی برڈ نے جو اس دوران باتھ روم سے واپس آگیا تھا۔ بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہائی برڈ میری مرضی ہے کہ میں کسی کو کیا بتاتی ہوں کیا نہیں۔ تم خواہ مخواہ میرا موڈ خراب نہ کرو اور کسی اچھے سے ہوٹل میں شام گزارنے کا پروگرام بناؤ۔ میں چاہتی ہوں کہ آج شام تمہارے ساتھ شاندار انداز میں گزار دوں۔ تمہاری مرضی کے مطابق ـــــ" مادام نے کہا اور ہائی برڈ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ وہ ساری باتیں بھول گیا اور اس نے ٹیلیفون اٹھا کر مختلف ہوٹلوں میں فون کرنے شروع کر دیئے۔ مادام مسکراتی ہوئی اٹھی اور ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

ختم شد

عمران سیریز میں شاہکار کہانی "ادھورا فارمولا" کا دوسرا اور آخری حصہ

موت کا دائرہ

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

- ادھورا فارمولا ـــ جس کی واپسی کے لئے عمران کو موت کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں دیوانہ وار کودنا پڑا۔
- سوازو ـــ جوانا سے انتقام لینے کے لئے دیوانہ ہو رہا تھا۔ اور پھر عمران نے سوازو اور جوانا کو ایک دوسرے کے مقابل لا کھڑا کیا۔ انجام کیا ہوا۔؟ طاقت کے دو دیوتاؤں کے درمیان ایسی خوفناک لڑائی ـــ جس کا ہر لمحہ ذہنوں پر نقش ہو کر رہ جاتا ہے۔
- مادام ٹیلر اور ذہین لائی برڈ سے ادھورا فارمولا واپس حاصل کرنے کیلئے عمران کا ایسا ذہانت آمیز اقدام کہ لائی برڈ کو بھی عمران کی ذہانت کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے۔
- مادام ٹیلر کے مینشن میں عمران کو الٹا لٹکا کر اس پر دنیا کی سب سے زہریلی مکھیوں کو چھوڑنے کا اقدام ـــ انجام کیا ہوا ـــ کیا مادام ٹیلر عمران کو دنیا کی سب سے خوفناک سزا دینے میں کامیاب ہو گئی۔؟
- ایکریمیا کی ناقابل تسخیر لیبارٹری ـــ جس میں عمران نے داخل ہو کر ادھورے فارمولے کا بقیہ حصہ حاصل کرنے کا عزم کر لیا ـــ مگر ـــ؟

سسپنس اور ایکشن کا بےمثال امتزاج ـــ آج ہی طلب فرمائیں

یوسف برادرز، پبلشرز، بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

مسلسل ایکشن کے متوالے قارئین کیلئے عمران سیریز کا ایک یادگار ناول

فاسٹ ایکشن

مصنف :- مظہر کلیم ایم، اے

- سٹار برادرز۔ دنیا کے خطرناک ترین مجرم۔ جن کا دعویٰ تھا کہ وہ مشکل سے مشکل مشن صرف دو روز میں مکمل کر لیتے ہیں۔
- عمران اور سیکرٹ سروس پر سٹار برادرز کے پے در پے خوفناک اور جان لیوا حملے۔ عمران کی کار پر بم پھینکا گیا ـــ جوزف پر سرعام گولیوں کی بارش کر دی گئی ـــ جولیا پر دن دہاڑے جان لیوا حملہ کیا گیا ـــ اور ہجوم سے پُر ہوٹل میں تنویر کے پہلو میں خنجر اتار دیا گیا۔
- صفدر اور کیپٹن شکیل کو زہریلی سوئیوں کی مدد سے مفلوج کر دیا گیا ـــ اس ہیوی لوڈر ٹرک پر میگنیٹ بم کا خطرناک حملہ ـــ جس میں عمران اور ٹائیگر موت کی کش مکش میں مبتلا تھے۔
- ایکسٹو دانش منزل میں بے بس پڑا ہوا تھا اور سٹار برادرز دانش منزل میں دندناتے پھر رہے تھے اور یہ سب اس قدر تیزی سے کیا گیا کہ عمران اور سیکرٹ سروس سنبھل بھی نہ سکی۔
- سٹار برادرز کا اصل مشن کیا تھا ـــ؟ کیا وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے؟

ـــ انتہائی منفرد اور دلچسپ ناول ـــ

یوسف برادرز، پبلشرز، بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

ناشران ------- اشرف قریشی
------- یوسف قریشی
پرنٹر ------- محمد یونس
طابع ------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------- -/40 روپے

چند باتیں

محترم قارئین!
سلام مسنون! ادھورے فارمولے کی کہانی ابھی آگے بڑھتی ہے۔ اس کا دوسرا اور آخری حصہ "موت کا دائرہ" کے روپ میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بعض مشن ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر انتہائی آسان اور سیدھے سادے محسوس ہوتے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے اس مشن کو انجام تک پہنچانا چٹکی بجا دینے کے مترادف ہے ——— لیکن یہی سیدھے سادے مشن درحقیقت ایسے پیچیدہ اور تہہ در تہہ ثابت ہوتے ہیں کہ انہیں انجام تک پہنچانے کے لئے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا پڑتی ہیں۔

ادھورا فارمولا بھی ایک ایسا ہی مشن تھا جس کے متعلق عمران کا دعویٰ تھا کہ وہ چٹکی بجاتے ہی اس مشن کو اختتام تک پہنچا دے گا۔ لیکن جب نتیجہ سامنے آیا تو عمران کو معلوم ہوا کہ وہ بس چٹکی ہی بجاتا رہ گیا ہے۔ مجرم اپنے مشن میں کامیاب ہو کر لوٹ بھی چکے ہیں۔

مگر عمران صرف چٹکی بجانا ہی نہیں جانتا۔ وہ حالات و واقعات کو اپنے حق میں پلٹنے کی بھی ہمت رکھتا ہے ——— چنانچہ کہانی ایک نئے موڑ میں داخل ہوتی ہے اور پھر انتہائی خوفناک اور جان لیوا واقعات کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے کہ ہر موڑ پہلے سے کہیں زیادہ ہنگامہ خیز بن جاتا ہے۔

کیا عمران شیر کی کچھار میں داخل ہو کر ان کے منہ سے شکار چھین لینے میں کامیاب ہو جاتا ہے ___ ؟ یا پھر ہمیشہ کے لئے موت کی تاریک وادیوں میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔

اس کا فیصلہ تو آپ کہانی پڑھنے کے بعد ہی کر سکیں گے۔ فی الحال اتنا بتا دینا ہی کافی ہے کہ یہ عمران کی زندگی کا ایک ایسا کارنامہ ہے جسے صحیح معنوں میں شاہکار کہا جا سکتا ہے۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

"سوازو خوش ہو جاؤ میرے دوست میں نے تمہارے دشمن کا پتہ چلا لیا ہے ___" کمرے میں داخل ہوتے ہی ٹریگا نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"ارے اتنی جلدی۔ اتنی جلدی کیسے پتہ چل گیا۔ ابھی پندرہ منٹ پہلے تو تم یہاں سے گئے ہو ___" سوازو نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس اتفاق ہے فوراً پتہ چل گیا۔ میں نے یہاں قریب ہی ایک کیفے کے سامنے کار روکی اور پھر ہوٹل قلوپطرہ کے مینجر سے فون پر بات کی مجھے مادام نے بتایا تھا کہ تمہارا جھگڑا ہوٹل قلوپطرہ میں ہوا تھا۔ اس مینجر نے مجھے بتا دیا کہ وہ حبشی کسی پرنس آف ڈھمپ کا ساتھی ہے اور پرنس آف ڈھمپ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر ۲۰۰ میں رہتا ہے ___" ٹریگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں بے بس ہوں ورنہ تم اس طرح اطمینان سے نہ کھڑے ہوتے۔ کاش میں ٹھیک ہوتا ——" سوازو نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری بے بسی جانتا ہوں اور یقین کرو میں بے بس آدمی پر ہاتھ اٹھانا سخت ترین بہادری —— اوہ سوری بزدلی سمجھتا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ میں سخت بزدل آدمی ہوں۔ بہرحال میرا یہاں آنے کا مقصد صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں —— اگر تم بتا دو تو تمہاری مہربانی ہے ——" عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں مر سکتا ہوں کچھ بتا نہیں سکتا۔ تمہارا جو جی چاہے کر لو۔ میرا قیمہ بنا ڈالو مگر میری زبان بند ہی رہے گی ——" سوازو نے بڑے مضبوط لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے مجھے حبشیوں کا کالا کالا قیمہ قطعاً پسند نہیں ہے۔ اس قیمے سے بنے ہوئے کوفتے بھی کالے ہوتے ہیں۔ اور مجھے کوفتے بے پناہ پسند ہونے کے باوجود کالے کوفتے قطعاً پسند نہیں ہیں ——" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور بھی جیب میں ڈال لیا۔

"کاش میں ٹھیک ہوتا تو تم اس طرح باتیں کرنے کے قابل نہ ہوتے" سوازو نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے تمہاری یہ حسرت بھی پوری ہو جائے۔ بہرحال میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ مادام ٹیلہ اور ہائی برڈ اس وقت کہاں مل سکتے ہیں ——" عمران نے کہا۔

"مادام ٹیلہ اور ہائی برڈ، یہ کون لوگ ہیں میں تو نہیں جانتا ——" سوازو

نے جواب دیا۔ ویسے ان دونوں ناموں پر اس کی آنکھوں میں پیدا ہونے والی چمک عمران کی نگاہوں سے نہ چھپ سکی تھی۔

"دیکھو مجھے معلوم ہے کہ تم مادام ٹیلہ کے محافظ ہو۔ ہوٹل قلوپطرہ میں تمہارے ساتھ جو محترمہ تھیں وہ مادام ٹیلہ ہیں اور ان کا ساتھی جسے وہ مارٹن کہہ رہی تھیں۔ بین الاقوامی مجرم ہائی برڈ ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ یہاں کی ایک خفیہ لیبارٹری سے ایک ادھورے فارمولے کی فلم یہاں سے حاصل کر کے مغربی جرمنی جا چکے ہیں۔ وہ جس پرواز سے گئے ہیں وہ اب سے تھوڑی دیر پہلے ہی مغربی جرمنی پہنچی ہوگی۔ تمہیں وہ یہاں اس لیے چھوڑ گئے ہیں کہ تم ٹھیک ہو جاؤ تو واپس پہنچ جاؤ ——" عمران نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"تم تو کچھ کہہ رہے ہو۔ مجھے اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں معلوم اور اگر معلوم بھی ہے تو تم مجھ سے نہیں اگلوا سکتے ——" سوازو نے مضبوط لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران اس کی ٹائپ کو اچھی طرح جانتا تھا کہ ایسے آدمی مر تو سکتے ہیں لیکن اپنی مرضی کے علاوہ کچھ نہیں بتا سکتے۔ ہر قسم کا تشدد ان کے لیے بے کار ثابت ہوتا ہے اس لیے انہیں نفسیاتی طور پر ہی ڈیل کیا جا سکتا ہے۔

"سنو سوازو، مجھے معلوم ہے کہ تم جوانا سے انتقام لینے کے لیے بُری طرح تڑپ رہے ہو گے ——" عمران نے چند لمحوں کے بعد کہا۔

"ہاں میری یہ سب سے بڑی حسرت ہے کہ میں ٹھیک ہوتے ہی اس حبشی سے اپنی بے عزتی کا بھرپور انتقام لوں ——" سوازو نے جواب دیا۔

"تمہاری یہ حسرت پوری ہو سکتی ہے۔ تمہاری دونوں ٹانگوں کی ہڈیاں ٹوٹ چکی ہیں اور ان پر پلستر چڑھا ہوا ہے۔ ان کو ٹھیک ہونے میں ابھی کم از کم دس روز چاہئیں مگر میرے پاس ایک ایسی دوا ہے تم آدھے گھنٹے بعد

آسانی سے چل پھر سکو گے اور اس کے بعد تمہیں مکمل آزادی ہو گی کہ تم جوانا سے کھلے طور پر لڑ سکو اگر تم اُسے شکست دے سکو تو مجھے بے حد خوشی ہو گی کیونکہ وہ میرے لیے بوجھ بنا ہوا ہے۔ خواہ مخواہ بیس بوتلیں شراب کی صرف پڑ رہی ہے عمران نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارے پاس ایسی دوا ہے ـــــ" سوازو نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"تم تجربہ کر سکتے ہو۔ کہو تو میں تمہاری ایک ٹانگ ٹھیک کر دوں ـــــ" عمران نے کہا۔

"اگر تم ایسا کر دو تو میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا ـــــ" سوازو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پکا وعدہ مردوں والا ـــــ" عمران نے کہا۔

"بالکل پکا۔ اگر تم سچے ہو تو میں بھی سچ بولوں گا ـــــ" سوازو نے جواب دیا اور عمران اس کی آنکھوں کو دیکھ کر یہ سمجھ گیا کہ سوازو واقعی سچ بول رہا ہے۔ ویسے بھی وہ ایسے لوگوں کی نفسیات اچھی طرح سمجھتا تھا۔ کہ انتقام لینے کے چکر میں یہ دشمن کو بھی سینے سے لگا لیتے ہیں۔

"اوکے ـــــ" عمران نے کہا اور پھر وہ قریب پڑے ہوئے ٹیلیفون کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پھر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس جوزف سپیکنگ ـــــ" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوانا کہاں ہے ـــــ" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ باس وہ موجود ہے ـــــ" جوزف نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا ایسا کرو ایمرجنسی میڈیکل باکس سے سبز رنگ کے دو انجکشن وائلز نکال کر ایک سرنج سمیت اُسے دے دو اور اُسے کہو کہ وہ یہ چیزیں لے کر فوراً گلشن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو پانچ پر پہنچ جائے زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں ـــــ" عمران نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس ـــــ" دوسری طرف سے جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"لو تمہاری دوا اور تمہارا دشمن بھی دونوں آ رہے ہیں۔ اب تم ذہنی طور پر اپنا انتقام لینے کے لیے تیار ہو جاؤ ـــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تیار ہوں ـــــ" سوازو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا میں کوٹھی کے پھاٹک پر جاتا ہوں جوانا کو لینے کے لیے ـــــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا دروازے سے نکلا اور سیدھا پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر وہ باہر نکلا اور اطمینان سے کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اُسے جوانا کی کار تیزی سے کوٹھی کی طرف بڑھتی نظر آئی جوانا اسٹیئرنگ پر موجود تھا جیسے ہی کار پھاٹک کے قریب پہنچی۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اُسے روکا۔

"ٹھہرو میں پھاٹک کھولتا ہوں ـــــ" عمران نے کہا اور پھر کھڑکی سے واپس اندر آیا اور اس نے پھاٹک کھول دیا۔ جوانا کار اندر پورچ میں لے چلو ـــــ" عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا کار پورچ میں لے جاتا گیا۔ پورچ میں کار رکتے ہی ـــــ جوانا نیچے اُترا اور پھر برآمدے میں پڑی ہوئی لاشیں دیکھ کر بُری طرح چونک پڑا۔

"فکر نہ کرو یہ لاشیں ہیں۔ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں البتہ اندر کمرے میں

تمہارا دشمن تمہارے انتظار میں موجود ہے ـــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" دشمن ـــــ" جوانا نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

" وہی حبشی سوازو جس کی تم نے ہوٹل قلوپطرہ میں ٹانگیں توڑی تھیں۔ میں نے اُس سے سودا کیا ہے۔ وہ مجھے معلومات دے گا اور میں اُسے تم سے لڑنے کا پورا موقع دوں گا۔ بولو کیا خیال ہے ـــــ" عمران نے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔

" لیکن وہ تو ٹانگوں سے معذور ہے پھر کیسے لڑے گا ـــــ" جوانا نے کہا۔

" وہ تم وائلز اور سرنج لے آئے ہو ـــــ" عمران نے پوچھا۔

" ہاں یہ ڈبہ دیا ہے جوزف نے ـــــ" جوانا نے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" بس ٹھیک ہے یہ ڈبہ اس کی ٹانگیں ٹھیک کر دے گا پھر تم جانو اور سوازو" عمران نے کہا۔

" لیکن ایک شرط ہے ماسٹر۔ اس بار تم مجھے روکو گے نہیں پچھلی بار بھی تم نے عین موقع پر مداخلت کر دی تھی اور میرا خون اب تک کھول رہا ہے ـــــ" جوانا نے کہا۔

" اُس وقت ہم ہوٹل میں تھے۔ اس لیے خون کو ایک مخصوص درجہ حرارت تک ہی کھولایا جا سکتا تھا۔ اب ایسی کوئی پابندی نہیں ہے ـــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا نے سر ہلا دیا اور اس کے چہرے پر چمک آگئی تھی۔

" میرا ابھی ہاتھ اس کی گردن توڑنے کے لیے بے چین ہے ماسٹر ـــــ"

جوانا نے جواب دیا۔

اسی لمحے وہ دونوں اس کمرے میں داخل ہو گئے جس میں سوازو لیٹا ہوا تھا۔ عمران اور جوانا کو دیکھ کر چونکا اور پھر جوانا کو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں شعلے بھڑک اٹھے۔ انتقام کے شعلے۔

" کیا تم اب بھی اپنے وعدے پر قائم ہو سوازو ـــــ" عمران نے اس کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

" ہاں میں قائم ہوں ـــــ" سوازو نے مضبوط لہجے میں کہا۔

" اوکے ـــــ" عمران نے کہا اور پھر اُس نے ڈبہ کھول کر اس میں سے سرنج اور سبز رنگ کے محلول کی ایک وائل اٹھا کر اس کی گردن انگلی کی ضرب سے توڑی اور پھر سرنج اس وائل میں پڑے ہوئے محلول سے بھری۔ خالی وائل اُس نے دوبارہ ڈبے میں ڈالی اور پھر سرنج اٹھائے وہ سوازو کی بائیں ٹانگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے سرنج بیڈ پر رکھی اور پھر اُس نے جیب سے ایک پتلی دھار والا خنجر نکال کر اُس کا پلستر کاٹنا شروع کر دیا۔

" حرکت مت کرنا ورنہ ہڈی اپنی جگہ سے کھسک جائے گی ـــــ" عمران نے سوازو سے مخاطب ہو کر کہا اور سوازو بے حس و حرکت ہو گیا۔ عمران نے چند لمحوں میں ہی پلستر کاٹ کر ایک طرف پھینکا اور پھر سرنج اٹھا کر اس نے پنڈلی پر اس جگہ جہاں ٹانکے لگے ہوئے تھے۔ انجکشن لگا دیا۔ سبز رنگ کا محلول سوازو کی پنڈلی میں منتقل ہو چکا تھا۔ عمران سرنج اٹھائے پیچھے ہٹا اور پھر اُس نے سرنج واپس ڈبے میں ڈال دی۔

" چند لمحوں بعد تم اپنی ٹانگ کو حرکت دے سکتے ہو ـــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر واقعی چند لمحوں بعد سوازو نے اپنی ٹانگ کو

حرکت دی اور اس کے چہرے پر حیرت کے آثار چھاتے چلے گئے۔ وہ بڑی آسانی سے ٹانگ کو موڑ رہا تھا۔ اس نے بستر کی سائیڈ پر پیر رکھ کر ٹانگ پر زور ڈالا۔ تو اُسے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

"ارے حیرت ہے تم تو جادوگر ہو۔ یہ ٹانگ تو بالکل ٹھیک ہو چکی ہے"۔ سوازو کے لہجے میں واقعی بے پناہ حیرت تھی۔ اُسے شاید اس حیرت انگیز واقعے پر یقین نہ آ رہا تھا۔

"نہ صرف ٹھیک ہو چکی ہے بلکہ اب جوانا چاہے بھی سہی تو تمھاری ہڈی اس جگہ سے نہیں توڑ سکتا ۔۔۔۔"، عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اب مجھے تمھاری بات پر یقین آ گیا ہے۔ لو تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ تم معلومات حاصل کرنے کے بعد میری دوسری ٹانگ ٹھیک نہ کرو ۔۔۔۔" سوازو نے اچانک کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"نہ ٹھیک کر کے مجھے کیا ملے گا۔ میں نے تمھیں بتایا ہے کہ میں جوانا کو مستقل برداشت کر رہا ہوں ۔۔۔۔" عمران نے جوانا کی طرف مڑ کر آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پوچھو ۔۔۔۔" سوازو نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مادام ٹیلر اور ہائی برڈ کے متعلق تمام تفصیلات بتا دو ۔۔۔۔" عمران نے ٹھہرے لہجے میں کہا۔

"مادام ٹیلر ایکریمیا کے دارالحکومت نارک کے ساؤتھ ڈویژن میں چینل زون کی پہاڑی کے اوپر بنے ہوئے محل نما مینشن میں رہتی ہے۔ وہاں وہ بوڑھی عورت کے میک اپ میں رہتی ہے۔ ہائی برڈ اس کا ملازم ہے۔ وہ بے حد ذہین اور چالاک آدمی ہے۔ مشن کی بکنگ مادام کرتی ہے اور اس کو پایۂ تکمیل

[illegible] کرتا ہے۔ اس وقت مادام ٹیلر اور ہائی برڈ مغربی جرمنی کے ہوٹل تاش میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ موجودہ مشن میں حاصل ہونے والا راز کل گیارہ بجے [illegible] سپر سیکرٹ سروس کے ایجنٹ کرانگر کے حوالے کریں گی اور پھر اپنے مینشن میں پہنچ جائیں گی۔ جہاں ہائی برڈ ایک ہفتے کے لیے ان کے مہمان کے طور پر رہے گا ۔۔۔۔" سوازو نے خود ہی تمام تفصیلات بتا دیں۔ وہ اس لیے بتا رہا تھا کہ اُسے معلوم تھا کہ علی عمران اگر مینشن پر پہنچے گا بھی سہی تو آسانی سے پکڑا جائے گا۔ مادام نے وہاں انتظامات ہی ایسے کیے ہوئے ہیں کہ اس کی مرضی کے بغیر مکھی بھی اندر نہ جا سکتی تھی۔ اس لیے اس کے خیال میں تمام معلومات بے ضرر تھیں۔ عمران ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکتا تھا۔

"وہ مغربی جرمنی کیوں گئی ہیں۔ اپنے مینشن میں کیوں نہیں گئیں ۔۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"ویسے تو مجھے معلوم نہ ہوتا ابھی تھوڑی دیر پہلے ان کا فون آیا تھا۔ میں نے ویسے ہی ان سے یہ سوال پوچھ لیا تھا۔ انھوں نے بتایا ہے کہ وہ پارٹی سے مزید رقم حاصل کرنا چاہتی ہیں اور ایکریمیا میں سپر سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگے ہیں۔ اس لیے انھوں نے مغربی جرمنی میں بیٹھ کر سودا بازی کرنی مناسب سمجھی۔ وہ اس راز کے لیے پہلے بھی ایک کروڑ ڈالر وصول کر چکی ہیں۔ اب انھوں نے مزید پچاس لاکھ ڈالر کا سودا کیا ہے اور کل گیارہ بجے وہ ایجنٹ کرانگر پچاس لاکھ ڈالر کا ڈرافٹ لے کر ان کے پاس پہنچے گا اور ان سے وہ راز حاصل کرے گا۔ پھر مادام اور ہائی برڈ مینشن میں منتقل ہو جائیں گے ۔۔۔۔" سوازو نے جواب دیتے ہوئے بتایا۔

"تم نے کرانگر کو دیکھا ہے ۔۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"ہاں میں نے دیکھا ہوا ہے ۔۔۔۔" سوازو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ ۔۔۔۔" عمران نے کہا اور سوازو نے تفصیل سے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"او۔ کے۔ اب یہ بتاؤ کہ گیارہ بجے کا وقت مغربی جرمنی کا ہے یا پاکیشیا کا؟" عمران نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے مغربی جرمنی کا ہی ہوگا۔ مادام وہیں سے بول رہی تھیں ۔۔۔۔" سوازو نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ اب مینشن کے متعلق تمام تفصیلات بتا دو ۔۔۔۔" عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مینشن میں مادام نے زبردست سائنسی حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں۔ مجھے ان تفصیلات کا علم نہیں ہے کیونکہ انہیں مادام ہی آپریٹ کرتی ہے۔ ویسے انھوں نے وہاں باقاعدہ سیکورٹی گارڈ رکھے ہوئے ہیں جو مشین گنوں سے مسلح ہوتے ہیں اور چوبیس گھنٹے پہرہ دیتے ہیں۔ چونکہ مینشن ایک اونچی پہاڑی کی چوٹی پر بنا ہوا ہے اس لیے نیچے سے پہاڑی پر چڑھنے والا ایک لمحے میں چیک ہو جاتا ہے۔ تم اگر وہاں جانے کے متعلق سوچ رہے ہو تو یہ تمہاری خام خیالی ہے۔ وہاں کوئی نہیں جا سکتا ۔۔۔۔" سوازو نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ تھینک یو۔ تم نے واقعی مجھے قیمتی معلومات دی ہیں۔ اس لئے میں تمہاری دوسری ٹانگ بھی ٹھیک کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد تم جانو اور جوانا" عمران نے کہا اور اس نے ڈبے میں سے دوسری وائل نکال کر اسے سرنج میں منتقل کر کے اس نے ایک بار پھر خنجر سے اس کی دائیں ٹانگ کا پلستر کاٹا اور پھر انجکشن لگا کر وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"لو بھئی جوانا اب تم اپنے ہاتھوں کی کھجلی مٹا دو۔ لیکن ایک بات کا خیال رہے مجھے بے حد جلدی ہے۔ اس لیے تماشا جلدی ختم ہونا چاہیے ۔۔۔۔" عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ماسٹر ۔۔۔۔" جوانا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ سوازو نے ٹانگ ہلائی اور پھر اس نے دوسری ٹانگ بھی ہلائی۔ کچھ دیر وہ ہلاتا رہا۔ اس نے بستر کی سائیڈ پر پیر رکھ کر اس کو جھٹکا دیا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر بستر سے نیچے اتر آیا۔ اس کے چہرے پر اپنے ٹھیک ہو جانے کی مسرت کے ساتھ ساتھ جوانا سے انتقام لینے کی ملی جلی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"اس طرح ٹھیک ہو جاؤ تاکہ پھر تمہیں کوئی حسرت رکھنے کا موقع نہیں ملے گا ۔۔۔۔" جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سوازو خاموشی سے کمرے میں دوڑتا رہا۔ وہ بستر پر پڑے پڑے مفلوج سا ہو گیا تھا اور اب بھاگ بھاگ کر اپنے جسم کو فٹ کرنے میں مصروف تھا جب کہ عمران اور جوانا دونوں ایک طرف کھڑے ہوئے اسے دلچسپ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"میرا خیال ہے باہر کھلی جگہ پر چلے چلیں تاکہ کوئی رکاوٹ نہ ہو ۔۔۔۔" جوانا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں اس کے بھاگنے کا سکوپ بنا رہے ہو۔ جو اٹھک بیٹھک کرنی ہے یہیں کر لو ۔۔۔۔" عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں بھاگوں گا۔ یعنی سوازو اپنے دشمن سے ڈر کر بھاگ جائے گا۔ یہ تم کہہ رہے ہو ۔۔۔۔" سوازو نے پلٹ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسرا لمحہ عمران اور جوانا کے لیے حیرت انگیز ثابت ہوا کیونکہ سوازو نے انتہائی پھرتی سے جیب سے نہ صرف ریوالور نکالا بلکہ اس نے پلک جھپکنے

میں عمران پر فائر کر دیا اور عمران لاشعوری طور پر تیزی سے ایک طرف ہٹا اور گولی اس کے قریب سے گزری مگر اسی لمحے جوانا کی چیخ سنائی دی اور وہ لٹو کی طرح گھوم گیا۔ گولی اس کے بازو میں گھستی چلی گئی تھی۔ عمران نے تیزی سے پیچھے ہٹتے ہی بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور سوازو کو دوسری گولی چلانے کی حسرت ہی رہ گئی۔ عمران کی گھومتی ہوئی لات اس کے ہاتھ پر پڑی اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر فضا میں اچھلا اور دوسرے لمحے عمران نے اسے کیچ کر لیا۔ سوازو ہاتھ سے ریوالور نکلتے ہی تیزی سے جھکا اور پھر کمرے کے درمیان میں رکھا ہوا بیڈ اس کے ہاتھوں پر اٹھتا ہوا جوانا اور عمران دونوں سے پوری قوت سے ٹکرایا اور وہ دونوں بیڈ کی اس اچانک ضرب سے فرش پر ڈھیر ہو گئے۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب سوازو اپنا انتقام لے گا۔ بھرپور انتقام ـــــــ"، سوازو نے بڑے وحشیانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں چمکتا ہوا خنجر نمودار ہو گیا۔ عمران سے واقعی غلطی ہو گئی تھی کہ اس نے اسے ہینڈل کرنے سے پہلے اس کی تلاشی نہ لی تھی۔

ابھی سوازو نے خنجر نکالا ہی تھا کہ دوسرا لمحہ اس پر بھاری پڑا اور وہ بیڈ جو عمران اور جوانا پر پھینکا گیا تھا۔ واپس اڑتا ہوا سوازو سے ٹکرایا اور سوازو اس کا دھکا لگنے سے پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔ لیکن دیوار سے ٹکراتے ہی اس کے جسم نے قلابازی کھائی اور بیڈ اس کے جسم سے اور پھر بعد میں دیوار سے ٹکراتا ہوا سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرا۔ اب کمرہ خالی تھا۔ ایک کونے میں عمران اور جوانا کھڑے ہوئے تھے۔ جب کہ دوسرے کونے میں سوازو کھڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں خنجر ابھی تک موجود تھا۔ جوانا کے بازو سے خون تیزی سے

بہہ رہا تھا۔ لیکن جوانا یوں کھڑا تھا جیسے اسے اپنے بازو کی ذرا برابر بھی پرواہ نہ ہو۔

"جوانا تم زخمی ہو۔ اس لیے تمہارے حصے کی لڑائی میں کر لیتا ہوں ـــــــ" عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"نہیں ماسٹر اس نے دھوکے سے وار کیا ہے۔ اس لیے اسے سزا بھی میں ہی دوں گا ـــــــ" جوانا نے تلخ لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے بڑے حقارت بھرے انداز میں ایک طرف تھوک دیا۔ اور پھر قدم بڑھاتا آگے بڑھتا چلا آیا۔ اس کا دایاں بازو زخمی تھا۔ اور اب وہ صرف بائیں بازو سے لڑ سکتا تھا۔

"تم دونوں کی موت میرے ہاتھوں لکھی ہوئی ہے۔ اس بات کو نوٹ کر لو ـــــــ"، سوازو نے بھی غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے بھی آگے کی طرف قدم بڑھائے۔ خنجر ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا اور اس کا خنجر پکڑنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خنجر زنی میں مہارت رکھتا ہے۔ عمران کی آنکھوں میں ہلکی سی تشویش ابھر آئی۔ کیونکہ ایک تو جوانا زخمی تھا اور دوسرا وہ خالی ہاتھ لڑنے کا عادی تھا مگر جوانا کی آنکھوں میں ابھرنے والی وحشت دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا تھا اور پھر پلک جھپکنے میں سوازو نے بڑے کریہہ انداز میں چیختے ہوئے بڑی پھرتی سے خنجر کا وار جوانا پر کیا۔ اس نے بڑا خطرناک وار استعمال کیا تھا۔ خنجر اس کے دائیں ہاتھ میں تھا ـــــــ اور اس نے وہی ہاتھ ہی فضا میں لہرایا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ خنجر جوانا کے جسم کے قریب پہنچتا۔ خنجر برق رفتاری سے اڑتا ہوا سوازو کے بائیں ہاتھ میں پہنچ گیا اور جب تک جوانا سنبھلتا۔ سوازو کا بایاں ہاتھ تیزی سے گھوما اور خنجر پوری قوت سے جوانا

کی پسلیوں میں دھنستا چلا گیا۔ اور جوانا خنجر کی ضرب کھا کر پہلو کے بل اُلٹ گیا۔
مگر نیچے گرتے ہی وہ یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں میں سپرنگ لگے ہوئے
ہوں اور پھر اُس نے ایک لمحے میں خنجر کو باہر نکال لیا۔ اُسی لمحے سوازو نے اچھل
کر جوانا پر وار کیا۔ اور لات گھومتی ہوئی جوانا کے زخم کے عین اوپر پڑی اور یہ
انتہائی خطرناک داؤ تھا ———— کیونکہ لات پڑتے ہی جوانا کے حلق سے
زوردار چیخ نکلی تھی اور وہ لڑھکتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا تھا اور خنجر اس کے
ہاتھ سے نکل گیا تھا ———— "ابھی تو تم مجھ سے زندگی کی بھیک مانگو گے"
سوازو نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور اس نے اچھل کر نیچے گرے ہوئے
جوانا کے سینے پر دونوں پیر جوڑ کر زوردار ضرب لگانی چاہی مگر جوانا اب سنبھل
گیا تھا۔ گو اس کی پسلیوں سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا ———— ادھر
دایاں بازو بھی شدید زخمی تھا اور ایسی صورت میں سوازو جیسے خطرناک لڑاکے
کا مقابلہ کرنا خاصا مشکل تھا ———— لیکن جوانا نے ہمت کی انتہا کر دی۔
جیسے ہی سوازو نے اچھل کر اس کے سینے پر دونوں پیر مارنے چاہے جوانا
تیزی سے کروٹ بدل گیا اور پھر جیسے ہی سوازو کے دونوں پیر زمین پر
لگے جوانا نے پوری قوت سے دوبارہ کروٹ بدلی اور اس کے جسم کی
ضرب لگتے ہی سوازو اچھل کر منہ کے بل فرش پر گرا اور اس وقفے میں جوانا اچھل
کر کھڑا ہو گیا۔ ادھر نیچے گرتے ہی سوازو بھی بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا
کر سیدھا ہوا ———— اور اب وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔ جبکہ
سوازو بالکل ٹھیک ٹھاک تھا اور جوانا شدید زخمی تھا۔ یہ تو واقعی اس کی
بے پناہ قوتِ ارادی تھی جس کی وجہ سے وہ اس قدر زخمی ہونے کے باوجود
اس کے مقابلے پر ڈٹا ہوا تھا۔ وہ دونوں ایک لمحے کے لیے ایک دوسرے

کے سامنے کھڑے رہے اور پھر سوازو نے ایک بار پھر پہل کی اور وہ اچھل
کر کسی عقاب کی طرح جوانا پر جھپٹا۔ جوانا بجلی کی سی تیزی سے جھکا اور پھر جیسے
ہی سوازو اس کے اوپر آیا۔ جوانا پوری قوت سے اچھلا اور سوازو اس کے
جھٹکے پر اٹھتا ہوا سر کے بل پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا اور اُسے گراتے ہی
جوانا تیزی سے مڑا اور پھر اس نے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرتے ہوئے
سوازو کو جا دبوچا۔ اس نے سوازو کے دونوں بازو پکڑ کر اُسے ہوا میں اٹھایا
شاید اُسے اٹھا کر اس کا نچلا جسم اپنی دونوں ٹانگوں میں دبا کر اس کی کمر توڑنا
چاہتا تھا۔ لیکن سوازو نے بڑی پھرتی سے اپنے جسم کو جھٹکا دیا اور اس نے
پوری قوت سے جوانا کی ناک پر سر کی زوردار ٹکر ماری اور زوردار ٹکر کی بنا
پر جوانا کی گرفت ڈھیلی پڑی اور سوازو کا جسم گرفت ڈھیلی پڑتے ہی کمان کی
طرح مڑا اور اس کے گھٹنے پوری قوت سے جوانا کے نچلے جسم پر پوری قوت
سے پڑے اور جوانا الٹ کر فرش پر جا گرا۔
"جوانا اگر تم اس حبشی سے نہیں لڑ سکتے تو پھر ایک طرف ہٹ جاؤ۔
میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں اٹھک بیٹھک دیکھتا رہوں ————"
عمران نے تلخ لہجے میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔
جوانا کے نیچے گرتے ہی سوازو نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ مگر جوانا تیزی
سے کروٹ بدل گیا اور سوازو اپنے ہی زور میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا
اور جوانا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔
"ماسٹر میں تو صرف دفاع کر رہا ہوں۔ تاکہ سوازو میں کوئی حسرت باقی
نہ رہے۔ اگر تمہارے پاس وقت نہیں ہے تو پھر دیکھو ————" جوانا نے
اٹھتے ہوئے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور جیسے ہی سوازو پلٹا۔ جوانا نے اس پر

چھلانگ لگائی۔ سوازو نے بڑی پھرتی سے سائیڈ میں ہو کر اس کی جھپٹ سے بچنا چاہا مگر جوانا اب جارحانہ موڈ میں آگیا تھا۔ اس لیے وہ ہوا میں ہی اپنا رُخ بدل گیا اور دوسرے لمحے اس کی زبردست فلائنگ کک پوری قوت سے سوازو کے پہلو پر پڑی اور سوازو چیختا ہوا سیدھا عمران کے قدموں میں جا گرا۔

"اٹھو اٹھو سوازو میرے قدموں میں گرنے سے جوانا تمہیں نہیں بخشے گا" عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے تضحیک آمیز لہجے میں کہا۔ اور سوازو اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ مگر اب اس کے ستارے واقعی گردش میں آگئے تھے کیونکہ اس کے اٹھتے ہی جوانا تیزی سے جھکا اور سوازو یہ سمجھا کہ وہ شاید اس کے نچلے جسم پر ٹکر مارنا چاہتا ہے۔ اس لیے سوازو نے اپنا جسم کمان کی صورت میں موڑا۔ اور یہی اس کی بھیانک غلطی تھی ——— کیونکہ جوانا نے اسے خوبصورت ڈاج دیا تھا جیسے ہی سوازو کا جسم کمان کی طرح مڑا۔ جوانا تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر جیسے ہی سوازو لاشعوری طور پر سیدھا ہوا۔ جوانا کا بایاں بازو نیم دائرے میں گھوما اور سوازو اس کے بازو کی ضرب کا ہی اندازہ نہ لگا سکا ——— اور جوانا کا مکہ پوری قوت سے سوازو کی پسلیوں پر پڑا اور سوازو کے حلق سے زوردار چیخ نکلی۔ اس کی کئی پسلیاں مکے کی زوردار ضرب سے ٹوٹ گئیں۔ وہ بے اختیار دائیں طرف جھکتا چلا گیا اور اسی لمحے جوانا کا دایاں بازو زخمی ہونے کے باوجود بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس بار بھی مکہ اس کی پسلیوں پر پڑا ——— اور سوازو کٹے ہوئے شہتیر کی طرح زمین پر دھم سے گرا۔ دونوں طرف کی پسلیاں ٹوٹنے کی وجہ سے اس کا سانس رک گیا تھا اور سانس رکنے کی وجہ سے وہ اپنی پہلے والی پھرتی برقرار

نہ رکھ سکا اور اچھل کر کھڑا ہوتا تو ایک طرف وہ کروٹ بھی نہ بدل سکا اور جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے دونوں پیر پکڑے اور دوسرے لمحے فرش پر گرا اور اس نے دونوں گھٹنے سوازو کے گھٹنوں کے نیچے دے کر اپنے جسم کا پورا بوجھ سوازو کے سینے کی طرف اور دونوں ہاتھوں کا زور مخالف سمت میں ڈالا اور سوازو کے حلق سے غراہٹ آمیز چیخ نکلی اس کے خوفناک داؤ کی وجہ سے سوازو کے دونوں گھٹنوں کے جوڑ بیک وقت اکھڑتے چلے گئے ——— اور اس کا اوپری جسم پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ جوانا نے گھٹنے کے جوڑ اکھاڑنے کے باوجود اسے نہ چھوڑا۔ بلکہ وہ اس کی ٹانگیں اوپر کو اٹھاتا چلا گیا اور پھر اس نے اس کے جسم کو کمان کی طرح موڑ کر اپنے بھاری بھرکم جسم کا پورا زور سوازو پر ڈال دیا۔ سوازو نے تڑپ کر اپنے آپ کو اس خوفناک داؤ سے بچانا چاہا مگر جوانا اب اسے کوئی موقعہ نہ دے رہا تھا۔ اس نے دونوں ٹانگیں سوازو کے دونوں کندھوں پر رکھ دیں ——— اور دوسرے لمحے ایک زوردار کڑاکے کی آواز سنائی دی اور سوازو کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹتی چلی گئی۔ سوازو نے ایک لمحے کے لیے سر کو جھٹکا پھر ساکت ہوتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ جوانا اس کے بے ہوش ہوتے ہی اچھل کر کھڑا ہوا ——— اور سوازو کا جسم دھڑام سے نیچے فرش پر گرا۔ جوانا نے گردن سے سوازو کو پکڑا اور دوسرے لمحے وہ اسے ہوا میں اٹھاتا چلا گیا۔ سوازو کا مفلوج جسم کسی پنڈولم کی طرح فضا میں ہل رہا تھا۔ جوانا نے ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے پوری قوت سے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا۔ تھپڑ میں اتنی شدت تھی کہ سوازو کے منہ سے دانت پھلجھڑی کی چنگاریوں کی طرح

نکل کر فرش پر بکھرتے چلے گئے۔ اس کا گال پھٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بھی کھل گئیں لیکن اب اس کی آنکھوں میں درد کی تیز لہروں کے ساتھ موت کی دہشت بھی موجود تھی۔

"مم۔ مم مجھے معاف کردو ـــــــ" سوازو نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معاف کردوں" جوانا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے دوسرا ہاتھ سوازو کے سر پر رکھ کر اسے ایک زوردار جھٹکے سے پیچھے دھکیلا جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ جس نے اسے گردن سے پکڑ کر ہوا میں لٹکایا ہوا تھا۔ اپنی جگہ مضبوطی سے جما رہا۔ زوردار جھٹکے کے ساتھ ہی سوازو کے حلق سے گھٹی گھٹی ادھوری چیخ نکلی اور ساتھ ہی اس کی گردن ٹوٹتی چلی گئی۔ اور اس کا سر اس کی پشت سے جا ٹکرایا۔ اس کے ٹوٹے پھوٹے جسم میں آخری بار لرزش پیدا ہوئی اور پھر وہ بے حس و حرکت ہوتا چلا گیا۔ جوانا نے حقارت آمیز انداز میں اسے فرش پر پھینک کر اس پر تھوک دیا۔

"ہوں بزدل لڑاکا ـــــ" جوانا کے لہجے میں بے پناہ حقارت تھی۔

"گڈ شو۔ اس قدر زخمی ہونے کے باوجود تمہاری ہمت قابل داد ہے جوانا ـــــــ" عمران نے آگے بڑھ کر جوانا کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور جوانا کا سینہ فخر سے پھول گیا۔ اس کے بازو اور پہلو سے ابھی تک خون نکل رہا تھا اور نیچے فرش پر خون ہی خون پھیلا ہوا تھا۔ لیکن جوانا کسی پہاڑ کی طرح اپنی جگہ پر مضبوطی سے جما کھڑا تھا۔ خون بہہ جانے کی وجہ سے اس کے چہرے کی رنگت پھیکی پڑ گئی تھی۔ لیکن اس کے کھڑے ہونے کے انداز سے اس کی بے پناہ قوت ارادی ظاہر ہو رہی تھی۔

"ٹھہرو میں پٹیاں باندھ دوں ـــــ" عمران نے کہا اور جوانا کی قمیض

پھاڑ کر اس کے پہلو اور بازو پر بینڈیج کر دی۔ اور اس طرح خون بہنا رک گیا۔

"آؤ میرے ساتھ ـــــ" عمران نے جوانا کا بازو پکڑ کر اسے لے جانا چاہا۔

"نہیں باس میں ٹھیک ہوں۔ جوانا کے لیے یہ معمولی زخم ہیں ـــــ" جوانا نے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا اور پھر وہ عمران کے ساتھ قدم بڑھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا اور چند لمحوں بعد ان کی کار کوٹھی سے نکل کر تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی رانا ہاؤس کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

ھائی برڈ اور مادام ٹیلر شام مغربی جرمنی کے ایک مشہور ہوٹل میں گزار کر جب پچھلی رات گئے واپس اپنے ہوٹل میں پہنچے۔ تو وہ دونوں ہی بیحد خوش تھے۔ ہوٹل نے خوبصورت پروگرام پیش کیا تھا اور مادام ٹیلر اس پروگرام سے پوری طرح لطف اندوز ہوئی تھی اور ہائی برڈ کے لیے تو مادام کی صحبت ہی مسرت کا بھرپور خزانہ تھی۔ اس لیے وہ بھی مستی میں جھوم رہا تھا۔

"اب تم اپنے کمرے میں جا سکتے ہو ہائی برڈ ——" مادام نے لفٹ میں سوار ہوتے ہوئے معنی خیز لہجے میں ہائی برڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں مادام میں یہ ظلم برداشت نہیں کر سکتا ——" ہائی برڈ نے تیزی سے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور مادام کے حلق سے بے اختیار مترنم قہقہہ نکل گیا۔

"تم بڑے شریر ہو ہائی برڈ۔ بڑے شریر ——" مادام نے مستی میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر ہائی برڈ کا ہاتھ پکڑ کر زور سے دبایا اور ہائی برڈ

کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔

چند لمحوں بعد وہ لفٹ سے اتر کر ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے دو کمروں پر مشتمل سوٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ان دونوں کے انداز میں بے پناہ مستی کا اظہار ہو رہا تھا اور دونوں چلتے ہوئے لڑکھڑا رہے تھے ——

دروازے پر پہنچ کر مادام نے جیب سے چابی نکالی اور پھر کی ہول میں چابی ڈالنے لگے مگر کی ہول میں چابی ڈالتے ہی دروازہ خود بخود خفیف انداز میں کھلتا چلا گیا۔ مادام اور ہائی برڈ دونوں چونک پڑے۔ ہائی برڈ نے انتہائی پھرتی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ اس کی تمام مستی ایک لمحے میں ختم ہو گئی تھی۔ اور وہ کسی چیتے کی طرح ہوشیار اور چوکنا نظر آنے لگا تھا —— اس نے پیر کی ٹھوکر سے دروازے کو کھولا اور دوسرے لمحے ریوالور تانے اچھل کر کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے کی بتی جل رہی تھی —— اور سامنے گھومنے والی کرسی کی پشت نظر آ رہی تھی۔ جس کی پشت دروازے کی طرف تھی اور سگریٹ کے دھوئیں کی ہلکی سی لکیر کرسی کی پشت سے اٹھ کر فضا میں بلند ہو رہی تھی۔ دروازہ کھلنے کا دھماکہ سنتے ہی کرسی تیزی سے گھومی۔

"خبردار" ہائی برڈ نے چیختے ہوئے کہا۔ مگر کرسی گھومتے ہی مادام چونک پڑی۔ کیونکہ کرسی پر کرانگر بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"ہاتھ اٹھا لو ورنہ گولی مار دوں گا ——" ہائی برڈ نے ریوالور کی نال اس کے سینے کی طرف کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"ٹھہرو مارٹن یہ تو کرانگر ہے ——" مادام نے ہاتھ کے اشارے سے ہائی برڈ کو روکتے ہوئے کہا۔ مادام نے کرانگر کے سامنے ہائی برڈ کو اس

کے اصل نام سے ہی پکارا تھا۔

" مادام کی خدمت میں کرافگر سلام عرض کرتا ہے۔ میں اس طرح آنے پر معذرت خواہ ہوں۔ میں کافی دیر دروازے پر کھڑا انتظار کرتا رہا۔ پھر میں نے سوچا کہ نجانے آپ کب واپس آئیں۔ اس لیے مجبوراً مجھے اندر آنا پڑا" کرافگر نے کھڑے ہو کر بڑے مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مگر تم نے تو کل گیارہ بجے آنا تھا ــــــ" مادام نے مشکوک سے لہجے میں کہا۔

" آپ نے کل گیارہ بجے سے پہلے کی بات کی تھی اور باس کو اس معاملے میں بے حد جلدی تھی۔ اس لیے مجھے چارٹرڈ طیارے سے آنا پڑا ــــــ" کرافگر نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" میں تمہاری چال سمجھ گئی ہوں۔ تم نے یقیناً ہماری عدم موجودگی میں کمرے کی تلاشی لی ہوگی تاکہ تم وہ راز حاصل کر کے نکل جاؤ ــــــ" مادام نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں مادام ایسی کوئی بات نہیں۔ اول تو ہم اصولوں کے پابند ہیں پھر سرکاری آدمی ہیں۔ صرف حکم بجا لاتے ہیں ــــــ اور پھر ہم اتنے بھی احمق نہیں کہ اتنی بات نہ سمجھ سکتے کہ آپ اتنا اہم راز یوں کمرے میں چھوڑ کر تفریح کرنے چلی گئی ہوں گی۔ اس لیے آپ بے شک چیک کر لیجیے۔ میں نے کسی چیز کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ صرف اس کرسی پر بیٹھا ہوں ــــــ" کرافگر کا لہجہ اسی طرح مؤدبانہ تھا۔

" شاید تم کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو۔ جو تم مجھے مسلسل مادام کہتے چلے جا رہے ہو ــــــ میں تو مادام کی ایک ادنیٰ ایجنٹ ہوں۔ تمہاری ملاقات مادام

سے مینشن میں ہوئی تھی اور میں نے بھی تمہیں وہیں دیکھا تھا ــــــ" مادام کو اچانک اس بات کا خیال آیا تھا کہ وہ کرافگر کے سامنے تو سوکھی سٹری شیلا کے روپ میں آئی تھی۔

" ہو سکتا ہے آپ درست فرما رہی ہوں لیکن میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ آپ ہمیں احمق نہ سمجھیں ــــــ میں مینشن میں ہی سمجھ گیا تھا کہ آپ میک اپ میں ہیں۔ آپ کی آنکھیں سب کچھ بتا دیتی ہیں ــــــ" کرافگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ واقعی تم خاصے سمجھدار ہو۔ بہرحال تم اس وقت جا سکتے ہو۔ میں اس وقت کسی موڈ میں نہیں ہوں۔ صبح بات ہوگی۔ دس بجے آ جانا ــــــ" مادام نے نرم لہجے میں کہا۔

" نہیں مادام طیارہ ابھی میرے انتظار میں ایئرپورٹ پر موجود ہے۔ اور مجھے فوری واپس جانا ہے ــــــ باس سخت بے چین ہے۔ آپ پلیز مجھ پر کرم کریں۔ صرف چند لمحوں کی تو بات ہے ــــــ" کرافگر نے جواب دیا۔

" آپ کچھ لے آئے ہیں ــــــ" مادام نے چند لمحے کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

" جی ہاں میں آپ کی مطلوبہ رقم کا ڈرافٹ لے آیا ہوں ــــــ" کرافگر نے کہا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک لفافہ نکالا اور اس میں سے ایک ڈرافٹ نکال کر مادام کی طرف بڑھا دیا۔

مادام نے اس کے ہاتھ سے ڈرافٹ لیا اور اس پر اچٹتی ہوئی نظر ڈال کر اس نے ڈرافٹ قریب کھڑے مارٹن کی طرف بڑھا دیا۔

" ٹھیک ہے وہ قلم چونکہ یہاں موجود نہیں ہے۔ مسٹر کرافگر اس لیے

آپ کو انتظار کرنا پڑے گا۔ فلم میرے مینشن میں پہنچ چکی ہے۔ آپ
اُسے وہیں سے حاصل کر سکتے ہیں ـــــ" مادام نے سخت اور
سپاٹ لہجے میں کہا۔

" مادام گستاخی معاف ہماری اطلاعات کے مطابق آپ پاکیشیا سے
براہ راست یہاں آئی ہیں اور تب سے آپ یہاں سے سوائے ہوٹل شازو
میں تفریح کے لیے اور کہیں نہیں گئیں۔ اس لیے ظاہر ہے آپ فلم مینشن
نہیں پہنچا سکتیں ـــــ وہ فلم یہیں موجود ہے۔ اس لیے برائے کرم اُسے
میرے حوالے کیجیے تاکہ یہ سلسلہ ختم ہو جائے ـــــ" کرانگر نے جواب
دیا اس کا لہجہ بدستور نرم تھا۔

" دیکھو کرانگر میں صبح بنک سے پہلے اس بات کی تسلی کروں گی کہ یہ ڈرافٹ
کیش ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد ہی بقایا کام ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا
ہے تم لوگ مجھے دھوکہ دے رہے ہو۔ اس لیے صبح تک تو تمہیں بہرحال
انتظار کرنا ہی پڑے گا ـــــ" مادام نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" آپ خواہ مخواہ ہم پر دھوکہ دہی کا الزام لگا رہی ہیں مادام۔ جب کہ پہلے
بھی ہم نے آپ سے کوئی دھوکہ نہیں کیا۔ میں بہرحال صبح تک انتظار نہیں
کر سکتا۔ آپ نے ڈرافٹ لے لیا۔ اب آپ فلم میرے حوالے کر دیجیے" ـ
کرانگر نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

" دیکھو کرانگر زبان سنبھال کر بات کرو۔ تمہارے لہجے سے گستاخی کی بُو
آ رہی ہے ـــــ اور مادام کے سامنے گستاخی کرنے والا دوسرا سانس
نہیں لے سکتا۔ اب تم شرافت سے یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ جیسا مادام
نے کہا ہے صبح آنا۔ باقی بات چیت صبح ہو گی ـــــ" ہائی برڈ نے انتہائی

سخت لہجے میں کرانگر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

" اگر میرے لہجے میں سختی آ گئی ہے تو میں معافی چاہتا ہوں۔ بہرحال فلم
مجھے ابھی اور اسی وقت چاہیے۔ یہ باس کا حکم ہے۔ اور مجھے بہرحال پورا
کرنا ہے ـــــ" کرانگر نے نرم مگر سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس وقت فلم میرے پاس موجود نہیں ہے۔ اور وہ جس جگہ موجود ہے
وہاں سے اس وقت حاصل بھی نہیں کی جا سکتی۔ اس لیے بہرحال تمہیں
صبح تک انتظار کرنا ہی پڑے گا۔ مجھے تو یہ خیال بھی نہ تھا کہ تم رات کو
ہی آ ٹپکو گے ـــــ" مادام نے کہا۔

" آپ ہمیں وہ جگہ بتا دیں جہاں فلم موجود ہے۔ ہم خود ہی وہاں سے
فلم حاصل کر لیں گے ـــــ" کرانگر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

" فلم بنک کے لاکر میں ہے اور ظاہر ہے صبح بنک کھلنے کے بعد ہی
تو اسے حاصل کیا جا سکتا ہے ـــــ" مادام نے جواب دیا۔

" کس بنک کے لاکر میں ہے ـــــ" کرانگر نے پوچھا۔

" چارٹرڈ بنک ـــــ" مادام نے جواب دیا۔

" مادام آپ کو شاید علم نہیں کہ مغربی جرمنی میں بنکوں کی سروس چوبیس
گھنٹے جاری رہتی ہے۔ اس لیے فلم اسی وقت بھی حاصل کی جا سکتی ہے
یہ ایکریمیا کے بنکوں کی طرح صرف دن میں ہی کام نہیں کرتے ـــــ"
کرانگر نے جواب دیا۔

" اوہ یہ بات ہے۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا تھا۔ بہرحال کرانگر
جب تک میں ڈرافٹ کے کیش ہونے کی تصدیق نہ کر لوں تمہیں فلم نہیں
مل سکتی۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے اور یہ بھی سن لو کہ واقعی فلم مینشن میں

پہنچ چکی ہے۔ میں نے ہوٹل کی انتظامیہ کی مدد سے اسے سپیشل مینجر سروس کے تحت مینشن میں بھجوا دیا ہے۔ کیونکہ میں اسے یہاں رکھنے کا رسک کسی طور پر بھی نہیں لے سکتی تھی ـــــ" مادام نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ابھی تو آپ کہہ رہی تھیں کہ فارمولا بینک کے لاکر میں ہے ـــــ" کراانگر نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"وہ تو میں نے تمہیں اس وقت ٹالنے کے لیے کہا تھا۔ بہرحال تم ہوٹل کی انتظامیہ سے اس سلسلے میں انکوائری کر سکتے ہو ـــــ" مادام نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ مجھے رسید دکھا سکتی ہیں کیونکہ سپیشل مینجر سروس باقاعدہ رسید ایشو کرتی ہے ـــــ" کراانگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"تم واقعی ایک ذہین اور ہوشیار آدمی ہو ـــــ" مادام نے کہا اور پھر اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا پرس کھولا اور اس میں سے رسید نکال کر کراانگر کے ہاتھ میں دے دی۔ کراانگر نے غور سے دیکھا۔ واقعی ایک چھوٹا سا لفافہ سپیشل مینجر سروس کے تھرو ایکریمیا کے دارالحکومت تاراک کے سائدھ زون میں واقع مادام ٹیلر کے مینشن میں کسی رچرڈ فیومین کے نام ارسال کیا گیا تھا۔ تاریخ آج کی ہی تھی۔

"ٹھیک ہے اب مجھے یقین آ گیا۔ اب آپ برائے مہربانی فوری طور پر مینشن چلنے کی تیاری کریں۔ میرے پاس سپیشل چارٹرڈ طیارہ ہے۔ ہم آسانی سے اس میں جا سکتے ہیں۔ صبح ہم مینشن پہنچ جائیں گے ـــــ" کراانگر نے رسید واپس کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام اس وقت نہیں جا سکتی ہم صبح جائیں گے ـــــ" مادام

کے بولنے سے قبل ہی ہائی برڈ بول پڑا۔

"کیا حرج ہے مارٹن۔ ہمیں مسافر طیارے سے جانے میں کوفت بھی نہ اٹھانی پڑے گی اور پھر ہم نے فلم تو دینی ہی ہے۔ صبح ڈرافٹ کے سلسلے میں بھی تصدیق ہو جائے گی ـــــ" مادام نے کراانگر کی بات ملتے ہوئے کہا۔

"مادام ......" مارٹن نے احتجاجاً کچھ کہنا چاہا۔ مگر ظاہر ہے وہ کراانگر کے سامنے کیا کہہ سکتا تھا۔ صرف مادام کہہ کر ہی خاموش ہو گیا۔

"او کے کراانگر چلو۔ میں انتظامیہ کو فون کر دیتی ہوں ـــــ" مادام نے کہا اور پھر اس نے ٹیلیفون اٹھا کر انتظامیہ کو اپنی روانگی کی اطلاع کر دی۔

تھوڑی دیر بعد باوردی پورٹر اندر آیا۔ اس نے بڑی پھرتی سے مادام کا سامان اٹیچی کیسوں میں بند کیا اور پھر اٹیچی کیسز اٹھا کر وہ نیچے آ گیا۔ مادام اور مارٹن بھی کراانگر کے ہمراہ ہوٹل سے باہر آ گئے اور چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھے ایئرپورٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ کراانگر کے چہرے پر اطمینان تھا جبکہ مارٹن کا موڈ سخت آف ہو چکا تھا۔ اس کے چہرے پر بیزاری اور جھلاہٹ کے آثار نمایاں طور پر نظر آ رہے تھے۔ مادام نارمل تھی۔ کیونکہ اسے پچاس لاکھ ڈالر کا بنا ڈرافٹ مسرت بخش رہا تھا۔

عمران کی ٹیکسی ہوٹل ناش کے کمپاؤنڈ میں مڑی اور پھر ہوٹل کی میں منزلہ عظیم الشان عمارت کے پورچ میں جاکر رک گئی۔ ٹیکسی کے رکتے ہی پورچ میں موجود باوردی افراد نے بڑھ کر ٹیکسی کے دروازے کھولے اور عمران کیپٹن شکیل اور تنویر نیچے اتر آئے۔ ان کے ساتھ جوزف بھی تھا۔ جوزف نے ایک سفری بیگ اٹھایا ہوا تھا۔ اور اسی نے آگے بڑھ کر ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے چلتا ہوا ہوٹل کے استقبالیہ آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"فرمائیے ـــــ" استقبالیہ پر موجود خوبصورت لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ جیسی خوبصورت حسینہ کو تو بغیر فرمائے بھی مطلب سمجھ جانا چاہیے" عمران نے جواب میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ آپ کو کمرے چاہئیں ـــــ" لڑکی نے اس بار کھل کر مسکرا

تے ہوئے کہا۔ وہ مشرقی لڑکی تو نہ تھی کہ اس فقرے پر شرما جاتی۔

"کمرے مگر آپ تو اکیلی ہیں ـــــ" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری۔ میں اس ٹائپ کی لڑکی نہیں ہوں۔ آپ غلط سمجھے ہیں" اس بار لڑکی کا لہجہ خشک ہو گیا تھا۔

"اچھا تو یہاں لڑکیوں کی بھی ٹائپ ہوتی ہیں۔ ہمارے ہاں کوارٹروں کی ٹائپ ہوتی ہے۔ اے ٹائپ ـــــ بی ٹائپ۔ بہرحال آپ اپنی ٹائپ بتا دیجیے۔ پھر میں دیکھوں گا کہ کیا میں آپ کی ٹائپ میں رہائش رکھ سکتا ہوں یا نہیں ـــــ" عمران نے حیرت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے جواب دیا۔

لڑکی نے جواب دینے کی بجائے کاؤنٹر کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا اور پچھلے دروازے سے ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر نکل آیا۔

"مسٹر جیکال آپ کاؤنٹر سنبھالیے میں ذرا آرام کر لوں ـــــ" لڑکی نے پیچھے سے آنے والے سے کہا اور پھر تقریباً بھاگتی ہوئی اندر کمرے میں غائب ہو گئی۔ شاید عمران سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی۔

"جی فرمائیے ـــــ" اس ادھیڑ عمر آدمی جسے جیکال کہا گیا تھا نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کی ٹائپ کیا ہے۔ پہلے ہی بتا دیجیے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کو بھی بھاگنا پڑے ـــــ" عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائپ میں سمجھا نہیں۔ آپ کیا فرما رہے ہیں ـــــ" ادھیڑ عمر کے

لہجے میں حیرت تھی۔

" عمران صاحب آپ خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہیں۔ دیکھئے مسٹر۔ ہمیں مادام ٹیلر سے ملنا ہے۔ وہ آپ کے ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں ــــــ " اس بار تنویر سے نہ رہا گیا تو اس نے عمران کے بولنے سے پہلے ہی آگے بڑھ کر بات شروع کر دی۔

" اوہ مادام ٹیلر۔ سوری آپ تھوڑا سا لیٹ پہنچے ہیں۔ ابھی آدھا گھنٹہ پہلے وہ ہوٹل چھوڑ کر ناراک چلی گئی ہیں۔ یہ دیکھئے رجسٹر۔ اس میں ان کی روانگی کا وقت لکھا ہوا ہے ــــــ " ادھیڑ عمر نے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے موٹے سے رجسٹر کے ایک خانے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ مگر انھوں نے ہمیں تو کہا تھا کہ وہ گیارہ بجے تک یہیں رہیں گی ــــــ " اس بار عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" جی ہاں ــــــ ان کی بکنگ کل تک تھی۔ لیکن انھوں نے اچانک ہی روانگی اختیار کر لی ــــــ " جیکال نے جواب دیا۔

" تو کیا اس وقت کوئی پرواز ایکریمیا جاتی ہے ــــــ " عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" نہیں پہلی پرواز صبح چھ بجے جاتی ہے۔ میں نے بھی مادام سے یہی بات کہی تھی۔ لیکن انھوں نے کہا کہ وہ چارٹرڈ طیارے سے جا رہی ہیں ــــــ " جیکال نے جواب دیا۔

" اوہ تو کیا وہ اکیلی گئی ہیں ــــــ " عمران نے کہا۔

" اکیلی تو نہیں۔ ان کے ساتھ مسٹر مارٹن بھی رہ رہے تھے۔ میرے خیال میں وہ ایک ایکریمین کی وجہ سے فوری طور پر روانہ ہوئی ہیں۔ مادام مسٹر مارٹن کے ساتھ شام گزارنے یہاں ایک ہوٹل میں گئیں تو رات کو ایک ملیا تڑنگا ایکریمین یہاں پہنچا۔ اس نے بھی مادام ٹیلر کے متعلق پوچھا۔ جب ہم نے انھیں بتایا کہ کسی تفریحی پروگرام پر گئی ہیں تو وہ انتظار کرنے کا کہہ کر اوپر چلا گیا۔ مادام مسٹر مارٹن کے ہمراہ اس سے ایک گھنٹہ قبل واپس آئیں اور پھر آدھا گھنٹہ پہلے انھوں نے روانگی کا فیصلہ کیا۔ وہ ایکریمین بھی واپسی کے وقت ان کے ہمراہ تھا ــــــ " جیکال نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ ادھیڑ عمر ہونے کی وجہ سے باتیں اس کا مرغوب مشغلہ معلوم ہوتی تھیں۔ اس لیے وہ خود ہی تمام تفصیل بتائے چلا جا رہا تھا۔

" اچھا تو وہ مسٹر کرافگہ ہوں گے۔ کیا ان کا یہی حلیہ تھا ــــــ " عمران نے کرافگہ کا وہ حلیہ دوہرایا جو اسے سواز دتے نے بتایا تھا۔

" جی ہاں ــــــ آپ درست سمجھے ہیں ــــــ " جیکال نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ وہ ہم سے پہلے پہنچ گئے ــــــ یہ تو بہت برا ہوا۔ اب ہمیں فوراً مادام سے ملنا ہوگا مسٹر جیکال کیا ہم کسی طرح ان سے پہلے ناراک پہنچ سکتے ہیں ــــــ " عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر جیکال کی طرف بڑھا دیا۔

جیکال نے تیزی سے نوٹ جھپٹ کر اپنی جیب میں ڈالا اور پھر اس نے قریب پڑے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

" ہیلو ہوٹل ناتش سے جیکال بول رہا ہوں۔ مسٹر انتھونی موجود ہیں ــــــ " جیکال نے کہا پھر وہ چند لمحے خاموش رہا۔

" مسٹر انتھونی۔ ابھی ایئرپورٹ سے ایک عورت اور دو مرد ناراک

گئے ہیں کیا وہ آپ کے چارٹرڈ طیارے سے گئے ہیں یا کسی اور کمپنی کے طیارے سے گئے ہیں ——" جیکال نے پوچھا اور پھر وہ چند لمحے غور سے دوسری طرف سے ملنے والا جواب سنتا رہا۔

"اوہ اچھا مسٹر انتھونی ایک اہم مسئلہ ہے۔ میرے چند دوست ذرا ان سے قبل ٹاراک پہنچنا چاہتے ہیں کیا آپ کے پاس ایسا تیز رفتار طیارہ ہے۔ جو ان سے قبل میرے دوستوں کو ٹاراک پہنچا دے ——" جیکال نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیٹ طیارہ ٹھیک رہے۔ دس ہزار ڈالر۔ اچھا میں معلوم کر لوں ایک منٹ ہولڈ کریں ——" جیکال نے کہا اور پھر رسیور ایک طرف ہٹا کر وہ عمران سے مخاطب ہوا۔

"جناب وہ ایکریمیا سے آئے ہوئے طیارے سے گئے ہیں۔ وہ چھوٹا طیارہ تھا۔ مسٹر انتھونی کہہ رہے تھے کہ اس طیارے کو گئے ہوئے پندرہ منٹ ہو چکے ہیں اس لیے اب صرف جیٹ طیارے کو چارٹرڈ کر کے ہی آپ ان سے پہلے پہنچ سکتے ہیں اور اس سلسلے میں دس ہزار ڈالر کرایہ ہو گا"۔ جیکال نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ہمیں منظور ہے ——" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او کے مسٹر انتھونی میں اپنے دوستوں کو بھیج رہا ہوں آپ کے پاس" جیکال نے کہا اور پھر کریڈل پر رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ خوشی سے کھلا پڑ رہا تھا اور عمران اس کی مسرت کی وجہ سمجھ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس دس ہزار ڈالر میں جیکال کا بھی کمیشن شامل ہو گا۔ خاصا بھاری کمیشن۔ ہوٹلوں والے اسی طرح مسافر بھیجتے رہتے تھے۔ جیکال نے کاؤنٹر کی دراز کھولی اور ایک

کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ فوراً ایئرپورٹ پہنچ جائیں۔ ایورگرین چارٹرڈ سروس کا دفتر وہیں ہے۔ آپ مسٹر انتھونی سے مل لیں۔ ادائیگی نقد ہو گی ——" جیکال نے کارڈ دیتے ہوئے کہا۔

"او کے شکریہ ——" عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عمران کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی مڑے اور پھر اچانک عمران پلٹا

"ارے ایک بات تو مجھے پوچھنی یاد ہی نہیں رہی۔ مادام ٹیلر نے کوئی پیکٹ بھی یہاں سے روانہ کیا تھا ——" عمران نے جیکال سے پوچھا۔

"ہاں انھوں نے یہاں آتے ہی سپیشل میسنجر سروس کے ذریعے ایک چھوٹا سا لفافہ ارسال کیا تھا ——" جیکال نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے ایک اور بڑا نوٹ نکال کر جیکال کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

"جہاں پیکٹ بھیجا گیا ہے وہ پتہ چاہیے ——" عمران نے کہا۔ جیکال نے ایک بار پھر نوٹ تیزی سے جیب میں ڈالا اور پھر کاؤنٹر کے ایک کونے کی طرف بڑھا۔ اس نے وہاں پڑے ہوئے کئی رجسٹروں میں سے ایک رجسٹر اٹھایا اسے کھولا اور پھر ایک خانے پر نظریں پڑتے ہی اس نے رجسٹر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ پتہ ہے پڑھ لیجئے ——" جیکال نے کہا اور عمران نے ایک نظر اس پتے پر ڈالی اور پھر سر ہلا دیا۔ پتہ مادام ٹیلر کے مینشن کا تھا اور جیکال نے رجسٹر بند کر کے واپس اپنی جگہ رکھ دیا۔

"صرف ایک سوال اور ——" عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"دس سوال پوچھیے آپ جیسے مہربانوں کی خدمت تو ہمارا فرض ہے ——"

جیکال نے بڑی خوشدلی سے کہا۔

"یہ سپیشل مینیجر کس وقت اس پتے پر پہنچے گا۔ کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں ـــــ" عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ـــــ وہ انٹرنیشنل ٹرین سے گیا ہے اور یہ ٹرین صبح ساڑھے سات بجے ایکریمیا کے دارالحکومت نارک پہنچے گی۔ اسٹیشن سے اس پتے پر ٹیکسی میں پہنچنے میں ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔ اس لیے یہ پیکٹ میرے اندازے کے مطابق ساڑھے آٹھ بجے اپنے پتے پر پہنچ جائے گا۔ آپ تو بہت پہلے پہنچ جائیں گے ـــــ" جیکال نے کہا۔

"تو کیا لے جانے والا آپ کے ہوٹل کا آدمی ہے۔ دراصل ہم نے وہ خاص وقت نوٹ کرنا ہے جس وقت یہ پیکٹ مطلوبہ پتے پر پہنچا ہے" عمران نے جیب سے ایک اور نوٹ نکالتے ہوئے کہا اور جیکال اس نوٹ پر یوں جھپٹا جیسے بلی چوہے پر جھپٹتی ہے۔ اس کا چہرہ مسرت سے کھلا جا رہا تھا۔ ایک ہی آسامی سے مسلسل اتنے بڑے بڑے نوٹ تو شاید اسے زندگی میں پہلے کبھی نہ ملے تھے اور پھر دس ہزار ڈالر کا دس فیصد کمیشن خاصی موٹی رقم بنتی چلی جا رہی تھی۔ جیکال تیزی سے مڑا اور پھر اس نے پشت پر لگی ہوئی ایک الماری کھولی اس میں سے ایک بڑا سا البم نما رجسٹر کھولا اور اس کے ورق پلٹتا ہوا وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھا اور پھر اس نے ایک ورق کھول کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ اس پر ایک نوجوان مگر کرخت چہرے کے مالک نوجوان کا فوٹو لگا ہوا تھا۔ اس کے سامنے چند لائنیں ٹائپ تھیں۔

"مسٹر فاک یہ پیکٹ لے کر گئے ہیں۔ اب تو آپ اسے آسانی سے پہچان لیں گے ـــــ" جیکال نے کہا۔

"بالکل۔ بہت بہت شکریہ ـــــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑ گئے۔ چند لمحوں بعد ان کی ٹیکسی ایئرپورٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

ایئرپورٹ پر مسٹر انتھونی ان کے انتظار میں بڑی بے چینی سے ٹہل رہے تھے۔ جیسے ہی عمران نے جیکال کا دیا ہوا کارڈ اس کے ہاتھ میں دیا اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"آپ کاؤنٹر پر ادائیگی کر کے رسید لے لیں جہاز تیار ہے۔ آپ نے آنے میں خاصی دیر لگا دی۔ پہلا طیارہ خاصی دور نکل گیا ہو گا ـــــ" انتھونی نے کہا۔

اور عمران نے جوزف کو اشارہ کیا اور جوزف نے جیب سے نوٹوں کی موٹی موٹی دو گڈیاں نکال کر دفتر کے کاؤنٹر پر پھینک دیں ـــــ اور کاؤنٹر پر بیٹھے نوجوان نے گڈیاں اٹھا کر تیزی سے رسید کاٹی اور جوزف کی طرف بڑھا دی۔

"آپ اپنے پاسپورٹ اور دیگر کاغذات مجھے دے دیجئے میں انہیں او۔ کے کرا لاؤں ـــــ" انتھونی نے ادائیگی کے بعد کہا اور جوزف نے بھی اس بار بیگ میں سے پاسپورٹ اور کاغذات کا پیکٹ نکال کر انتھونی کے ہاتھ میں دے دیا۔ انتھونی نے تمام کاغذات اور پاسپورٹ ایک نظر دیکھے اور پھر سر ہلاتا ہوا وہ تیزی سے دفتر سے باہر نکلتا چلا گیا ـــــ تقریباً پانچ منٹ بعد وہ واپس آیا اور اس نے کاغذات واپس عمران کی طرف بڑھا دیئے۔

"آئیے میرے ساتھ ـــــ" انتھونی نے کہا اور پھر انہیں ہمراہ لیے ہوئے عمارت سے نکل کر ایئرپورٹ کے خاص حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جہاں دور ایک جیٹ طیارہ کھڑا تھا۔ اس طیارے پر کمپنی کا نام لکھا ہوا تھا۔

اور پھر انھوں نے انھیں طیارے پر سوار کر دیا۔ طیارے پر دو پائلٹ ایک ایئر ہوسٹس اور ایک سٹیورڈ پہلے سے موجود تھے۔ انھوں نے پائلٹوں کو ہدایات دیں اور پھر وہ نیچے اترتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی طیارہ حرکت میں آیا اور چند لمحوں بعد وہ فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

عمران اٹھ کر کاک پٹ میں پائلٹوں کے پاس چلا گیا۔ وہ ان سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔ اور ظاہر ہے اس کی باتوں نے پائلٹوں کے سینوں میں رکے ہوئے قہقہوں کو تیزی سے باہر نکالنا شروع کر دیا تھا۔ طیارہ پوری رفتار سے اڑا چلا جا رہا تھا۔ اور پھر عمران اٹھ کر واپس اپنی سیٹ پر آ گیا۔

"اب آپ کا پروگرام اس مینشن جانے کا ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ارے نہیں وہ مینشن تو بڑا خطرناک ہے۔ وہاں تو جاتے ہی ہمارا کباڑا ہو جائے گا۔ ہمارا جانی نقصان ہو سکتا ہے اور تنویر کا جسمانی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جانی اور جسمانی کیا مطلب" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ مادام بے حد خوبصورت ہے جولیا سے بھی زیادہ ـــــ اس لئے تنویر کا جسمانی نقصان ہو سکتا ہے اور مینشن میں بڑا خطرناک سیفٹی سسٹم ہے۔ اس لیے ہمارا جانی" ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔ جبکہ تنویر نے برا سا منہ بنا لیا۔

"دیکھو کیپٹن وہ کرانگر ایکریمیا کی سپر سیکرٹ سروس کا ایجنٹ ہے۔

اس کا قد و قامت تم جیسا ہے۔ اس لیے تمھیں اس کا روپ دھارنا ہوگا۔ اور یہ منیجر میرے جیسا ہے۔ اس لیے میں منیجر بن جاؤں گا۔ جوزف اور تنویر ہماری نگرانی کریں گے" ـــــ عمران نے اردو میں شکیل کو تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ایئر ہوسٹس وہیں گھوم رہی تھی۔

"اوہ میں سمجھ گیا ٹھیک ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے بعد طیارے میں خاموشی چھا گئی۔ عمران نے سیٹ کی پشت سے سر لگا دیا اور اس کے خراٹے طیارے میں ایک تسلسل سے گونجنے لگے جبکہ تنویر حسب عادت ایئر ہوسٹس کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ کیپٹن شکیل اور جوزف خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

جب طیارہ ناراک کے ایئر پورٹ پر پہنچا تو ایئر ہوسٹس نے عمران کو بیدار کیا۔

"جناب طیارہ ناراک پہنچ گیا ہے" ـــــ ایئر ہوسٹس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا اتنی جلدی خواہ مخواہ ہم نے دس ہزار ڈالر خرچ کیے۔ اتنا فاصلہ تو ہم پیدل بھی طے کر سکتے تھے" ـــــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چار گھنٹے گزر چکے ہیں" ـــــ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور اب چار گھنٹوں کے عشق کا خاتمہ ہونے والا ہوگا اس لیے تم کونین چاہیے ہو" ـــــ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ کاک پٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"آپ تو سارا عرصہ سوتے رہے" ـــــ سیکنڈ پائلٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہاں سوتا رہا عاشقانہ ماحول میں کہاں نیند آتی ہے۔ بہرحال یہ بتلائیے کہ ہم سے پہلے چلنے والا طیارہ کس وقت پہنچے گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"وہ آدھے گھنٹے کے بعد پہنچے گا۔ ہم اُسے راستے ہی چھوڑ آئے ہیں" پائلٹ نے جواب دیا۔

"او۔ کے" ـــــ عمران نے کہا اور کاک پٹ سے باہر نکل آیا۔ فرسٹ پائلٹ اس وقت طیارہ لینڈ کرنے میں مصروف تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت کاغذات اور بیگ چیک کرا کے ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر نکل آیا۔ اس وقت وہاں صبح کے سات بجے تھے۔ اور ہر طرف خوب گہما گہمی تھی۔

"اب کیا پروگرام ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر نکلتے ہوئے پوچھا۔

"ہمیں انٹرنیشنل اسٹیشن پہنچنا ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھے اسٹیشن کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔ جہاں انٹرنیشنل ٹرین سے سپیشل مسنجر نے وہ پیکٹ لے کر پہنچنا تھا۔ اسٹیشن پر پہنچتے پہنچتے تقریباً آدھ گھنٹہ لگ گیا اور پھر ان کے اسٹیشن پہنچتے ہی ٹرین بھی اسٹیشن پہنچ گئی۔ یہ ٹرین کا آخری سٹاپ تھا۔ اس لیے پلیٹ فارم پر مسافروں کو خوش آمدید کہنے والے خاصے افراد موجود تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت چیکنگ سپاٹ کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ جہاں تمام مسافروں نے گزرنا تھا۔ وہ ہر گزرنے والے مسافر کو بغور دیکھ رہا تھا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی نظر سپیشل مسنجر فاک پر پڑ گئی۔ وہ قطار میں کھڑا باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا۔

عمران جانتا تھا کہ فاک یہاں سے سیدھا ٹیکسی پر بیٹھے گا اور پھر مینشن چلا جائے گا۔ اس لیے اس نے کیپٹن شکیل کو اشارہ کیا۔

"کیپٹن ایک ٹیکسی اینگیج کر لو۔ جلدی ساؤتھ زدن کے لیے" ـــــ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ عمران نے باقی لوگوں کو بھی ساتھ جانے کا اشارہ کیا ـــــ اور پھر جب فاک چیکنگ سپاٹ سے باہر نکلا تو وہاں صرف عمران موجود تھا۔ فاک باہر نکلتے ہی تیز تیز قدم اٹھاتا ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اس کے پیچھے تھا۔ فاک سٹینڈ پر کھڑی ایک ٹیکسی کی طرف بڑھا۔ اس نے ڈرائیور سے جھک کر کچھ کہا اور پھر پچھلی نشست کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دروازہ بند کرتا۔ قریب موجود عمران پھرتی سے آگے بڑھا اور اچھل کر اندر بیٹھ گیا۔

"تم۔ تم......" فاک نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے کہا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے یہی سمجھا کہ شاید عمران بھی اس کا ساتھی ہے۔ اس لیے اس نے ان کی طرف متوجہ ہوئے بغیر عمران کے بیٹھتے ہی تیزی سے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

"مسٹر فاک گھبرائیں نہیں۔ مجھے مسٹر جیکال نے بھیجا ہے۔ ایک خاص پیغام دینا ہے" ـــــ عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"جیکال نے بھیجا ہے۔ کیا مطلب" ـــــ فاک نے آنکھیں چوڑی کرتے ہوئے کہا۔

"میں یہیں رہتا ہوں۔ مسٹر جیکال نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ آپ ساڑھے سات بجے انٹرنیشنل ٹرین سے پہنچ رہے ہیں۔ میں ان کا پیغام

آپ تک پہنچا دوں ــــ" عمران نے بھیجنے کے لفظ پر فاک کو چونکتے دیکھ کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ فاک کی حیرت کی وجہ سمجھ گیا تھا کہ جیکال کسی کو بعد میں بھیجے تو وہ پہلے کیسے پہنچ سکتا ہے۔

"کیا پیغام ہے ــــ" فاک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔ اپنا نام اور جیکال کا نام سنتے ہی اس کے اعصاب تو ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ لیکن اس کے باوجود اس کی آنکھوں میں شکوک کی پرچھائیاں لہرا رہی تھیں۔

"مادام ٹیلر نے پیکٹ بھیجنے کا پتہ تبدیل کر دیا ہے۔ اب آپ نے وہ پیکٹ بوسٹن کے رہائشی علاقے جواتے کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں پہنچانا ہے ــــ" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ لیکن یہ اصولاً غلط ہے۔ مسٹر جیکال یہ ہدایت نہیں دے سکتے۔ یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے ــــ" فاک نے چونکتا ہوتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فاک خاموشی سے بیٹھے رہو۔ ورنہ ــــ" عمران نے اپنا یہ وار خالی جاتے دیکھ کر تیزی سے ریوالور نکال کر فاک کی پسلیوں میں لگاتے ہوئے کہا۔ اُسے دراصل کمپنی کے اصولوں کا علم نہ تھا۔ اس لیے اُس نے پہلے ہی کوشش کی تھی کہ اسے جواتے کالونی کی مخصوص کوٹھی پر لے جائے جہاں ایکسٹو کی فارن سروس کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ لیکن ظاہر ہے اب سوائے ریوالور نکالنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔

ٹیکسی اس وقت ایک سنسان سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ وہ شہر سے باہر نکل آئی تھی۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو ــــ" فاک نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں بس خاموش بیٹھے رہو ــــ" عمران نے غراتے ہوئے کہا البتہ

آواز اس نے دھیمی ہی رکھی تھی۔ اور فاک بے بسی سے کندھے اچکا کر خاموش ہو رہا۔

"ڈرائیور ٹیکسی روک دو میرے ساتھی کی طبیعت خراب ہو گئی ہے ــــ" عمران نے اچانک ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹیکسی ڈرائیور نے بے اختیار بریکیں لگا کر ٹیکسی ایک سائیڈ میں روک دی۔ اسی لمحے عمران کا ہاتھ تیزی میں حرکت میں آیا اور فاک کی گردن کی سائیڈ میں ریوالور کا دستہ پوری قوت سے پڑا اور وہ کراہتا ہوا سیٹ پر لڑھک گیا۔ عمران نے اتنی پھرتی سے وار کیا تھا کہ ٹیکسی ڈرائیور جو ٹیکسی روکنے میں مصروف تھا یہ حرکت نہ دیکھ سکا۔ چنانچہ جیسے ہی اس نے ٹیکسی روکی ــــ عمران دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے پہلے مڑ کر دیکھا۔ اور فاک کو یوں سیٹ پر لڑھکے ہوئے دیکھ کر اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا انہیں ــــ" اس نے چونکتے ہوئے کہا۔ مگر عمران اس عرصے میں گھوم کر دوسری طرف آیا اور اس نے دروازہ کھول کر فاک کو باہر کھینچ لیا۔ اسی لمحے ان کے پیچھے آنے والی دوسری ٹیکسی بھی ان کے قریب رک گئی۔ اس ٹیکسی میں عمران کے ساتھی موجود تھے۔

"کیا ہوا جناب ــــ" کیپٹن شکیل نے یوں کھڑکی سے سر نکال کر پوچھا جیسے وہ اجنبی ہو۔

"میرا ساتھی اچانک بے ہوش ہو گیا ہے ــــ" عمران نے تیزی سے مڑ کر کہا۔

"اوہ میں ڈاکٹر ہوں ــــ" کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس نے فاک کی نبض چیک کی۔

"اوہ یہ تو خطرناک حالت میں ہے۔ اس کو مسلسل ڈاکٹر کی نگرانی چاہیئے۔ ہسپتال پہنچنے تک ایسا کرو ہماری ٹیکسی میں آجاؤ۔ ہسپتال جانے تک میں اسے چیک کرتا رہوں گا ـــــ" کیپٹن شکیل نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"بہت بہت شکریہ ـــــ" عمران نے کہا اور پھر اس نے مڑ کر جیب سے دو بڑے نوٹ نکال کر ناک والی ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو خود بھی باہر آگیا تھا۔

"یہ آپ اپنا معاوضہ لے لیں شکریہ ـــــ" عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"جناب وہ ٹیکسی تو پہلے ہی بھری ہوئی ہے اور ابھی ہوسٹن خاصی دور ہے۔ آپ ایسا کریں کہ اپنے ساتھی کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کو بھی اس ٹیکسی میں بٹھا لیں۔ اس طرح آسانی ہو جائے گی ـــــ" ٹیکسی ڈرائیور نے رقم لے کر جیب میں ڈالتے ہوئے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں تمہارا مشورہ بھی درست ہے۔ ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب آپ ادھر میری ٹیکسی میں آجائیں ـــــ" عمران نے فوراً ہی رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اس لیے رضامند ہو گیا تھا کہ اسے علم تھا کہ یہاں کے ٹیکسی ڈرائیور بے حد ہوشیار ہوتے ہیں اگر یہ ٹیکسی ڈرائیور ذرا بھی مشکوک ہو جاتا تو وہ فوراً ہی نزدیکی بوتھ سے پولیس کو فون کر دیتا اور پولیس نے تھوڑے ہی فاصلے پر دھر لینا تھا۔

عمران کے کہنے پر کیپٹن شکیل بھی فاک کے ساتھ اسی کی ٹیکسی میں آگیا۔ عمران نے اسے پچھلی سیٹ پر لٹاتے ہوئے اس کی جیبوں کی باقاعدہ تلاشی لی اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس کا مطلوبہ پیکٹ اسے

مل گیا۔ عمران نے پیکٹ جیب میں ڈالتے ہوئے خود ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر آگیا ـــــ اور ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

"ڈاکٹر صاحب میرا ساتھی کتنی دیر میں ہوش میں آجائے گا ـــــ" عمران نے پیچھے مڑ کر کیپٹن شکیل سے پوچھا۔

"اتفاق ہے کہ آج میرے پاس ایمرجنسی بیگ نہیں ہے۔ اگر بیگ ہوتا۔ تو یہ ابھی ہوش میں آجاتا۔ بہرحال ایک گھنٹے بعد خود بخود ہوش میں آجائے گا ـــــ" کیپٹن شکیل نے اس کی نبض پکڑتے ہوئے کہا۔ اور عمران خاموش ہو گیا۔

دونوں ٹیکسیاں آگے پیچھے دوڑتی ہوئی تھوڑی دیر بعد ہوسٹن شہر میں داخل ہوئیں اور پھر ڈرائیور نے ہوسٹن کے جنرل ہسپتال کے کمپاؤنڈ میں ٹیکسی موڑ دی۔ ایمرجنسی وارڈ کے سامنے ٹیکسی رکتے ہی عمران اور کیپٹن شکیل دونوں نے ناک کو ٹیکسی سے نیچے اتارا اور پھر اسے لیے ہوئے وارڈ کے اندر داخل ہو گئے ـــــ فاک کی حالت دیکھتے ہی وارڈ بوائے اس کی طرف دوڑے اور پھر وہ فاک کو سٹریچر پر ڈال کر اندر لے گئے۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کا شکریہ ادا کیا اور ٹیکسی ڈرائیور سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ جبکہ دوسرا ٹیکسی ڈرائیور وہیں موجود رہا۔

عمران نے اندر رہ کر بتایا کہ یہ شخص سڑک کے کنارے اسی حالت میں پڑا تھا کہ ہم اسے یہاں اٹھا لائے ہیں ـــــ اور اس کے بعد اس نے اپنا فرضی نام و پتہ رجسٹر پر درج کرایا اور کیپٹن شکیل کے ہمراہ باہر آگیا۔ اس کا اندازہ تھا کہ ڈاکٹروں کی کوششوں کے باوجود فاک آدھے گھنٹے سے پہلے ہوش میں نہیں آئے گا۔ اس لیے وہ مطمئن تھا۔

"تم ٹیکسی لے کر ساؤتھ زون پہنچو۔ وہاں ٹیکسی چھوڑ دینا اور کیفے آلاک میں میرا انتظار کرنا ــــ" عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا۔

اور کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا ٹیکسی میں بیٹھ گیا اور ٹیکسی ساؤتھ زون کی طرف بڑھتی چلی گئی ــــ ٹیکسی کے جاتے ہی عمران ہسپتال سے نکلا اور پھر وہ نزدیک ہی ایک فوٹو گرافر سٹور میں داخل ہو گیا۔ اس نے وہاں سے مائیکرو فلم خریدی اور پھر وہ ایک کیفے کے باتھ میں گھس گیا۔ یہ باتھ کیفے کے برآمدے میں بیرونی جانب بنائے گئے تھے۔ اس لیے ان کے اندر جانے کے لیے کیفے میں سے نہ گزرنا پڑتا تھا۔ باتھ میں جاتے ہی عمران نے فاک سے حاصل کردہ پیکٹ جیب سے نکالا اور اُسے احتیاط سے کھولنے کے بعد اس نے اس میں سے اصل فارمولے کی اصل فلم نکالی اور سٹور سے خریدی ہوئی مائیکرو فلم اس کے اندر ڈال کر اس نے پیکٹ کو دوبارہ اسی انداز میں بند کر دیا۔ اس کے بعد وہ باتھ سے باہر آگیا ــــ اب اس نے اپنا منصوبہ بدل دیا تھا۔ پہلے تو اُس نے یہی پلان بنایا تھا کہ وہ فاک کے میک اپ میں مینشن میں داخل ہو گا ــــ لیکن اب اس نے ارادہ بدل دیا تھا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے فاک سے پیکٹ دروازے پر ہی وصول کر لیا جائے۔ اس لیے اتنی لمبی چوڑی پلاننگ کی ضرورت نہ تھی ــــ کیفے کی عمارت سے نکلتے ہی وہ تیزی سے نزدیکی فارن پارسل آفس پہنچا اور پھر اُس نے اصل فلم ایک مضبوط لفافے میں ڈال کر اس کے اندر ایک چھوٹا سا رقعہ بھی سر سلطان کے نام لکھ دیا۔ جس میں یہ ہدایت کی گئی تھی کہ اس فلم کو سر داؤد کو دے دیا جائے اور اُسے کہہ دیا جائے کہ یہ ادھورے فارمولے کی فلم ہے۔ پیچھے اُس نے اپنا نام لکھ کر پیکٹ بند کیا اور پھر اُسی پر سر سلطان کا پتہ لکھ کر پارسل بائی ایئر پوسٹ کر دیا۔ اور رسید جیب میں رکھ کر وہ باہر نکلا اور پیدل چلتا ہوا دوبارہ ہسپتال پہنچ گیا ــــ وہاں اُس نے فاک کا پتہ کیا تو اُسے بتایا گیا کہ اُسے ایک کمرے میں پہنچا دیا گیا ہے اور وہ تھوڑی دیر بعد ہوش میں آجائے گا۔ چونکہ فاک کو لے آنے والا عمران ہی تھا۔ اس لیے عمران کو بغیر کسی حیل و حجت کے اس کے کمرے تک پہنچا دیا گیا اور پھر چند ہی لمحوں بعد عمران نے پیکٹ واپس فاک کی اُسی جیب میں منتقل کر دیا ــــ اس کے بعد وہ مطمئن ہو کر واپس ہسپتال سے نکلا اور ایک ٹیکسی پکڑ کر ساؤتھ زون کی طرف روانہ ہو گیا ــــ اس نے مادام ٹیلر اور ہائی برڈ کا حاصل کردہ راز تو نہ صرف واپس حاصل کر لیا تھا بلکہ وہ اُسے اپنے ملک بھی روانہ کر چکا تھا ــــ لیکن اب اس کے ذہن میں مسئلہ ایکریمیا کی سپریم سیکرٹ سروس سے فارمولے کا باقی آدھا حصّہ حاصل کرنا تھا تاکہ اُس کے ملک کا فارمولا مکمل حالت میں واپس اس کے ملک میں پہنچ جائے ــــ ظاہر ہے اب تک تو کسی کو اس بات کا علم نہ تھا۔ لیکن اب یہ بات سامنے آجانے کے بعد عمران یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ اس کے ملک کا اتنا اہم فارمولا دوسرے ملک کے ہاتھوں میں رہ جائے۔ چنانچہ اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ باقی آدھا فارمولا بھی حاصل کر کے ہی واپس جائے گا۔ لیکن اب مسئلہ صرف اتنا تھا کہ اُسے یہ معلوم نہ تھا کہ باقی آدھا فارمولا کس کے قبضے میں ہے ــــ ظاہر ہے ایسے فارمولے سیکرٹ سروس کے قبضے میں تو نہیں ہو سکتے۔ وہ ضرور کسی سرکاری لیبارٹری میں ہو گا۔ اس کے لیے اس نے کرانگر کے ذریعے آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا تھا اور اس لیے وہ ساؤتھ زون

جارہا تھا تاکہ جب کرانگم وہ نقلی فلم لے کر مینشن سے نکلے تو وہ اس کو ٹریپ کر سکے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی ٹیکسی ساؤتھ زون پہنچ گئی اور پھر ٹیکسی ڈرائیور نے اس کے کہنے پر اُسے کیفے آلاک کے سامنے اتار دیا۔ وہ پہلے بھی کئی بار ساؤتھ زون میں آچکا تھا۔ اس لیے اُسے یہاں کے کیفوں، ہوٹلوں اور کلبوں کے بارے میں پوری طرح علم تھا۔

کیفے آلاک کا مالک رول جانسن اس کا دوست تھا۔ ایک بار اس نے اُسے غنڈوں کے تشدد سے بچایا تھا اور تب سے وہ عمران کا بے حد معتقد بن گیا تھا۔ عمران جب بھی ساؤتھ زون آتا وہ رول جانسن سے ضرور ملتا تھا۔

کیفے آلاک میں داخل ہوتے ہی اُسے اپنے ساتھی ایک بڑی میز کے گرد اکٹھے نظر آ گئے اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

چارٹرڈ طیارہ ناراک ایئرپورٹ پہنچتے ہی کرانگم نے پارکنگ میں کھڑی ہوئی اپنی کار نکالی اور پھر مادام ٹیسلر اور مارٹن کو ہمراہ لیے وہ ساؤتھ زون کی طرف اُڑتا چلا گیا۔ وہ جلد از جلد مادام کے مینشن پہنچ جانا چاہتا تھا۔ تاکہ وہاں سے فلم حاصل کرنے کے بعد وہ اُسے باس تک پہنچا دے اور اس طرح اس کی ذمہ داری ختم ہو سکے۔

"فلم تو اب تک مینشن پہنچ چکی ہو گی ــــــ" کرانگم نے ساؤتھ زون پہنچتے ہوئے کہا۔

"ہاں پہنچ تو جانی چاہیے۔ ہوٹل والوں نے کہا تھا کہ آٹھ بجے ڈلیوری ہو جائے گی اور آٹھ بج ہی چکے ہیں ــــــ" مادام نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ مینشن پہنچ گئے۔ کرانگم کو ڈرائنگ روم میں بٹھانے کے بعد مادام ٹیسلر نے اپنے ملازم خاص کو بلایا ــــــ مارٹن بھی ساتھ ہی تھا۔

"یس مادام ـــــ" مسلح ملازم نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"مغربی جرمنی سے ایک پیکٹ سپیشل مسنجر سروس سے یہاں پہنچا تھا وہ لے آؤ ـــــ" مادام نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی تک کوئی پیکٹ یہاں نہیں پہنچا مادام ـــــ" ملازم نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ آٹھ بجے اس کی یہاں ڈلیوری تھی ـــــ" مادام نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یس مادام پیکٹ نہیں پہنچا ـــــ" ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکورٹی انچارج سے پتہ کرو ـــــ" مادام نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا اور ملازم سر ہلاتا ہوا ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا ـــــ اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا اور اس نے وہی جواب دیا کہ کوئی پیکٹ ابھی تک نہیں پہنچا۔

"ایسا نہ ہو کہ انٹرنیشنل ٹرین کسی وجہ سے لیٹ ہوگئی ہو ـــــ" مارٹن نے کہا۔

"نہیں وہ لیٹ نہیں ہوسکتی۔ ویسے تم فون کر کے پتہ کرو ـــــ" مادام نے کہا اور مارٹن نے میز پر پڑا ہوا فون اپنی طرف کھسکایا اور پھر انکوائری سے اس نے انٹرنیشنل ریلوے اسٹیشن کے نمبر معلوم کیے۔ نمبر معلوم کرنے کے بعد اس نے نمبر گھمائے

"انٹرنیشنل ریلوے اسٹیشن انکوائری پلیز ـــــ" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"مغربی جرمنی سے آنے والی انٹرنیشنل تار اک پہنچ گئی ہے ـــــ" مارٹن

نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب پہنچ گئی ہے اور ٹھیک ساڑھے سات بجے اپنے صحیح وقت پر پہنچی ہے ـــــ" انکوائری سے جواب دیا گیا۔

"او۔ کے تھینک یو ـــــ" مارٹن نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

اب مادام کا چہرہ رنگ بدلنے لگا۔ اب اسے خیال آرہا تھا کہ اتنا اہم راز اس طرح کیوں غیروں کے ہاتھوں میں دے دیا۔ لیکن اُسے یہ خیال بھی نہ تھا کہ سپیشل میسنجر کہاں گیا۔ ساڑھے سات بجے ٹرین پہنچنے کے بعد اُسے آدھے گھنٹے تک یہاں پہنچ جانا چاہیئے تھا ـــــ" کرانگر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو کچھ دیر انتظار کر لیتے ہیں شاید ٹیکسی وغیرہ خراب نہ ہوگئی ہو ـــــ" مارٹن نے کہا اور مادام نے بھی سر ہلا دیا۔

مادام چند لمحے خاموش بیٹھی رہی اور پھر اُس نے ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور مارٹن سے وہ ڈرافٹ نکالنے کے لیے کہا۔ مارٹن نے جیب سے وہ ڈرافٹ نکال کر مادام کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ مادام نے بنک کے نمبر گھمائے۔

"یس منیجر چارٹرڈ بنک ـــــ" دوسری طرف سے منیجر کی آواز سنائی دی اور مادام نے ڈرافٹ کے نمبر بتا کر اس کی کیش گارنٹی کے بارے میں پوچھا۔

"ڈرافٹ درست ہے۔ ہم کیش گارنٹی دیتے ہیں ـــــ" منیجر نے چند لمحوں کے بعد جواب دیا اور مادام نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"آپ خواہ مخواہ وہم کرتی ہیں مادام۔ سرکاری ڈرافٹ کبھی غلط نہیں ہو سکتے ـــــ" کرانگر نے اس بار قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"رقم کے معاملے میں وہم اچھا ہوتا ہے مسٹر کرافگر ۔۔۔" مادام نے
سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
اور پھر اس سے پہلے کہ کرافگر اس کی بات کا جواب دیتا۔ وہ ملازم
اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں پیکٹ تھا۔
"پیکٹ آگیا ۔۔۔" مادام نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔
"یس مادام ابھی سپیشل میسنجر دے کر گیا ہے ۔۔۔" ملازم نے پیکٹ
مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے ۔۔۔" مادام نے مسرت بھرے انداز میں پیکٹ لیتے ہوئے
کہا اور ملازم واپس چلا گیا۔
"یہ لو پیکٹ۔ اس میں ادھورے فارمولے کی فلم ہے ۔۔۔" مادام نے
پیکٹ کرافگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور کرافگر نے یوں پیکٹ مادام
کے ہاتھوں سے جھپٹ لیا جیسے بچے ٹافی پر جھپٹتے ہیں اور پھر اس نے پیکٹ
کو غور سے دیکھا اور مسکراتے ہوئے جیب میں رکھ لیا۔
"اچھا مادام مجھے اجازت دیجئے بہت بہت شکریہ۔ آپ نے واقعی
حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے ۔۔۔" کرافگر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے
ہوئے کہا۔
"ہائی یارڈ کے لیے یہ معمولی مشن ثابت ہوا ہے ۔۔۔" مادام نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔
"اوہ مادام گستاخی معاف۔ کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ آپ اس فلم کو مجھے
چیک کرا دیں۔ مجھے اچانک خیال آگیا ہے کہ باس نے مجھے اسے چیک
کرنے کے لیے کہا تھا ۔۔۔" کرافگر نے جیب سے پیکٹ واپس

نکالتے ہوئے کہا۔
"اب تمہیں وہم ہوگیا ہے پہلے مجھے نصیحتیں کر رہے تھے۔ بہرحال ٹھیک
ہے۔ اسے چیک ہونا چاہیے تاکہ بعد میں تم کوئی بہانہ نہ بنا سکو ۔۔۔" مادام
نے کرافگر کے ہاتھ سے پیکٹ لیا اور پھر اسے پھاڑ کر اس میں سے فلم نکالی
اس نے بڑی پیار بھری نظروں سے فلم کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے مارٹن سے کہا کہ پروجیکٹر یہیں منگوا لو۔ مارٹن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور
ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے
پیچھے دو آدمیوں نے ایک جدید قسم کا پروجیکٹر اٹھایا ہوا تھا۔ انھوں نے
بڑی پھرتی سے پروجیکٹر سیٹ کیا۔ فلم کو اس پر چڑھا دیا اور پھر تمام
بتیاں بند کر دیں۔ انھوں نے سامنے کی دیوار کو سکرین کے طور پر استعمال
کیا تھا۔ اور پھر انھوں نے پروجیکٹر کا بٹن آن کر دیا۔ سرر کی تیز آواز سے
پروجیکٹر چل پڑا اور سامنے والی دیوار کا ایک حصہ کسی سکرین کی طرح روشن
ہوگیا۔ فلم چلنے کی آواز سنائی دی ۔۔۔ لیکن سکرین پر کوئی تصویر یا
الفاظ نہ ابھرے۔ فلم چلتی رہی سکرین یونہی خالی رہی۔ چند لمحوں بعد کھٹک
کی آواز سے پروجیکٹر بند ہوگیا۔ اس کا مطلب ہے کہ فلم ختم ہوچکی ہے۔
اور اس کے ساتھ بتیاں جل اٹھیں۔ مگر مادام اور مارٹن کے چہرے
زرد پڑ چکے تھے اور کرافگر کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔
"یہ کیا دھوکہ ہے۔ یہ آپ ڈیڑھ کروڑ ڈالر میں یہی خالی فلم ہمیں دے
رہی تھیں۔ اس کو آپ معمولی مشن کہہ رہی تھیں ۔۔۔" کرافگر کے لہجے
میں بے پناہ تلخی تھی۔
"شٹ اپ تمہیں گستاخی کرنے کی جرأت کیسے ہوئی ۔۔۔" مادام نے

غصے سے چیختے ہوئے کہا پھر وہ مارٹن پر چڑھ دوڑی۔

"مارٹن یہ کیا ہے۔ یہ کیا بکواس ہے۔ کہاں ہے وہ ادھورا فارمولا ــــ"

مادام کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ گیا تھا۔ آنکھوں میں وحشت تھی۔

"مم۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام جو فلم میں نے آپ کو دی تھی وہ تو اصل تھی ــــ" مارٹن کے لہجے میں شدید حیرت تھی البتہ اس کا رنگ یکلخت پھیکا پڑ گیا تھا۔

"تو یہ مارٹن صاحب ہی ہائی برڈ ہیں۔ اب سمجھا ــــ" کرافگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ مادام ایک جھٹکے سے کرافگر کی طرف بڑھی اور دوسرے لمحے اس نے پروجیکٹر بردار افراد کو باہر جانے کا اشارہ کیا ــــ اور وہ دونوں افراد پروجیکٹر اٹھائے تیزی سے باہر نکلتے چلے گئے ــــ ان کے باہر جاتے ہی مادام نے زور سے تالی بجائی دوسرے لمحے ایک مسلح نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس مادام ــــ" نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کرافگر کو گولی مار دو۔ اس نے ہماری شان میں گستاخی کرنے کی جرأت کی ہے ــــ" مادام نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور نوجوان نے انتہائی پھرتی سے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتارنے کی کوشش کی مگر اسی لمحے کرافگر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"رک جاؤ رک جاؤ۔ مادام میں معافی چاہتا ہوں ــــ" کرافگر کے لہجے میں شدید عاجزی تھی اور مادام نے ہاتھ اٹھا کر مشین گن بردار کو روک دیا۔

"تم سے دو غلطیاں ہوئی ہیں اور دونوں ناقابل معافی ہیں۔ ایک تو تم نے ہماری شان میں گستاخی کی ہے اور دوسری یہ کہ ہائی برڈ کے ایک ادنیٰ ملازم کو ہائی برڈ کہہ دیا ہے۔ اس لیے تمہاری کم سے کم سزا موت ہو سکتی ہے ــــ" مادام کے لہجے میں تیز غراہٹ تھی۔

"میں معافی چاہتا ہوں مادام دراصل حالات ہی ایسے ہو گئے تھے کہ میرا دماغ ماؤف ہو گیا تھا۔ میں آئندہ خیال رکھوں گا ــــ" کرافگر نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"ہوں واقعی حالات ایسے ہو گئے ہیں۔ ٹھیک ہے تمہیں آخری بار معافی دی جا رہی ہے ــــ" مادام نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور اس نے ہاتھ کے اشارے سے مسلح نوجوان کو واپس جانے کے لیے کہا اور نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"مگر وہ اصل فلم کہاں گئی ــــ" مادام نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ اس کی بات کا کسی نے جواب نہ دیا۔ مارٹن بھی خاموش بیٹھا تھا۔

"بولو تم بولتے کیوں نہیں ہو۔ کیا ہائی برڈ نے تمہیں یہی فلم دی تھی۔ خالی ــــ" مادام نے چیختے ہوئے مارٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔ ظاہر ہے اب کرافگر کا شک مٹ جانے کی وجہ سے وہ اسے ہائی برڈ کا ملازم ظاہر کر رہی تھی۔

"میں نے خود چیک کیا تھا مادام۔ فلم صحیح تھی ــــ" مارٹن نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

"تو پھر وہ فلم کہاں گئی ــــ اور یہ خالی فلم کہاں سے آ گئی۔ جب کہ پیکٹ بھی بند تھا۔ اور وہی تھا جو بھیجا گیا تھا ــــ" مادام نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا ــــ اور پھر اس سے پہلے کہ مارٹن اس کی بات کا جواب

دیتا۔ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس ـــــ" مادام نے رسیور اٹھا کر چیختے ہوئے کہا۔

"مادام ایک صاحب پرنس آف ڈھمپ آپ سے فوری بات کرنے کے خواہشمند ہیں ـــــ" دوسری طرف سے مینشن کے ایکس چینج میں بیٹھے ہوئے آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ اوہ ملاؤ ـــــ" مادام نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اسے پرنس آف ڈھمپ کا نام سنتے ہی یوں لگا تھا جیسے سر پر بم پھٹ پڑا ہو۔

"پرنس آف ڈھمپ وہ کہاں سے آن ٹپکا ـــــ" مارٹن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی شدید حیرت تھی۔

"پرنس آف ڈھمپ یعنی علی عمران۔ پاکیشیا کا شیطان۔ اوہ ـــــ" کرانگرا اچھل پڑا کیونکہ وہ پرنس آف ڈھمپ کے نام سے اچھی طرح واقف تھا۔

"مادام ٹیلر میں آپ کا خادم پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں سنائیے۔ کیا حال ہیں آپ کے۔ اس وقت آپ بوڑھی ہیں یا جوان ـــــ" دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"شٹ اپ میں کسی پرنس آف ڈھمپ کو نہیں جانتی۔ کون ہو تم" مادام نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"ارے ارے آپ کی یادداشت بے حد کمزور ہے۔ ایسا کریں بادام کی سات گریاں صبح نہار منہ کھایا کریں۔ میرے دادا جان کھایا کرتے تھے۔ ان کی یادداشت مرنے کے بعد بھی ٹھیک رہی تھی۔ انھیں مرنے کے بعد بھی ساری باتیں ازبر یاد تھیں۔ یہ اور بات ہے کہ وہ بیچارے ہمیں بتا نہ سکتے تھے"

عمران نے کہا۔

"کیا بکواس ہے کون ہو تم ـــــ" مادام نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اگر آپ نے اس نسخے پر عمل نہ کیا تو پھر یہی ہوگا کہ آپ کے ذہن کی فلم سے سب کچھ ایسے ہی صاف ہو جائے گا۔ جیسے ادھورا فارمولا غائب ہو گیا ہے ـــــ" عمران نے بڑے ناصحانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ادھورا فارمولا۔ کیا مطلب ـــــ" مادام نے چونکتے ہوئے کہا۔ البتہ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اصل کہانی سمجھ گئی ہیں۔

"مطلب تو آپ کا باڈی گارڈ سمجھائے گا۔ مگر فی الحال آپ کو انتظار کرنا پڑے گا۔ وہ ذرا تفریح کرنے اگلی دنیا میں گیا ہوا ہے ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ سوازو مر گیا ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو ـــــ" مادام یوں چیخی جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ پڑا ہو۔

"ہاں بیچارہ سوازو۔ مجھے اس کی جواں مرگ پر افسوس ہے۔ ویسے آپ کو خوش ہونا چاہیے کہ گلشن کالونی میں موجود آپ کے ساتھی ٹریگا سمیت گولیوں سے مرے ہیں جبکہ سوازو لڑ کر مرا ہے۔ مجھے کہنے لگا کہ میری حسرت ہے کہ میں جوانا سے مقابلہ کروں۔ چنانچہ میں نے اس کی ٹانگیں ٹھیک کر دیں اور جوانا کو بلا کر اس کی حسرت پوری کر دی۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ بیچارے کے دونوں گھٹنے ٹوٹ جائیں گے۔ ریڑھ کی ہڈی شکستہ ہو جائے گی اور گردن لوٹ کر پشت پر جا لگے گی۔ چچ چچ بے چارا ـــــ" عمران نے باقاعدہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے انتقام لوں گی۔ بھیانک انتقام یہ میرا فیصلہ ہے ——" مادام کے لہجے میں بھوکے بھیڑیے جیسی غراہٹ تھی۔

"اوہ مجھ سے غلطی ہوئی۔ میں نے سوچا آپ کو اطلاع کر دوں تاکہ آپ اس کی روح کی تسکین کے لیے کچھ کریں مگر آپ تو الٹا مجھ سے ناراض ہو رہی ہیں۔ اب تو میں آپ کو یہ بتانا مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ کا ساتھی ہائی برڈ سر راشد بن کر سر داؤد کی لیبارٹری سے جو فارمولا ادھورا لے اڑا تھا وہ واپس پہنچ گیا ہے۔ ظاہر ہے آپ ناراض ہو جائیں گی۔ اور آپ کی ناراضگی تو مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتی۔ اس لیے میں آپ کو یہ بات نہیں بتاؤں گا ——" عمران نے جواب دیا۔

"کیسے پہنچ گیا یہ ناممکن ہے ——" مادام نے کہا۔

"مادام دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ میں نے آپ کو سوازو کے متعلق بتانے کے لیے ہوٹل ناشش میں فون کیا۔ تو وہاں سے پتہ چلا کہ آپ اپنے مینشن کے لیے کوچ کر گئی ہیں۔ اور پھر مجھے وہاں سے یہ بھی پتہ چل گیا کہ آپ نے وہ فارمولا سپیشل میسنجر سروس کے ذریعے پہلے ہی بھیج دیا ہے۔ چنانچہ جیسے ہی وہ سپیشل میسنجر انٹرنیشنل ٹرین سے اترا۔ اس سے درخواست کی گئی کہ سارا مال ہمیں دے دے۔ وہ نہ مانا چنانچہ اسے آدھے گھنٹے کے لیے ہسپتال پہنچا دیا گیا اور وہ بیچارا بے ہوش پڑا تھا۔ اب اسے کیا معلوم کہ پیکٹ کے اندر سے فلم بدل گئی ہے۔ اب آپ سوچیے ہم کتنے بدقسمت ہیں کہ ہمارے ملک میں سپیشل میسنجر کی جدید سہولت ہی نہیں ہے۔ بہرحال میں نے آپ کو فون اس لیے کیا ہے کہ آپ بے چارے ہائی برڈ پر ناراض نہ ہوتی رہیں ——" عمران نے کہا۔

"تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو ——" مادام نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ظاہر ہے پاکیشیا کے سوا اور کہاں سے بول سکتا ہوں۔ غریب آدمی ہوں۔ اتنے پیسے بھی نہیں ہیں کہ بیرونی سفر کر سکوں اور جابر علی جیسے انکوائری آپریٹر کو انعام دے کر چھپ کر جہاز پر چڑھ سکوں ——" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے تم واقعی شیطان کی نسل سے ہو۔ تم سب کچھ جانتے ہو۔ مگر سپیشل میسنجر سے فلم کس نے حاصل کی تھی ——" مادام نے کہا۔

"ہمارے کچھ دوست ہیں جو بیچارے آڑے وقتوں میں کام آجاتے ہیں۔ اچھا اب کب آ رہی ہیں۔ یقین کیجیے یہ سب کچھ میں نے اس لیے کیا ہے کہ آپ سے دوبارہ ملنے کو بڑا جی چاہتا تھا۔ لیکن آپ چھپ کر چلی گئیں۔ اور میں عاشق نامراد کی طرح آہیں بھرتا رہ گیا ——" عمران نے ٹھیٹھ عاشقوں کے سے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ میں اب تم سے انتقام لوں گی ایسا انتقام کہ تمہارے آباؤ اجداد کی روحیں بھی قبروں میں بلبلا اٹھیں ——" مادام نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر رسیور پوری قوت سے کریڈل پر پھینک مارا۔

"میں شرمندہ ہوں کرانگر میری تھوڑی سی حماقت کی وجہ سے وہ فارمولا ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا۔ میں ہائی برڈ کو دوبارہ بلاتی ہوں۔ اس بار میں فارمولا کے ساتھ اس بزنس کا سر بھی تمہارے حوالے کروں گی ——" مادام نے کرانگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ لیکن ایک مشورہ دوں گا کہ اب آپ تمام کام انتہائی ہوشیاری سے کریں۔ کیونکہ پرنس آف ڈھمپ دنیا کا خطرناک ترین آدمی ہے" ۔۔۔ کرانگر نے بجھے بجھے لہجے میں کہا۔

"میں دیکھ لوں گی اُسے۔ یہ لو تم یہ ڈرافٹ واپس لے جاؤ اور اپنے باس کو دے دینا۔ اب یہ میری ذاتی انا کا مسئلہ ہے۔ تم اپنے باس سے کہنا کہ میں فارمولا بھی اُسے لا کر دوں گی اور اس کے ایک کروڑ ڈالر بھی واپس کر دوں گی" ۔۔۔ مادام نے پرس سے ڈرافٹ نکال کر کرانگر کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

"بہتر مادام" ۔۔۔ کرانگر نے ڈرافٹ پکڑتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مادام نے اس کے اٹھتے ہی تالی بجائی۔ اور وہی مسلح نوجوان اندر داخل ہوا۔

"مسٹر کرانگر کو باہر چھوڑ آؤ" ۔۔۔ مادام نے نوجوان کو مخاطب ہو کر کہا۔

"آئیے جناب" ۔۔۔ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کرانگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پھر میں باس کو کیا کہوں کہ کب تک فارمولا مل جائے گا" ۔۔۔ کرانگر نے چلتے ہوئے رک کر پوچھا۔

"جلد مل جائے گا۔ اب مجھے کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کرنی پڑے گی۔ بہرحال یہ میرا وعدہ ہے کہ فارمولا آپ کو مل جائے گا" ۔۔۔ مادام نے جواب دیا اور کرانگر سر ہلاتا ہوا اس نوجوان کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

کرانگر کے جانے کے بعد چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔ پھر مادام

نے ہی سکوت توڑا۔

"واقعی سپیشل مینجر والی زبردست حماقت ہوئی" ۔۔۔ مادام کے لہجے میں بے پناہ افسوس تھا۔

"میں نے تو آپ سے کہا تھا مادام کہ سیدھے مینشن چلے چلیں۔ آپ نے لالچ کیا۔ اور اب انجام سامنے آ گیا" ۔۔۔ مارٹن نے پہلی بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ آخر عمران کو سب کچھ معلوم کیسے ہو گیا۔ اُسے اس جابر علی کا بھی پتہ تھا اور گلشن کالونی کی کوٹھی۔ سوازو، اٹریکا وغیرہ کے بارے میں سب کچھ ۔۔۔ اور پھر ہوٹل اور مینشن کا فون نمبر۔ آخر اس قدر معلومات اُسے کیسے مل گئیں" ۔۔۔ مادام نے کہا۔

"میں بتاتا ہوں مادام ۔۔۔ میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ سر راشد کو ہم نے زندہ چھوڑ دیا تھا۔ اس طرح انہیں ادھورے فارمولے کے بارے میں پتہ چلا ہو گا کہ سر داؤد کی لیبارٹری میں جانے والا اصل سر راشد نہ تھا۔ اس طرح انہیں ادھورے فارمولے کے بارے میں پتہ چلا ہو گا کیونکہ میں نے وہاں صرف وہی فائل دیکھی تھی اور پھر انہوں نے ہوائی اڈے چیک کیے ہوں گے۔ وہاں سے انہیں جابر علی کا پتہ چلا ہو گا کہ اس نے دو مسافروں کو چھپ کر جہاز پر چڑھایا ہے پھر انہوں نے وہ ٹیکسی ڈھونڈ نکالی ہو گی جس پر ہم سوار ہو کر آئے تھے یا پھر کسی طرح انہیں گلشن کالونی میں واقع کوٹھی میں سوازو کا پتہ چلا ہو گا۔ چنانچہ وہ کوٹھی میں گھسے ہوں گے اور انہوں نے باقی ساتھیوں کو قتل کر کے سوازو پر تشدد کیا ہو گا۔ آپ نے سوازو کو تمام تفصیل بتا دی تھی۔ چنانچہ سوازو سے انہیں ساری بات کا علم ہو گیا ہو گا۔ انہوں نے

ہوٹل ناشش سے پتہ کیا اور پھر وہاں سے انھیں سپیشل میسنجر سروس سے بھیجے جانے والے پیکیٹ کا پتہ چلا اور اس طرح انھوں نے بڑی آسانی سے وہ فلم واپس حاصل کر لی ـــــــ" مارٹن نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ بے حد ذہین آدمی تھا۔ اس لیے اس کا اندازہ بھی درحقیقت بالکل درست تھا۔

"میں یہ قطعاً تسلیم نہیں کر سکتی کہ سوازو نے تشدد کے سامنے زبان کھول دی ہو گی ـــــــ" مادام نے پرزور لہجے میں کہا۔

"مادام زبان کھلوانے کے کئی ایسے طریقے ہیں جن میں تشدد کا دور دور تک پتہ نہیں ہوتا۔ ایسے نفسیاتی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں کہ آدمی خود بخود طوطے کی طرح بولنے لگ جاتا ہے۔ بہرحال یہ طے ہے کہ سوازو نے زبان کھولی ہے۔ تبھی انھیں ہوٹل ناشش اور مینشن کا پتہ چلا ہے ـــــــ" مارٹن نے تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا چھوڑو مارٹن اب بتاؤ کیا پروگرام ہے ـــــــ" مادام نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پروگرام۔ اب تو کوئی نیا ہی پروگرام سوچنا پڑے گا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے اب وہ ادھورا فارمولا سر داؤد کی لیبارٹری سے ہٹا لیا گیا ہو۔ اب تو ایک ہی صورت ہے کہ ہم اس عمران کو پکڑیں اور اسی سے ہی سب کچھ اگلوائیں چاہے جس طرح بھی اگلوانا پڑے ـــــــ" مارٹن نے کہا۔

"ہاں واقعی اس کے سوا اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ٹھیک ہے میرے خیال میں ہمیں فوراً چلنا چاہیے ـــــــ" مادام نے کہا۔

"نہیں مادام ہمیں کم از کم ایک ہفتہ خاموش رہنا ہو گا۔ عمران نے یقیناً

تمام ایئر پورٹس اور داخلے کے راستوں پر نگرانی کر رکھی ہو گی۔ ہم کسی بھی بیک اپ میں وہاں جائیں گے فوراً دھر لیے جائیں گے۔ اس لیے ہمیں خاموش رہنا ہو گا تاکہ وہ ڈھیلے پڑ جائیں اور اس کے علاوہ ہمیں پاکیشیا میں داخلے کے لیے کوئی نیا منصوبہ سوچنا ہو گا کوئی ایسا منصوبہ جو اُن کے ذہن میں بھی نہ آ سکے ـــــــ" مارٹن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمھاری بات درست ہے۔ بس تم ہی سوچو۔ میرا تو دماغ ماؤف ہو رہا ہے ـــــــ" مادام نے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

"میں سوچ لوں گا۔ آپ ایسا کریں کہ اب اگر اس عمران کا فون آئے تو اُسے کہہ دیں کہ ہم نے اس مشن سے ہاتھ اٹھا لیا ہے اور اس پر یہ ظاہر کر دینا جیسے یہ مشن ہمارے لیے ناممکن تھا۔ اس لیے ہم پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ تاکہ وہ پوری طرح مطمئن ہو جائے ـــــــ" مارٹن نے جواب دیا۔

"کاش کسی طرح عمران اس مینشن میں آ جائے تو پھر میں دیکھوں گی کہ وہ کتنے پانی میں ہے ـــــــ" مادام نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ مارٹن کو وہیں چھوڑتی تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

کرافگر کی کار جیسے ہی پہاڑی سے نیچے اتر کر مین روڈ پر آئی۔ ایک طرف کھڑی ہوئی سرخ رنگ کی بڑی سی کار اس کے پیچھے چل پڑی۔ اور اس کار کے چلتے ہی اس سے کافی دور فاصلے کھڑی جیپ بھی حرکت میں آگئی۔ اور پھر وہ دونوں بھی کرافگر کی کار سے آگے ہو جاتیں کبھی پیچھے۔ کرافگر بڑے اطمینان سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ چونکہ سڑک پر خاصا رش تھا۔ اس لیے کرافگر کو اپنے تعاقب کا ذرا برابر بھی احساس نہ ہو سکا اور پھر ناراک پہنچنے تک یہ تعاقب اسی طرح جاری رہا۔ ناراک پہنچتے ہی کرافگر ایک رہائشی کالونی میں گھستا چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹی سی کوٹھی کے پھاٹک پر رک گیا۔ جیپ اور کار آگے بڑھتی چلی گئیں۔ کافی آگے جا کر وہ دونوں ایک طرف رک گئیں اور پھر جیپ میں سے کیپٹن شکیل اور تنویر اتر کر کار کی طرف آئے۔ کار میں عمران اور جوزف سوار تھے۔ کار رکتے ہی وہ دونوں بھی باہر آگئے تھے۔

"اب کیا حکم ہے عمران صاحب ——" کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوزف یہیں کار میں رہے گا۔ اگر کوئی کوٹھی سے نکلے تو وہ اس کا تعاقب کرے گا۔ تم دونوں کوٹھی کی پشت پر چلے جاؤ اور میں اندر جاتا ہوں ضرورت پڑی تو واچ ٹرانسمیٹر پر تمہیں کال کر لوں گا ——" عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل اور تنویر نے سر ہلا دیا —— اور پھر دونوں تیزی سے قدم اٹھاتے ہوئے سڑک پار کر کے کوٹھی سے ملحقہ سائیڈ روڈ پر بڑھتے چلے گئے۔

عمران واپس کار میں بیٹھ گیا اور اس نے کار کی پچھلی نشست کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک چپٹا سا باکس نکالا اور باکس کھول کر اس نے چہرے پر میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ کار کے شیشے چونکہ اس انداز کے تھے کہ ان میں سے اندر سے تو دیکھا جا سکتا تھا جبکہ باہر سے کچھ نظر نہ آتا تھا —— اس لیے عمران بڑے اطمینان سے میک اپ میں مصروف تھا۔

"باس کیا میں آپ کے ساتھ نہ چلوں ——" جوزف نے کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"تمہیں ساتھ لے چلنے سے تو بہتر ہے کہ میں اخبار میں اشتہار دے کر اندر جاؤں۔ تم تو چلتے پھرتے سائن بورڈ ہو اور پھر یہ کرافگر ایکریمین سیکرٹ سروس کا رکن ہے اور یہ سیکرٹ سروس کئی بار پاکیشیا میں کام کر چکی ہے ——" عمران نے میک اپ کرتے ہوئے جواب دیا۔

اور جوزف نے یوں سر ہلا دیا جیسے بات سمجھ میں آگئی ہو۔

"لیکن باس۔ کیا میرا میک اپ نہیں ہو سکتا ——" چند لمحوں بعد جوزف نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ کہو تو تمھیں حسینۂ عالم بنا کر ساتھ لے چلوں مگر پھر باکسنگ کی بجائے آنکھوں کے تیر چلانے پڑیں گے۔ اور جوزف کی جگہ تمھارا نام جوزفہ یا جوزفین ہو گا ــــ" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ باس فار گاڈ سیک خاموش ہو جاؤ۔ میں اور عورت۔ میں پہلے خودکشی کروں گا پھر عورت بن سکتا ہوں ــــ" جوزف نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"چلو تم ملنے تو سہی۔ جلدی کرو خودکشی کر لو۔ تاکہ میں تمھارا میک اپ شروع کر دوں۔ آہا۔ ہا۔ آنٹی موٹی۔ قوی ہیکل عورت جو بیس بوتلیں شراب چڑھا جاتی ہے۔ بڑے بڑے رستم تم پر عاشق ہو جائیں گے ــــ" عمران نے کہا۔

"باس خاموش ہو جاؤ۔ بس میں اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا ورنہ میں کار سے اتر جاؤں گا" جوزف نے کہا۔

"ارے ارے تم نے ابھی سے عورتوں کی طرح روٹھنا شروع کر دیا۔ ارے ابھی تو تم عورت بنے نہیں ہو اور تمھارا یہ حال ہے۔ پھر تو تمھیں منانے کے لیے دس بارہ کریٹ شراب کی بوتلیں لانا پڑیں گے۔ نا بھائی یہ سودا مہنگا ہے۔ میں ویسے بھی غریب آدمی ہوں۔ عمران نے جلدی سے کہا اور پھر اس نے چہرے پر فنشنگ ٹچ لگاتے ہوئے ڈبے کو واپس سیٹ کے نیچے دھکیلا اور دوسرے لمحے دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔ اب وہ ایک نوجوان ایکریمین نظر آرہا تھا۔ لاابالی سا۔ لاپرواہ سا شخص اور پھر کار سے اترتے ہی وہ تیز تیز قدم بڑھاتا کرانگر کی کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

پھاٹک پر پہنچ کر اس نے بڑے مطمئن انداز میں ہاتھ اٹھایا اور کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ پھاٹک کے ساتھ کسی پروفیسر جان پال کی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی اور عمران پلیٹ دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ کرانگر جان پال کے نام سے اس کوٹھی میں رہتا ہے۔

"کون ہے ــــ" کال بیل کا بٹن دباتے ہی قریبی ستون میں بنے ہوئے خانے میں ایک آواز ابھری۔

"مجھے پروفیسر سے ملنا ہے۔ میرا نام کھتری ہے ــــ" عمران نے بڑے مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کھتری یہ کیسا نام ہوا ــــ اور تم پروفیسر سے کیوں ملنا چاہتے ہو ــــ" دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"کھتری کا مطلب ہے عقلمند آدمی۔ یہ بین الاقوامی زبان کا لفظ ہے اور جہاں تک پروفیسر سے ملنے کا تعلق ہے میں نے ان سے ٹیوشن پڑھنی ہے" عمران نے جواب دیا۔

"ٹیوشن پڑھنی ہے۔ بھاگ جاؤ۔ پروفیسر صاحب فارغ نہیں ہیں" اندر سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"اچھا میں انتظار کر لیتا ہوں۔ جب فارغ ہو جائیں تو پھر مل لوں گا۔ مگر انھیں کہہ دیں کہ ذرا جلدی فارغ ہو جائیں ــــ" عمران نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخر تم چاہتے کیا ہو ــــ" اندر سے جھنجلائے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

"کہا تو ہے ٹیوشن پڑھنی ہے۔ ایک مضمون ہے۔ کرمنالوجی۔ میں نے سنا ہے پروفیسر اس میں پی۔ ایچ۔ ڈی کر رہے ہیں بس اسی مضمون کی ٹیوشن

بڑھنی ہے ــــــ" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے میں پھاٹک کھولتا ہوں تم سیدھے پورچ میں آجاؤ۔ دائیں ہاتھ پر ڈرائنگ روم ہے۔ وہاں بیٹھ جانا۔ پروفیسر فارغ ہو کر تم سے مل لیں گے ــــــ" اندر سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی پھاٹک خود بخود کھلتا چلا گیا۔ پھاٹک کھلتے ہی عمران بڑے مطمئن انداز میں اندر داخل ہوا۔ اندر پورچ میں وہی کار موجود تھی جس میں ابھی ابھی کرانگر آیا تھا۔ عمران بڑے اطمینان سے چلتا ہوا برآمدے میں پہنچا اور پھر دائیں طرف کے کمرے میں ہدایت کے مطابق پہنچ گیا۔ یہ کمرہ واقعی ڈرائنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران اندر جا کر بڑے مطمئن انداز میں ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں کے بعد کرانگر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میرا نام پروفیسر جان پال ہے ــــــ" کرانگر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ عمران سے ذرا فاصلے پر رکھے ہوئے صوفے کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔

"اچھا تو آپ ہیں پروفیسر۔ آپ نوجوان آدمی ہیں۔ میں نے تو سمجھا تھا کہ آپ بوڑھے کھوسٹ قسم کے آدمی ہوں گے۔ ایک عدد جوان اور خوبصورت طرحدار لڑکی کے والد۔ مگر آپ تو خود بھی ابھی تازہ تازہ بالغ دکھائی دیتے ہیں ــــــ" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

کرانگر چند لمحے ہونٹ بھینچے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے انتہائی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس کے چہرے کے نقوش یکلخت

کرخت ہوتے چلے گئے۔

"شرافت سے بتا دو کہ تم کون ہو۔ اور یہاں کیوں آئے ہو ورنہ......" کرانگر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ورنہ تم یہ پٹاخوں سے بھرا ہوا پستول چلا دو گے۔ یہی کہنا چاہتے ہو نا" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بتاؤ تم کون ہو ــــــ" کرانگر نے اس بار غراتے ہوئے کہا۔

"سنو کرانگر میرا نام شائی لاک ہے۔ سپیشل ملٹری سیکرٹ سروس کا شائی لاک سمجھے۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم ایک بین الاقوامی مجرمہ مادام شلبہ سے ملتے جلتے رہے ہو ــــــ اور تم اب بھی اسی کے مینشن سے واپس آ رہے ہو اور تم اپنے چارٹرڈ طیارے میں انھیں کہیں باہر سے لے کر آ رہے ہو۔ اس پر ہمیں تشویش ہوئی ہے۔ سپر سیکرٹ کا ایک اہم رکن اس طرح بین الاقوامی مجرموں سے ربط و ضبط ہمارے ملک کے لیے خطرناک ہی ہو سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ تمھاری یہ رہائش گاہ اس وقت ملٹری سیکرٹ سروس کے گھیرے میں ہے۔ اس لیے یہ کھلونا واپس اپنی جیب میں رکھ لو اور میری بات کا جواب دو۔ ہمیں مطمئن کر دو ورنہ تم جانتے ہو کہ ہماری تشویش کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے ــــــ" عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر چٹانوں کی سی سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ لیکن اگر تم سب کچھ جانتے ہو تو پھر تمھیں ہمارے باس سے بات کرنی چاہیے تھی۔ وہ تمھیں خود ہی تمام تفصیل بتا دیتے ــــــ" کرانگر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ریوالور بھی جیب میں رکھ لیا۔

"ہمارا طریقہ کار اپنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تمھارا باس بھی تم سے ملا ہوا ہو۔ ہمیں دو طرف نظر رکھنی پڑتی ہے ـــــ" عمران نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ تم واقعی ملٹری سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہو۔ مجھے تو تم کوئی آوارہ اور لوفر قسم کے آدمی نظر آ رہے ہو ـــــ" کرانگر نے پینترہ بدلتے ہوئے کہا۔

"آوارہ اور لوفر قسم کے آدمیوں کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ایکریمین سپر سیکرٹ سروس کے اہم رکن کرانگر کی نگرانی کرتے پھریں۔ سمجھے۔ میں تمھیں آخری بار وارننگ دے رہا ہوں کہ مجھے مطمئن کر دو ورنہ اس کے بعد تمھیں اس بات کا موقع نہ ملے گا۔ پھر ملٹری سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچنے کے بعد چاہے تم بے گناہ بھی ثابت ہو گئے تب بھی تمھاری زندہ واپسی نہیں ہو سکے گی ـــــ" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو تم لوگ خواہ مخواہ مجھ پر شک کر رہے ہو۔ میں اپنے باس کے کہنے پر ایک سرکاری کام سے مادام ٹیلر سے ملنے گیا تھا ـــــ" کرانگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"بین الاقوامی مجرموں سے کیا سرکاری کام ہو سکتا ہے اس کی وضاحت کرو ـــــ" عمران نے کہا۔

"میں وضاحت نہیں کر سکتا۔ یہ ایک سرکاری راز ہے۔ ٹاپ سیکرٹ۔ اگر تم مزید مطمئن ہونا چاہتے ہو تو باس سے رابطہ قائم کرو۔ وہ تمھیں خود ہی مطمئن کر دے گا ـــــ" کرانگر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو باس سے بات کراؤ۔ اسے کہو کہ ملٹری سیکرٹ سروس کا شائیلاک

بات کرنا چاہتا ہے ـــــ" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں بات کرا دیتا ہوں ـــــ" کرانگر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ باہر جانے کے لیے پلٹا۔

"ٹھہرو رک جاؤ۔ میں تمھارے ساتھ چلتا ہوں ـــــ" عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور کرانگر نے سر ہلا دیا۔ عمران اٹھ کر اس کے ساتھ چل پڑا۔ اس کمرے سے نکل کر وہ ایک راہداری میں آیا اور پھر ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ عمران اس کے پیچھے تھا۔ یہ کمرہ دفتر نما تھا۔ کرانگر ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور عمران نے سامنے والی کرسی سنبھال لی۔ میز پر ٹیلیفون پڑا ہوا تھا ـــــ کرانگر نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ ٹیلیفون کی پشت عمران کی طرف تھی۔ اس لیے کرانگر اطمینان سے نمبر ڈائل کر رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ عمران کو نمبروں کے بارے میں علم نہیں ہو سکتا چونکہ وہ پہلے چیف کا موجودہ نمبر معلوم کر چکا تھا۔

اس لیے اس نے براہ راست وہی نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس چیف سپیکنگ ـــــ" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کرخت آواز سنائی دی۔

"کرانگر بول رہا ہوں جناب ـــــ" کرانگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ابھی تو تم نے رپورٹ دی ہے۔ پھر کیا ضرورت پڑ گئی ـــــ" چیف کے لہجے میں حیرت تھی۔

"باس ملٹری سیکرٹ سروس کا شائی لاک میرے پاس موجود ہے ـــــ" کرانگر نے بغور عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"شائی لاک اور تمھارے پاس کیوں ـــــ" باس نے بری طرح چونکتے

ہوئے کہا۔

" باس ان کا کہنا ہے کہ میرا تعلق بین الاقوامی مجرموں سے ہے۔ اسی لیے وہ مشکوک ہو گئے ہیں ۔۔۔ میں نے انہیں بتایا ہے کہ میں سرکاری کام میں مصروف ہوں لیکن وہ مان ہی نہیں رہے اور وہ کام پوچھنے پر اصرار کر رہے ہیں ۔۔۔" کرافگر نے کہا۔

" اوہ رسیور شائی لاک کو دو ۔۔۔" باس نے کہا اور کرافگر نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" یس شائی لاک سپیکنگ ۔۔۔" عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

" مسٹر شائی لاک آپ مطمئن رہیں کرافگر میری ہدایت پر مادام ٹیلر سے مل رہا ہے۔ یہ سرکاری کام ہے ۔۔۔" دوسری طرف سے نرم لہجے میں کہا گیا۔

" سرکاری کام اور بین الاقوامی مجرمہ سے۔ وہ ایک اہم جنگی راز چرانے میں ملوث ہے۔ اس لیے ہم اس کی نگرانی کر رہے تھے۔ اور اس نگرانی کے دوران ہی ہمیں پتہ چلا کہ مسٹر کرافگر ان سے باقاعدہ ملاقاتیں کر رہے ہیں اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ سرکاری کام ہے۔ میں اسے کیسے تسلیم کر لوں ۔" عمران کا لہجہ سخت ہونے کے ساتھ ساتھ بے پناہ سرد تھا۔

" میں سپر سیکرٹ سروس کا چیف ہوں مسٹر شائی لاک۔ آپ مجھ پر بھی بداعتمادی کر رہے ہیں ۔۔۔" چیف نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" سوری مسٹر چیف یہ معاملہ ہی ایسا ہے۔ اسی لیے آپ کو نہیں پوری طرح مطمئن کرنا ہو گا ۔۔۔" عمران نے جواب دیا۔

" تو آپ کس طرح مطمئن ہو سکتے ہیں ۔۔۔" چیف نے غصے سے بھڑکتے

ہوئے لہجے میں کہا۔

" آپ ہمیں بتائیں کہ وہ کون سا سرکاری راز ہے۔ جس کے لیے سیکرٹ سروس بین الاقوامی مجرموں سے میل جول رکھ رہی ہے ۔۔۔" عمران کا لہجہ بے حد خشک تھا۔

" سوری یہ راز بتایا نہیں جا سکتا۔ آپ اوپر رپورٹ کر دیں میں نبٹ لوں گا ۔۔۔" چیف کو بھی غصہ آ گیا۔

" ہمیں رپورٹ کی کیا ضرورت ہے۔ ہم مسٹر کرافگر کو ہیڈ کوارٹر لے جا رہے ہیں۔ یہ وہاں جا کر خود ہی سارا معاملہ بتا دیں گے۔ اس کے بعد آپ رپورٹ کرتے رہنا اور سنیئے جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ آپ اور کرافگر مل کر ملک کے خلاف کسی اہم سازش میں مصروف ہیں۔ اس لیے ہمارے لیے اس راز کا معلوم کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے ۔۔۔" عمران نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سنیئے آپ کرافگر کو کچھ مت کہیے۔ یہ میرا نمائندہ ہے۔ آپ ایسا کریں کہ براہ راست میرے پاس آ جائیں۔ میں آپ کو مطمئن کر دوں گا ۔۔۔" ملٹری سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا نام سنتے ہی چیف ڈھیلا پڑ گیا۔

" دیکھئے چونکہ براہ راست تعلق مسٹر کرافگر کا ہے۔ اس لیے ہمارا اصل ٹارگٹ یہی ہیں۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ بعد ازاں اس بات سے صاف منکر ہو جائیں کہ آپ کا بین الاقوامی مجرمہ مادام ٹیلر سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اور مسٹر کرافگر کسی بھی حادثے میں ہلاک ہو سکتے ہیں یا کرائے جا سکتے ہیں۔ اس لیے یہ باتیں مسٹر کرافگر کی موجودگی میں ہو سکتی ہیں۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ آپ یہاں مسٹر کرافگر کی کوٹھی پر آ جائیں یا پھر کرافگر سمیت

آپ کے پاس آسکتا ہوں۔ دونوں صورتوں میں ایک صورت پسند کر لیجئے۔"
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ مسٹر شائی لاک آپ نے تو ہمیں پوری طرح غدار اور مجرم سمجھ لیا ہے۔ ٹھیک ہے میں ثبوت سمیت آپ کے پاس وہیں پہنچ جاتا ہوں آپ میرا انتظار کیجئے ——" دوسری طرف سے چیف نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور کریڈل پر پھینک دیا۔

"آپ ملٹری سیکرٹ سروس کے چیف ہیں ——" کرانگر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میرا نام ہی سب کچھ ہے مسٹر کرانگر۔ میرے لیے عہدہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا ——" عمران نے دانستہ مبہم لہجے میں کہا اور کرانگر خاموش ہو گیا۔ دراصل وہ اس بات پر حیران تھا کہ شائی لاک آخر کیا حیثیت رکھتا ہے کہ سپر سیکرٹ سروس کا چیف خود اسے مطمئن کرنے کے لیے آ رہا ہے حالانکہ اس کے خیال کے مطابق ملٹری سیکرٹ سروس سے سپر سیکرٹ سروس زیادہ با اختیار ہے لیکن اسے کیا معلوم کہ عمران نے جان بوجھ کر شائی لاک کا نام استعمال کیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ شائی لاک ایکریمیا کی ریڈ یادر کا شناختی نشان ہے۔ یہ انتہائی خفیہ ادارہ ہے جو براہِ راست صدرِ مملکت کو جوابدہ ہے اور اسے روسیاہ کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لیے اسے انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے تاکہ روسیاہ والے اسے ٹریس نہ کر سکیں۔ وہ عام سیکرٹ سروسز میں ہی اُلجھے رہیں۔ یہ شناخت کے لیے ملٹری سیکرٹ سروس کا نام استعمال کرتے تھے لیکن دراصل ملٹری سیکرٹ سروس سے

ان کا براہِ راست کوئی تعلق نہ تھا۔ اور چونکہ اختیارات ان کے لتنے زیادہ تھے کہ سیکرٹ سروس کا چیف بھی شائی لاک کا شناختی نشان سنتے ہی گھبرا گیا تھا اور اس نے ضروری سمجھا تھا کہ انہیں مطمئن کر دے۔

تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی اور کرانگر نے چونک کر میز کے کنارے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ سامنے دیوار پر سکرین روشن ہو گئی جس پر گیٹ کے باہر ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی کار کھڑی دکھائی دے رہی تھی اور ایک ادھیڑ آدمی ڈرائیوروں جیسی وردی پہنے ستون کے ساتھ کھڑا تھا۔

"کون ہے ——" کرانگر نے میز کے کنارے پر نصب ایک چھوٹے سے مائک میں کہا۔

"پھاٹک کھولو میں چیف ہوں ——" اس ڈرائیور نے کہا اور کرانگر نے سر ہلاتے ہوئے تیزی سے پہلے بٹن کے ساتھ لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی سکرین تاریک ہو گئی اور کرانگر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کہاں جا رہے ہو ——" عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"میں باس کو یہاں لے آؤں ——" کرانگر نے جلدی سے کہا۔

"چلو میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں ——" عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکلے اور راہداری میں سے ہوتے ہوئے پورچ میں پہنچ گئے۔ جہاں اسی لمحے وہ سیاہ رنگ کی کار آ کر رکی اور پھر وہ ڈرائیور نیچے اترا۔

"سلام باس ——" کرانگر نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر سلام کرتے

ہوئے کہا۔

"تھینک یو" باس نے کہا اور وہ قدم بڑھاتا ہوا عمران کی طرف بڑھا جو بڑے مطمئن انداز میں کرافگر سے ذرا پیچھے کھڑا تھا۔ اس نے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

"سوری جب تک میں مطمئن نہ ہو جاؤں میں مصافحہ نہیں کر سکتا" عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور باس نے ندامت بھرے انداز میں اپنا بڑھا ہوا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

"آئیے میں آپ کو مطمئن کر دوں" باس نے کہا اور پھر کرافگر کے ساتھ چلتا ہوا واپس اسی کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران ان کے پیچھے تھا۔ کمرے میں پہنچ کر وہ تینوں اطمینان سے بیٹھ گئے۔

"سب سے پہلے تو آپ مجھے اپنی سرکاری شناخت دکھائیے۔ تاکہ مجھے تسلی ہو کہ آپ واقعی شاگی لاک ہیں" باس نے کرسی پر بیٹھتے ہی خشک لہجے میں کہا۔

"سوری۔ شاگی لاک کا نام ہی کافی ہے۔ یہ بات آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ ویسے آپ کے اطمینان کے لیے میں آپ کو زیرو سروس کا حوالہ دے سکتا ہوں" عمران نے بھی خشک لہجے میں کہا۔ اُسے معلوم تھا کہ زیرو سروس کا حوالہ شاگی لاک کا صدر مملکت سے براہ راست رابطے کا کوڈ تھا۔

"اوہ ٹھیک ہے بس مطمئن ہوں۔ ویسے میں نے آج تک شاگی لاک کا صرف ذکر ہی سنا تھا آج پہلی بار کسی شاگی لاک سے ملاقات ہو رہی ہے" چیف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"معاف کیجئے تمہید میں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ اصل

موضوع پر بات کیجئے اور مجھے بتائیے کہ مسٹر کرافگر آخر بین الاقوامی مجرموں سے کیوں مل رہے ہیں" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"دیکھئے مسٹر شاگی لاک سیکرٹ سروس کا اپنا ایک دائرہ کار ہوتا ہے۔ ہم اپنے طور پر ہر مسئلے کا حل نکال لیتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ایسے مسائل بھی سامنے آجاتے ہیں کہ ہمیں بین الاقوامی مجرموں کو بھی آلہ کار بنانا پڑتا ہے" چیف نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"دیکھئے مسٹر چیف۔ میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا ہے کہ مادام ٹیلر ایک اہم جنگی راز کے سلسلے میں مشکوک ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ہمارا دائرہ کار ایک ہی ہوتا ہے۔ روسیاہ۔ اس لیے ظاہر ہے کہ مادام ٹیلر روسیاہ کی خفیہ ایجنٹ ہے۔ اس لیے اس ایجنٹ سے سپر سیکرٹ سروس کا میل جول بہت بڑے شک کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اگر آپ کسی عام مجرم سے ربط ضبط رکھتے تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوتا لیکن مادام ٹیلر کا مسئلہ دوسرا ہے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ آپ کھل کر بات کیجئے ورنہ دوسری صورت میں ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ ہماری سپر سیکرٹ سروس بھی در پردہ روسیاہ کی آلہ کار بنی ہوئی ہے یا بنائی جا رہی ہے" عمران نے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ اسی لیے آپ سخت ہو رہے ہیں ویسے مجھے اس مسئلے کا قطعاً علم نہ تھا۔ اگر علم ہوتا تو میں یہ قدم کبھی نہ اٹھاتا۔ بہرحال مختصر طور پر بات یہ ہے کہ ایک اہم جنگی فارمولا کا دوسرا حصہ ہمارے ہاتھ لگا جبکہ پہلا حصہ پاکیشیا کی ایک لیبارٹری میں محفوظ تھا۔ یہ چونکہ اہم جنگی اہمیت کا فارمولا تھا۔ اس لیے سیکرٹ سروس نے اس سلسلے میں کام شروع کر دیا۔ اور مجھے یہ کہنے میں کوئی ندامت نہیں کہ سیکرٹ سروس

اپنی بہترین کوششوں کے باوجود اس ادھورے فارمولے کو حاصل کرنے میں
ناکام رہی۔ جس پر سیکرٹ سروس نے بین الاقوامی مجرموں کا تعاون حاصل
کرنے کا پروگرام بنایا ــــ اور ایک مجرم تنظیم ایس تھری کو اس کام کے
لیے منتخب کیا گیا۔ مگر ایس تھری ناکام رہی۔ اس پر ایک بار پھر کوششیں
شروع کی گئیں کہ کوئی ایسی تنظیم منتخب کی جائے جو ناکام نہ ہو۔ چنانچہ بے پناہ
سوچ و بچار کے بعد ہائی برڈ کا انتخاب کیا گیا۔ ہائی برڈ ایک ایسا مجرم ہے
جو بے پناہ ذہین اور چالاک و عیار ہے اور اس کا ریکارڈ ہے کہ وہ آج
تک ناکام نہیں ہوا اور ہمارے پاس ایسی کوئی اطلاع نہ تھی کہ وہ ایکریمیا
کے خلاف کسی کیس میں ملوث ہوا ہو۔ اس لیے اس کا انتخاب کیا گیا۔ چونکہ
مادام ٹیلر کے ذریعے ہی اس سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے کراؤ
کو ان کے پاس بات چیت کے لیے بھیجا گیا تھا۔ بس اصل معاملہ یہی
تھا ــــ" چیف نے مختصر طور پر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اسی لیے مادام ٹیلر پاکیشیا گئی اور پھر وہ مغربی جرمنی پہنچی جہاں کراؤ
ان سے ملے اور پھر انھیں اپنے طیارے پر لے کر یہاں واپس آئے۔ ویسے
ہم اس بات سے ان کی طرف سے مشکوک ہوئے تھے ــــ" عمران نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب تو آپ مطمئن ہو گئے ہیں ــــ" چیف نے قدرے مسرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"ہاں کسی حد تک لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ ہمارے سائنسدان
اس فارمولے کو خود ہی مکمل کر لیتے ــــ آخر ہمارے پاس دنیا کے بہترین
سائنسدان موجود ہیں ــــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہمارے سائنسدانوں نے کوشش کی لیکن وہ ناکام رہے۔ کیونکہ بنیادی
[...]دار کی تفصیلات کے بغیر ایسا ناممکن تھا ــــ" چیف نے جواب دیا۔

"تو اب یہ کوشش ختم کر دی گئی ہوگی اور فارمولا آپ نے اپنے قبضے میں
لے لیا ہوگا اس دعوے کے ساتھ کہ آپ اسے مکمل کر سکتے ہیں ــــ"
[...]ان نے کہا۔

"نہیں جناب کوشش تو بہرحال ختم کر دی گئی ہے۔ کیونکہ مین لیبارٹری
[...] چیف نے ناکامی کا اعلان کر دیا ہے۔ لیکن یہ بات غلط ہے کہ فارمولا
[...]رے قبضے میں ہے۔ ہم نے اسے کیا کرنا ہے۔ وہ ابھی تک مین لیبارٹری
[...] موجود ہے۔ ہم نے تو صرف اس کا ابتدائی حصہ حاصل کر کے لیبارٹری
[...]چانا ہے تاکہ وہ مکمل کر سکیں ــــ" چیف نے اس کی تردید کرتے
[...]ے کہا۔

"آپ کی اس وضاحت کے بعد میرے لیے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ میں
[...] لیبارٹری کے انچارج سے اس سلسلے میں بات کروں اگر انھوں
[...]ے اس بات کی تصدیق کر دی کہ واقعی وہ ادھورا فارمولا ان کے پاس
[...]ود ہے اور باقی آدھے حصے کے حصول کے لیے آپ کی خدمات حاصل
[...]گئی ہیں۔ تب تو سارا معاملہ ٹھیک ہے ورنہ سارا معاملہ مشکوک ہو جائے
[...]ــــ" عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ آپ بے شک ان سے رابطہ قائم کریں۔
[...]ر تصدیق کر لیں۔ اس فارمولے کا سرکاری نمبر الیون سکس ہاف ہے۔
[...]آپ کو بتا دیں گے۔ ویسے آپ کہیں تو میں یہیں فون پر آپ کے سامنے
[...]ت کر کے تصدیق کرا دوں ــــ" چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ تاکہ ہم اس معاملے کی فائل ہمیشہ
کے لیے بند کر دیں ۔۔۔۔" عمران نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
اور چیف نے فون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر نمبر گھمانے شروع کر
دیئے اور عمران خاموش بیٹھا رہا۔
" ہیلو میں چیف آف سپر سیکرٹ سروس بول رہا ہوں مسٹر جارج بیسٹ
سے بات کرائیں ۔۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی چیف نے تحکمانہ لہجے میں
کہا اور پھر چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گیا۔
" ہیلو مسٹر جارج بیسٹ میں چیف آف سیکرٹ سروس بول رہا ہوں
ایک الجھن آپڑی ہے۔ آپ کو علم ہے کہ ہم ایبون سکس ہاف کو مکمل کرنے
کے لیے کام کر رہے ہیں لیکن ہماری حکومت کا ایک اعلیٰ اختیاراتی ادارہ
شائی لاک اس سلسلے میں ہماری کارگزاری سے مشکوک ہو گیا ہے۔ وہ آپ
سے اس سلسلے میں تصدیق کرنا چاہتے ہیں ۔۔۔۔" چیف نے کہا۔
" لیجئے آپ خود بات کر لیجئے ۔۔۔۔" چیف نے دوسری طرف سے فقرہ
سننے کے بعد رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
" ہیلو شائی لاک سپیکنگ ۔۔۔۔" عمران نے رسیور لیتے ہوئے کہا۔
" اوہ شائی لاک آپ کیسے مشکوک ہو گئے ۔۔۔۔" دوسری طرف
سے ایک بوڑھی سی آواز سنائی دی۔
" اس بات کو چھوڑیئے۔ صرف یہ وضاحت کر دیجئے کہ کیا واقعی یہ
فارمولا آپ کے پاس ہے جو ادھورا ہے اور جسے مکمل کرنے کے لیے
سپر سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے ۔۔۔۔" عمران نے سخت لہجے میں
" جی ہاں یہ درست ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں ۔۔۔۔" بوڑھی

آواز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" او۔ کے شکریہ ۔۔۔۔" عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔
" بہت بہت شکریہ مسٹر چیف اور مسٹر کرافگر آپ کو واقعی تکلیف
ہوئی لیکن یہ مسئلہ اتنا اہم تھا کہ ہمیں مطمئن ہونا پڑا ۔۔۔۔ ویسے میرا ایک
مشورہ ہے کہ آپ اس سلسلے میں کوئی اور پروگرام بنا لیجئے تو زیادہ بہتر
ہے کیونکہ مادام ہٹیلر ہمارے لیے مشکوک ہے ۔۔۔۔" عمران نے
کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
" ٹھیک ہے جناب ہم اس بارے میں سوچیں گے ۔۔۔۔" چیف
نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ظاہر ہے کرافگر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔
اور اس بار عمران نے باقاعدہ ان دونوں سے مصافحہ کیا اور پھر وہ تیزی
سے قدم بڑھاتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور پھر پھاٹک کی طرف بڑھتا
چلا گیا ۔۔۔۔ وہ جیسے ہی پھاٹک کے قریب پہنچا۔ پھاٹک خود بخود
کھلتا چلا گیا اور عمران پھاٹک سے باہر نکل کر چند لمحے کھڑا ادھر ادھر
دیکھتا رہا۔ پھر سڑک پار کر کے وہ کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جس میں
جوزف موجود تھا۔ کار میں بیٹھتے ہی اس نے واچ ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔
" ہیلو عمران کالنگ اوور ۔۔۔۔" عمران نے اس بار اپنے اصل
لہجے میں کہا۔
" یس کیپٹن شکیل بول رہا ہوں اوور ۔۔۔۔" دوسری طرف سے جواب ملا۔
" کام ہو گیا تم فوراً کیفے آلاک پہنچو۔ میں بھی جوزف کے ساتھ وہیں
پہنچ رہا ہوں اوور اینڈ آل ۔۔۔۔" عمران نے کہا اور پھر بٹن آف کر کے اس
نے جوزف کو چلنے کا اشارہ کیا اور خود اس نے سیٹ کے نیچے سے ڈبہ

کھینچا اور اُسے کھول کر میک اَپ صاف کرنے والا محلول چہرے پر
ملنا شروع کر دیا اور پھر جب اس نے بالوں اور چہرے پر محلول مل کر
اُسے تولیے سے صاف کیا تو وہ اصل شکل میں آ گیا تھا۔ کار تیز رفتاری
سے واپس کیفے آناک کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ جہاں سے عمران
نے کار اور حبیب حاصل کی تھی۔ وہ فارمولے کا ٹھکانہ معلوم کرنے میں
کامیاب ہو گیا تھا۔ اس لحاظ سے اس نے ایک اہم ترین کام مکمل
کر لیا تھا۔ اب صرف مسئلہ اس کے حصول کا تھا اور اب وہ اس سلسلے
میں کوئی پلاننگ ترتیب دینے میں مصروف تھا۔

مادام کا چہرہ بجھا بجھا سا تھا۔ وہ جیتا ہوا مشن ہار گئی تھی۔ اور اب
اُسے رہ رہ کر اپنی لاپرواہی پر غصہ آ رہا تھا۔ سوازو جیسے محافظ کے ساتھ ساتھ
وہ چار دیگر ساتھی بھی ہلاک کرا بیٹھی اور معاملہ وہیں پہلی جگہ پہنچ گیا۔ بلکہ
اب مسئلہ اور پیچیدہ ہو گیا تھا۔ مارٹن بھی الجھا ہوا تھا۔ ادھر اس کا
نام اور ساکھ بھی خطرے میں پڑ گئی تھی۔ غرضیکہ ہر طرف سے مایوسی کا زور تھا۔
اور امید کی کوئی کرن بھی کہیں سے اُبھرتی ہوئی نظر نہ آ رہی تھی۔ مادام نے
زندگی بھر اس قدر مایوسی اور بے بسی کبھی محسوس نہ کی تھی۔ حالانکہ اس نے
بلائی برڈ کے ساتھ مل کر بڑے بڑے معرکے مارے تھے۔ ایسے ایسے پیچیدہ
مشن سرانجام دیئے تھے کہ جرائم پیشہ برادری میں ان کا نام کامیابی کی ضمانت
بن کر رہ گیا تھا۔ اور شاید یہی وجہ تھی کہ سپر سیکرٹ سروس نے بھی اتنی بھاری
ادائیگی کر کے انہی کو کام دیا تھا۔ ورنہ ان کے ساتھ ایکریمیا میں بے شمار
تنظیمیں ایسی تھیں جو اس سے کہیں کم معاوضے پر کام کرنے پر تیار ہو سکتی

تھیں۔ لیکن اب معمولی سی غفلت کی بناء پر وہ سب کچھ ڈبو بیٹھی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا موڈ سخت آف تھا۔ اور وہ مارٹن کو چھوڑ کر اپنی خواب گاہ میں آگئی تھی۔ تاکہ اس مسئلے پر غور کر سکے۔ وہ اپنے آرام دہ بیڈ پر لیٹی ہوئی انہی خیالات میں غلطاں اور پیچاں تھی کہ اچانک قریب تپائی پر پڑا ٹیلیفون مترنم آواز سے بج اٹھا۔ مادام کے چہرے پر جھنجھلاہٹ کے آثار اُبھر آئے اُس وقت اُسے ٹیلی فون کی آواز بھی بے حد گراں گزری تھی۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ اس وقت کوئی اہم فون ہی آیا ہوگا ـــــ اس لیے بادل نخواستہ ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــــ" مادام نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مادام کیفے آلاک سے میکور ایک اہم اطلاع دینا چاہتا ہے۔ اس کا اصرار ہے کہ وہ براہِ راست مادام سے بات کرے گا ـــــ" دوسری طرف سے آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میکور۔ اوہ اچھا بات کراؤ ـــــ" مادام میکور کا نام سنتے ہی چونک پڑی۔ میکور اس کا خاص آدمی تھا۔ جو کیفے آلاک میں ملازم تھا۔ کیفے آلاک چونکہ اعلیٰ جرائم پیشہ طبقے کی سب سے پسندیدہ جگہ تھی۔ اس لیے میکور وہاں سے بعض اوقات اہم راز حاصل کر لیتا تھا۔

"مادام میں میکور بات کر رہا ہوں ـــــ" چند لمحے بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے میکور ـــــ" مادام نے لہجے کو نرم کرتے ہوئے پوچھا۔

"مادام پچھلے دنوں آپ پاکیشیا گئی تھیں۔ میں نے سوچا کہ شاید یہ اطلاع آپ کے لیے اہم ہو ـــــ" میکور نے کہا۔

"پاکیشیا۔ مگر اطلاع کیا ہے ـــــ" مادام نے پاکیشیا کا نام سنتے ہی چونک کر پوچھا۔

"مادام کیفے آلاک کے مالک ارل جانسن کے پاس پاکیشیا کے چند مہمان آئے ہیں۔ جن میں سے ایک نوجوان کا نام پرنس آف ڈھمپ ہے۔ اس کے ساتھ دو قوی ہیکل نوجوان اور دیو ہیکل حبشی ہے۔ پرنس آف ڈھمپ پہلے سے ارل جانسن کا واقف ہے۔ بلکہ ارل جانسن کے رویے سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ اس کا ممنونِ احسان ہو۔ اس نے خلافِ توقع پرنس آف ڈھمپ کی بے حد آؤ بھگت کی۔ اس کے باقی ساتھی شاید اس سے واقف نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ پہلے آ کر ہال میں اجنبیوں کی طرح بیٹھ گئے تھے۔ جبکہ پرنس آف ڈھمپ تقریباً آدھے گھنٹے بعد پہنچا اور پھر جب وہ ارل جانسن سے ملا تھا تو وہ اس کے سامنے بچھ بچھ گیا۔ اس کے بعد پرنس اور اس کے ساتھی ارل جانسن سے ایک کار اور ایک جیپ لے کر چلے گئے ـــــ اور اب تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ واپس آئے ہیں۔ پرنس آف ڈھمپ بے حد خوش ہے۔ میں نے سوچا کہ شاید پاکیشیا کی وجہ سے آپ کو ان سے کوئی تعلق ہو ـــــ" میکور نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ میکور تم نے حیرت انگیز اطلاع دی ہے۔ انتہائی حیرت انگیز۔ جلدی سے مجھے اس پرنس آف ڈھمپ اور اس حبشی کا حلیہ بتاؤ ـــــ" مادام کے لہجے میں بے پناہ اشتیاق اور زندگی عود کر آئی۔

میکور نے عمران اور جوزف کا حلیہ تفصیل سے دہرایا۔

"ویری گڈ۔ ویری گڈ میکور تم بہت بڑے انعام کے مستحق ہو گئے

ہو ویری گڈ۔ اب یہ لوگ کہاں ہیں ——" مادام نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔

"اس وقت ارل نے انہیں کیفے کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں ٹھہرایا ہوا ہے اور وہ سب وہاں اکٹھے ہیں۔ وہ دوپہر کا کھانا کھانے کی تیاری کر رہے ہیں ——" میکورنے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم نے ان کی نگرانی کرنی ہے۔ خاص طور پر اس پرنس آف ڈھمپ کی۔ شاید ہم لوگ وہاں چھاپہ ماریں۔ مجھے یہ پرنس آف ڈھمپ زندہ حالت میں چاہیے ——" مادام نے کہا۔

"آپ حکم فرمائیں مادام تو میں دوسرے ساتھیوں سمیت اسے اغوا کر کے مینشن پہنچا دوں ——" میکورنے کہا۔

"نہیں وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ اگر وہ اس بار ہاتھ سے نکل گیا تو کبھی ہاتھ نہیں آئے گا ——" مادام نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مادام ان کا کھانا میں نے تیار کرنا ہے میں اس کھانے میں ایلینشیم فائیو کے چند قطرے ملا دوں گا۔ اس سے وہ سارے بے ہوش ہو جائیں گے۔ اور ان تہہ خانوں کا خفیہ راستہ مجھے معلوم ہے میں اسی راستے سے انہیں نکال کر مینشن بھجوا دوں گا ——" میکورنے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"وہ ارل جانسن تو رکاوٹ نہیں بنے گا ——" مادام نے پوچھا۔

"اسے تو معلوم ہی نہ ہو سکے گا مادام۔ میں تو بالا بالا ہی رہوں گا۔ میں اس سلسلے میں جیگرز گروپ کو استعمال کروں گا۔ اور آپ جانتی ہیں کہ ارل جانسن جیگرز گروپ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا ——" میکورنے

جواب دیا۔

"اوہ اگر تم یہ سب کچھ کامیابی سے کر گزرو تو میں تمہیں بہت بڑا انعام دوں گی۔ لیکن یہ کام جلد سے جلد ہونا چاہیے ——" مادام نے اس تجویز پر رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے بعد یہ لوگ مینشن پہنچ جائیں گے ——" میکورنے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ جیسے ہی جیگرز گروپ انہیں لے کر روانہ ہو تم نے مجھے اطلاع کرنی ہے تاکہ میں ان کے مینشن میں وصولی کے احکامات جاری کر دوں" مادام نے خوشی سے چہچہاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ایسا ہی ہوگا ——" میکورنے جواب دیا۔

"سب کام انتہائی ہوشیاری اور چابکدستی سے کرنا معمولی سی لاپرواہی اور غفلت سے سارا کام بگڑ جائے گا۔ اور سنو کھانے میں ایلینشیم فائیو ہی ملانا۔ اس کی موجودگی کا کسی کو احساس نہ ہو سکے گا اور وہ پیٹ میں پہنچنے کے دس منٹ بعد کام شروع کرتی ہے ——" مادام نے اسے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں مادام آپ بے فکر رہیں ——" میکورنے کہا اور مادام نے اوکے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر وہ تیزی سے اٹھ کر مارٹن کے کمرے کی طرف دوڑی۔ تاکہ اسے اہم ترین اطلاع دے سکے۔ اس کا چہرہ خوشی اور مسرت کی زیادتی سے جگمگا رہا تھا۔

باس آخر یہ شائی لاک کتنے اختیارات رکھتا ہے ــــ" کراانگر نے عمران کے جانے کے بعد قریب بیٹھے باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش رہو۔ تم نہیں جانتے یہ ایکریمیا کا سب سے با اختیار ادارہ ہے ان کے مقابلے میں ہماری حیثیت صفر بھی نہیں ہے لیکن نجانے کیا بات ہے میں اس سارے معاملے میں مشکوک ہوں ــــ" چیف نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

"مشکوک وہ کیسے ــــ" کراانگر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بظاہر تو شک والی کوئی بات نہیں۔ شائی لاک کا نام زیرہاؤس کا حوالہ شناخت کے لیے کافی ہے۔ لیکن میری چھٹی حس بار بار خطرے کا الارم بجا رہی ہے لیکن کوئی بات واضح طور پر سامنے نہیں آ رہی۔ بہرحال جلدی میں معلوم کر لوں گا ــــ" چیف نے بے چین سے لہجے میں کہا۔ وہ بار بار اپنی کلائی کی گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اس

کی کلائی کی گھڑی میں سے ہلکی ہلکی ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھرنے لگیں اور اس نے چونک کر گھڑی اتاری اور پھر اس کا ڈھکن مخصوص انداز میں تین بار دبایا۔

"ہیلو نمبر تھرٹی ون سپیکنگ اوور ــــ" دوسری طرف سے ایک باریک سی آواز سنائی دی۔

"یس چیف اوور ــــ" چیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چیف کراانگر کی کوٹھی سے نکلنے والا شخص سرخ رنگ کی ایک کار میں بیٹھ گیا۔ اس سے پہلے کراانگر کی کوٹھی کے عقب سے دو آدمی نکل آئے تھے۔ اس نے ان دونوں کو ہدایات دیں اور پھر وہ خود کار میں بیٹھ گیا۔ کار کے شیشے ون سائیڈ تھے۔ وہ دو آدمی بھی جیپ میں بیٹھ کر ان کے پیچھے چلے گئے اور ایک خاص بات یہ کہ وہ دونوں آدمی ایشیائی تھے۔ اور کار میں پہلے سے ایک حبشی موجود تھا۔ ڈرائیونگ وہی کر رہا تھا۔ ہم نے پروگرام کے مطابق ان کا تعاقب کیا تو وہ سب کیفے آلاک پہنچے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ کیفے آلاک پہنچ کر جب سرخ کار سے وہ آدمی باہر نکلا تو وہ بھی ایشیائی تھا۔ وہ سب کیفے آلاک کے مالک ارل جانسن کے دفتر میں چلے گئے ہیں۔ اور اب تک وہیں ہیں۔ اوور" دوسری طرف سے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا گیا۔

"کیا وہ ایکریمین کار سے نہیں اترا اوور ــــ" چیف نے چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب وہ ایشیائی تھا ــــ اور اس کا لباس وہی تھا جو ایکریمین کا تھا۔ اوور ــــ" تھرٹی ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے تم نگرانی جاری رکھو لیکن کسی قسم کی مداخلت نہیں ہونی چاہیئے۔

میں تمہیں بعد میں ہدایات دوں گا اوور اینڈ آل ——" چیف نے کہا اور
ونڈ بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

" یہ کیا مسئلہ ہوا چیف کیا یہ شائی لاک والا فراڈ تھا ——" کرانگر نے کہا۔

" کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ شائی لاک بے حد عیار اور چالاک لوگ ہوتے
ہیں۔ وہ ہر قسم کے میک اپ کے ماسٹر ہوتے ہیں۔ اس لیے ہو سکتا ہے کہ
کسی وجہ سے انھوں نے ایشیائی میک اپ کر رکھا ہو اور ان کا یہ میک اپ
بدلنا اور کیفے آلاک جانا بھی مشکوک نظر آتا ہے۔ ادھر شائی لاک کا
شناختی نشان اور زیرو سروس کا حوالہ بھی میرے سامنے ہے۔ کوئی غیر متعلق
آدمی زندگی بھر ایسے حوالے نہیں دے سکتا ——" چیف نے انتہائی
اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میرا ایک آدمی کیفے آلاک میں ملازم ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس
سے رابطہ قائم کر کے اُسے کہوں کہ وہ اندر کی بات کا پتہ کر کے ہمیں بتائے"
کرانگر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

" اوہ ہاں اس طرح شاید مسئلہ سلجھ جائے۔ آخر شائی لاک کیفے آلاک
کیوں گیا ہے ——" چیف نے چونکتے ہوئے کہا۔

" بہتر میں ابھی پتہ کر دیتا ہوں ——" کرانگر نے کہا اور میز پر پڑا ہوا
ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔ اس کی
انگلیاں تیزی سے نمبروں پر گھوم رہی تھیں۔

" یس کیفے آلاک ——" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" مجھے نارمن سے ملنا ہے۔ اسسٹنٹ سپروائزر نارمن گمرڈ ——"
کرانگر نے نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کون صاحب ہیں ——" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" میں ان کا دوست کرانگر ہوں ——" کرانگر نے جواب دیا۔

" او۔ کے۔ ایک منٹ ہولڈ آن کیجیے ——" دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور کرانگر خاموش بیٹھا رہا چیف بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" ہیلو نارمن گمرڈ بول رہا ہوں ——" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے
ایک آواز سنائی دی۔

" نارمن میں کرانگر بول رہا ہوں تم پبلک بوتھ سے مجھے فون کرو فوراً ——"
کرانگر نے جواب دیا۔

" او۔ کے ——" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور کرانگر نے
رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

" یہ نارمن کون ہے۔ چیف نے پوچھا۔

" یہ میرا پرسنل آدمی ہے۔ کیفے آلاک چونکہ اعلیٰ جرائم پیشہ افراد کی
مخصوص جگہ ہے اس لیے ان کے تازہ ترین حالات سے باخبر رہنے کے
لیے میں نے اُسے انگیج کیا ہوا ہے ——" کرانگر نے جواب دیا۔

" گڈ ——" چیف نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
کرانگر کوئی جواب دیتا ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" میں کرانگر بول رہا ہوں ——" کرانگر نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

" فرمائیے کیا حکم ہے ——" دوسری طرف سے نارمن کی آواز سنائی دی۔

" نارمن کیفے آلاک میں ابھی ابھی سُرخ رنگ کی کار اور جیپ پر چند
ایشیائی اور ایک حبشی پہنچے ہیں۔ یہ لوگ وہاں کیا کر رہے ہیں۔ ان کے
بارے میں تفصیلات چاہیں ——" کرانگر نے کہا۔

"اوہ آپ پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں —" نارمن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا تم نے۔ پرنس آف ڈھمپ —" کرافگہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"جی ہاں یہی نام ہے اس نوجوان کا۔ یہ پاکیشیا سے آئے ہیں — ارل جانسن کے ذاتی دوست ہیں۔ سرخ کار اور جیپ ارل جانسن کی ہی ہے۔ وہ اس سے مانگ کر لے گئے تھے اور اب کیفے کے نچلے تہہ خانوں میں دوپہر کا کھانا کھا رہے ہیں —" نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ پرنس آف ڈھمپ ہی ہے —" کرافگہ نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے ارل جانسن نے خود بتایا ہے۔ ارل جانسن اس کا ممنون احسان ہے —" نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم ذرا ان پر نظر رکھنا میں تمہیں ہوسکتا ہے بعد میں کچھ ہدایات دوں —" کرافگہ نے بے چین لہجے میں کہا۔

"بہتر جناب میں خیال رکھوں گا —" نارمن نے جواب دیا اور کرافگہ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"لیجئے باس۔ یہ آپ کا شائی لاک تو پرنس آف ڈھمپ نکلا —" کرافگہ نے رسیور رکھتے ہی قدرے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ کون ہے میں سمجھا نہیں —" چیف نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ باس شاید آپ کو اس نام کا علم نہیں ہے۔ مجھے ایس تھری کے چیف سے اس کا یہ نام معلوم ہوا تھا۔ یہ پاکیشیا کا سب سے خطرناک آدمی علی عمران ہے —" کرافگہ نے جواب دیا۔

"علی عمران۔ اوہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ علی عمران یہاں کیسے آگیا —" چیف علی عمران کا نام سنتے ہی یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں میں بم پھٹ پڑا ہو۔

"جہاں تک میں نے اندازہ لگایا ہے چیف۔ حالات کچھ اس طرح پیش آئے ہیں کہ ہائی برڈ وہاں لیبارٹری سے فارمولا لے اڑا۔ اور اسی نے فارمولا مادام کو دے دیا۔ مادام فارمولا لے کر مغربی جرمنی آگئی۔ مادام ٹیلر چونکہ شدید لالچی عورت ہے۔ اس لیے اس نے ہم سے مزید رقم مارنے کے لیے سودا بازی شروع کر دی۔ اور اسے چونکہ خطرہ تھا کہ ہم سودے بازی پر آمادہ نہ ہوں۔ اور اس سے جبراً فارمولا چھین لیں اس لئے اس نے سپیشل مسینجر سروس کی مدد سے فارمولا مینشن پر بھیج دیا — اس دوران میں وہاں پہنچ گیا اور میں مادام کو لے کر مینشن آگیا۔ وہ سیکرٹ سروس کو اس فارمولے کے اڑا لے جانے کی خبر مل گئی۔ چنانچہ فارمولے کے پیچھے لگ گئے۔ اب یہ معلوم نہیں کہ انہیں کیسے معلوم ہوا کہ مادام ٹیلر فارمولے سمیت مغربی جرمنی کے ہوٹل ناش میں موجود ہے۔ بہرحال علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں سے مادام کے پیچھے مغربی جرمنی کے ہوٹل ناش پہنچا۔ لیکن ہم لوگ وہاں سے چل پڑے تھے۔ وہیں اسے یہ معلوم ہوا ہوگا کہ مادام نے سپیشل مسینجر سروس کے ذریعے کوئی پیکٹ بھجوایا گیا ہوگا۔ چونکہ انٹرنیشنل ٹرین دوسرے روز صبح یہاں پہنچتی ہے اس لیے وہ اس ٹرین سے پہلے یہاں پہنچ گئے۔ ہوسکتا ہے اس سلسلے میں اس نے کوئی جیٹ طیارہ

چارٹرڈ کیا ہو۔ کیونکہ مجھے خیال آرہا ہے کہ راستے میں ہمیں گرین ایر کمپنی کے ایک جیٹ طیارے نے کراس کیا تھا۔ بہرحال کسی بھی طرح وہ ہم سے پہلے پہنچ گیا۔ اس نے ٹرین سے اس سپیشل میسنجر کو ٹریپ کیا۔ اُسے بے ہوش کر کے ہسپتال بھیج دیا اور اس کی جیب سے وہ پیکٹ اڑا لیا۔ اس میں اصل فارمولے کی فلم نکال کر اس نے خالی فلم ڈال دی۔ سپیشل میسنجر کو چونکہ پیکٹ کا ہی پتہ تھا ــــ اور پیکٹ اس کے پاس موجود تھا۔ اس لیے اس نے وہ پیکٹ مینشن پہنچا دیا۔ جہاں میں پہلے سے موجود تھا۔ اور وہاں پتہ چلا کہ فلم خالی ہے اور پھر پرنس آف ڈھمپ نے میری موجودگی میں مینشن فون کیا اور طنزیہ انداز میں سب کچھ مادام کو بتا دیا۔ اس نے مادام کو یہی تاثر دیا کہ وہ پاکیشیا سے بول رہا ہے اور یہ فارمولا اس کے آدمیوں نے اڑایا ہے۔ حالانکہ وہ یہیں نارتھ زون سے ہی بول رہا تھا۔ اُسے ہمارا بھی پتہ چل گیا اور مجھے یقین ہے کہ اُسے یہ بھی علم ہو گیا کہ آج تک جس فارمولے کو وہ ادھورا سمجھ رہے ہیں۔ اس کا دوسرا حصہ یہاں موجود ہے۔ چنانچہ اُس نے یہی پروگرام بنایا کہ اب آ تو گیا ہوں۔ دوسرا حصہ بھی یہاں سے حاصل کرتا جاؤں ــــ مینشن سے وہ میرا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک آیا اور یہاں وہ شاگی لاک بن کر ہم سے ٹکرایا۔ اور ہم سے اُس نے وہ بنیادی معلومات حاصل کر لیں کہ فارمولے کا دوسرا حصہ کہاں موجود ہے۔ اب ظاہر ہے۔ اس کا ٹارگٹ مین لیبارٹری ہو گی ــــ،، کرانگر نے بڑی عقلمندی سے سارے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ تم نے تو سارا معاملہ حل کر دیا ہے۔ بہرحال میں ابھی تک اس بات پر حیران ہوں کہ علی عمران کو شاگی لاک کا مخصوص نام اور زیرو سروس

کے مخصوص اشارے کا کیسے علم ہوا لیکن اس کے متعلق جو باتیں اب تک سننے میں آئی ہیں اس لحاظ سے یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ اُسے اس سلسلے میں بھی مکمل معلومات حاصل ہوں۔ بہرحال اب کیا کیا جائے۔ کیا ہم اُسے پکڑ لیں ــــ" چیف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے چیف کہ ہمیں مادام ٹیلر کو اس سلسلے میں اطلاع دینی چاہیے۔ یہ بات تو ماننے کی نہیں ہے کہ علی عمران جیسا چالاک آدمی فارمولے کو اپنے پاس رکھے ہوئے ہو گا۔ اس نے یقیناً پہلی فرصت میں اُسے واپس بھیج دیا ہو گا۔ لیکن عمران سے اس کا پتہ لگ سکتا ہے اور چونکہ مادام ٹیلر کو ہم نے ادائیگی کی ہوئی ہے۔ اس لیے یہ اس کی ڈیوٹی ہے کہ وہ فارمولا حاصل کر کے ہمیں دے۔ ہاں اگر وہ ناکامی کا اعلان کر دے اور ہماری رقم واپس کر دے تو پھر ہم براہ راست بھی میدان میں کود سکتے ہیں۔ اب یہ بات کہ باقی ادھورے فارمولے کی حفاظت کا مسئلہ تو اُسے فوری طور پر مین لیبارٹری سے ہٹا کر کسی اور جگہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ تاکہ عمران چاہے بھی سہی تو اُسے حاصل نہ کر سکے ــــ،، کرانگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر علی عمران اور اس کے ساتھیوں نے مادام ٹیلر اور ہائی برڈ کا خاتمہ کر دیا تو نہ صرف ہماری رقم بھی ہمیشہ کے لیے ڈوب جائے گی۔ بلکہ عمران بھی ہاتھ سے نکل جائے گا ــــ،، چیف نے جواب دیا۔

"ہمیں صرف فی الحال نگرانی کرنی چاہیے۔ اگر ایسی بات ہوئی تو ہم میدان میں کود پڑیں گے۔ باقی رہی یہ بات کہ ہم نے عمران کو قابو بھی کر لیا تو پھر بھی فارمولا ہمیں نہیں مل سکے گا۔ اس کے حصول کے لیے

پاکیشیا جانا ہوگا اور وہاں سیکرٹ سروس بدستور موجود ہے۔ ہائی برڈ بے حد ذہین اور عیار آدمی ہے۔ یہ فارمولا بھی ہمیں حاصل ہو جاتا اگر مادام ٹیلر حماقت نہ کرتی۔ میرا خیال ہے ہائی برڈ کام سنبھال لے گا۔ ہمیں ہاتھ پیر ہلانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی ۔۔۔۔ " کرانگر نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے تمہاری بات درست ہے تم مادام ٹیلر کو فون کر کے اسے یہ معلومات دے دو۔ ہم بھی نگرانی کرتے رہیں گے تاکہ حالات کا پتہ چلتا رہے " چیف نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کرانگر نے تیزی سے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور پھر اس کی انگلیاں تیزی سے نمبروں کو گھمانے میں مصروف ہو گئیں۔

" یس مادام ٹیلر مینشن ۔۔۔۔ " رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں کرانگر بول رہا ہوں ہیڈ سیکرٹ سروس سے۔ مادام سے فوراً بات کراؤ۔ اِٹ اِز ایمرجنسی ۔۔۔۔ " کرانگر نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" بہتر ہولڈ آن کیجئے ۔۔۔۔ " دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" ہیلو مادام سپیکنگ ۔۔۔۔ " چند لمحوں بعد رسیور پر مادام کی آواز ابھری۔

" مادام میں کرانگر بول رہا ہوں۔ آپ کے لیے ایک اہم اطلاع ہے پرنس آف ڈھمپ یہاں نارتھ زون میں موجود ہے ۔۔۔۔ " کرانگر نے بڑے سنسنی خیز لہجے میں کہا۔

" کرانگر تم ہمیں کیا سمجھتے ہو۔ یہ درست ہے کہ معمولی سی لاپرواہی کی وجہ سے فارمولا ہمارے ہاتھ سے نکل گیا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم احمق ہیں " مادام کا لہجہ یکلخت تلخ ہوتا چلا گیا۔

" آپ خواہ مخواہ ناراض ہو رہی ہیں مادام۔ میں نے درست کہا ہے ۔۔۔۔ " کرانگر

نے جواب دیا۔

" میں کب کہہ رہی ہوں کہ تم غلط کہہ رہے ہو۔ تم یہی اطلاع دینا چاہتے ہو کہ پرنس آف ڈھمپ اپنے تین ساتھیوں جن میں ایک حبشی جوزف نامی شامل ہے۔ کیفے آلاک کے تہہ خانوں میں موجود ہے۔ اس لیے کہہ رہی ہوں کہ ہم احمق نہیں ہیں ۔۔۔۔ " مادام نے جواب دیا۔

" اوہ آپ کو اطلاع مل گئی ہے ۔۔۔۔ " کرانگر نے ڈھیلے پڑتے ہوئے کہا۔

" ہم جرائم پیشہ افراد کی ہزار آنکھیں ہوتی ہیں مسٹر کرانگر۔ نہ صرف ہمیں اطلاع مل چکی ہے۔ بلکہ میرے آدمیوں نے پرنس آف ڈھمپ اور اس کے ساتھیوں کو اغوا کر کے مینشن پر بھی پہنچانے کا پروگرام بنا لیا ہے اور زیادہ سے زیادہ دس منٹ بعد وہ میرے سامنے موجود ہوگا ۔۔۔۔ " مادام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ مادام واقعی آپ بہت باخبر ہیں۔ لیکن یہ علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ انتہائی خطرناک شخصیت ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی آدمیوں کی غفلت کی بنا پر وہ ہاتھ سے نکل جائے ۔۔۔۔ " کرانگر نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو وہ ہمارے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ تم تسلی رکھو تمہیں فارمولا چاہیے وہ تمہیں مل جائے گا۔ ہائی برڈ نے کام شروع کر دیا ہے ۔۔۔۔ " مادام نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ ویسے ایک بات عرض کر دوں کہ اس علی عمران کو کسی بھی انداز میں استعمال کرنے سے پہلے ہزار بار سوچ لیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ آپ کو چکر دے جائے۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ آپ اسے اس کے ساتھیوں سمیت ہلاک کر دیجئے تاکہ یہ کانٹا ہمیشہ کے لیے راستے سے دور ہو جائے ۔۔۔۔ "

کرانگر نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"آپ اپنے مشورے اپنے تک رکھیے ہم جو مناسب سمجھیں گے کریں گے۔ آپ اس معاملے میں پلیز مداخلت نہ کریں ورنہ کسی قسم کی ناکامی کے ہم ذمہ دار نہ ہوں گے ——" مادام کا لہجہ ایک بار پھر تلخ ہو گیا۔

"ٹھیک ہے مادام ہمیں تو فارمولا چاہیے۔ یہ واقعی آپ کا کام ہے کہ آپ اسے کیسے حاصل کرتے ہیں ہم مداخلت نہیں کریں گے ——" کرانگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے چیف کی گھڑی سے ایک بار پھر کوں کوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اور چیف نے تیزی سے ونڈ بٹن کو دوبارہ مخصوص انداز میں دبایا۔

"تھرٹی ون سپیکنگ اوور ——" دوسری طرف سے تھرٹی ون کی آواز ابھری۔

"یس چیف سپیکنگ اوور ——" چیف نے تحکمانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف ایک جرائم پیشہ گروپ جیگرز کے آدمی کیفے آلاک کے گرد پُراسرار سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور ابھی ابھی انھوں نے کیفے آلاک کے عقبی راستے سے ان ایشیائی لوگوں کو اغوا کر کے کاروں میں ڈالا ہے۔ یہ ایشیائی لوگ بے ہوش ہیں۔ ہم چونکہ صرف نگرانی کر رہے ہیں۔ اس لیے میں نے بہتر سمجھا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔ اوور ——" تھرٹی ون نے کہا۔

"وہ ان کو کہاں لے جا رہے ہیں اوور ——" چیف نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میرا اندازہ ہے ان کا رخ مادام ٹیلر مینشن کی طرف ہے لیکن جب تک وہ پہاڑی کی مخصوص سڑک پر مڑ نہ جائیں۔ اس وقت تک حتمی طور پر کچھ کہا نہیں جا سکتا اوور ——" تھرٹی ون نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم ان کی نگرانی کرو اگر ان ایشیائی لوگوں کو مادام ٹیلرز مینشن میں لے جایا جائے تو تم نے اس مینشن کی نگرانی کرنی ہے اور اگر کہیں اور لے جایا جائے تو مجھے فوراً اطلاع دینی ہے اوور ——" چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے باس اوور ——" دوسری طرف سے کہا گیا اور چیف نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"تو مادام ٹیلر نے پرنس آف ڈھمپ کے اغوا کے لیے جیگرز گروپ کی خدمات حاصل کی ہیں ——" کرانگر نے کہا۔

"دیکھو ہو سکتا ہے کہ جیگرز گروپ اپنے طور پر کسی وجہ سے درمیان کود پڑا ہو ——" چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں جیگرز گروپ صرف مقامی طور پر کام کرتا ہے۔ وہ کسی بین الاقوامی کام میں دخل اندازی نہیں کر سکتا بلکہ کرنے کے قابل ہی نہیں ہے ——" کرانگر نے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور چیف نے صرف سر ہلا دینے پر ہی اکتفا کیا۔ تقریباً دس منٹ تک کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر واچ ٹرانسمیٹر سے کوں کوں کی آوازیں ابھریں اور چیف نے دوبارہ رابطہ قائم کر لیا۔

"یس چیف سپیکنگ اوور ——" چیف نے کہا۔

"تھرٹی ون سپیکنگ۔ چیف جیگرز گروپ ان ایشیائیوں کو لے کر مادام ٹیلرز مینشن کی طرف مڑ گیا ہے۔ کیا ہمیں مینشن کے اندر جانا ہو گا اوور" دوسری طرف سے تھرٹی ون نے پوچھا۔

"نہیں بس تم باہر سے نگرانی کرو کسی کام میں مداخلت نہ کرو۔ ہاں

اگر یہ ایشیائی لوگ وہاں سے واپس آئیں یا کہیں اور لے جائے تو تم نے نگرانی کرنی ہے اوور ——" چیف نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر تھرٹی ون کے او۔کے کہنے پر اس نے بھی اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر گھڑی کو کلائی سے باندھنے میں مصروف ہو گیا۔

"تمھاری بات درست ہے۔ بہرحال اب میں چلتا ہوں۔ تم بھی حالات سے متعلق رہنا ——" چیف نے اٹھتے ہوئے کہا اور کرانگم بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ چیف کو چھوڑنے پورچ تک آیا اور جب چیف کی کار پھاٹک کراس کر گئی تو پھاٹک بند کر کے وہ واپس اپنے دفتر کی طرف مڑتا چلا گیا۔

پرنس آپ مجھے بتائیں تو سہی کہ یہاں نارتھ زون میں آپ کا مشن کیا ہے ——" ارل جانسن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا وہ اس وقت کیفے آلاک کے آرام دہ تہہ خانے میں بیٹھے کھانے کا انتظار کر رہے تھے۔

"یار مشن ایسا ہے کہ مجھے کہتے ہوئے شرم آتی ہے ——" عمران نے بری طرح شرماتے ہوئے کہا اور ارل جانسن اس کے انداز پر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا جبکہ کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔ البتہ تنویر اسی طرح سنجیدہ بنا بیٹھا تھا۔

"اچھا کچھ بھی ہو آپ مجھے بتائیں۔ میں اس سلسلے میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا ——" ارل جانسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دراصل ایک لڑکی کو اغوا کرنا ہے لیکن وہ ظالم اس قدر خوبصورت ہے کہ اس کے سامنے جاتے ہی ہم بت بن جاتے ہیں اور حسن کی بارگاہ میں سلام کر کے واپس آ جاتے ہیں ——" عمران نے بڑے شرماتے ہوئے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک لڑکی کو اغوا کرنے کے لیے آپ پاکیشیا سے یہاں آئے ہیں۔ ایسی کون سی لڑکی ہے آپ مجھے بتائیں میں ایک لمحے میں اُسے آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں" ــــ ارل جانسن نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"کیوں تنویر بتا دوں" ــــ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شٹ اپ تم خواہ مخواہ اس بیچارے کو بے وقوف بنانے پر تلے ہوئے ہو" ــــ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یار یہ تنویر کسی کی مداخلت پسند نہیں کرتا۔ یہ کہتا ہے کہ کسی غیر محرم نے اس پر نظریں ڈال دیں تو اس کا حُسن گہنا جائے گا اور شادی تو اس سے تنویر نے کرنی ہے" ــــ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور تنویر نے بُرا سا منہ بنا کر دوسری طرف رُخ پھیر لیا۔

"کیا واقعی آپ سنجیدہ ہیں" ــــ ارل جانسن نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"ایک لڑکی ہے اس کا نام صوفیہ ہے وہ ایکریمیا کی مین لیبارٹری میں کام کرتی ہے۔ بس اُسی کا چکر ہے" ــــ عمران نے کہا اور اس بار کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ تنویر بھی چونک پڑا۔ مین لیبارٹری کا سن کر وہ دونوں سمجھ گئے تھے کہ عمران کیس کے سلسلے میں ارل جانسن کو چکر دے رہا ہے۔

"اوہ مین لیبارٹری لیکن وہ تو نارتھ زون میں نہیں ہے۔ وہ تو فلاڈلفیا میں ہے" ــــ ارل جانسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"فلاڈلفیا میں۔ مگر ہمیں تو پتہ چلا ہے کہ وہ نارتھ زون میں ہے۔ ہم خواہ مخواہ یہاں تم پر بوجھ آن بنے" ــــ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ تو پرنس فلاڈلفیا میں ہے۔ مجھے اس لیے علم ہے کہ میرا ایک کزن

اس میں کام کرتا ہے" ــــ ارل جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے تمہارے کزن کا" ــــ عمران نے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"رچرڈ آرک۔ وہ وہاں سیکورٹی انچارج ہے۔ ویسے اگر آپ کو اس لیبارٹری میں کوئی کام ہے تو میں آپ کو رچرڈ آرک کے نام رقعہ دے سکتا ہوں وہ آپ سے پورا تعاون کرے گا" ــــ ارل جانسن نے جواب دیا۔

"تمہارا کزن لیبارٹری کے اندر ہی رہتا ہے" ــــ عمران نے پوچھا۔

"نہیں لیبارٹری سے ہٹ کر آفیسرز کالونی بنی ہوئی ہے۔ وہ وہاں رہتا ہے۔ باقاعدہ ڈیوٹی پر جاتا ہے" ــــ ارل نے جواب دیا۔

"کیا وہ شادی شدہ ہے" ــــ عمران نے پوچھا۔

"نہیں کنوارا ہے۔ ویسے عیاش آدمی ہے۔ اس لیے شادی کی پابندیوں سے بھاگتا ہے" ــــ ارل نے جواب دیا۔

"اچھا اس کا پتہ بتا دو میں اس سے مل لوں گا" ــــ عمران نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"آفیسرز کالونی بلاک سیون بنگلہ نمبر ایلیون۔ مین لیبارٹری نام تو آپ کو پتہ ہی ہے" ــــ ارل جانسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہارا حوالہ دے کر اس سے مل لوں گا۔ چلو وہ اور کچھ نہ کرے صوفیہ سے تنویر کی بات چیت تو کرا ہی دے گا۔ تنویر کے لیے اتنا ہی کافی ہے" ــــ عمران نے سنجیدہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ آپ کی تمام خواہشیں پوری ہو سکتی ہیں۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے" ــــ ارل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا اس کالونی میں جانے کے لیے کوئی چیکنگ تو نہیں" ــــ عمران

نے پوچھا۔

"نہیں لیبارٹری میں تو کسی غیر متعلق آدمی کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ البتہ کالونی میں چلنے پھرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے" ارل نے جواب دیا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ تم نے تو تمام مسئلہ ہی حل کر دیا" عمران نے بڑے ممنونانہ انداز میں کہا۔

اسی لمحے دو ویٹر ٹرالیاں دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

"اچھا آپ کھانا کھائیں میں چلتا ہوں۔ شام کو ملاقات ہوگی۔ میں نے ایک کام کرنا ہے" ارل جانسن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا تہہ خانے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ جبکہ وہ سب کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ویٹروں نے بڑی پھرتی سے درمیانی میزوں پر کھانا چن دیا۔ اور پھر وہ ادب سے ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔

"تم لوگ جاؤ جب ضرورت ہوگی تمہیں بلا لیا جائے گا" عمران نے کہا اور ویٹر سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

"آؤ بھئی کھانا تو کھالو پھر صوفیہ کو بھی ڈھونڈنے چلیں گے۔ بزرگ کہتے ہیں کہ خالی پیٹ تو عشق بھی رفوچکر ہو جاتا ہے" عمران نے کہا اور سب مسکراتے ہوئے کھانے پر ٹوٹ پڑے۔ کھانا چونکہ خاص طور پر ان کی فرمائش پر خصوصی طور پر پکایا گیا تھا اس لیے کھانا بے حد لذیذ اور مزیدار تھا۔ اور ان سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد انہوں نے سویٹ ڈش کھائی اور پھر وہ آرام کرنے کے لیے قریب بچھے ہوئے بستروں پر لیٹ گئے۔ جبکہ جوزف نے اپنی جیب سے شراب کی بوتل نکال کر پینی شروع کر دی۔

"ابھی انہیں لیٹے ہوئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک ان سب کے سر گھومنے لگے۔ جوزف کے ہاتھ سے بوتل نکل کر نیچے گری۔ اور وہ دھڑام سے کرسی سے نیچے فرش پر گر پڑا۔

"ارے یہ کیا ہو رہا ہے" کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ بھی لڑھک گیا۔ عمران نے اپنے ذہن پر قابو پانے کی کوشش کی لیکن بے سود چند لمحوں بعد اس کے ذہن پر بھی تاریکی کا پردہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ تنویر تو بستر پر لیٹتے لیٹتے ہی ہوش و حواس کی سرحد پار کر گیا تھا۔ عمران کے ذہن میں آخری تاثر یہی ابھرا تھا کہ کھانے میں انہیں بے ہوشی کی دوا ملا کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ اسے کچھ علم نہ ہو سکا۔

پھر جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک بڑے سے ہال کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا پایا۔ اس کا پورا جسم نائیلون کی رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ صرف اس کی گردن ہی حرکت کر سکتی تھی۔ ساتھ والی کرسیوں پر کیپٹن شکیل تنویر اور جوزف بھی موجود تھے۔ ان سب کی گردنیں ابھی تک ڈھلکی ہوئی تھیں۔

عمران نے آنکھیں کھولتے ہی ادھر ادھر دیکھا۔ خاصا بڑا کمرہ تھا۔ لیکن کمرہ ہر طرف سے بند تھا۔ کہیں کوئی دروازہ یا روشندان موجود نہ تھا۔ اس کے باوجود کمرے میں گھٹن کا کوئی احساس نہ تھا — شاید خفیہ طور پر تازہ ہوا کی آمد کا بندوبست کیا گیا تھا اور کمرے میں سوائے ان لوگوں کے اور کوئی آدمی یا فرنیچر ٹائپ کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔ عمران کا ذہن گھومنے لگا کہ آخر وہ کہاں ہیں اور کن لوگوں کے قبضے میں ہیں۔ کیونکہ ارل جانسن کے اس خفیہ تہہ خانے میں سے ان کا یوں باہر نکلنا اور پھر کھانے میں بے ہوشی کی دوا۔ بات کچھ پلے نہ پڑ رہی تھی۔ ایک لمحے کے لیے اسے

خیال آیا کہ شاید یہ سارا چکر ارل جانسن کا چلایا ہوا ہو۔ وہ شاید مین لیبارٹری کی وجہ سے کھٹک گیا ہو اور اس کی حب الوطنی جاگ اٹھی ہو۔ مگر پھر اس نے یہ خیال چھوڑ دیا۔ کیونکہ ارل جانسن اس وقت اٹھا تھا جب کھانا اندر آ گیا تھا۔ اس وقت وہ کھانے میں کوئی چیز ملانے کے قابل بھی نہ تھا۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ساتھیوں کو بھی ہوش آ گیا۔

"یہ ہم کہاں ہیں عمران صاحب" ۔۔۔ تنویر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"فی الحال تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ کسی مہذب قسم کی جہنم میں ہیں" ۔۔۔ عمران نے سرہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک سامنے والی دیوار میں سرسراہٹ کی آواز گونجی اور پھر دیوار کا ایک حصہ تیزی سے ایک طرف کھسکتا چلا گیا اور عمران سمیت سب کی نظریں دیوار میں پیدا ہونے والے اس خلا پر جم گئیں۔ دوسرے لمحے عمران کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی۔ کیونکہ اسی خلا میں سے مادام ٹیلر اور مارٹن اندر داخل ہو رہے تھے۔ ان کے پیچھے ایک آدمی اندر داخل ہوا جس نے ایک بڑا سا اٹیچی کیس اٹھایا ہوا ان کے اندر آتے ہی دروازہ خود بخود بند ہوتا گیا۔ بیگ والا تو دیوار کے ساتھ بیگ رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ جبکہ مادام ٹیلر اور مارٹن تیزی سے عمران کی طرف بڑھتے چلے آئے۔

"خوش آمدید مادام ٹیلر" ۔۔۔ اچانک عمران کے منہ سے نکلا اور مادام ٹیلر ٹھٹھک کر رک گئی۔

"تو تمہیں ہوش آ گیا" ۔۔۔ مادام ٹیلر نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہوش مادام جب سے تمہیں دیکھا ہے ہوش تو طویل رخصت پر چلے گئے ہیں۔ اور رخصت بھی بلا تنخواہ۔ اس لیے عاشقی کے ساتھ ساتھ فاقے

بھی ہو رہے ہیں" ۔۔۔ عمران نے ڈھیٹ عاشقوں کے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو تم نے تو مجھے چکر دینے کی کوشش کی تھی کہ تم پاکیشیا سے بول رہے ہو" ۔۔۔ مادام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے سوچا کہ چلو آپ پر کیا مہمانی کا بوجھ ڈالنا ہے۔ آپ ہی مہمان بن جائیں۔ لیکن آپ کو شاید میزبانی کا شوق کچھ زیادہ ہی ہے۔ اس لیے آپ نے یہیں ہی مہمان بنا لیا" ۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"دیکھو علی عمران۔ تم اب ایسی جگہ پر ہو جہاں سے میری اجازت کے بغیر تمہاری روح بھی باہر نہیں جا سکتی۔ اس لیے اگر تم آسان موت کے خواہشمند ہو تو وہ فارمولا میرے حوالے کر دو" ۔۔۔ مادام نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہوں آپ بڑی بھولی ہیں مادام روایتی محبوب کی طرح کس کمبخت کی روح یہاں سے جانا چاہتی ہے۔ محبوب کا گھر تو عاشق کی جنت ہوتی ہے" ۔ عمران نے بڑے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"چلو ایسا ہی سہی ابھی تمہاری یہ ٹرٹر ختم ہو جائے گی" ۔۔۔ مادام نے سخت لہجے میں کہا اور پھر اس نے مڑ کر بیگ کے قریب کھڑے ہوئے آدمی کو اشارہ کیا اور اس آدمی نے تیزی سے بیگ اٹھایا اور عمران کی طرف بڑھتا چلا آیا۔ اس نے مادام کے قریب رک کر بیگ کو زمین پر رکھا اور پھر وہ بیگ کھولنے میں مصروف ہو گیا۔

"یہ تم کس شعبدے باز کو پکڑ لائی ہو۔ مجھے حکم کرو میں تمہیں ایسے شعبدے دکھاؤں کہ تم مادام کی بجائے سنہری چڑیا بن جاؤ" ۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ——" مادام نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا اُسی لمحے بیگ والے نے بیگ میں سے ایک بڑی سی بوتل نکال لی جس کا ڈھکن مضبوطی سے بند تھا۔

"پہلے اس کے پیر پر ڈالو تاکہ اُسے معلوم ہو جائے کہ یہ واقعی دنیا کا تیز ترین تیزاب ہے۔ اس کے بعد اس کے چہرے پر پلیٹ دینا ——" مادام نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس آدمی نے سر ہلاتے ہوئے بوتل کا ڈھکن کھولنا شروع کر دیا۔

"اپنے عاشق کا چہرہ بگاڑو گی مادام۔ پھر تو تمھیں بدصورت عاشق پر گزارا کرنا پڑے گا ——" عمران کا لہجہ اُسی طرح مطمئن تھا۔

مادام نے کوئی جواب نہ دیا وہ اُسی طرح خاموش کھڑی رہی۔ بوتل والے نے ڈھکن کھولا اور پھر وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔

"ٹھہرو رک جاؤ تم کیا پوچھنا چاہتی ہو۔ تم تو ظالم محبوب ہو میں باز آیا ایسی محبت سے ——" عمران نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ ——" مادام نے بوتل والے سے کہا اور بوتل والا ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ بوتل ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی۔

"مجھے اس فارمولے کی فلم چاہیے جو تم نے سپیشل مینجر سے اڑائی ہے۔" مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ تو میں نے اُسی روز ہوسٹن کے ڈاکخانے سے سرداور کو واپس بھجوا دی تھی ——" عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تم یہاں کیوں رک گئے تھے ——" مادام نے پوچھا۔

"اب تم نے پوچھا ہے تو بتا دیتا ہوں میں نے اس فارمولے کا باقی حصہ

…سے حاصل کرنا ہے۔ وہ فارمولا میرے ملک کی ایجاد ہے اور اس [کا] فائدہ میرے ملک کو ہی اٹھانا چاہیے ——" عمران کے لہجے میں چٹانوں [ج]یسی سنجیدگی تھی۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ بہرحال مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ تم کیا کرنا [چاہ]تے ہو اور کیا نہیں۔ مجھے فارمولا چاہیے ——" مادام نے کہا۔

"تو جاؤ جا کر حاصل کر لو۔ پہلے بھی تو تم نے حاصل کر ہی لیا تھا ——" [عمرا]ن نے جواب میں سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں تم یہاں سے ٹیلیفون کرو اور سرداور سے کہو کہ وہ فارمولا تمھیں [واپ]س واپس بھیج دے۔ اس کے لیے تم جو چاہو بہانہ تراشو۔ مجھے اس سے [ک]وئی مطلب نہیں۔ البتہ میں تم سے ایک وعدہ کر سکتی ہوں کہ اگر تم اس [فار]مولے کی فلم مجھے منگوا دو تو میں تمھیں زندہ چھوڑ دوں گی۔ اس کے بعد میرا کوئی [مط]لب نہیں کہ تم جو چاہو کرتے پھرو ——" مادام نے کہا۔

"تم یا تو احمق ہو یا ضرورت سے زیادہ ہی معصوم بنتی ہو مادام۔ تم کیا [سمج]ھتی ہو کہ میں اپنے ملک کا فارمولا خود ہی مجرموں کے حوالے کر دوں گا میں [ن]ے فارمولا حاصل کرنے کا بعد تمھارا پیچھا چھوڑ دیا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا [کہ] تم صرف کرایہ پر حاصل کی گئی ہو۔ ورنہ میرا پہلا پروگرام یہی تھا کہ میں تمہیں [تمہا]رے مینشن میں تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔ لیکن اب تم خود ہی راستے میں [آگئ]ی ہو تو پھر اپنی موت کے لیے تیار ہو جاؤ ——" عمران کا لہجہ بتدریج [تلخ] سے تلخ تر ہوتا چلا گیا۔

"اوہ تم میرے مینشن میں مجھے ہی دھمکیاں دے رہے ہو۔ شاید موت [کو] سامنے دیکھ کر تمھاری عقل غائب ہو گئی ہے ——" مادام نے غصیلے

لہجے میں کہا۔

"تمہارے مینشن میں۔ تو کیا ہم اس وقت تمہارے مینشن میں ہیں ــــ"

عمران مینشن کا نام سن کر چونک پڑا۔

"تو تم کیا سمجھ رہے تھے کہ تم کیفے آلاک میں ہو اور وہ ارل تمہیں بچانے گا۔ یہاں کوئی تمہیں بچانے نہیں آ سکتا ــــ" مادام نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"اچھا میں تو واقعی یہی سمجھ رہا تھا کہ میں ابھی کیفے میں ہی ہوں۔ مگر تم نے ہمیں وہاں سے کیسے اغوا کرا لیا ــــ" عمران نے کہا۔

"اس سے تمہارا کوئی مطلب نہیں۔ میرے لیے کوئی کام مشکل نہیں ہے ــــ" مادام نے کہا اور وہ بوتل والے سے مخاطب ہو گئی۔

"سنو اس کے دونوں پیر گلا ڈالو۔ اس کے بعد اس کے دونوں بازو کا نمبر آئے گا اور آخر میں اس کا چہرہ اور پھر سب سے آخر میں دونوں آنکھیں ــــ" مادام نے بوتل والے سے مخاطب ہو کر کہا اور خود دو قدم پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اور بوتل والا سر ہلاتا ہوا ایک بار پھر عمران کی طرف بڑھا جب وہ عمران کے قریب پہنچا تو اچانک عمران نے ایک بار پھر اسے روکتے ہوئے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سنو مادام میں تمہیں آخری بار وارننگ دے رہا ہوں کہ تم راستے سے ہٹ جاؤ۔ ورنہ تمہارا انجام اتنا عبرت ناک ہو گا کہ تمہاری روح بھی کسی کو شکل دکھانے کے قابل نہیں رہے گی ــــ" عمران کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"ہوں یہ گیدڑ بھبکیاں کسی اور کو دینا۔ ابھی تو میں نے تمہارے

حبشی سے سوازد کا انتقام بھی لینا ہے ــــ" مادام نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور بوتل بردار نے ایک قدم آگے بڑھایا اور پھر وہ بوتل سے تیزاب کو عمران کے بندھے ہوئے پیروں پر انڈیلنے کے لیے جیسے ہی جھکا۔ عمران کے دونوں بازو جو کرسی کی پشت پر بندھے ہوئے تھے بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور بوتل بردار ایک جھٹکے سے مڑ کر عمران کی جھولی میں آ گرا۔ بوتل اس کے ہاتھوں سے نکل کر فرش پر گری اور اس میں سے تیزاب نکل کر فرش پر تیزی سے بہنے لگا۔ پھر اس سے پہلے کہ مادام یا مارٹن سنبھلتے عمران نے ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں اسی آدمی کی جیب سے ریوالور نکال کر اسے فرش پر بہنے والے تیزاب پر دھکیل دیا اور اس آدمی کی زبردست چیخوں سے ہال گونج اٹھا اس کے جسم کا جو جو حصہ تیزاب سے ٹکرایا تھا۔ وہ گلنا شروع ہو گیا تھا اور وہ اٹھ کر پاگلوں کی طرح پورے ہال میں دوڑنے لگا۔ وہ مسلسل چیخیں مار رہا تھا۔ اس سے بچنے کے لیے مادام اور مارٹن تیزی سے پیچھے کی طرف ہٹے۔ اس افراتفری میں اس کی نظریں عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور پر نہ پڑیں اور نہ ہی اسے اس بات کا خیال رہا کہ آخر عمران کے بندھے ہوئے بازو کس طرح حرکت میں آ گئے۔ عمران اسی انتظار میں تھا کہ بوتل والا مادام کے قریب پہنچے اور پھر اس کا داؤ چل گیا۔ جیسے ہی تیزاب سے جلتا ہوا بوتل والا مادام کے قریب پہنچا عمران نے فائر کر دیا۔ گولی اس آدمی کی پشت میں لگی اور وہ اچھل کر مادام سے ٹکرایا اور پھر تکلیف کی شدت اور موت کے آخری لمحات کی وجہ سے وہ مادام کے ساتھ بری طرح چمٹ گیا اور مادام کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ اس آدمی کے کپڑوں سے

لگا ہوا تیزاب مادام کے جسم پر بھی لگ گیا اور پھر مادام نے پوری
قوت سے اُسے دور دھکیل دیا۔ مارٹن نے انتہائی پھرتی سے ریوالور نکالنا
چاہا مگر عمران نے اطمینان سے دوسرا فائر کیا اور گولی اس کے سینے میں
دھنستی چلی گئی اور وہ فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ اب مادام بھی پاگلوں کی
طرح چیختی ہوئی اور کپڑے پھاڑتی ہوئی ہال میں چکرانے لگی اور ہال میں
عمران کے قہقہے گونجنے لگے۔

" اب تم زیادہ خوبصورت ہو جاؤ گی مادام ـــــ" عمران نے قہقہے لگاتے
ہوئے کہا اور اُسی لمحے شاید مادام کو ہوش آگیا اور وہ اٹھ کر اس جگہ کی
طرف بھاگنے لگی جہاں دروازہ نمودار ہوا تھا۔ اس نے اس جگہ دیوار کی
جڑ میں زور سے پیر مارا مگر دوسرے لمحے عمران نے ٹریگر دبا دیا اور مادام
چیختی ہوئی اچھل کر پہلو کے بل فرش پر جا گری۔ گولی اس کے پہلو میں
پڑی تھی۔

نیچے گرتے ہی وہ چند لمحے تڑپتی رہی اور پھر ساکت ہو گئی۔ عمران نے
بڑی پھرتی سے اپنے جسم کی باقی رسیاں کھولنا شروع کر دیں اور پھر اس
نے کرسی پر سے چھلانگ لگائی اور نیچے پڑے ہوئے تیزاب کو پھلانگ
کر صاف جگہ پر جا کھڑا ہوا۔

" عمران صاحب اگر اس آدمی کی جیب میں یہ ریوالور نہ ہوتا تب تو بڑی
مشکل بن جاتی ـــــ" کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تم نے مجھے صرف عاشق ہی سمجھ رکھا ہے۔ میں نے پہلے ہی اس کی
جیب سے ریوالور کا اُبھار دیکھ لیا تھا ـــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا اور پھر وہ تیزی سے تیزاب سے بچتا بچاتا آگے بڑھا اور اس نے چند

ہی لمحوں میں کیپٹن شکیل کی رسیاں کھول ڈالیں۔

" تم باقی تمام لوگوں کو کھولو میں ذرا مادام کی تیمارداری کر لوں ـــــ"
عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مادام
کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے مادام کی نبض پکڑ کر دیکھی۔ دوسرے لمحے
مطمئن انداز میں اس نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

مادام صرف بے ہوش تھی۔ گولی نے اس کی کھال کو پھاڑا تھا۔ اس لیے
اس کے مرنے کا فوری خطرہ بھی نہ تھا۔ عمران مادام کا بازو چھوڑ کر تیزی سے
اس دیوار میں بننے والے دروازے کی طرف متوجہ ہوا اور پھر اس نے اُسی
جگہ پر پیر مارا تو دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔

" ارے ارے آپ نے تو دروازہ بند کر دیا ـــــ" کیپٹن شکیل نے
دروازہ بند ہوتے ہی چونک کر کہا وہ اس وقت جوزف کی رسیاں کھولنے
میں مصروف تھا۔

" فی الحال اسے بند ہی رہنا چاہیئے ـــــ" عمران نے کہا اور پھر اس نے
جھک کر مادام کو اٹھایا اور اُسے لا کر اپنی والی کرسی پر بٹھا دیا۔ کرسی
کھینچ کر اس نے صاف جگہ پر کر دی۔ مادام کو کرسی پر بٹھا کر اس نے
رسیوں سے اچھی طرح باندھ دیا۔ اور پھر وہ ایک کرسی کے پائے کے
ساتھ ٹکی ہوئی تیزاب کی بوتل کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر
وہ بوتل اٹھالی۔ اس کی تہہ میں ابھی خاصی تعداد میں تیزاب موجود تھا۔ اس
نے بوتل اٹھا کر مادام کی کرسی کے قریب رکھی اور پھر وہ اس بیگ
کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے بیگ کے اندر جھانکا اور پھر ٹٹولنے لگا۔
بیگ میں اذیت دینے والی بے شمار جدید چیزیں موجود تھیں اور اُسے

بیگ کے کونے میں رکھی ہوئی ایک چھوٹی سی بوتل نظر آگئی اور وہ بوتل عمران نے نکال لی۔ اس کا ڈھکن کھول کر اسے سونگھا اور پھر مطمئن انداز میں مادام کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ الکلی کی بوتل تھی جو تیزاب کا اثر ختم کرنے کے کام آتی تھی۔ اس نے بوتل میں موجود محلول کو مادام کے جسم کے ان حصوں پر انڈیلنا شروع کر دیا۔ جہاں جہاں تیزاب نے اس کی کھال کو جھلسا دیا تھا۔ تیزاب چونکہ محدود تعداد میں لگا تھا۔ اس لیے اس نے صرف کھال ہی جھلسائی تھی ابھی گوشت گلنے کی نوبت نہ آئی تھی اور پھر اس نے مادام کے پہلو میں جہاں گولی لگی تھی۔ مارٹن کی قمیض پھاڑ کر پٹی باندھ دی۔ تاکہ وہاں سے خون رسنا بند ہو جائے۔

اب تنویر، کیپٹن شکیل اور جوزف کرسیوں سے اٹھ کر عمران کے پیچھے خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

اس تمام کام سے فارغ ہونے کے بعد عمران نے مادام کی ناک ایک ہاتھ سے اور دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی مادام کے جسم میں حرکت پیدا ہونی شروع ہو گئی اور عمران اس کی ناک اور منہ چھوڑ کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے کرسی کے قریب پڑی ہوئی تیزاب کی بوتل اٹھالی۔ چند لمحوں بعد مادام کی آنکھیں کھل گئیں اور آنکھیں کھلتے ہی اس کے منہ سے کراہ نکلی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے آثار ابھر آئے تھے۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ماحول کو دیکھنے لگی۔ اسے عمران اور اس کے ساتھی آزاد حالت میں اپنے سامنے کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔ جبکہ وہ خود کرسی سے بندھی ہوئی تھی اور سامنے بیگ والا اور مارٹن کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"تت تت تم نے یہ سب کیسے کیا۔ تمھاری مکمل تلاشی لی گئی تھی۔ پھر یہ ریوالور ـــــ" مادام نے اٹک اٹک کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ ریوالور تمھارے ہی ساتھی کا تھا۔ مادام تم نے اپنے ساتھیوں کی بھی تلاشی لے لی تھی ـــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مگر یہ رسیاں ـــــ" مادام نے اپنے جسم کو کسمساتے ہوئے کہا۔

"عاشقوں کے لیے یہ رسیاں کچے دھاگے بن جاتی ہیں مادام۔ اب دیکھو میرے ہاتھ میں اسی تیزاب کی بوتل ہے جو تم میرے اوپر انڈیلنا چاہتی تھیں۔ اس میں اتنا تیزاب موجود ہے کہ تمھارا یہ خوبصورت چہرہ اور خوبصورت جسم بگڑ سکے اور تم چلتی پھرتی چڑیل نظر آؤ۔ بولو کیا خیال ہے ـــــ" عمران نے بوتل کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"نن نن۔ یہ ظلم مت کرو۔ مجھے مار ڈالو مگر مجھے بدصورت مت کرو۔" مادام نے وحشت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں بوتل دیکھ کر پھٹی چلی گئی تھیں۔

"اوہ ہو کتنی خوفزدہ ہو رہی ہو۔ میری یار تو تمھارا چہرہ جھک رہا تھا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی۔ مجھے معاف کر دو ـــــ" مادام نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تو معاف کر دیا تھا مگر تم نے خود ہی مجھے یہاں بلوا لیا۔ اب بھگتو ـــــ" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں کہہ رہی ہوں مجھے معاف کر دو۔ میں اب کچھ بھی نہ کروں گی ـــــ" مادام کا لہجہ سخت دہشت زدہ سا تھا۔

"تم کر بھی کچھ نہ سکو گی مادام۔ یہ تیزاب تمہیں کچھ کرنے کے قابل بھی نہ چھوڑے گا۔۔۔" عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک قدم آگے بڑھا دیا اور مادام نے دہشت زدہ ہو کر بے اختیار چیخیں مارنی شروع کر دیں۔

"ارے ارے اتنی گھبرا کیوں گئی ہو۔ تم بہت خوبصورت ہو اور کسی چیز کی اکثریت اچھی نہیں ہوتی۔ اس لیے تھوڑی سی بدصورتی تمہارے لیے بڑی فائدہ مند رہے گی۔۔۔" عمران نے بوتل کو مادام کے چہرے کی طرف جھکاتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ خدا کے لیے رک جاؤ۔۔۔" مادام نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"کیوں رک جاؤں۔ اگر میں رک گیا تو پھر میری روح تمہارے اس مینشن سے کیسے نکل سکے گی۔۔۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم جو کہو میں کرنے کو تیار ہوں۔ میں تمہیں بحفاظت یہاں سے نکال سکتی ہوں۔ پلیز مجھ پر رحم کرو۔۔۔" مادام نے پھٹے پھٹے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہیں ہمارے متعلق کیسے پتہ چلا۔۔۔" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور مادام نے تیزی سے سیکورٹی کے فون سے لے کر ان کے یہاں پہنچنے تک ساری تفصیل بتا دی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتا دیا کہ کرانگر کا فون آیا تھا وہ بھی تمہارے کیفے آلاک میں موجودگی سے واقف تھی۔

"اوہ اچھا۔ پھر کرانگر نے کیا کہا۔۔۔" عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ اس بات پر زور دے رہا تھا کہ میں تم سب کو فوری طور پر قتل کر دوں۔ لیکن میں نے اسے جھڑک دیا۔۔۔" مادام نے کہا۔

"ہاں بھلا تم اپنے عاشق کو کیسے مار سکتی تھیں مادام۔ تم نے صرف ہمیں

دعوت پر یہاں بلایا تھا۔۔۔" عمران نے بڑے سنجیدہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور مادام ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

"سنو مادام تم کرانگر کو فون کر کے اسے بتاؤ گی کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر دیا ہے اور اس کی لاشیں تیزاب کے حوض میں ڈال کر گلا دی ہیں۔۔۔" عمران نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے میں اسے یہ کہہ دوں گی۔۔۔" مادام نے فوراً ہی حامی بھرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو مادام یہ تمہاری زندگی اور تمہارے حسن کے بچاؤ کا آخری موقعہ ہے۔ اگر تم نے واقعی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی۔ تو ہمارے ساتھ جو کچھ ہو گا بعد میں ہو گا۔ میں یہ بوتل پوری تم پر انڈیل دوں گا۔۔۔" عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تم مجھے معاف کر دو۔ تم جو کہو گے میں ویسے ہی کروں گی۔۔۔" مادام نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا اور عمران کو اس کی آنکھوں کے تاثرات سے ہی اس بات کا یقین ہو گیا۔ کیونکہ وہ خوبصورت عورتوں کی نفسیات کو اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ موت تو قبول کر سکتی ہیں لیکن بدصورتی برداشت نہیں کر سکتیں۔ اس لیے اسے یقین تھا کہ تیزاب کی بوتل کی دھمکی ریوالور سے بھی زیادہ کارگر رہے گی۔

"تنویر اسے کھول دو۔۔۔" عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر نے آگے بڑھ کر مادام کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں اور عمران نے جیب سے ریوالور نکال کر قریب کھڑے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا دیا کیپٹن شکیل نے ریوالور جیب میں ڈال لیا۔

رسیاں کھلتے ہی مادام اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازے کے قریب ہی مارٹن کی لاش پڑی تھی مادام اس کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ اس کے چہرے پر بے پناہ تکلیف کے آثار ابھر آئے۔

"تم نے ظلم کیا ہے۔ پہلے سوازو کو ختم کر دیا اور اب مارٹن کو بھی ـــــ" مادام نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مارٹن نہیں مادام پالی برڈ کہو ـــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں اب تو اس کا اصل نام لینے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا ـــــ" مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دیوار کی جڑ میں زور سے پیر مارا تو دیوار میں دروازہ نمودار ہو گیا اور مادام قدم بڑھاتی دوسری طرف نکل گئی تھی۔ اس کے پیچھے عمران ہاتھ میں تیزاب کی بوتل پکڑے چل رہا تھا جبکہ باقی افراد اس کے پیچھے تھے۔ یہ ایک طویل راہداری تھی۔ راہداری کے آخر میں لوہے کا ایک مضبوط دروازہ تھا۔ جو بند تھا۔ مادام نے اس دروازے کے قریب جا کر اس پر مخصوص انداز میں تین بار دستک دی۔ تو دروازے کے اوپر سے ایک آواز اندر آئی۔

"ڈور کوڈ بتلاؤ ـــــ" بولنے والے کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"آئی برڈ تھرٹی سکس میں مادام ہوں دروازہ کھول دو ـــــ" مادام نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کا فقرہ مکمل ہوتے ہی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل اور تنویر دل ہی دل میں عمران کی عقلمندی پر داد تحسین کے ڈونگرے برسانے میں مصروف ہو گئے کیونکہ اگر مادام کو وہ اس انداز میں ٹریپ نہ کرتا۔ تو پھر یہاں سے صحیح سلامت نکلنا ایک مسئلہ بن جاتا۔ دروازہ

تے ہی مادام آگے بڑھی اور اس کے پیچھے یہ لوگ بھی آ گئے۔ دروازے کی ری طرف مشین گنوں سے مسلح چار افراد موجود تھے وہ حیرت سے مادام اور لوگوں کو دیکھنے لگے۔ لیکن خاموش رہے۔

"نیکو مارٹن اور ایبون تھرٹی کی لاشیں ہال سے اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال ـــ" مادام نے ایک مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لاشیں ـــــ" نیکو نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ان دونوں نے مجھ سے غداری کرنے کی گستاخی کی تھی ـــــ" مادام کرخت لہجے میں کہا اور پھر آگے بڑھتی چلی گئی۔

مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئی۔ مرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے مراہ ہی تھے۔

"اب میں کرافگر کو فون کرتی ہوں اس کے بعد تم لوگ چلے جاؤ گے ـــــ" ادام نے میز پر پڑے ہوئے فون کو اپنی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا ہم نے یہاں کرکٹ کھیلنی ہے ـــــ" عمران نے برا سا منہ اتے ہوئے جواب دیا اور مادام نے سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگی۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز ابھری۔

"یس کون بول رہا ہے ـــــ" بولنے والا گو آواز بدل کر بول رہا تھا۔ عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ کرافگر ہے۔

"ہیلو کرافگر میں مادام بول رہی ہوں ـــــ" مادام نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام کیا ہوا۔ اس پرنس آف ڈھمپ کا ـــــ" کرافگر نے دوسری ف سے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"کیا ہونا چاہیے تھا۔ میں نے اس سے تمام معلومات حاصل کر کے اُسے اس کے ساتھیوں سمیت موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ ان کی راکھ اس وقت برقی بھٹی کی تہہ میں پڑی ہوئی ہے" ۔۔۔ مادام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی نظریں عمران کے ہاتھ میں موجود تیزاب کی بوتل پر جمی ہوئی تھیں۔

"اوہ کیا واقعی" ۔۔۔ کرانگر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"کرانگر میں نے اس لیے فون نہیں کیا کہ تم کو رپورٹ دے کر اس کے سچ جھوٹ کی وضاحت کرتی رہوں" ۔۔۔ مادام کا لہجہ بے حد کرخت ہو گیا۔

"اوہ مادام ناراض ہونے کی بات نہیں۔ دراصل اس پرنس کے بارے میں اس قدر باتیں سننے میں آئی ہیں کہ اس کی موت کا یقین نہیں آتا" ۔۔۔ کرانگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال تمہیں یقین آئے یا نہیں۔ یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔ میں نے جو کہا ہے وہ درست ہے۔ میں نے تمہیں اس لیے فون کیا ہے کہ اس پرنس نے مجھے بتا دیا ہے کہ وہ فارمولے کا دوسرا حصہ حاصل کرنے کے لیے یہاں آیا تھا۔ میں نے سوچا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پہلے ہی یہاں موجود فارمولا حاصل کر چکا ہو۔ اسی طرح تو تمہارے لیے فارمولے کا پہلا حصہ بیکار ہو جائے گا۔ ویسے اس کی تلاشی میں اس قسم کی کوئی چیز اس سے یا اس کے ساتھیوں سے برآمد نہیں ہوئی" ۔۔۔ مادام نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مادام یہ فارمولا یہاں سے حاصل کرنا کسی کے لیے بھی ناممکن ہے" ۔۔۔ کرانگر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے بس میں یہی پوچھنا چاہتی تھی" ۔۔۔ مادام نے کہا

اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے میں نے ٹھیک کہا ہے نا" ۔۔۔ مادام نے کن انکھیوں سے عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اپنے کسی آدمی کو بلاؤ اور اسے میک اپ باکس اور ہمارے لیے کپڑے لانے کا حکم دو" ۔۔۔ عمران نے بوتل پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ اور مادام نے سر ہلا دیا اور پھر اس نے انٹرکام کا بٹن دبا کر یہی آرڈر دہرا دیا۔

چند لمحوں کے بعد دو نوجوان اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک ہاتھ میں بڑا سا میک اپ باکس اور دوسرے کے ہاتھ میں پلاسٹک کا ایک بڑا سا تھیلا تھا۔

"ٹھیک ہے رکھ کر جاؤ" ۔۔۔ مادام نے کہا اور وہ دونوں ان چیزوں کو میز پر رکھ کر واپس کمرے سے نکل گئے۔

"کیپٹن شکیل یہ بوتل لے کر کھڑے ہو جاؤ۔ مادام اگر کوئی بھی مشکوک حرکت کرے تو بڑی تسلی سے اس کا چہرہ بگاڑ دینا" ۔۔۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر عمران کے ہاتھ سے بوتل تھام لی۔ اور ایک سائیڈ میں بڑے مطمئن انداز میں کھڑا ہو گیا۔ عمران نے سب سے پہلے اپنا میک اپ کیا پھر تنویر اور جوزف کا میک اپ کیا۔ جوزف کو عمران نے افریقی کی بجائے یورپین بنا دیا اور مادام کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔ وہ یوں عمران کو دیکھ رہی تھی جیسے اسے عمران کی حیرت انگیز صلاحیتوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ اگر یہ میک اپ مادام کے سامنے نہ ہوتے تو مادام کو زندگی بھر اس بات پر یقین نہ آتا کہ یہ لوگ میک اپ میں ہیں۔ پھر عمران کے کہنے پر بوتل تنویر کے ہاتھ میں پہنچ گئی اور عمران

نے کیپٹن شکیل کا میک اپ کیا۔

"اب تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہوگا۔ جب ہم محفوظ مقام پر پہنچ جائیں گے تو ہم تمہیں آزاد کر دیں گے" عمران نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چلو میں تیار ہوں" مادام نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر اٹھ کر کمرے سے باہر کی طرف چل پڑی۔ عمران اسی طرح بوتل تھامے اس کے پیچھے تھا اور اس کے پیچھے باقی لوگ۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد مادام ایک اور راہداری کے دروازے میں داخل ہوئی۔ اس راہداری کے دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا جو کہ مادام کے داخل ہوتے ہی سبز ہو گیا۔ یہ ایک طویل راہداری تھی۔ اور چھت پر مختلف رنگوں کے بلبوں کی ایک طویل قطار نظر آ رہی تھی۔ اس راہداری میں داخل ہوتے ہی عمران لاشعوری طور پر محتاط ہو گیا۔ اس لیے وہ مادام کے بالکل ساتھ ساتھ چل رہا تھا لیکن ابھی انہوں نے آدھی راہداری ہی کراس کی تھی کہ اچانک مادام یوں لڑکھڑائی جیسے اس کا پیر رپٹ گیا ہو اور لڑکھڑاتے ہوئے وہ تیزی سے آگے کو بڑھی۔ عمران اس کے اچانک لڑکھڑانے پر بری طرح چونکا۔ مگر اس کا یہ چونکنا اس کے کسی کام نہ آیا۔ کیونکہ پلک جھپکنے میں سرر کی آواز سے اس کے اور مادام کے درمیان شفاف شیشے کی ایک دیوار کھڑی ہو گئی۔ دیوار چونکہ فرش سے نکلی تھی۔ اس لیے عمران چھلانگ نہ لگا سکا۔ دیوار درمیان میں آتے ہی وہ سب بری طرح اچھلے اور اسی لمحے چھت پر لگے ہوئے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور پھر ایک بلب میں سرخ رنگ کی تیز روشنی نکلی اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں پر سے گوشت یلکلخت غائب ہوتا چلا گیا ہے اور وہ گوشت پوست کے انسانوں کی بجائے

ہڈیوں کے ڈھانچوں میں تبدیل ہوتے جا رہے ہیں۔ بے پناہ اور اچانک تکلیف کی وجہ سے ان کے ذہنوں پر اندھیروں نے یلغار کر دی اور وہ سارے پلک جھپکنے میں دھڑام سے راہداری کے فرش پر گرتے چلے گئے۔ عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر پختہ فرش پر گری اور ایک چھناکے سے ٹوٹتی چلی گئی اور بوتل میں موجود سیال ان کے بے ہوش جسموں سے ٹکراتا ہوا آگے بہتا چلا گیا۔ جہاں جہاں وہ تیزاب ٹکرایا وہیں وہیں ان کے جسموں سے دھواں سا نکلنے لگا اور راہداری مادام کے فاتحانہ قہقہوں سے گونج اٹھی۔

ارل جانسن کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ آنکھوں میں وحشت کے چراغ پوری شدت سے جل رہے تھے۔ اس کے سامنے دو مسلح نوجوان بھیگی بلی بنے کھڑے ہوئے تھے۔

"افسوس ناک انتہائی افسوس ناک ارل جانسن کو اب خودکشی کر لینی چاہیے۔ اس کے مہمان اس کے گھر سے اغوا کر لیے جائیں ـــــ" ارل جانسن نے میز پر بار بار مکے مارتے ہوئے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔ اسے ابھی ابھی اطلاع ملی تھی کہ اس کے مہمان تہہ خانے سے غائب ہو گئے ہیں اور ارل جانسن بھاگتا ہوا وہاں گیا۔ وہاں ان کا بکھرا ہوا سامان اور فرش پر شراب کی ٹوٹی ہوئی بوتل دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ انہیں اغوا کر کے لے جایا گیا ہے اور پھر جیسے پورے کیمپ میں زلزلہ آ گیا۔ ارل جانسن غصے کی شدت سے پاگل ہو گیا وہ اپنا سر اور کپڑے نوچنے لگا۔ اس کا پورا گروپ پاگلوں کی طرح دوڑ بھاگ کرنے لگا۔ کہ آخر یہ سب کچھ کیسے ہوا، کیوں ہوا۔

"میں کہتا ہوں کہ میرے مہمان آخر کس طرح اغوا ہوئے۔ کس نے انہیں اغوا کیا ـــــ" ارل جانسن غصے کی شدت سے پاگل ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور دو مسلح آدمی ایک ادھیڑ عمر آدمی کو دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ اس ادھیڑ عمر آدمی کا چہرہ جگہ جگہ سے پھٹ گیا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہو۔ اس کے دونوں ہاتھ پشت پر لوہے کی ہتھکڑی سے بندھے ہوئے تھے اور اس سے اپنے پیروں پر کھڑا نہ ہوا جا رہا تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی ان دونوں نے اس ادھیڑ عمر آدمی کو زور سے دھکا دیا۔ اور وہ منہ کے بل فرش پر جا گرا اور اس کے حلق سے دردناک چیخ نکل گئی۔

"میکور۔ کیا مطلب کیا ہوا ہے ـــــ" ارل جانسن نے آنے والے کی حالت دیکھ کر حیرت سے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس اس نے قبول کر لیا ہے کہ اس نے مہمانوں کے کھانے میں بے ہوشی کی دوا ملائی تھی اور اسی کے کہنے پر جیگرز گروپ نے مہمانوں کو اغوا کر لیا ہے ـــــ" ایک آدمی نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ تو یہ وہ غدار جس نے مجھے ذلیل کرا دیا ہے ـــــ" ارل جانسن نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کی تند نظریں فرش پر پڑے ہوئے میکور پر جمی ہوئی تھیں۔

"باس کمرے کی حالت بتا رہی تھی کہ مہمانوں کو بے ہوشی کے عالم میں اغوا کیا گیا ہے۔ اس لیے ہمیں شک پڑا کہ ان کے کھانے میں کوئی چیز ملائی گئی ہے۔ چنانچہ ہم نے کچن سے اپنی تفتیش کا آغاز کیا اور پھر ڈش واشر نے بتایا کہ آخری لمحوں میں جب کھانا تیار تھا میکور بڑے پراسرار انداز میں اندر داخل ہوا تھا اور اس نے ڈش واشر کو سگریٹ اٹھا لانے

کے بہانے باہر بھیج دیا تھا۔ جس پر ہمیں شک پڑا۔ اور ہم نے اُسے پکڑا
مگر پہلے تو یہ سرے سے انکار کرتا رہا۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ ہمارے
سامنے پتھر بھی حقیقت اگل دیتے ہیں۔ چنانچہ آخر کار اس نے ساری باتیں
اگل دیں۔ جیگر زگروپ کو تہہ خانے کا خفیہ راستہ بھی اس نے دکھایا تھا"
اُسی آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ مگر کس لیے۔ کیوں۔ اس کا میرے مہمانوں سے کیا تعلق۔ اور یہ
کہاں لے گیا ہے انھیں ـــــ" ارل جانسن نے غصے کی شدت سے پیر
پٹختے ہوئے کہا۔

"باس یہاں آکر یہ خاموش ہو جاتا ہے۔ ہم نے اس پر تشدد کی انتہا کر دی۔
لیکن اس کی زبان اس مسئلے پر بند ہو گئی ہے۔ ہم نے سوچا کہ اسے مارنے
سے پہلے آپ کے سامنے پیش کر دیا جائے تاکہ آپ کو یقین آ جائے
کہ اصل آدمی یہی ہے ـــــ" اس آدمی نے جواب دیا۔

"اوہ اسے زبان کھولنی ہوگی ہر قیمت پر ـــــ" ارل جانسن نے
دھاڑتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ فرش پر پڑے ہوئے میکور
پر کسی عقاب کی طرح جھپٹا اور پھر اس نے اس کے بال مٹھی میں جکڑ کر
اس کا سر بڑی بیدردی سے پختہ فرش پر مارنا شروع کر دیا۔

"بتاؤ جلدی بتاؤ۔ ورنہ میں تمھاری ایک ایک ہڈی علیحدہ کر دوں
گا ـــــ" ارل جانسن غصے کی شدت سے بری طرح چیخ رہا تھا لیکن میکور
کے حلق سے صرف چیخیں ہی نکل رہی تھیں اور پھر ارل جانسن تھک
ہار کر ہانپتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ میکور کے چہرے کی ایک سائیڈ زخمی ہو چکی
تھی۔ اس کی کنپٹی اور سر سے خون نکلنے لگا تھا اور اب اس پر غشی کا

عالم طاری ہونے لگا تھا۔ لیکن اس کی زبان نہ کھل رہی تھی۔

"باس جیگر زگروپ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ اغوا کنندگان کو کہاں
لے گئے ہیں۔ یہ نہیں بتائے گا ـــــ" اس آدمی نے کہا۔

"نہیں جیگر زگروپ ہمیں کیوں بتائے گا۔ اسی کو بتانا ہوگا یہی بتائے
گا۔ پیروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالو اور پھر اس کے پورے جسم کو کھولتے ہوئے
پانی میں دھکیل دو ـــــ" ارل جانسن نے چیختے ہوئے کہا اور ایک آدمی
سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"بک دو میکور سب کچھ بک دو۔ سنو اگر تم نے مجھے تشدد سے پہلے
سب کچھ بتا دیا تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمھارا قصور معاف کر دوں گا۔
میں تمھاری زندگی تمھیں بخش دوں گا۔ بولو ـــــ" ارل جانسن نے چیختے
ہوئے میکور سے مخاطب ہو کر کہا۔

مگر میکور جواب میں صرف درد میں ڈوبی ہوئی آواز میں کراہتا رہا۔ اس
نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ صرف کراہے چلا
جا رہا تھا۔ ارل جانسن ہونٹ بھینچے اُسے بڑی تند نظروں سے دیکھ رہا تھا۔
چند لمحوں بعد وہی آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ ایک ٹرالی کھینچتا ہوا آ رہا تھا۔ ٹرالی
کے اوپر ایک کافی بڑا ڈرم رکھا ہوا تھا جس سے دھواں باہر نکل رہا تھا۔
ساتھ ہی سٹیل کا ایک مگ بھی تھا۔

"اسے کرسی پر بٹھا کر جکڑ دو اور پھر یہ پورا ڈرم اس پر الٹ دو تھوڑا
تھوڑا کر کے۔ اس کا گوشت گلا دو۔ اس کی ہڈیاں توڑ دو ـــــ" ارل جانسن
نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے آدمیوں نے پھرتی سے فرش پر پڑے ہوئے
میکور کو بڑی بے دردی سے اٹھایا اور ایک لوہے کی کرسی پر دھکیل

دبا۔ دو آدمیوں نے پشت پر سے اس کے کندھوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا
اور پھر کھولتا ہوا پانی لانے والے نے ٹرالی میں رکھا جگ اٹھا لیا اور ڈرم سے
ڈرم میں ڈال اُسے بھرا اور دھواں نکالتا ہوا جگ پکڑے وہ میکور کی طرف
بڑھا۔ اس نے جگ ایک طرف رکھا اور پھر اس نے تیزی سے میکور کے
پیروں میں موجود بوٹ اور جرابیں اتار کر ایک طرف پھینکیں۔ اب میکور
کے پیر ننگے ہو گئے۔ میکور نے پیروں کو بے اختیار اوپر کی طرف سمیٹنا شروع
کر دیا لیکن جگ والے نے پوری قوت سے اس کے جبڑے پر زوردار
مکہ مارا اور دوسرے لمحے جگ اٹھا کر اس نے میکور کے ننگے پیروں پر
پلٹ دیا اور میکور کے حلق سے چھت پھاڑ چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا
جسم کرسی پر اس بری طرح تڑپنے لگا جیسے ابھی اس کی روح اس کے
جسم سے باہر نکل جائے گی۔

"اب اس کے جسم پر پانی ڈالو اور پھر اسے اٹھا کر اس ڈرم میں پھینک دو"
ارل جانسن نے بڑے سفاک لہجے میں کہا۔

"انتقام میرا انتقام لے گی۔ مادام ٹیلر انتقام لے گی۔ تم میری بوٹیاں
توڑ دو مگر تم نہیں بچ سکتے اور نہ ہی تمہارے مہمان۔ مادام ٹیلر مینشن میں ان کی قبریں
بنیں گی ـــــ" میکور نے نیم غشی کے عالم میں چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔ یوں لگتا
تھا جیسے تکلیف کی شدت سے اس کا شعور ماؤف ہو گیا ہو اب وہ
لاشعوری طور پر چیخ چیخ کر کہہ رہا ہو۔

"اوہ تو یہ مسئلہ ہے مادام ٹیلر کا یہ آدمی ہے ـــــ" ارل جانسن
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے اس کی سزا یہی ہے یہ پورا ڈرم اس پر الٹ دو۔ غدار"

ارل جانسن نے کہا اور جگ والا تیزی سے مڑا۔ اس نے ڈرم کی سائیڈوں
میں لٹکتے ہوئے لکڑی کے ہینڈلوں سے ڈرم کو پکڑ کر اٹھایا اور کھولتا
ہوا پانی میکور پر الٹ دیا۔ میکور کو پکڑنے والے تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔
میکور کے حلق سے دو کربناک چیخیں نکلیں اور پھر بری طرح پھڑکتا ہوا وہ
آہستہ آہستہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ اس کا پورا جسم ابل کر پھٹنے لگا تھا۔

"پھینک دو۔ اس ابلے ہوئے غدار کو۔ کسی گٹر میں پھینک دو ـــــ"
ارل جانسن نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھیوں نے اُسے کرسی سمیت
اٹھایا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر لے جانے لگے۔ پانی بھی بہہ کر
ایک طرف غائب ہو گیا تھا۔

"گروپ کانفرنس بلاؤ۔ ہمیں فوری فیصلہ کرنا ہو گا ـــــ" ارل جانسن
نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا۔ کیونکہ مادام ٹیلر کا نام
سنتے ہی اس کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ مادام ٹیلر ان کی حیثیت
سے بڑی پارٹی تھی۔ اور مادام ٹیلر سے ٹکر لینا ان کے لیے سوچنے والی بات
تھی اور پھر وہ مادام ٹیلر کے مینشن کے متعلق جانتے تھے کہ اُسے ہر لحاظ سے
ناقابل تسخیر بنا دیا گیا ہے۔ اس سے مہمانوں کو باہر نکال لانا تقریباً ناممکن تھا۔
اُسے اندازہ بھی نہ تھا کہ اس کے مہمانوں میں مادام ٹیلر جیسی بین الاقوامی مجرمہ
بھی ملوث ہو سکتی ہے۔ مادام ٹیلر سے ٹکرانا ایسے تھا جیسے ہاتھی اور گیدڑ
کا ٹکراؤ ہو۔ لیکن مسئلہ اس کی عزت کا تھا۔ اس لیے وہ چاہتا تھا کہ گروپ
میں فیصلہ کرے اگر گروپ مقابلے میں نہیں آتا تو اس نے ذہنی طور پر
فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اکیلا ہی مادام ٹیلر سے ٹکرا جائے گا۔ نتیجہ چاہے کچھ بھی
کیوں نہ ہو۔ اس کی اُسے پرواہ نہ تھی۔

"باس گروپ لیڈر میٹنگ ہال میں پہنچ چکے ہیں ــــــ" تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک نوجوان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ارل جانسن سے مخاطب ہو کر کہا اور ارل جانسن اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔ ایک راہداری کراس کر کے وہ ایک دروازے میں داخل ہوا۔ تو اندر بڑے سے کمرے میں ایک میز کے گرد چار افراد موجود تھے۔ جبکہ درمیان میں رکھی ہوئی پانچویں کرسی خالی تھی۔ ارل جانسن کو اندر آتے دیکھ کر وہ چار آدمی مؤدبانہ انداز میں اٹھ کھڑے ہوئے اور ارل جانسن انھیں بیٹھنے کا اشارہ کر کے خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے پرنس آف ڈھمپ سے اپنے سابقہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے اس کے اغوا اور میکور سے معلوم شدہ باتیں انھیں بتائیں۔

"سنو گو یہ ہمارے گروپ کا پیشہ ورانہ کام نہیں ہے۔ لیکن ہماری عزت اور ساکھ کا سوال ہے۔ کیف آلاک کے تہہ خانوں سے جیگرز گروپ کا ہمارے مہمانوں کو اغوا کر کے لے جانا ہمارے لیے ڈوب مرنے کی بات ہے ــــــ" ارل جانسن نے غصیلے انداز میں میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"باس آپ کا کیا فیصلہ ہے۔ آپ یہ تو اچھی طرح جانتے ہیں کہ مادام ٹیلر مینشن سے کسی کو باہر لے آنا تقریباً ناممکن ہے ــــــ" ایک نوجوان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اگر ہم اپنے مہمانوں کو باہر نہیں لا سکتے تو ہم اس مینشن کی اینٹ سے اینٹ تو بجا سکتے ہیں۔ ہم ساؤتھ زون کی جرائم پیشہ دنیا کو یہ تو بتا سکتے ہیں کہ ہمارا گروپ مادام ٹیلر سے بھی ٹکرا سکتا ہے ــــــ" ارل جانسن نے جواب دیا۔

"لیکن اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ مینشن کے ساتھ ساتھ مہمان بھی ختم ہو جائیں گے اور پھر ہماری مادام ٹیلر گروپ سے براہ راست جنگ شروع ہو جائے گی ہمیشہ کے لیے ــــــ" دوسرے آدمی نے کہا۔

"تم بحث مت کرو۔ اپنا فیصلہ بتاؤ اگر تم سامنے نہیں آنا چاہتے تو مت آؤ۔ میں تمھیں مجبور نہیں کروں گا۔ لیکن میں بہر حال اپنے مہمانوں کے لیے مادام ٹیلر سے ٹکراؤں گا۔ چاہے اس کا نتیجہ جو بھی نکلے ــــــ" ارل جانسن نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"باس یہ بات نہیں آپ کے مہمان جیسے آپ کی عزت ہیں ایسے ہی پورے گروپ کی عزت ہیں۔ ہم خاموش رہ کر بے غیرت نہیں بن سکتے۔ لیکن ہمیں جذباتی طور پر فیصلے نہیں کرنے چاہئیں۔ بلکہ ٹھنڈے دل و دماغ سے اور جذباتیت سے ہٹ کر کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے ــــــ" ایک اور آدمی نے پرسکون لہجے میں کہا۔

"میں تو اس وقت سخت جذباتی ہو رہا ہوں۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔ تم لوگ اس بارے میں سوچو اور پھر مجھے بتاؤ کہ کیا کرنا چاہیے ــــــ" ارل جانسن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر آپ کہاں جا رہے ہیں ــــــ" باقی چاروں نے بھی کرسیوں سے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اپنے دفتر میں جا رہا ہوں۔ تم لوگ آزادانہ طور پر بات چیت کرو۔ جب کسی نتیجے پر پہنچ جاؤ تو مجھے بتا دینا۔ میں تمھارا منتظر رہوں گا" ارل جانسن نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑتا چلا گیا۔ میٹنگ ہال سے نکل کر وہ واپس اپنے دفتر میں آ گیا۔ اس کا ذہن کام نہیں کر رہا تھا۔ مسئلہ مادام ٹیلر

کا آن پڑا تھا۔ اگر اس کی بجائے کوئی ان کی حیثیت کا گروپ ہوتا تو وہ یقیناً بھوکے بھیڑیے کی طرح ان پر ٹوٹ پڑتا لیکن مادام ٹیلر کی طاقت کا اُسے اچھی طرح اندازہ تھا۔ وہ مختلف ترکیبیں سوچتا رہا اور پھر انھیں رد کرتا رہا۔ اسی طرح کی ادھیڑ بن میں آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت گزر گیا اور پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی وہ چونک پڑا۔ چاروں گروپ لیڈر اندر داخل ہوئے اور پھر وہ میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"باس ہم نے فیصلہ کر لیا ہے اور آپ کے مہمانوں کو مینشن سے زندہ سلامت برآمد کرنے کا ایک پلان بھی بنا لیا ہے ــــ" ایک آدمی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"لو لو جلدی لو لو کون سا پلان ہے ــــ" ارل جانسن نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"باس ہم نے شہر کے اس آدمی کو تلاش کر لیا ہے جس نے مادام ٹیلر مینشن کی تعمیر میں حصہ لیا تھا۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ مادام ٹیلر کے مینشن کی تعمیر میں حصہ لینے والے ہر شخص کو کسی نہ کسی طریقے سے قتل کر دیا گیا تھا لیکن ایک شخص زندہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اور وہ تھا لوڈگ چلی۔ اس پر فالج گرا تھا اور وہ ہسپتال پہنچ گیا تھا اور پھر ایک غلط فہمی کی بنا پر اس کی موت کی خبر عام ہو گئی تھی۔ اس وجہ سے مادام ٹیلر نے بھی اُسے مردہ سمجھ لیا تھا لیکن وہ بچ نکلا تھا۔ اور ہسپتال سے فرار ہو گیا تھا۔ بعد میں جب تندرست ہوا۔ تو مادام سے بچنے کے لیے اس نے اپنا نام بدل لیا اور کولوئے قصبے میں رہنے لگا تھا۔ چنانچہ ہم نے اسے ٹریس کر لیا ہے اور ہم نے اُس سے بات چیت بھی کر لی ہے۔ اس نے ایک بھاری رقم کے معاوضے میں ہمیں مینشن کا ایک

راز بتا دیا ہے ــــ" اس آدمی نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ کون سا راز جلدی بتاؤ ــــ" ارل جانسن نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"باس مادام ٹیلر مینشن کے تہہ خانوں سے نکلنے کے لیے ایک خفیہ سرنگ موجود ہے جسے پہلے مادام ٹیلر نے بنوایا تھا لیکن بعد میں بند کرا دیا۔ ہم اس سرنگ کا دروازہ کھول کر مینشن کے تہہ خانوں میں پہنچ سکتے ہیں اور پھر اگر آپ کے مہمان وہاں موجود ہوئے تو انھیں آسانی سے باہر نکالا جا سکتا ہے اور اگر وہ وہاں نہ ہوئے تو انھیں تلاش کیا جا سکتا ہے۔" اس آدمی نے جواب دیا اور ارل جانسن یہ تجویز سُن کر اچھل پڑا۔

"بہت خوب بہت اچھا پروگرام ہے۔ اس طرح ہم مادام ٹیلر سے ٹکرائے بغیر اپنے آدمی وہاں سے حاصل کر سکتے ہیں کہاں ہے وہ سرنگ مجھے بتاؤ ــــ" ارل جانسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس آدمی نے جیب سے ایک نقشہ نکال کر سامنے رکھ دیا۔ یہ نقشہ اس پہاڑی کا تھا جس پر مینشن بنا ہوا تھا اور ایک سرخ دائرے کی مدد سے اس سرنگ کا بند دروازہ دکھایا گیا تھا۔

"ٹھیک ہے تو چلو ــــ" ارل جانسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"باس آپ نے ہمارا پلان مکمل طور پر نہیں سُنا ــــ" اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ارل جانسن ڈھیلے انداز میں واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس جس طرح مادام ٹیلر نے مہمانوں کو اغوا کرنے کے لیے جیگرز گروپ کو استعمال کیا ہے۔ اس طرح ہم نے مہمانوں کو وہاں سے نکالنے کے لیے کوبانٹ گروپ کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کوبانٹ گروپ ایسے

کاموں میں مہارت کا درجہ رکھتا ہے۔ اس طرح ہم سامنے آئے بغیر اپنا مقصد حل کرا سکتے ہیں "۔ اس آدمی نے کہا۔

" گڈ۔ واقعی مجھے اس کا خیال بھی نہ آیا تھا "۔ ارل جانسن نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اور باس ہم نے کوبالٹ گروپ سے بات چیت کر لی ہے۔ انہیں معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے اور وہ مشن کی تکمیل کے لیے چل کھڑے ہوئے ہیں۔ جیسے ہی مشن مکمل ہوا آپ کو رپورٹ مل جائے گی "۔ اس آدمی نے جواب میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" زندہ باد۔ اسے کہتے ہیں حسن کارکردگی۔ بہت خوب واقعی تم لوگوں پر فخر کیا جا سکتا ہے۔ کوبالٹ گروپ واقعی ایسے کاموں میں تیز ہے وہ لازماً مشن مکمل کر لے گا۔ اب میں مطمئن ہوں "۔ ارل جانسن نے اس آدمی کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

" شکریہ باس آپ کی تعریف ہمارے لیے بہت بڑا انعام ہے "۔ اس آدمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اب ہمارا کام صرف انتظار کرنا رہ گیا ہے "۔ ارل جانسن نے کہا اور پھر اس نے گھنٹی بجائی۔ دوسرے لمحے ایک مسلح نوجوان کمرے میں داخل ہوا۔

" جاؤ ہمارے لیے سٹور سے سب سے پرانی شراب لے آؤ۔ جلدی "۔ ارل جانسن نے آنے والے سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

کرافگر نے تیزی سے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر الماری کھول کر اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر باہر نکال کر اسے میز پر رکھا اور تیزی سے اس پر فریکوینسی سیٹ کرنے لگا۔ اس کا چہرہ مسرت سے تمتما رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی فریکوینسی سیٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبایا اور ٹرانسمیٹر سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ سپر سیکرٹ سروس کے چیف سے ہنگامی طور پر بات کرنے کے لیے یہ فریکوینسی استعمال کی جاتی تھی۔ اور اس کی نوبت اس وقت آتی تھی جب مسئلہ فوری اہمیت کا ہو۔

" ہیلو کرافگر کالنگ چیف۔ اوور "۔ کرافگر بار بار یہی فقرہ دہرا تا رہا۔

" یس چیف سپیکنگ فرام دس اینڈ۔ اوور "۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے چیف کی آواز ابھری۔

" چیف مادام ٹیلر نے ابھی ابھی فون کیا ہے "۔ کرافگر نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس نے پوری تفصیل سے مادام ٹیلر کے ساتھ ہونے والی تمام

گفتگو دہرا دی ۔

" گڈشو اس کا مطلب ہے علی عمران کا خاتمہ ہو گیا ___" دوسری طرف سے چیف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" ہاں باس مادام ٹیلر نے تو یہی رپورٹ دی ہے ۔ لیکن مجھے یقین نہیں آتا ۔ اوور ___" کرانگر نے جواب دیا ۔

" کیوں تمہیں یقین کیوں نہیں آ رہا ۔ اوور ___" چیف نے سخت لہجے میں کہا ۔

" چیف ایک تو علی عمران انتہائی خطرناک شخصیت ہے ۔ اس کا اس طرح آرام سے مارا جانا کچھ غیر فطری لگتا ہے اور مادام کا لہجہ بے حد سپاٹ تھا یوں لگتا تھا جیسے کوئی مشین بول رہی ہو ۔ اس لیے مجھے شک ہے کہ معاملہ وہ نہیں جو ہمیں بتایا جا رہا ہے اوور ___" کرانگر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تم خواہ مخواہ اس عمران سے ذہنی طور پر مرعوب ہو گئے ہو ۔ مادام ٹیلر کو میں اچھی طرح جانتا ہوں وہ انتہائی خطرناک عورت ہے ۔ وہ کوبرا ناگ سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور پھر جب دشمن اس کے مشن میں موجود ہو ان کی موت یقینی ہے اور آخری بات یہ کہ مادام ٹیلر مر تو سکتی ہے لیکن جھک نہیں سکتی ۔ اس لیے اس کی رپورٹ لفظ بلفظ سچ ہو گی ۔ اوور ___" چیف نے سخت لہجے میں کہا ۔

" ٹھیک ہے باس ایسا ہی ہو گا لیکن میری ایک گزارش ہے اوور ___" کرانگر نے کہا ۔

" بولو کیا بات ہے کھل کر بات کرو ۔ اوور ___" چیف نے کہا ۔

" باس آپ حفظ ماتقدم کے طور پر ہی وہ ادھورا فارمولا مین لیبارٹری کے

ہٹا دیجیے ایسا نہ ہو کہ ہم اس غلط فہمی میں رہیں کہ عمران مارا جا چکا ہے اور وہ زندہ ہو اور فارمولا لے اڑے اور ہم ہمیشہ کے لیے فارمولے سے ہی ہاتھ دھو بیٹھیں ۔ اوور ___" کرانگر نے کہا ۔

" کرانگر تمہیں آخر کیا ہو گیا ہے ۔ تم نمبر سیکرٹ کے ٹاپ کے ایجنٹ ہو لیکن تمہارا رویہ کسی بزدل اور وہمی آدمی جیسا ہے ۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے کہ مین لیبارٹری کا سٹرانگ روم دنیا کا سب سے محفوظ ترین کمرہ ہے ۔ اس سٹرانگ روم میں ایسے ایسے جنگی راز بند ہیں کہ اگر اس کی حفاظت میں ذرا بھی شک ہوتا تو روسیاہ کی کے جی بی کب سے ایکریمیا کو تباہ کر چکی ہوتی ۔ یہ فارمولا دنیا کے ہر مقام کی نسبت اس سٹرانگ روم میں کہیں زیادہ محفوظ ہے ۔ وہاں اس کا حصول ناممکن ہے قطعاً ناممکن ۔ اوور ___" چیف نے سخت لہجے میں کہا ۔

" اچھا ٹھیک ہے باس خدا کرے ایسا ہی ہو ۔ بہرحال میرے ذہن میں ایک بات آئی تھی ۔ وہ میں نے کہہ دی ۔ اوور ___" کرانگر نے ڈھیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے تم مطمئن رہو ۔ اگر عمران زندہ بھی ہوا تب بھی وہ فارمولا کسی قیمت پر حاصل نہیں کر سکتا ۔ اوور ___" چیف نے کہا ۔

" ٹھیک ہے باس میں سمجھ گیا اب مزید میرے لیے کیا حکم ہے ۔ اوور " کرانگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا

" میں وہاں سے سیکرٹ سروس کو واپس جانے کے احکام دے دیتا ہوں ۔ تم وقتاً فوقتاً مادام ٹیلر سے رابطہ قائم رکھنا تاکہ ادھورے فارمولے کے حصول کے سلسلے میں کارکردگی کا پتہ چلتا رہے ۔ اوور ___" چیف نے کہا ۔

"بہتر باس اوور ـــــ" کرانگر نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل ـــــ" دوسری طرف سے کہا گیا اور کرانگر نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اسے واپس الماری میں رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے۔ کیونکہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ واقعی چیف کا کہنا صحیح ہے۔ مین لیبارٹری کا اسٹرانگ روم کوئی عام سی جگہ نہیں ہو سکتی وہاں واقعی ایکریمیا کے ٹاپ سیکرٹ راز بند ہوں گے اور یقیناً اس لحاظ سے ان کی حفاظت کا بھی زبردست انتظام کیا گیا ہو گا۔

عمران کی آنکھ جسم میں دوڑنے والی شدید ترین تکلیف کی لہر کی وجہ سے کھلی اور آنکھ کھلتے ہی اس نے اپنے آپ کو عجیب حال میں دیکھا۔ وہ سر کے بل چھت سے لٹکا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ جبکہ دونوں ٹانگوں کو رسی کی مدد سے باندھ کر چھت میں موجود ہک سے باندھ دیا گیا تھا۔ عمران نے دیکھا کہ اس کے باقی ساتھی بھی اسی

طرح ایک قطار میں لٹکے ہوئے تھے اور مادام ہاتھ میں ایک بڑا سا چھرا اٹھائے اس کے سامنے کھڑی تھی۔ شاید یہ اسی چھرے کی ضرب تھی جس کی تکلیف کی وجہ سے وہ بے ہوشی کی وادی سے باہر نکل آیا تھا کیونکہ عمران کے بازو سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے اور بازو میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔

"ارے تم جیسی حسین قصائیہ۔ قصائی کی مونث قصائیہ ہی ہو سکتی ہے معاف کرنا میری گرامر بڑی کمزور ہے۔ بہرحال تم جیسی قصائیہ ہو تو پھر ذبح ہونے کے لیے کس کا دل نہیں چاہتا ـــــ" عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری بوٹیاں اڑا لوں گی۔ تم نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے ـــــ" مادام نے غصیلے انداز میں چھرا لہراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے میں کہہ تو رہا ہوں کہ تم قصائیہ ہو ظاہر ہے بوٹیاں ہی کرو گی۔ اچھا ایک بات سن لو۔ ہمارے ملک میں بقرعید کے موقع پر قصائیوں کی بڑی قلت ہوتی ہے۔ تم یہ جرائم چھوڑ دو۔ اس میں ہر وقت خطرہ رہتا ہے میرے ملک میں جا کر یہی کام کرو۔ بہترین بزنس رہے گا۔ اور مجھ جیسے عاشق مزاج تو خود بخود ذبح ہونے کے لیے تیار ہو جائیں گے ـــــ" عمران نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ـــــ" مادام نے غصے سے بھرپور لہجے میں کہا اور پھر اس نے چھرے کو بجلی کی سی تیزی سے لہرایا اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ پوری قوت سے چھرا عمران کے سینے میں گھونپنا چاہتی ہے۔ مگر عمران نے اس سے بھی زیادہ تیزی سے اپنے جسم کو جھولا دیا اور اس طرح نہ صرف چھرے کا وار خطا کیا بلکہ عمران نے جھولا دے کر پوری قوت سے جسم کو سامنے کھڑی مادام کے جسم

سے ٹکرایا۔ اور مادام اچھل کر پشت کے بل زمین پر جا گری اور پھر وہ چیختی ہوئی دوبارہ اٹھی۔

"میں تمہیں بھون ڈالوں گی۔ میں تمہیں دنیا کی خوفناک سزا دوں گی ———" مادام نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر کمرے کے اکلوتے دروازے کی طرف بھاگنے لگی۔

"ارے ارے پہلے بوٹیاں تو کر لو پھر بھوننا۔ اتنی بڑی بھٹی کہاں سے لاؤ گی کہ عمران مسلم بھونتی پھرو ———" عمران نے چیختے ہوئے کہا مگر مادام تیزی سے دوڑتی ہوئی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

مادام کے باہر نکلتے ہی عمران نے تیزی سے اپنے ہاتھوں کو موڑ کر نیچے کی طرف کرنے کی کوشش کی۔ اس بار اس کے ہاتھ اس انداز میں باندھے گئے تھے کہ ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈوں کی مدد سے رسیاں نہ کاٹ سکتا تھا۔ لیکن بازو اس کی گردن کی پشت سے نیچے نہ آئے اور اسے معلوم تھا کہ مادام ابھی کسی مشین گن بردار کو لے آئے گی اور پھر ان کا بچ نکلنا مشکل ہو جائے گا۔ چنانچہ فوری طور پر کچھ کرنا تھا۔ اس نے اپنے جسم کو زور سے سائیڈ میں جھکولا دیا اور ساتھ میں لٹکے ہوئے جوزف سے جا ٹکرایا۔ جوزف ابھی تک بے ہوش تھا۔ دوسرے جھکولے میں اس نے اپنے پشت پر بندھے ہوئے ہاتھوں سے جوزف کے بازو پکڑ لیے اور پھر اس کے ہاتھ کھسکتے ہوئے اس کی کلائیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اس نے انتہائی پھرتی سے ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈ کی مدد سے نہ صرف اس کی رسیاں کاٹ ڈالیں بلکہ اس کی کلائیوں پر بلیڈ سے زخم بھی ڈال دیئے۔ زخم پڑتے ہی جوزف کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"جوزف جلدی کرو۔ میرے ہاتھوں کی رسیاں کھولو جلدی کرو فوراً ———" عمران نے غراتے ہوئے کہا اور عمران کی غراہٹ سنتے ہی جوزف کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے حواس ایک لمحے میں بحال ہو گئے۔ دوسرے لمحے اس نے عمران کے بازو جھپٹے اور پھر اس کی انگلیوں نے چند ہی لمحوں میں عمران کی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسیاں کھول ڈالیں۔ رسیاں کھلتے ہی عمران نے تیزی سے اپنے جسم کو اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر اس نے اپنے پیروں پر بندھی ہوئی رسیاں کھول ڈالیں اور اچھل کر فرش پر آ گیا۔ ادھر جوزف بھی اپنے پیروں کی رسیاں کھول چکا تھا۔ فرش پر کودتے ہی عمران تیزی سے دروازے کی طرف جھپٹا اور اس نے دروازے کو بند کر کے اندر سے چٹخنی چڑھا دی۔ اسی لمحے اسے باہر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں نزدیک آتی سنائی دیں مگر عمران دروازہ اندر سے بند کر چکا تھا۔ اس لیے اس نے پرواہ نہ کی اور پھر بھاگتا ہوا فرش پر گرے ہوئے خنجر کی طرف بڑھا اور اس نے خنجر اٹھا کر کیپٹن شکیل اور تنویر کو بھی آزاد کر دیا۔

"جوزف انہیں ہوش میں لے آؤ۔ یہ گیس کی وجہ سے بے ہوش ہیں۔ اس لیے چہرے سے ذرا ذرا زخم ڈال دو پھر ہوش میں آ جائیں گے ———" عمران نے چھرا جوزف کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

دروازے کے باہر اب خاموشی طاری تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے آنے والے یا تو آگے نکل گئے ہیں یا پھر وہیں دم سادھے رکے ہوئے ہوں۔ عمران دبے پاؤں دروازے کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے اسے ایک بار پھر بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ اس بار بھاگنے والے مخالف سمت سے آ رہے تھے اور پھر کسی نے دروازے کو زور سے دھکا دیا۔

"اگر ارل جانسن کے مہمان اندر ہیں تو جلدی بتائیں ہم انھیں لینے آئے ہیں" کسی نے آہستہ سے کہا۔ عمران ارل جانسن کا نام سن کر چونک پڑا۔

"کون ارل جانسن —" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کیفے ڈلاک کا ارل جانسن۔ اگر تم ہو تو جلدی سے دروازہ کھولو اور نکل چلو۔ ہم نے بڑی مشکل سے اوپر جانے والا راستہ بند کیا ہے۔" باہر سے اس بار کسی نے تیز لہجے میں کہا اور عمران نے جلدی سے دروازہ کھول دیا اور دوسرے لمحے مشین گن اٹھائے چار افراد تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

"ہم کو بانٹ گروپ کے آدمی ہیں۔ مگر ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ مہمانوں میں تین ایشیائی اور ایک حبشی ہے —" ایک لمبے تڑنگے آدمی نے کہا۔

"ہم میک اپ میں ہیں میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے —" عمران نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے یہی نام ہمیں بتایا گیا تھا۔ آؤ چلیں۔ جلدی کرو —" اس آدمی نے کہا اور عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے دروازے سے باہر نکل آئے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل بھی ہوش میں آچکے تھے۔ باہر ایک طویل راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ اس دروازے کے پاس دو آدمی مشین گنیں اٹھائے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔ راہداری کے اختتام سے ذرا پہلے ایک دیوار درمیان سے ٹوٹی ہوئی تھی اور ایک سرنگ سی دوسری طرف جا رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس سرنگ میں داخل کرنے کے بعد وہ سب بھی اس سرنگ میں داخل ہوئے اور پھر ان مسلح افراد میں سے تین افراد نے بڑی مہارت سے اندر پڑی ہوئی اینٹوں کو دوبارہ دیوار میں جوڑنا شروع کر دیا۔ ان کے

ہاتھوں میں بڑی بڑی ٹیوبیں تھیں جن میں سلیٹی رنگ کا سیمنٹ موجود تھا وہ ہر اینٹ کے ساتھ وہ سیمنٹ لگاتے اور پھر اینٹ چن دیتے۔ ان کے ہاتھ انتہائی مہارت اور برق رفتاری سے چل رہے تھے۔ اور انھوں نے زیادہ سے زیادہ چند منٹوں میں دیوار کو اس طرح جوڑ دیا کہ عام نظروں سے دیکھنے پر محسوس بھی نہ ہوتا تھا کہ یہاں سے اینٹیں نکالی گئی ہیں۔ عمران بڑی دلچسپی سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"آؤ اب —" دیوار جوڑنے کے بعد انھوں نے ٹیوبوں کو واپس جیبوں میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ سرنگ کہاں جا نکلے گی —" عمران نے پوچھا۔

"پہاڑی سے نیچے ایک جنگل میں —" ایک آدمی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ایک مشین گن مجھے دے دو اور تم میرے ساتھیوں کو لے جاؤ۔ میں نے ابھی تھوڑا سا کام نبٹانا ہے —" عمران نے کہا۔

"نہیں ہمیں —" اس آدمی نے احتجاج کرتے ہوئے کہنا چاہا۔

"تم جاؤ اور ارل کو کہہ دو کہ پرنس خود ہی وہاں رک گیا تھا —" عمران نے سخت لہجے میں کہا اور اس آدمی نے سر ہلایا اور اپنی مشین گن عمران کے حوالے کرنے کے بعد وہ تیزی سے سرنگ کے ڈھلان کی طرف بھاگتا چلا گیا عمران کے ساتھی پہلے ہی دور جا چکے تھے۔ اب عمران مشین گن سنبھالے اکیلا ہی وہاں رہ گیا تھا۔ جب ان کے قدموں کی دھمک بھی غائب ہو گئی تو عمران تیزی سے دوبارہ جوڑی گئی دیوار کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے دوسری طرف سے مادام کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔

"آخر وہ کہاں گئے۔ کیا انھیں زمین کھا گئی یا آسمان —" مادام چیخ چیخ کر

کہہ رہی تھی۔ دیوار کے اس طرف گو اس کی آواز ہلکی سنائی دے رہی تھی لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ غصے کی انتہا پر پہنچی ہوئی ہے۔

"مادام ہم کیا کہہ سکتے ہیں یہاں تو کوئی ایسا راستہ بھی نہیں ہے۔ اور دروازے سے ہم لوگ آئے ہیں ـــــ" ایک دوسری آواز سنائی دی

"تم نے دیر کیوں لگا دی تھی۔ یہ سب کچھ تمھاری دیر کی وجہ سے ہوا ہے ـــــ" مادام نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

"آپ نے خود ہی حکم دیا تھا مادام کہ زہریلی مکھیاں لائی جائیں اور ظاہر ہے وہ گودام نمبر دو میں تھیں۔ وہاں سے لانے کے لیے کچھ وقت چاہیے تھا" اس آدمی نے جواب دیا۔

"مگر یہ لوگ آخر کہاں چلے گئے۔ کیسے چلے گئے۔ اگر یہ اوپر جاتے تب بھی فوراً پتہ چل جاتا۔ اوہ لازے کہیں وہ اس پرانی سرنگ سے تو نہیں نکل گئے ـــــ" اچانک مادام نے کہا اور پھر عمران کو اس دیوار کی طرف دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"ہاں مادام یہ اینٹیں یہاں سے نکال کر جوڑی گئی ہیں۔ صاف پتہ چل رہا ہے ـــــ" اب ایک آواز واضح طور پر سنائی دی۔

"جلدی جاؤ سرنگ کے دہانے پر چھاپہ مارو جلدی۔ کہیں وہ نکل نہ جائیں" مادام نے چیختے ہوئے کہا اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں دور جاتی سنائی دیں۔

"حیرت انگیز انتہائی حیرت انگیز۔ یہ لوگ انسان ہیں۔ رسیوں سے اپنے آپ کو آزاد کر لینا اور پھر اس سرنگ سے نہ صرف نکل جانا بلکہ اینٹیں بھی دوبارہ جوڑ لینا۔ یہ انسانوں کے کام نہیں ہیں۔ کاش میں زہریلی مکھیوں کے چکر

میں نہ پڑتی ـــــ" مادام کی بڑبڑاہٹ سنائی دی۔ وہ شاید دیوار کے دوسری طرف کھڑی تھی۔

"مادام اگر یہ لوگ مل جاتے تو زہریلی مکھیاں ان کا وہ حشر کرتیں کہ ان کی روحیں بھی بلبلا اٹھتیں ـــــ" ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں میں انھیں ایسی سزا دینا چاہتی تھی۔ میں سوازو اور مارٹن کا بھرپور انتقام لینا چاہتی تھی۔ اس لیے میں نے ان کے لیے زہریلی مکھیوں کی سزا تجویز کی تھی۔ مگر۔ بہرحال یہ لوگ میرے ہاتھوں سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ میں ان کی تلاش میں پورے انکریمیا کو تہہ و بالا کر دوں گی ـــــ" مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

"مادام کیوں نہ اس سرنگ میں زہریلی مکھیاں چھوڑ دی جائیں ـــــ" اسی آواز نے پھر کہا۔

"نہیں وہ اب تک یہاں سے نکل گئے ہوں گے۔ بہرحال میں معلوم کروں گی کہ اس سرنگ کے بارے میں انھیں کس نے بتایا ہے ـــــ" مادام نے کہا اور پھر اس کے قدموں کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی چار اور قدم بھی اٹھے اور آہستہ آہستہ وہ دور ہوتے چلے گئے۔ جب قدموں کی چاپ رک گئی۔ تو عمران نے بڑی پھرتی سے ہاتھ آگے بڑھایا اور پوری قوت سے جوڑی گئی دیوار کے درمیان مکہ مارا۔ چونکہ اینٹیں تازہ تازہ جڑی ہوئی تھیں۔ اس لیے پہلے ہی مکے سے چند اینٹیں نکل کر دوسری طرف جا گریں اور عمران نے بڑی پھرتی سے دوسری اینٹیں بھی علیحدہ کیں اور جب اس کے جسم کے نکلنے جتنا سوراخ ہو گیا تو اس نے پہلے سر باہر نکالا اور جب راہداری کو سنسان دیکھا تو وہ اس سوراخ سے نکل کر راہداری میں آگیا۔ اب وہ اس مادام والے چکر کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دینا چاہتا تھا۔ اس لیے وہ اس سرنگ میں

ہی رک بھی گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ کمرے کے کھلے دروازے کے سامنے ایک
بڑا سا صندوق پڑا ہوا ہے۔ جس کے اوپر انتہائی باریک سوراخ بنے ہوئے
ہیں اور اندر مکھیوں کے اڑنے کی تیز تیز آوازیں واضح طور پر سنائی دے رہی تھیں۔
عمران نے باکس کو تیزی سے دروازے کے اندر دھکیلا اور پھر تیز تیز قدم
اٹھاتا وہ راہداری کے اختتام میں موجود دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ
بند تھا۔ عمران دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔ اس نے کان دوسری
طرف لگائے تو اسے ایک آدمی کی دوسری طرف موجودگی کا احساس ہوا۔ عمران
ایک طرف ہٹا اور پھر اس نے دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔
دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا چونکہ عمران دروازے
کے پٹ کی اوٹ میں ہو گیا تھا اس لیے دروازہ کھولنے والے کو وہ دکھائی
نہ دیا۔
"ارے یہ انیٹیں ۔۔۔۔" دروازہ کھولنے والے کی حیرت بھری آواز سنائی
دی اور پھر وہ باہر آنے کے بجائے تیزی سے واپس بھاگتا چلا گیا اور عمران
سمجھ گیا کہ وہ مادام کو اطلاع کرنے گیا ہو گا۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ قدرت
خود بخود مدد کر رہی تھی۔ وہ اسی طرح دروازے کی اوٹ میں کھڑا رہا اور پھر چند
لمحوں بعد اسے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ ان میں سے
ایک آواز اونچی ایڑی کی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ مادام آ رہی ہے۔ اور پھر اس
کے خیال کی تصدیق ہو گئی۔ دروازے میں سے مادام اور اس کے پیچھے ایک مسلح
آدمی بھاگتے ہوئے راہداری میں آئے اور تیزی سے ان انیٹوں کی طرف جاتے
چلے گئے۔
"اسے کوئی اندر آیا ہے۔ یہ زہریلی مکھیوں کا باکس بھی اندر ہوا پڑا ہے:

مادام نے حیرت بھرے انداز میں تقریباً ناچتے ہوئے کہا۔
"تم اس سوراخ سے جاؤ اور جو ہو اسے گولی مار دو ۔۔۔۔" مادام نے اچانک
کہا اور مسلح آدمی تیزی سے سوراخ میں غائب ہو گیا۔ اب مادام وہاں راہداری
میں اکیلی رہ گئی۔ اسی لمحے عمران نے ایک دھماکے سے دروازہ بند کر دیا اور
مادام دروازہ بند ہونے کی آواز سن کر بری طرح اچھلی۔
"خبردار اگر حرکت کی ۔۔۔" عمران نے مشین گن کا رخ مادام کی طرف کرتے
ہوئے چیخ کر کہا اور مادام عمران کو دیکھتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کمرے
کے اندر ہو گئی۔ اس نے شاید دروازہ بند کرنے کی کوشش کی لیکن عمران
نے چھلانگ لگائی اور پھر دوڑتا ہوا بند ہوتے دروازے سے جا ٹکرایا اور
اس کے زوردار دھکے سے مادام اچھل کر گری اور زہریلی مکھیوں کے باکس
کے اوپر سے ہوتی ہوئی فرش پر جا گری۔
"اب بتاؤ مادام تمہیں کیا سزا دینی چاہیے ۔۔۔" عمران نے دروازے
میں کھڑے ہو کر بڑے سخت لہجے میں فرش پر پڑی ہوئی مادام سے مخاطب
ہو کر کہا اور ظاہر ہے مشین گن کا رخ اسی کی طرف تھا۔
"تم۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے غلطی ہوئی ۔۔۔" مادام نے اٹھنے کی کوشش
کرتے ہوئے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔
"معافی صرف ایک بار ملتی ہے مادام۔ دوسری بار نہیں ۔۔۔" عمران نے
انتہائی سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے انتہائی تیزی سے مشین گن کا
ٹریگر دبا دیا۔ عمران کو ٹریگر دباتے دیکھ کر مادام چیختی ہوئی ایک بار پھر فرش
پر گری اور تیزی سے قلابازیاں کھانے لگی۔ وہ شاید یہ سمجھی تھی کہ عمران نے
اس پر فائر کھول دیا مگر عمران کی مشین گن کا رخ اس زہریلی مکھیوں کے باکس

کی طرف تھا۔ اور زوردار تڑتڑاہٹ سے گولیاں بارش کی طرح لوہے کے
باکس پر پڑیں اور ایک ہی باڑ میں باکس میں بے شمار بڑے بڑے سوراخ
بنتے چلے گئے اور پھر زرد رنگ کی مکھیاں تیزی سے باکس کے سوراخوں سے
نکلنے لگیں۔

"اب تم جانو اور تمہاری زہریلی مکھیاں ـــ" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور
اس نے ایک جھٹکے سے اپنے قدم پیچھے ہٹا کر دروازہ بند کر کے اُسے
لاک کر دیا۔

" مادام کی زوردار اور کربناک چیخوں سے کمرہ گونجنے لگا۔ اس کے کمرے میں
بے تحاشا دوڑنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران خاموش کھڑا تھا
چند لمحوں بعد اس مسلح آدمی کا سر اس سوراخ سے باہر نکلا اور عمران جو شاید
اس آدمی کے انتظار میں کھڑا تھا اس پر فائر کھول دیا۔ اس آدمی کے سر کے
پرخچے اڑ گئے۔

مادام کی چیخیں اب اتنی تیز ہو گئی تھیں کہ دروازہ بند ہونے کے باوجود عمران
کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے مادام کی چیخیں اس کے کانوں کے پردے
پھاڑ رہی ہوں۔ مگر عمران نے مڑ کر بھی کمرے کی طرف نہ دیکھا اور اس نے
تیزی سے دیوار پر لاتیں مارنی شروع کر دیں۔ اینٹیں اکھڑ اکھڑ کر اندر گرتی
لگیں ساتھ ہی اس آدمی کی لاش بھی دوسری طرف جا گری اور عمران سوراخ
میں داخل ہوا اور پھر سرنگ میں بھاگتا چلا گیا۔ مادام کی چیخیں کافی دور تک
کا پیچھا کرتی رہیں لیکن عمران رکا نہیں اور پھر وہ تھوڑی دیر بعد وہ سرنگ
کے دہانے کے قریب پہنچ گیا۔ یہاں دہانہ بھی ایک چٹان سے بند کر دیا
گیا تھا۔ عمران نے زور سے چٹان کو دھکا دیا لیکن بھاری چٹان میں کوئی

حرکت نہ ہوئی۔ عمران نے تیزی سے چٹان کے کناروں پر ہاتھ مارا کہ شاید
کوئی لیور وغیرہ نظر آجائے لیکن کوئی ایسی چیز اُسے نظر نہ آئی۔ ابھی عمران
اسی تگ و دو میں تھا کہ اچانک اُسے سرنگ میں دوڑتے ہوئے قدموں کی
آوازیں سنائی دیں اور عمران چونک کر مڑا اور پھر دوسرے لمحے وہ تیزی سے
چٹان کی ایک سائیڈ میں سمٹتا چلا گیا۔ کونے میں سمٹتے ہی نجانے اس کا پیر
کس جگہ پر آیا تھا۔ چٹان تیزی سے گھومی اور آدھی کھل گئی۔ عمران نے باہر
چھلانگ لگائی اور پھر باہر نکلتے ہی اس نے چٹان کو زور سے دھکیلا تو چٹان
واپس اپنی جگہ پر پہنچ گئی اور عمران مشین گن اٹھائے اندھا دھند ایک طرف
بھاگتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جنگل سے نکل کر مین روڈ پر پہنچ گیا۔ یہ سلو
زون کا شہری علاقہ تھا اور یہاں بازاروں میں لوگوں کا ہجوم موجود تھا۔ عمران
بڑے اطمینان سے چلتا ہوا اُس ہجوم میں شامل ہو گیا۔ اب وہ ہر طرح
سے محفوظ تھا۔

"اوہ! پھر تو واقعی عمران بے حد خطرناک شخصیت ہے ــــــ" سفید داڑھی والے بوڑھے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں خوف کے سائے ابھر آئے تھے۔

"جی ہاں اب دیکھئے بین الاقوامی مجرمہ مادام ٹیلر اسے اپنے مینشن میں اغوا کر کے لے گئی۔ ایسا مینشن جہاں اس نے زبردست حفاظتی انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ اور پھر ہمیں اس نے اطلاع دی کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو مار دیا ہے۔ اور ان کی لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دیا ہے۔ ہم نے اطمینان کا سانس لیا لیکن پھر ہمیں اطلاع ملی کہ مادام کا ساتھی مارٹن ہلاک ہو چکا ہے اور مادام خود زہریلی مکھیوں کے کاٹنے کی وجہ سے آخری سانس لے رہی ہے۔ چنانچہ ہم فوراً مادام ٹیلر کے مینشن میں گئے کیونکہ مادام کا اس طرح کا حشر سن کر ہم فوراً مشکوک ہو گئے کہ حالات وہ نہیں ہیں جو ہمیں بتائے جا رہے ہیں۔ وہاں جا کر ہمیں معلوم ہوا کہ مادام کی حالت بے حد خراب ہے

خوفناک زہریلی مکھیوں نے اس کو عبرت ناک انجام سے دوچار کر دیا لیکن ابھی اس کی سانس کی ڈوری قائم تھی۔ ان زہریلی مکھیوں نے وہاں موجود ہر شخص کو کاٹا وہ پورے مینشن میں پھیل گئی تھیں۔ اور ان لوگوں کے یوں بے تحاشا دوڑنے کی وجہ سے ہمیں بھی اس واقعے کی اطلاع ملی۔ سرکاری طور پر پورے مینشن میں مکھیوں کے خاتمے کے لیے سپرے کرایا گیا اور بڑی مشکل سے مکھیوں کا خاتمہ کیا گیا۔ مادام کو اس کے آدمی اس کمرے سے گھسیٹ کر باہر لے آنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ جہاں اس پر مکھیوں نے حملہ کیا تھا۔ مادام کو فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔ اسے بچانے کی سر توڑ کوششیں کی گئیں لیکن زہر نے اس کے پورے جسم کے گوشت کو پھاڑ دیا تھا۔ اس کا پورا جسم یوں پھول پھول کر پھٹتا جا رہا تھا کہ دیکھا نہ جا سکتا تھا۔ بہرحال اسے انتہائی طاقتور انجکشن دیئے گئے جس سے وہ تھوڑی دیر کے لیے ہوش میں آ گئی اور پھر اس نے ساری کہانی سنائی کہ کس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں نے مارٹن کو ختم کر کے اسے پر تیزاب پھینکنے کی دھمکی دے کر اسے مجبور کیا تھا کہ وہ ہمیں فون پہ یہ اطلاع دے کہ عمران اور اس کے ساتھی مر چکے ہیں۔ اس کے بعد مادام نے آخری وار کیا اور وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک بار پھر قابو کر لینے میں کامیاب ہو گئی۔ اس نے انہیں مینشن کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں الٹا لٹکا دیا تا کہ وہ فرار نہ ہو سکیں اور بے بس ہو جائیں اور خود ان لوگوں کے لیے زہریلی مکھیوں کی سزا تجویز کی لیکن پھر پانسہ پلٹ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی نہ صرف بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے بلکہ انہوں نے وہی زہریلی مکھیاں مادام پر چھوڑ دیں اور مادام کا حشر عبرت ناک ہوا۔" سفید داڑھی والے کے سامنے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر کے بارعب چہرے والے شخص نے تفصیل

نیلے رنگ کی مخصوص وردی پہنی ہوئی تھی۔

"یس سر ——" آنے والے نے اندر داخل ہوتے ہی سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"رچرڈ بیٹھو ——" بوڑھے نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور آنے والا ادھیڑ عمر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ ایکریمیا کی سپر سیکرٹ سروس کے چیف ہیں۔ یہ ایک خاص مشن پر یہاں آئے ہیں ——" بوڑھے نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور رچرڈ آرک نے سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا وہ اپنے اطوار سے خودسر اور مغرور قسم کا آدمی دکھائی دیتا تھا۔

"دیکھو رچرڈ ہمارے اسٹرانگ روم میں ایک ایسی فائل موجود ہے جسے پاکیشیا کے جاسوس حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے سرغنہ کا نام علی عمران ہے اور وہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلاتا ہے۔ نوجوان بظاہر انتہائی احمق سا آدمی ہے لیکن دراصل دنیا کی خطرناک شخصیتوں میں اس کا شمار ہوتا ہے اس کے ساتھ دو ایشیائی ساتھی اور ایک قوی ہیکل ساحبشی ہے۔ سپر سیکرٹ سروس کو اس قسم کی اطلاعات ملی ہیں کہ یہ گروپ مین لیبارٹری میں سے اس فائل کو حاصل کرنے کے لیے یہاں پہنچ چکا ہے سپر سیکرٹ سروس انتہائی سرگرمی سے انہیں گرفتار کرنے کے لیے کام کر رہی ہے لیکن اس کے باوجود تمہیں ہوشیار رہنا چاہیے۔ میں نے تمہیں اس لیے بلایا ہے تاکہ ہر لحاظ سے محتاط اور چوکنا رہو کسی قسم کی غفلت یا لاپرواہی ہمارے لیے شدید نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے ——" مین لیبارٹری کے انچارج بوڑھے جارج بیسٹ نے رچرڈ سے مخاطب ہو کر تحکمانہ انداز میں کہا۔

"بہتر جناب۔ اوّل تو ہمارے حفاظتی انتظامات اس قسم کے ہیں کہ کسی کے کامیاب ہونے کی ذرا برابر بھی گنجائش نہیں ہے اس کے باوجود میں ہوشیار اور محتاط رہوں گا ——" رچرڈ نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بس اسی لیے تمہیں بلایا تھا ——" بوڑھے انچارج نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور رچرڈ آرک اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے اجازت ہے ——" رچرڈ نے کہا اور بوڑھے انچارج نے سر ہلا دیا اور رچرڈ سر کے اشارے سے سلام کرتا ہوا دفتر سے باہر نکل چلا گیا۔

"آپ نے اچھا کیا کہ فائل کا مخصوص نمبر اسے نہیں بتایا۔ بہرحال آدمی کچھ زیادہ ہی خودسر اور مغرور نظر آتا ہے ——" چیف نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"یہ بہت ہوشیار آدمی ہے اور صرف اپنے کام سے مطلب رکھتا ہے۔ بہرحال اب آپ تسلی رکھیں۔ اگر وہ لوگ یہاں آئے بھی تو فوراً پکڑے جائیں گے ——" بوڑھے نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب شکریہ۔ اب مجھے اجازت دیجئے اور میری درخواست ہے کہ اگر یہ لوگ یہاں پکڑے جائیں تو آپ نے فوراً مجھے اطلاع کرنی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ عام پولیس کے بس کے نہیں ہیں اور اگر سپر سیکرٹ سروس نے انہیں یہاں آنے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا تو میں آپ کو مطلع کر دوں گا۔" چیف نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بوڑھے انچارج کے سر ہلانے پر وہ مصافحہ کر کے دفتر سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔

جوزف نے کار جیسے ہی فلاڈیفیا کے شہری علاقے کی طرف چلنے والی سڑک پر موڑی۔ اس کے قریب بیٹھا ہوا عمران بول پڑا۔

" جوزف کار لے کر تم کسی اچھے ہوٹل میں ٹھہر جاؤ۔ میں اور تنویر لیبارٹری جائیں گے کیپٹن شکیل تمہارے ساتھ جائے گا ــــ" عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف نے سر ہلا دیا۔

" مجھے آپ کیوں پیچھے چھوڑے جا رہے ہیں ــــ" پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

" بھئی مسئلہ تنویر کی محبوبہ کا ہے۔ اور نہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں دیکھ کر تم پر پھسل جائے اور پھر مجھے دو رقیبوں کے درمیان ڈوئل کا فیصلہ کرنا پڑے" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" پھر تو میرا ہونا ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے آپ دونوں کے درمیان ہونے والی ڈوئل کا فیصلہ کرنا پڑ جائے ــــ" کیپٹن شکیل نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

" یار کیوں سر کھپا رہے ہو۔ اس کے دماغ میں تو کیڑا رینگتا ہے۔ یہ تو بچو اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا ــــ" تنویر نے جواب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران یا کیپٹن شکیل کوئی جواب دیتا جوزف نے اچانک پوری قوت سے کار کو بریک لگائے اور وہ سب اچھل پڑے۔

" کیا ہوا ــــ" عمران نے چونک کر پوچھا۔

" مسٹر ہوش میں رہ کر بات کیا کرو۔ اگر اب تم نے باس کے خلاف غلط بات زبان سے نکالی تو زبان کھینچ لوں گا ــــ" جوزف نے مڑ کر انتہائی کرخت لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ارے غصہ دکھانے کے لیے کار روکنا ضروری تھا۔ کار تو چلاؤ ــــ" عمران جواب میں جوزف پر چڑھ دوڑا۔

" نہیں باس میں یہ برداشت نہیں کر سکتا میں اس کی گردن توڑ ڈالوں گا ــــ" جوزف ابھی تک غصے سے اُبل رہا تھا۔

" شٹ اپ۔ میرے منہ لگنے کی کوشش نہ کرنا۔ میں تم جیسے لوگوں کو گھاس ڈالنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہوں۔ ہونہہ دوسروں کے ٹکڑوں پر پلنے والے ہمیں آنکھیں دکھاتے ہیں ــــ" تنویر نے بُرا سا منہ بنا کر کہا اور پھر بڑے حقارت آمیز لہجے میں کھڑکی سے باہر منہ کر کے تھوک دیا۔ اور جوزف کو تو جیسے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ وہ ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر نیچے اترا۔

" جوزف رک جاؤ ورنہ یہیں بیچ سڑک کے ٹنڈ نکلوا دوں گا ــــ"

عمران نے غراتے ہوئے کہا اور جوزف جو تنویر کی طرف کے دروازے تک پہنچ گیا تھا۔ ایک جھٹکے سے رکا۔ اس کا میک اپ شدہ چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔ اس کا رکنے کا انداز بتا رہا تھا کہ اس نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر کنٹرول کیا ہے۔

" باس تم مجھے گولی مار دینا مگر میں اسے بتا دوں کہ جوزف کسے کہتے ہیں" جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" واپس آؤ جلدی ـــــــــ" عمران کی غراہٹ اور زیادہ تیز ہو گئی۔ تنویر بھی جوش میں تھا لیکن کیپٹن شکیل نے اُسے بھی تھام رکھا تھا۔ اور جوزف ایک جھٹکے سے واپس مڑا اور پھر ہونٹ بھینچے ہوئے سٹیرنگ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس کا پورا جسم غصے کی شدت سے ابھی تک لرز رہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے عمران کی غراہٹ سننے کے بعد وہ اس کے حکم عدولی کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس لیے اس نے جبراً اپنے آپ پر کنٹرول کیا اور پھر کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

" اب پتہ چلا کہ میں تنویر کو کیوں ساتھ لیئے جا رہا ہوں آگ اور بارود کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے ـــــــــ" عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور کیپٹن شکیل ہنس کر سر ہلانے لگا۔

" تھوڑی دیر بعد کار فلاڈیلفیا کے شہری علاقے میں داخل ہو گئی اور ایک سڑک مڑنے پر ہی ایک بڑے سے ہوٹل کی عظیم الشان عمارت سامنے آئی تو جوزف نے کار اندر کی طرف موڑ دی۔

" شکیل تم اور جوزف اتر کر اندر جاؤ اور دو کمرے لے لو میں ضرورت پڑنے پر واچ ٹرانسمیٹر استعمال کروں گا ـــــــــ" عمران نے کہا۔ اور پھر

کار رکتے ہی جوزف اور کیپٹن شکیل اتر کر نیچے چلے گئے جبکہ عمران نے اسٹیرنگ سنبھال لیا۔

" تنویر تم میرے پاس آجاؤ ـــــــــ" عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر سنجیدہ لہجے میں کہا اور تنویر خاموشی سے پچھلی نشست سے اٹھ کر ساتھ والی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا اور عمران نے کار واپس کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھا دی۔

یہ کار ارل جانسن کی تھی۔ عمران نے مادام میٹیلہ کے محل سے نکل کر فون پر ارل جانسن سے رابطہ قائم کیا تھا اور اس بروقت امداد پر اس کا شکریہ ادا کیا۔ ارل جانسن ان کی رہائی اور پھر مادام کے اس طرح کے انجام پر بے حد خوش ہوا تھا۔ اس کے بعد عمران نے اس سے کار کی فرمائش کی اور ارل جانسن نے اُسے ایک کوٹھی کا پتہ بتا دیا۔ اس نے عمران کے ساتھیوں کو بھی وہیں رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ وہیں سے یہ لوگ کار لے کر فلاڈیلفیا کی طرف چل پڑے تھے۔ جہاں مین لیبارٹری موجود تھی۔ کوٹھی میں انھوں نے نئے میک اپ کر لیے تھے۔ اور پھر ارل جانسن نے عمران کی فرمائش پر ان کے نئے کاغذات بھی فوری طور پر تیار کروا دیئے تھے۔ ان کاغذات کی رو سے یہ لوگ ریاست فلاڈیلفیا کے ہی شہری تھے۔

" دیکھو تنویر اب ہر کام انتہائی سنجیدگی سے ہو گا۔ یہ مشن کا سب سے اہم مرحلہ ہے۔ مین لیبارٹری کے اسٹرانگ روم سے فائل حاصل کرنا شیر کے منہ سے شکار چھیننے والی بات ہے۔ اس لیے تمہیں اپنی پوری صلاحیتیں اس سلسلے میں استعمال کرنی ہوں گی ـــــــــ" عمران نے ہوٹل کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکلتے ہی مین لیبارٹری کی طرف جانے والی سڑک پر کار کو دوڑاتے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کیا کرنا ہوگا ۔۔۔۔" تنویر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بچے پیدا کرنے ہوں گے جب وہ بڑے ہو جائیں گے تو تمہیں ابا اور مجھے چچا کہیں گے ۔۔۔۔" عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم پھر اپنی حرکتوں پر اتر آئے کیا تم سنجیدہ رہ کر بات نہیں کر سکتے ۔۔۔۔" تنویر نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بچے پیدا کرنا غیر سنجیدہ کام ہے۔ ارے بھائی بچے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہوتے ہیں۔ ان کی چیاؤں چیاؤں اور پٹاؤں پٹاؤں آدمی کے کانوں میں رس گھولتی ہے ۔۔۔۔" عمران کی زبان ایک بار پھر روانی سے چلنے لگی اور تنویر ہونٹ بھینچے خاموش ہو گیا۔ اسے انہی باتوں پر عمران سے خار آتی تھی۔ لیکن عمران کسی طرح باز نہ آتا تھا۔

"سنو میں جا کر ارل جانسن کے کزن اور مین لیبارٹری کے سیکورٹی انچارج رچرڈ آرک سے ملوں گا۔ تم میرے ساتھ جاؤ گے۔ تم نے ایک عاشق نامراد کا کردار ادا کرنا ہے اور بس۔ آگے تم سمجھ دار ہو ۔۔۔۔" عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور تنویر نے بس سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

تھوڑی دیر بعد کار مین لیبارٹری کے پہلے گیٹ پر پہنچ گئی۔ یہاں باقاعدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی۔ عمران نے کار چیک پوسٹ کے قریب جا کر روک دی۔

"آپ نے کس سے ملنا ہے ۔۔۔۔" ایک باوردی اور مسلح سپاہی نے عمران کے قریب آتے ہوئے پوچھا۔

"رچرڈ آرک سیکورٹی انچارج سے ۔۔۔۔" عمران نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا ۔۔۔۔" سپاہی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ کا اشارہ کیا تو سڑک کے درمیان موجود رکاوٹ کو ہٹا لیا گیا اور عمران کار آگے بڑھا لے گیا۔ اسے ارل جانسن کا بتایا ہوا پتہ یاد تھا۔ اس لیے وہ اطمینان سے کار چلاتا ہوا مختلف سڑکوں سے گھومتا ہوا آخر کار رچرڈ آرک کے بنگلے کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے کار روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔

"رچرڈ اندر ہے ۔۔۔۔" عمران نے گیٹ پر کھڑے ہوئے سپاہیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ باس اندر ہیں ۔۔۔۔" ایک سپاہی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اسے اطلاع دو کہ کمفرڈ آیا ہے ۔۔۔۔" عمران نے کہا اور سپاہی سر ہلاتا ہوا تیزی سے اندر بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا۔ اور اس نے عمران اور تنویر کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور خود ان کی رہنمائی کرتا ہوا برآمدے کی سائیڈ میں بنے ہوئے ڈرائنگ روم تک چھوڑ آیا۔

"تشریف رکھیے باس ابھی آتے ہیں ۔۔۔۔" سپاہی نے مودبانہ انداز میں کہا اور پھر واپس چلا گیا۔ عمران اور تنویر اطمینان سے صوفوں پر بیٹھ گئے۔ یہ عمارت سرکاری رہائش گاہ لگتی تھی کیونکہ اس کے فرنیچر پر سرکاری چھاپ نمایاں تھی۔

تھوڑی دیر بعد پردہ ہلا اور پھر ایک سخت گیر اور سخت سڈول بدن کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ عمران اس کا چہرہ دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہی شخص کسی بہت بڑے ادارے کا سیکورٹی انچارج ہو سکتا ہے۔ اس لیے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور ظاہر ہے تنویر نے بھی اس کی پیروی کی۔

"مجھے کمفرڈ کہتے ہیں اور یہ میرا دوست ریڈمین ہے ــــــ" عمران نے اپنا اور تنویر کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"فرمائیے۔ میں تو آپ دونوں کو نہیں جانتا ــــــ" رچرڈ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"ارل جانسن تو آپ کو جانتا ہے۔ اس نے ہمیں بھیجا ہے ــــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ارل جانسن مگر وہ تو ساؤتھ زون میں ہے ــــــ" رچرڈ نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ان دونوں کو بیٹھنے کے لیے بھی اشارہ کر دیا اور ان کے بیٹھنے کے بعد وہ سامنے والی کرسی پر خود بھی بیٹھ گیا۔

"جی ہاں۔ آپ نے بالکل درست کہا وہ ابھی تک وہیں ہے اور اس کا فی الحال وہاں سے آنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں ہے ــــــ" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں ــــــ" رچرڈ حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے عمران کی دماغی صحت پر شک گزر رہا ہو۔

"آپ نے کہا ہے کہ وہ ساؤتھ زون میں ہے۔ چنانچہ میں نے کہہ دیا کہ وہ واقعی ساؤتھ زون میں ہے ــــــ" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر اس نے آپ کو کس لیے بھیجا ہے ــــــ" رچرڈ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ گھبرائیں نہیں۔ ایک نیک کام کے لیے بھیجا ہے ــــــ" عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بچے کو پچکارتے ہیں۔ اور رچرڈ غور سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"یہ میرا دوست ریڈمین بڑا پریشان ہے۔ وہ اسے گھاس بھی نہیں ڈالتی۔ بلکہ گھاس اس کی خوراک ہے اور اسے گھاس نہ ملے تو یہ کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ اور جسے یہ کاٹ لے۔ وہ پانی سے ڈرنے لگتا ہے" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ یہ کیا بکواس ہے ــــــ" رچرڈ نے غصیلے انداز میں کہا اس کا چہرہ غصے سے بگڑنے لگا تھا۔

"آپ نے کبھی عشق کیا ہے ــــــ" عمران نے پوچھا۔

"نہیں کیوں ــــــ" رچرڈ نے بے اختیار جواب دیا۔

"بس پھر آپ ان معرفت کی باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ اب مجھے سلیس زبان استعمال کرنی پڑے گی۔ تو محترم رچرڈ آرک صاحب۔ میرا دوست ریڈمین آپ کی لیبارٹری میں کام کرنے والی لڑکی صوفیہ پر دل جان پھیپھڑے جگر۔ گردے معدہ وغیرہ وغیرہ سمیت عاشق ہے مگر مس صوفیہ اسے گھاس نہیں ڈالتی۔ اس لیے آپ اس کے لیے گھاس کا بندوبست فرمائیں ــــــ" عمران نے کہا۔

"صوفیہ مگر اس نام کی تو کوئی لڑکی لیبارٹری میں کام نہیں کرتی ــــــ" رچرڈ نے چند لمحے غور کرنے کے بعد کہا۔

"آپ لیبارٹری میں کام کرنے والی ہر لڑکی کو جانتے ہیں ــــــ" عمران نے کہا۔

" بالکل جانتا ہوں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں سیکورٹی انچارج ہوں۔ مجھے وہاں کام کرنے والے ایک ایک فرد کا علم ہے ——" رچرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تو پھر لیبارٹری انچارج جارج بیسٹ کی پرسنل سیکرٹری مس صوفیہ کو نہیں جانتے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ——" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مگر اس کا نام تو روزی ہے ——" رچرڈ نے کہا۔

" روز یعنی گلاب۔ تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے میرا دوست اس لڑکی پر عاشق ہے۔ اس کے نام پر نہیں اور ویسے بھی شیکسپیئر کا مشہور قول ہے کہ اگر گلاب کا نام گلاب نہ ہوتا تو کیا اس کی خوشبو ختم ہو جاتی" عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تو اس سلسلے میں آپ کی میں کیا خدمت کر سکتا ہوں ——" رچرڈ نے کچھ لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

" ارل جانسن نے کہا تھا۔ آپ بچھڑے ہوؤں کو ملانے کے ماہر ہیں۔" عمران نے کہا۔

"جب روزی آپ کے کہنے کے مطابق ان صاحب کو گھاس نہیں ڈالتی تو میں کس طرح اسے اس کام پر آمادہ کر سکتا ہوں ——" رچرڈ نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں تنویر پر جمی ہوئی تھیں جو واقعی عاشقوں کی طرح منہ لٹکائے بیٹھا ہوا تھا۔

" آپ اسے اگر یہاں بلا لیں تو ہو سکتا ہے کہ میں اور آپ مل کر اسے اس بات پر قائل کر لیں کہ عاشقوں کو ستانا اچھا نہیں ہوتا ——" عمران

نے کہا۔

" ویری سوری میں نے ایسے کام کبھی نہیں کئے اور نہ ہی روزی یہاں آ سکتی ہے ——" رچرڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تو پھر ایسا ہے کہ آپ اس عاشق نامراد کو اس تک پہنچا دیں شاید اس کی حالت دیکھ کر اسے رحم آ جائے ——" عمران نے دوسری تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" یہ بھی ناممکن ہے۔ لیبارٹری میں کوئی غیر متعلق آدمی داخل نہیں ہو سکتا" رچرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" لیکن آپ سیکورٹی انچارج ہیں۔ آپ چاہیں تو سب کچھ ہو سکتا ہے ——" عمران نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

" سوری میں خود بھی مجبور ہوں ——" رچرڈ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لو بھئی برڈ مین تمہاری تو قسمت خراب ہے۔ یار میری مانو تو کسی باہر کی لڑکی پر عاشق ہو جاؤ۔ آخر لیبارٹری سے باہر بھی گلاب کھلتے ہی ہوں گے ——" عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ مگر تنویر نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اسی طرح منہ لٹکائے بیٹھا رہا۔

" یہ صاحب کیا کرتے ہیں ——" رچرڈ نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

" عاشقی کے بعد کچھ اور کرنے کے لیے کیا رہ جاتا ہے ——" عمران نے کہا۔

" اوہ سمجھا مگر روزی تو بے حد فراخ دل لڑکی ہے۔ اور یہ صاحب خاصے خوش شکل اور اچھے سمارٹ آدمی ہیں۔ پھر آخر انہیں کیوں لفٹ نہیں دے رہی ——" رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دراصل ان میں ایک خرابی ہے نا۔ بس اصل چکر اسی خرابی نے پیدا کیا ہے ۔۔۔" عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"کیا خرابی ہے ۔۔۔" رچرڈ نے چونک کر پوچھا۔

"یہ کاٹ کھانے کے عادی ہیں۔ میں نے ہزار بار سمجھایا ہے کہ بھئی بغیر کاٹے ہی کھا جایا کرو مگر کیا کروں یہ بات اسے سمجھ ہی نہیں آتی ۔۔۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ میں سمجھا تو یہ اذیت پسند ہیں پھر تو واقعی روزی ان کے نزدیک بھی نہ آئے گی۔ وہ ایسی ہی لڑکی ہے۔ نرم و نازک سی ۔۔۔" رچرڈ نے اس بار کھل کر ہنستے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی سختی آہستہ آہستہ ختم ہو گئی تھی۔ اور اب وہ اس طرح باتیں کر رہا تھا جیسے بے تکلف دوستوں سے کر رہا ہو اور یہی عمران چاہتا تھا۔

"آپ ایک کام کر سکتے ہیں ۔۔۔" اچانک عمران نے کہا۔

"کیا ۔۔۔" رچرڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے روزی سے ملوا دیں ہو سکتا ہے کہ میں اسے رضامند کر لوں ۔۔۔" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن مسئلہ یہ ہے کہ روزی لیبارٹری سے باہر نہیں آ سکتی۔ اس کی رہائش گاہ لیبارٹری میں ہے۔ اور وہ صرف ویک اینڈ پر ہی باہر جاتی ہے اور ویک اینڈ کو ابھی تین دن رہتے ہیں ۔۔۔" رچرڈ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"یہ تو تین کیا تین صدیاں بھی انتظار کر سکتے ہے۔ مگر میں نہیں کر سکتا۔ اب بھی میں اس کے بے پناہ اصرار پر یہاں آیا ہوں۔ میرے بزنس کا بڑا

ہرج ہو رہا ہے ۔۔۔" عمران نے کہا۔

"آپ کون سا بزنس کرتے ہیں ۔۔۔" رچرڈ نے پوچھا۔

"میں بولنے والے طوطے بیچتا ہوں۔ میرا طوطوں کا بہت بڑا فارم ہے۔ ساری دنیا کو بولنے والے طوطے سپلائی کرنے والا فارم ۔۔۔" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ بڑا عجیب سا بزنس ہے ۔۔۔" رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پلیز رچرڈ صاحب ہم بڑی امیدوں سے یہاں آئے ہیں۔ ارل جانسن نے ہمیں بڑی تسلی دی تھی کہ آپ ہماری ہر لحاظ سے مدد کریں گے ۔۔۔" عمران نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں آپ کو لیبارٹری میں تو نہیں لے جا سکتا۔ البتہ میں کوشش کرتا ہوں کہ روزی یہاں آ جائے ۔۔۔" رچرڈ نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

"ارے تو کیا لیبارٹری میں زہریلی گیس پھیلی رہتی ہے جو کوئی دوسرا آدمی اندر نہیں جا سکتا ۔۔۔" عمران نے یوں حیرت بھرے انداز میں پوچھا جیسے بچے کسی نئی چیز کے بارے میں اشتیاق ظاہر کرتے ہیں۔

"یہ بات نہیں بس حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ غیر متعلق آدمی کسی صورت اندر نہیں جا سکتا ۔۔۔" رچرڈ نے کہا۔

"مگر دفاتر تو لیبارٹری سے ہٹ کر ہوں گے اور مس روزی تو ظاہر ہے دفتر میں کام کرتی ہے ۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ہاں ہے تو ایسا ہی ہے۔ اچھا چلو میں کوشش کرتا ہوں شاید کام بن جائے ۔۔۔" رچرڈ نے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ لوگ بیٹھیں میں فون کر کے ابھی آتا ہوں ——" رچرڈ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"یہ تم نے کیا چکر چلا دیا ہے۔ اس طرح کیسے مسئلہ حل ہو گا ——" رچرڈ کے جاتے ہی تنویر نے پہلی بار زبان کھولی۔

"یار گھبراؤ نہیں خدا کرے گا روزی مان جائے گی ——" عمران نے سنجیدہ لہجے میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور تنویر بُرا سا منہ بنا کر خاموش ہو گیا۔ اس کے دماغ میں عمران کی اس ساری چکر بازی سمجھ سے آ ہی نہیں رہی تھی۔ بھلا اس طرح کے چکروں سے وہ فارمولا کیسے ملے گا۔

چند لمحوں کے بعد رچرڈ اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"کام بن گیا۔ میں نے آپ دونوں کے اندر جانے کے اجازت نامے حاصل کر لیے ہیں ابھی تھوڑی دیر میں لیبارٹری وین آ جائے گی ——" رچرڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بہت بہت شکریہ جناب آپ واقعی نیک آدمی ہیں ——" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور رچرڈ مسکرا کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"سر وین آ گئی ہے ——" اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آئیے۔ لیکن اگر آپ کے پاس کوئی ہتھیار ہیں تو وہ پلیز یہیں رکھ دیجئے۔" رچرڈ نے کہا۔

"عاشقوں کے پاس ہتھیاروں کا کیا کام ——" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ رچرڈ کے پیچھے چلتے ہوئے کوٹھی کے پھاٹک پر آئے جہاں سفید رنگ کی ایک وین کھڑی تھی۔ اس پر لیبارٹری کا مخصوص نشان موجود تھا۔

رچرڈ کے ساتھ وہ وین میں بیٹھ گئے اور وین تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی تھوڑی دیر بعد وہ لیبارٹری کے بڑے دروازے پر پہنچ گئی۔ رچرڈ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو دروازہ کھول دیا گیا۔ اندر ایک طویل سرنگ نما راستہ تھا۔ وین بڑی تیزی سے اس راستے پر دوڑتی چلی گئی۔ جب یہ سرنگ نما راستہ ختم ہوا تو ایک اور گیٹ آ گیا۔ جیسے ہی وین اس گیٹ پر پہنچی گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اور وین آگے بڑھ گئی۔ اب وہ ایک ایسے راستے سے گزر رہی تھی جس کے دونوں اطراف میں خاردار تاریں لگی ہوئی تھیں اور پھر ایک چھوٹی سی خوبصورت سی عمارت نظر آنے لگ گئی۔ وین اس عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔

"آئیے یہ میرا دفتر ہے ——" رچرڈ نے کہا اور پھر عمران اور تنویر کو لیے ہوئے وہ اس عمارت میں داخل ہو گیا۔ اس نے ایک کمرے میں داخل ہو کر کمرے کا دروازہ بند کیا اور سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ساکت ہو گیا تو رچرڈ نے دروازہ کھول دیا۔ اور وہ ایک طویل راہداری میں چلنے لگے عمران بڑے غور سے اس راہداری کو دیکھ رہا تھا۔ راہداری کو پار کر کے وہ ایک شیشے کے بنے ہوئے کمرے میں پہنچ گئے۔ ان کے اندر پہنچتے ہی راہداری کی طرف سے بھی شیشے کی دیوار آ گئی اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف کی دیوار میں خود بخود دروازہ نمودار ہوا اور رچرڈ اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھے۔

"آپ لوگ یہیں ٹھہریں میں آگے جانے کا بندوبست کر لوں ——" رچرڈ نے کہا اور پھر وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

اس کے باہر جاتے ہی اچانک سرر کی تیز آوازیں کمرے میں گونجنے لگیں۔

اور دوسرے لمحے عمران اور تنویر دونوں چونک پڑے۔ کیونکہ کمرے کی ہر
دیوار کے سامنے ایک چمکدار سی دھات کی چادریں اتر آئی تھی۔ وہ اس چمکدار
دھات کے کمرے میں محصور ہو کر رہ گئے اور پھر ان چمکدار دھاتوں میں سے
نیلے رنگ کا دھواں سا نکلنے لگا۔ عمران نے سانس روک لیا لیکن اس نے
دیکھا کہ تنویر اسی طرح اطمینان سے کھڑا سانس لے رہا تھا۔ دھواں کافی دیر
کمرے میں چکراتا رہا اور پھر آہستہ آہستہ دیواروں میں غائب ہوتا چلا گیا۔
کمرہ تھوڑی دیر میں صاف ہو گیا۔ عمران نے بھی سانس کی آمد و رفت دوبارہ
بحال کر دی۔ لیکن چند ہی لمحوں بعد انھیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں
میں خون کی روانی آہستہ ہوتی جا رہی ہو۔ ان کے دل ڈوبنے لگے اور دماغ
میں اندھیرے چھاتے چلے گئے۔ دوسرے لمحے وہ یوں لڑکھڑا کر نیچے گرے
جیسے وہ انسان کے بجائے ریت کے بورے ہوں۔ ان کی آنکھیں بند ہوتی چلی
گئیں۔ وہ بے ہوش ہو چکے تھے۔

ایک بڑے سے کمرے میں رچرڈ اور لیبارٹری انچارج جارج بیسٹ
بیٹھے سامنے شیشے کی دیوار کے پیچھے موجود چھوٹے سے کمرے کو بغور دیکھ رہے
تھے۔ اس کمرے کے فرش پر دو ایشیائی بے ہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے۔
یہ عمران اور تنویر تھے۔ ان کا میک اپ صاف ہو چکا تھا اور وہ اپنی اصلی شکلوں
میں تھے۔

"لیکن مس روزی کا اس سارے سلسلے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے رچرڈ"۔
بوڑھے جارج بیسٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں بھی نہیں آتی۔ دراصل انھوں نے صوفیہ کا نام لیا
تھا۔ روزی کا نام تو میں نے انھیں بتایا۔ اور انھوں نے اس پر اصرار نہیں کیا۔
جس پر میرے ذہن میں شک کا پہلا کانٹا چبھا۔ اس کے بعد انھوں نے مس
روزی سے ملاقات کے لیے ہر حربہ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ لیکن چونکہ
آپ نے کہا تھا کہ یہ لوگ انتہائی عیار اور خطرناک ہیں۔ میں نے انھیں ابھی

رہائش گاہ پر چھوڑنا مناسب نا سمجھا۔ اور میں ـــــ انھیں لیبارٹری کے اس
حصے میں لے آیا۔ جہاں کمپیوٹر چیکنگ ہوتی ہے۔ اس طرح ان کے میک اپ
کا بھرم بھی کھل گیا اور پھر انہیں میک اپ واشر روم میں چھوڑا گیا۔ اس طرح نہ
صرف یہ لوگ بے ہوش ہو گئے بلکہ ان کا میک اپ بھی صاف ہو گیا اور
اب یہ دونوں آپ کے سامنے پڑے ہوئے ہیں ـــــ" رچرڈ نے جواب دیا۔

لیکن یہ روزی سے کیا حاصل کرنا چاہتے تھے۔ روزی کا کسی طور پر بھی
سٹرانگ روم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی وہ فائل حاصل کرنے کے
سلسلے میں ان کی کوئی مدد کر سکتی تھی۔ پھر یہ لوگ کیوں اس سے ملنے پر اصرار
کر رہے تھے ـــــ" جارج بیسٹ نے سوچتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میں نے اندازہ لگایا ہے۔ یہ صرف روزی سے ملنے کے لیے
اصرار کر رہے تھے کہ کسی طرح لیبارٹری کے اندر داخل ہو سکیں ـــــ" رچرڈ
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ معاملہ اتنا سیدھا نہیں ہوگا جتنا تم سمجھ رہے ہو۔ میرے سیکرٹ
سروس کے چیف نے جو حالات مجھے بتلائے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ لوگ
انتہائی عیار چالاک اور ذہین ہیں۔ یہ لیبارٹری میں داخل ہونے کے لیے
کوئی اور طریقہ بھی استعمال کر سکتے تھے ـــــ" جارج بیسٹ نے سر
ہلاتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ نے کیا سوچا ہے ـــــ" رچرڈ نے کہا۔

"میرا خیال ہے مس روزی کو بلایا جائے اور اس سے سختی سے پوچھ گچھ
کی جائے شاید کوئی بات سامنے آجائے ـــــ" جارج بیسٹ نے کہا
اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر دبا دیا۔

"یس سر ـــــ" دوسری طرف سے ایک نرم و نازک سی نسوانی آواز ابھری۔

"مس روزی آپ فوراً شعبہ نمبر چار کے چیکنگ روم میں آجائیں۔ آپ
سے ایک ضروری بات کرنی ہے ـــــ" جارج بیسٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"بہتر سر میں ابھی حاضر ہو جاتی ہوں ـــــ" دوسری طرف سے کہا گیا اور جارج بیسٹ
نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت سی لڑکی اندر
داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اندر
داخل ہوتے ہی اس کی نظریں جیسے ہی شیشے کی دیوار کی دوسری طرف
بے ہوش پڑے ہوئے عمران اور تنویر پر پڑیں۔ وہ چونک پڑی۔ لیکن پھر وہ
جارج بیسٹ کی طرف بڑھتی چلی آئی۔

"یس فرمایئے ـــــ" اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مس روزی آپ ان ایشیائیوں کو جانتی ہیں ـــــ" جارج بیسٹ نے سخت
لہجے میں کہا۔

"کن کو سر ـــــ" روزی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ جو سامنے والے کمرے میں پڑے ہوئے ہیں ـــــ" جارج بیسٹ نے کہا۔

"یس سر۔ میں کیسے جان سکتی ہوں۔ میں کسی ایشیائی سے ملی ہی نہیں
ہوں ـــــ" روزی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے دوستوں میں کوئی بریڈمین بھی رہا ہے ـــــ" رچرڈ نے پہلی بار
سوال کرتے ہوئے کہا۔

"بریڈمین۔ نہیں جناب۔ یہ نام بھی میں پہلی بار سن رہی ہوں۔ مگر سر آخر
چکر کیا ہے۔ آپ مجھ سے یہ سوال کیوں کر رہے ہیں ـــــ" روزی نے پریشان

سے لہجے میں پوچھا۔

"مس روزی معاملہ بے حد سنجیدہ ہے۔ یہ لوگ ایکریمین میک اپ میں رچرڈ کی رہائش گاہ پر پہنچے اور انھوں نے اصرار کیا کہ وہ انھیں آپ سے ملا دے۔ رچرڈ کو ان پر شک گزرا تو وہ انھیں چیکنگ شعبے میں لے آیا اور اب یہ اپنی اصلی شکلوں میں یہاں موجود ہیں ـــــ" جارج بیسٹ نے کہا۔

"مجھ سے مگر کیوں۔ یہ مجھے کیسے جانتے تھے اور کیوں ملنا چاہتے تھے ـــــ" روزی کی آنکھیں حیرت سے چوڑی ہوتی چلی گئیں۔ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ہی رچرڈ اور جارج بیسٹ دونوں کو یقین آگیا کہ روزی کا واقعی ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

"اس بات کا پتہ تو کرنا ہے۔ ویسے انھوں نے پہلے صوفیہ کا نام لیا جب رچرڈ نے بتایا کہ صوفیہ نام کی کوئی لڑکی لیبارٹری میں موجود نہیں ہے تو انھوں نے کہا کہ وہ جو لیبارٹری انچارج کی پرسنل سیکرٹری ہے۔ ان میں سے یہ جو لمبا تڑنگا آدمی ہے۔ یہ اپنے آپ کو آپ کا عاشق بتا رہا تھا" جارج بیسٹ نے کہا۔

"سر کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نے زندگی بھر نہ ہی کبھی کسی ایشیائی سے ملاقات کی ہے اور نہ ہی بریڈ مین کو جانتی ہوں ـــــ" روزی نے لرزش بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے پہلے ہی یہی خیال تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے تم جاؤ اور اپنا کام کرو ـــــ" جارج بیسٹ نے کہا اور اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے اور وہ تیزی سے چلتی ہوئی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

"میرا خیال ہے اب انھیں ہوش میں لایا جائے۔ میں ان سے پوچھ گچھ

کرنا چاہتا ہوں کہ آخر یہ روزی سے کیوں ملنا چاہتے تھے ـــــ" جارج بیسٹ نے کہا۔

"بہتر سر ـــــ" رچرڈ نے کہا اور پھر اس نے اٹھ کر شیشے کی دیوار کی سائیڈ میں لگے ہوئے ایک بڑے سے سوئچ بورڈ پر لگے ہوئے سرخ رنگ کے بٹن کو دبایا تو شیشے والے کمرے میں نیلے رنگ کا دھواں بھرنے لگا جب دھواں سارے کمرے میں بھر گیا تو رچرڈ نے ساتھ والا بٹن دبا دیا اور خود واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ بوڑھے جارج بیسٹ نے اپنے سامنے رکھی ہوئی میز کی دراز کھولی اور اندر ہاتھ ڈال کر کوئی خفیہ بٹن دبایا تو میز کا ایک کونا کھسک گیا اور اس میں سے ایک مائیک ابھر کر باہر آگیا۔

دھواں اب تیزی سے غائب ہوتا چلا جا رہا تھا چند لمحوں بعد کمرہ دھوئیں سے بالکل پاک ہو گیا۔ تو فرش پر پڑے ہوئے عمران اور تنویر کے جسموں میں حرکت شروع ہو گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ اسی لمحے ان کی نظریں شیشے کی دیوار کے پار بیٹھے ہوئے رچرڈ اور جارج بیسٹ پر پڑیں اور وہ چونک پڑے۔

"تم دونوں کے نام کیا ہیں ـــــ" جارج بیسٹ نے مائیک کے بیندے میں لگے ہوئے ایک بٹن کو دباتے ہوئے کہا۔

"ناموں میں کیا رکھا ہے بڑے میاں۔ اگر آپ کا نام بیسٹ یعنی بہت اچھا کی بجائے ورسٹ یعنی بہت برا ہوتا تو کیا آپ واقعی برے بن جاتے" عمران کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔

"اوہ تو تم میرا نام بھی جانتے ہو۔ اس کا مطلب ہے ہمارا شک صحیح ہے۔ تم وہی پاکیشیائی جاسوس ہو جس کے متعلق ہیر سیکرٹ سروس کے

وہ ناکام رہے۔ لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کیا چرانا چاہتے تھے۔ اب ہمیں یہ شک گزرا ہے کہ کہیں وہ وہی ادھورا فارمولا حاصل نہ کرنا چاہتے تھے جو آپ چاہتے ہیں۔۔۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ تم غلط کہہ رہے ہو۔ بلف کر رہے ہو۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔" جارج بیسٹ نے کہا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ ذہنی طور پر مشکوک ہو چکا ہے۔

"اگر ایسا نہیں ہوا تب تو اچھا ہے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک کے تعلقات ایکریمیا سے تو ہیں لیکن ہم روسیاہ کے سخت دشمن ہیں۔ آپ کو اگر وہ فارمولا چاہیے تھا جو ہمارے پاس ہے تو آپ سرکاری طور پر بھی اس سلسلے میں گفت و شنید کر سکتے تھے اور آپس میں شرائط طے ہو سکتی تھیں لیکن آپ نے اس سلسلے میں چوری کرنے کا فیصلہ کیا۔ جو یقیناً غلط تھا۔۔۔" عمران نے کہا۔

"اوہ مگر ہمارا خیال تھا کہ تمہارا ملک کبھی بھی اس فارمولے کا پہلا حصہ دینے پر تیار نہیں ہوگا۔ بلکہ اس طرح اسے ہمارے پاس موجود باقی حصے کا پتہ چل جائے گا اور تم اس کا بھی مطالبہ کرو گے اور پھر روسیاہ کو بھی اس کا علم ہو جائے گا اور وہ بھی اس سلسلے میں بھاگ دوڑ شروع کر دیں گے۔۔۔" جارج بیسٹ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کا اندازہ بالکل غلط تھا جناب۔ ہمیں اس بات کا علم ہے کہ یہ فارمولا ایک جدید ترین اور انتہائی اہمیت کے حامل ایک جنگی ہتھیار کا فارمولا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ہمارا ملک انتہائی پسماندہ ہے۔

ہم اس فارمولے کی مدد سے اتنے پیمانے پر یہ ہتھیار تیار نہیں کر سکتے تھے۔ کہ جو ہماری ضرورت کے لیے خود کفیل ہو سکیں۔ البتہ ایسا ہو سکتا تھا کہ آپ کے ساتھ یہ شرط طے ہو جاتی کہ ہم فارمولے کا پہلا حصہ آپ کے حوالے کر دیتے۔ اور آپ وہ جنگی ہتھیار تیار کر لیتے اور ہم آپ سے مناسب شرائط پر وہ ہتھیار خرید لیتے۔ اس طرح ہمیں بنا بنایا ہتھیار مل جاتا اور آپ کے پاس بھی ایک جدید ہتھیار آ جاتا۔۔۔" عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ہمیں اس بات کا خیال ہی نہ آیا تھا۔۔۔" جارج بیسٹ نے کہا۔

"اب بھی اگر آپ چاہیں تو ایسا ہو سکتا ہے۔ میں وہ ادھورا فارمولا آپ کے حوالے کر سکتا ہوں۔ لیکن بشرطیکہ آپ اس قدر با اختیار ہوں کہ ہمارے ساتھ باقاعدہ معاہدہ کر سکتے ہوں۔۔۔" عمران نے جواب دیا۔

"کیا وہ فارمولا تمہارے پاس ہے۔۔۔" جارج بیسٹ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ اس وقت بھی یہیں ایکریمیا میں ہے اور میرے ایک فون پر یہاں پہنچ سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اس سلسلے میں سیکرٹ سروس کو نہیں ڈالیں گے۔ میں اس سلسلے میں آپ کی بات اپنے ملک کے سیکرٹری وزارت خارجہ سے کرا سکتا ہوں۔ جو آپ کو اس بات کی یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ ہماری حکومت اس سلسلے میں معاہدہ کرنے پر تیار ہے۔۔۔" عمران نے پیشکش کرتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہم معاہدہ کرنے پر تیار

ہیں ـــــــ" جارج بیسٹ نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پہلے آپ مجھے اس بات کا یقین دلائیں کہ آپ اتنے با اختیار ہیں کہ اعلیٰ سطح پر کوئی معاہدہ کر سکیں یا کرا سکیں ـــــــ" عمران نے جان بوجھ کر اسے جوش دلانے کے لیے کہا۔

"میں ایکریمیا کی سب سے بڑی لیبارٹری کا انچارج ہوں۔ اس سے تم سمجھ جاؤ کہ میں کتنا با اختیار ہوں ـــــــ" جارج بیسٹ نے عمران کی توقع کے عین مطابق پوری طرح جوش میں آتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں لیکن جب تک آپ مجھے کوئی تحریری رسید نہ دیں میں وہ فارمولا آپ کے حوالے نہیں کر سکتا کیونکہ یہ بہر حال میرے ملک کا مسئلہ ہے ـــــــ" عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"میں تمہیں باقاعدہ سرکاری رسید دینے پر تیار ہوں تم فارمولا میرے حوالے کر دو۔ بعد میں میری اور تمہاری حکومتیں معاہدہ بھی کر لیں گی کیونکہ ظاہر ہے کوئی ایک دو روز میں تو ہتھیار نہیں بن جاتا۔ اس کے لیے کم از کم ایک سال چاہیے ـــــــ" جارج بیسٹ نے خوش ہوتے ہوئے کہا وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ اگر وہ فارمولا حاصل کر لے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہو گی۔ بعد میں اس نوجوان کو ختم بھی کیا جا سکتا ہے۔

"سرکاری رسید وہ تو درست ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا یقین دلا دیجیے کہ فارمولا کا دوسرا حصہ اب بھی آپ کے قبضے میں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں پہلا حصہ آپ کو دے دوں اور آپ کے پاس دوسرا حصہ ہی نہ ہو۔ وہ روسیاہ پہنچ چکا ہو۔ پھر ہمیں پہلا حصہ بھی نہ ملے اور ہم مکمل فارمولے سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں ـــــــ" عمران نے بڑے تذبذب بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری بات درست ہے۔ میں ابھی منگوا کر اسے تمہیں دکھا سکتا ہوں۔ لیکن اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ وہ فارمولا تمہارے قبضے میں ہے۔ میرا مطلب ہے اس فارمولے کا پہلا حصہ ـــــــ" جارج بیسٹ نے کہا۔

"میں بھی وہ فارمولا آپ کو یہاں منگوا کر دکھا سکتا ہوں۔ مجھے آپ با اعتماد اور اعلیٰ کردار کے مالک نظر آتے ہیں۔ اس لیے میں نے ایسی بات کہی ہے اور پھر اس میں میرے ملک کا بھی فائدہ ہے ورنہ ظاہر ہے آپ کے ملک کے وسائل بہت زیادہ ہیں آج نہیں تو کل سہی۔ آپ وہ فارمولا بہر حال حاصل کر ہی لیں گے ـــــــ" عمران نے قدرے بے بسی سے لہجے میں کہا۔

"گڈ تم واقعی بے حد سمجھ دار ہو۔ لیکن معاف کرنا میں تمہیں فارمولا اسی صورت میں منگوا کر دکھا سکتا ہوں کہ تم اس کمرے میں بند رہو۔ میں وہ فارمولا شیشے کی دیوار کے ساتھ لگا کر تمہیں دکھا دوں گا۔ تاکہ تمہیں تسلی ہو سکے ـــــــ" جارج بیسٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ان حالات میں آپ کا یہ اقدام مناسب ہے ـــــــ" عمران نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

اور جارج بیسٹ نے میز پر پڑا ہوا انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور پھر اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس سر ـــــــ" دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"سٹرانگ روم انچارج سے بات کراؤ ـــــــ" جارج بیسٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔۔۔" دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور جارج بیسٹ خاموش ہو گیا۔

"سر میں مائیکل کرافٹ بول رہا ہوں۔ فرمائیے۔" تھوڑی دیر بعد ایک اور باوقار آواز سنائی دی۔

"مائیکل سر۔ الگ روم سے ایک فائل ایبون سکس لا کر مجھے یہاں چیکنگ شعبے کے مین روم میں دے جاؤ ۔۔۔" جارج بیسٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مگر اس سلسلے میں آپ قانون کے مطابق باقاعدہ تحریری آرڈر بھیجیں تب ہی فائل سٹرانگ روم سے نکالی جا سکتی ہے ۔۔۔" مائیکل نے تذبذب آلود لہجے میں جواب دیا۔

"مائیکل میں لیبارٹری انچارج ہوں۔ اس وقت ہنگامی حالات ہیں۔ اس لیے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم وہ فائل فوراً یہاں پہنچا دو اور سنو اگر تم مزید اطمینان چاہتے ہو تو میں رچرڈ آرک سیکورٹی انچارج کو تمہارے پاس بھیج دیتا ہوں تم اس سے رسید حاصل کر کے فائل اس کے حوالے کر دو۔ وہ جب تمہیں واپس کرے گا تو تم اسے رسید واپس کر دینا سمجھے اٹ از مائی آرڈرز ۔۔۔" جارج بیسٹ نے شدید غصے کے عالم میں کہا۔

ظاہر ہے ابھی وہ عمران کو کہہ چکا تھا کہ وہ بے پناہ اختیارات کا مالک ہے اور یہاں ایک شعبے کا انچارج بھی اس کا حکم نہ مان رہا تھا۔

"ٹھیک ہے جناب ایسا ٹھیک ہے۔ سیکورٹی انچارج خود آ کر فائل لے جائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔۔۔" دوسری طرف سے مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جارج بیسٹ نے بڑے فاخرانہ انداز میں رسیور

کریڈل پر رکھ دیا۔

"رچرڈ تم جاؤ اور فائل لے آؤ۔ اسے ہم یہیں دکھا دیں گے۔ پھر تم واپس کر آنا ۔۔۔" جارج بیسٹ نے رچرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر جناب لیکن آپ ذرا محتاط رہیں ۔۔۔" رچرڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے مشورہ دینے کی کوشش مت کرو۔ میں تم سے زیادہ اچھے انداز میں برا بھلا سوچ سکتا ہوں ۔۔۔" جارج بیسٹ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری سر میں نے تو ویسے ہی کہہ دیا تھا ۔۔۔" رچرڈ نے معذرت خواہ لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

عمران کی ترکیب سو فیصد کامیاب رہی تھی۔ اس کا مقصد تو لیبارٹری میں داخل ہو کر ادھورا فارمولا حاصل کرنا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اتنی اہم لیبارٹری میں زبردست قسم کے انتظامات کئے گئے ہوں

گے۔ اس لیے اس لیبارٹری سے عام طریقے سے فائل حاصل کرنا
ناممکن تھا۔ چنانچہ اس نے رچرڈ کے سامنے جان بوجھ کر پرسنل سیکرٹری
والا ڈرامہ رچایا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ رچرڈ جیسی فطرت کے لوگ فوراً
مشکوک ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ظاہر ہے وہ انھیں چیک کرنے کے لیے
لیبارٹری لے جائے گا۔ اور پھر وہاں ان کے میک اپ کا راز کھل جائے
گا۔ اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ لیبارٹری انچارج ایک بوڑھا سائنسدان ہے
ایسے لوگ اپنے اختیارات کے بارے میں بڑے حساس ہوتے ہیں۔ لیکن
اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ میک اپ صاف ہوتے ہی انھیں فوری طور پر بھی
موت کے گھاٹ اتارا جا سکتا ہے۔ اس لیے اس نے جان بوجھ کر پرسنل
سیکرٹری والا معاملہ درمیان میں ڈال دیا تھا۔ کیونکہ اُسے پورا یقین تھا کہ
اس مسئلے میں وہ لوگ اُلجھ جائیں گے اور اس کی تہہ تک پہنچنے کے لیے وہ
ضرور انھیں زندہ رکھیں گے۔ اس طرح وہ زندہ سلامت لیبارٹری پہنچ جائیں
گے وہاں پہنچنے کے بعد کیا ہوگا۔ اس کا فیصلہ ظاہر ہے حالات پر تھا اور
پھر وہی ہوا۔ رچرڈ مشکوک ہو کر انھیں لیبارٹری میں لے آیا۔ یہاں انھیں
بے ہوش کر کے ان کا میک اپ صاف کیا گیا اور پھر اُسی طرح روزی
کی وجہ سے انھیں زندہ رکھا گیا۔ اب یہ اور بات ہے کہ معاملات عمران کی
توقع سے کہیں زیادہ آسان ہوتے چلے گئے اور جارج بیسٹ نے وہ
فائل ہی منگوالی جسے سٹرانگ روم سے اڑانا تقریباً ناممکن تھا۔ اب صرف
مسئلہ تھا۔ اس کمرے سے نکلنے۔ فائل حاصل کرنے اور پھر لیبارٹری سے
باہر نکلنے کا۔ اس سلسلے میں اس نے ایک تجویز سوچ لی تھی۔ چنانچہ اس نے
تنویر کی طرف دیکھا اور پھر آئی کوڈ میں پلکیں جھپکا جھپکا کر ساری تجویز بتائی

جب تنویر نے بھی آئی کوڈ میں حامی بھری تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ
ابھر آئی۔ رچرڈ کو وہاں سے گئے ہوئے چار منٹ ہوئے تھے اور عمران
جانتا تھا کہ رچرڈ کو آنے میں کم از کم آدھا گھنٹہ ضرور لگے گا۔
عمران اور تنویر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ جبکہ دوسری طرف جارج بیسٹ
بھی خاموش بیٹھا کسی خیال میں غرق تھا۔ البتہ اس کی نظریں اُنہی کی طرف تھیں۔
اچانک عمران کے چہرے پر تکلیف کے آثار پیدا ہوئے اور پھر یہ آثار اتنی
تیزی سے بڑھتے چلے گئے کہ وہ بُری طرح اچھل کر فرش پر گرا اور یوں پھڑکنے لگا
جیسے بکری ذبح ہونے کے بعد پھڑکتی ہے۔ اس کے منہ سے ہلکی ہلکی کراہیں
نکل رہی تھیں۔ تنویر تیزی سے عمران کی طرف جھپٹا اور اس نے اُسے سنبھالنے
کی کوشش کی لیکن عمران کی حالت لمحہ بہ لمحہ غیر ہوتی جا رہی تھی۔
"کیا ہوا۔ اسے کیا ہوا ـــــ" جارج بیسٹ نے چونکتے ہوئے کہا اور
پھر وہ اٹھ کر تیزی سے شیشے کی دیوار کی طرف دوڑتا آیا۔
"اوہ پلیز پانی لادیں۔ اس پر انٹی مائیکٹک کا دورہ پڑ گیا ہے۔ یہ مر جائے
گا اگر اسے پانی نہ ملا۔ پلیز ـــــ" تنویر نے انتہائی پریشان انداز میں عمران
کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔
"انٹی مائیکٹک اوہ۔ اوہ۔ مگر پانی کس طرح۔ اس کے لیے تو کمرہ کھولنا
ہوگا ـــــ" جارج بیسٹ نے پریشان لہجے میں کہا۔
"پلیز جلدی کریں اگر یہ مر گیا تو سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ فارمولا اس
کے پاس ہے اور کسی کو معلوم نہیں۔ پلیز۔ پلیز ـــــ" تنویر نے انتہائی
پریشان لہجے میں کہا۔
"اوہ اچھا اچھا ـــــ" جارج بیسٹ نے فارمولے کا سنتے ہی کہا اور پھر

وہ تیزی سے کمرے سے ملحقہ باتھ روم کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ عمران کے پھڑکنے میں اب اس قدر تیزی آگئی تھی کہ اس کے جسم کی ایک ایک بوٹی لرز رہی تھی۔ تنویر زندگی میں پہلی بار عمران کی اس بے پناہ اداکاری پر اپنے دل میں عقیدت کے جذبات محسوس کر رہا تھا۔ اس قسم کی اداکاری صرف عمران ہی کر سکتا تھا۔ کم از کم تنویر کے بس کی بات تو نہ تھی۔

اسی لمحے جارج بیسٹ ہاتھ میں پانی کا گلاس اٹھائے تیزی سے باتھ روم سے برآمد ہوا۔ اور پھر وہ بھاگتا ہوا شیشے کی دیوار کے پاس آیا۔ اس نے سوئچ بورڈ کے نچلے حصے میں لگے ہوئے دو تین بٹن دبا دیئے۔ تو شیشے کی دیوار تیزی سے ایک طرف کھسکتی چلی گئی اور جارج بیسٹ تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔ اس وقت عمران کی حالت سے یوں لگتا تھا جیسے وہ اب بس چند لمحوں کا مہمان ہو۔ اور شاید اس کی اس قدر غیر حالت نے ہی جارج بیسٹ کو مزید سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہ دیا تھا۔

"جلدی پلاؤ اسے پانی پلاؤ۔ یہ تو مر رہا ہے ــــ" جارج بیسٹ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پچھلی دیوار سے ٹکرایا اور پھر فرش پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ تنویر نے شاید پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر ٹکر دے ماری تھی اور وہ بوڑھا آدمی اتنی پر قوت ضرب نہ سہار سکا اور ایک ہی ٹکر اس کے لیے کافی ہو گئی۔

"ارے کہیں مار تو نہیں دیا ــــ" عمران نے اچانک سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے ابھی آہستہ مارا تھا ــــ" تنویر نے کہا اور عمران بھاگ کر جارج بیسٹ کے قریب پہنچا۔ اس نے اس کی نبض چیک کی۔ مگر جارج بیسٹ تو زندگی

کی سرحد عبور کر چکا تھا۔ کنپٹی کی زوردار ضرب نے اس کا خاتمہ کر دیا تھا۔

"ارے غضب کیا۔ تم نے تو اسے ختم کر دیا۔ چلو بہرحال آؤ ــــ" عمران نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے شیشے کی دیوار والا کمرہ عبور کر کے بڑے کمرے میں آ گئے۔ جہاں پہلے جارج بیسٹ اور رچرڈ موجود تھے۔

"تم اس دروازے کا خیال رکھنا۔ رچرڈ ادھر سے ہی آئے گا۔ میں ذرا باتھ روم چیک کر لوں۔ شاید کہیں میک اپ کا سامان پڑا مل جائے تو ہمیں یہاں سے نکلنے میں آسانی ہو جائے گی ــــ" عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے باتھ روم میں گھستا چلا گیا۔ تنویر دروازے کے قریب دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد عمران باتھ روم سے واپس آیا۔

"نہیں یہاں میک اپ کا سامان نہیں ہے ــــ" عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ تنویر اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے لپک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ــــ" عمران نے جارج بیسٹ کے لہجے میں کہا۔

"سر پر سیکرٹ سروس کے چیف آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں ــــ" دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ ــــ" عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد چیف کی آواز عمران کے کانوں سے ٹکرائی۔

"سر آپ کے ہاں وہ پاکیشیائی جاسوس تو نہیں پہنچے ــــ" چیف نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"ابھی تک تو نہیں پہنچے کیوں ــــ" عمران نے جارج بیسٹ کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا

"ان کے دو ساتھیوں کو [illegible] کے ہوٹل انگائن میں دیکھا گیا ہے۔ جبکہ دو ساتھی غائب ہیں۔ ہم فی الحال ان دونوں کی نگرانی کر رہے ہیں تاکہ جیسے ہی باقی دو کا پتہ چلے تو ہم انہیں گرفتار کر لیں۔ اگر ہم نے انہیں پکڑ لیا تو باقی دو غائب ہو جائیں گے۔ میں نے سوچا کہ شاید باقی دو لیبارٹری کی طرف آئے ہوں" چیف نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ دو آدمی واقعی پاکیشیائی جاسوس ہیں۔ کیا وہ اصلی شکل وصورت میں ہیں" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں بس اتفاق سے ان کا پتہ چل گیا۔ ہمیں معلوم تھا کہ عمران کے ساتھ ایک حبشی ہے۔ انتہائی ڈیل ڈول کا مالک۔ اور وہ بے تحاشہ شراب پینے کا عادی ہے۔ چنانچہ ہم نے یہاں کے سب ہوٹلوں کو پابند کیا ہوا تھا کہ کوئی مشکوک آدمی بھی آئے تو ہمیں اطلاع دی جائے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہمیں اطلاع ملی کہ ہوٹل انگائن میں دو آدمی کمرہ نمبر دس اور گیارہ میں ٹھہرے ہیں۔ جن میں سے ایک کا قد وقامت اسی حبشی جیسا تھا مگر وہ ایکریمین ہے اور خاص بات یہ ہے کہ اس شخص نے ویٹر کو اکٹھی بارہ بوتلیں وہسکی کی لانے کا آرڈر دے دیا۔ اور اب وہ خالص وہسکی مسلسل پی رہا ہے بس اسی بات پر ہم چونک پڑے چنانچہ ہم نے ان کے کاغذات کی مرکز سے چیکنگ کرائی تو پتہ چلا کہ وہ جعلی ہیں" ـــــ چیف نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ تم نے یہ اچھا کیا کہ ان کی نگرانی کر رہے ہو۔ ان کے باقی ساتھی ضرور ان سے رابطہ قائم کریں گے" ـــــ عمران نے کہا۔

"تھینک یو۔ بس آپ خیال رکھیے گا۔ جیسے ہی کوئی مشکوک آدمی نظر آئے۔ پلیز فوراً مجھے اطلاع دیجئے گا" ـــــ چیف نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے تم فکر نہ کرو" ـــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مزید کوئی بات سننے رسیور رکھ دیا کیونکہ اس نے دروازے سے باہر قدموں کی آواز قریب آتی سن لی تھی۔ تنویر بھی چونک پڑا تھا۔

عمران رسیور رکھتے ہی تیزی سے دروازے کی طرف لپکا اور پھر دوسری طرف وہ کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور رچرڈ ایک فائل سنبھالے اندر داخل ہوا۔ اسی لمحے تنویر کا ہاتھ فضا میں گھوما۔ مگر شاید رچرڈ ضرورت سے زیادہ ہی ہوشیار آدمی تھا۔ وہ تیزی سے غوطہ کھا گیا اور تنویر کا وار خالی گیا۔ مگر اسی لمحے عمران کی لات پوری قوت سے اس کی پشت پر پڑی وہ چیختا ہوا فرش پر منہ کے بل جا گرا۔ ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل دور جا گری۔

اس نے نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن عمران بھلا اسے اتنی مہلت کہاں دیتا تھا۔ اس کی لات ایک بار پھر حرکت میں آئی اور اٹھتے ہوئے رچرڈ کی کھوپڑی پر پوری قوت سے پڑی اور رچرڈ ہاتھ پیر جھٹکتا ہوا ڈھیر ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ تنویر اس دوران دروازہ بند کر چکا تھا۔ عمران تیزی سے فائل کی طرف لپکا۔ اس نے فرش پر سے فائل اٹھا کر اسے کھولا اور اس کے صفحات پر نظریں دوڑانے لگا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے آثار ابھر آئے۔ اس نے فائل کو تہہ کر کے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔ دنیا کی سب سے بڑی لیبارٹری سے وہ فائل حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

"اب مسئلہ ہے یہاں سے فوری نکلنے کا" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہاں اگر میک اپ کا سامان مل جاتا تو ہم آسانی سے نکل سکتے تھے۔"
تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

عمران اس کی بات سن کر سر ہلاتا رہا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر فائل کی گمشدگی یا جارج بیسٹ کے قتل کا پتہ چل گیا تو لیبارٹری تو ایک طرف پورے ایکریمیا میں زلزلہ آجائے گا اور اسے فوری وہاں سے نکلنا بھی تھا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا۔ پھر تیزی سے فرش پر پڑے ہوئے رچرڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے رچرڈ کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی رچرڈ نے آنکھیں کھول دیں اور پھر عمران اور تنویر کو سر پر کھڑے دیکھ کر وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا مگر اسی لمحے عمران نے بڑی پھرتی سے اسے اپنے دونوں بازوؤں میں جکڑ کر سینے سے لگا لیا۔ رچرڈ خاصے طاقتور جسم کا مالک تھا۔ اس نے اپنے آپ کو عمران کی گرفت سے چھڑانے کی پوری کوشش کی لیکن ظاہر ہے موت کے پنجے سے انسان اپنے آپ کو چھڑا سکتا ہے لیکن عمران کی گرفت سے نکلنا ناممکن تھا۔ عمران نے اپنے بازوؤں کو زور سے جھٹکا دیا اور رچرڈ کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ عمران کا بازو اس کی گردن کے گرد کسی جونک کی طرح لپٹا ہوا تھا۔

"سنو رچرڈ۔ تمہارا باس جارج بیسٹ مر چکا ہے۔ اگر تم مرنا نہیں چاہتے تو جیسا میں کہوں ویسا ہی کرو ورنہ ......" عمران کا لہجہ اتنا سخت تھا کہ رچرڈ کا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگ گیا۔

"مم۔ مم ......" رچرڈ نے کچھ کہنا چاہا لیکن اس کے گلے پر عمران کے بازوؤں کی گرفت اتنی سخت تھی کہ اس کی آواز بھی نہ نکل پا رہی تھی۔

عمران نے بازو کو ذرا سا ڈھیلا کیا

"میں مرنا نہیں چاہتا۔ مجھے بتاؤ تم کیا چاہتے ہو ....." رچرڈ نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا اور عمران اس کے لہجے میں موجود سچائی کو بھانپ گیا۔ اسے ارل جانسن نے بتا دیا تھا کہ رچرڈ بے حد عیاش طبع آدمی ہے اور عیاش طبع آدمی کبھی بھی از خود موت کو گلے سے نہیں لگاتا۔ وہ زیادہ سے زیادہ عیاشی کی ہوس میں زیادہ سے زیادہ طویل عمر کا خواہاں ہوتا ہے۔

"سنو تم نے ہمیں اس لیبارٹری سے زندہ نکال کر لے جانا ہے۔ سمجھے اگر تم نے کسی بھی مرحلے پر ذرا سی بھی شرارت کرنے کی کوشش کی تو میں ایک لمحے میں تمہیں موت کے گھاٹ اتار سکتا ہوں ....." عمران کا لہجہ اور بھی زیادہ سرد ہو گیا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں مگر وعدہ کرو کہ تم یہاں سے نکلنے کے بعد مجھے مارو گے نہیں ....." رچرڈ نے کہا۔

"یہ ہمارا وعدہ ہے کہ تم زندہ رہو گے ....." عمران نے کہا اور رچرڈ نے رضامندی کے طور پر سر ہلا دیا۔

"تنویر اس کی جیبوں کی تلاشی لو ....." عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر نے آگے بڑھ کر اس کی جیبوں کی مکمل تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر اس کی جیب سے ریوالور برآمد کر لیا۔

"تیار رہنا تنویر یہ ذرا بھی غلط حرکت کرے تو اسے گولی مار دینا۔" عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر جھٹکا دے کر اس نے رچرڈ کو اپنے جسم سے دور دھکیل دیا۔ آزاد ہوتے ہی اس نے سب سے پہلے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلی۔ اس کے چہرے پر موجود شدید

تکلیف کے آثار اب تیزی سے ختم ہوتے جا رہے تھے۔

"تم لوگ اس کمرے سے باہر کیسے آئے ـــ" رچرڈ نے اس بار قدرے خود اعتمادی سے سوال کرتے ہوئے کہا اور عمران جس نے رچرڈ کو دھکا دیتے ہی تنویر کے ہاتھ سے ریوالور لے لیا تھا۔ اچانک ٹریگر دبا دیا اور گولی رچرڈ کے کان کی لو کو کاٹتی ہوئی گزر گئی۔ رچرڈ خوف کی شدت سے بری طرح اچھلا اور پھر وہ کان کی لو کو بری طرح مسلنے لگا۔ جہاں سے قطرہ قطرہ خون رس رہا تھا۔ رچرڈ خوف سے دھواں دھواں ہو گیا تھا۔

"اب دوسرا سوال پوچھا تو یہی گولی کھوپڑی بھی توڑ سکتی ہے سمجھے ـــ" عمران نے سرد لہجے میں کہا اور رچرڈ نے یوں لاشعوری طور پر سر ہلا دیا جیسے اب وہ ہپناٹزم کے معمول کی طرح کام کرے گا اور عمران چاہتا بھی یہی تھا کہ رچرڈ کے لاشعور میں خوف بیٹھ جائے۔

"آؤ میرے ساتھ ـــ" رچرڈ نے چند لمحوں کے بعد دبے دبے لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چلو مگر سنو تم ہمیں اس راستے سے باہر نہیں لے جاؤ گے۔ جہاں سے آئے تھے۔ ہم شارٹ کٹ استعمال کرنا چاہتے ہیں ـــ" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری بات درست ہے۔ میں بھی نہیں چاہتا کہ میں اس راستے سے تمہیں لے جاؤں اور کل کو میرا کورٹ مارشل ہو جائے۔ میں تمہیں باہر نکال کر یہاں واپس آؤں گا اور پھر اپنے آپ کو بے ہوش کر لوں گا تاکہ یہی سمجھا جائے کہ جیسے ہی میں اندر داخل ہوا۔ مجھے مکہ مار

کر بے ہوش کر دیا گیا اور تم لوگ نجانے کس راستے سے نکل گئے ـــ" رچرڈ نے کان کو مسلتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے اس طرح تم سزا سے بچ جاؤ گے ـــ" عمران نے جواب دیا۔

"تو آؤ ـــ" رچرڈ نے کہا اور پھر وہ انہیں لیے ہوئے بجائے باہر والے دروازے کی طرف بڑھنے کے بعد اندرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کمرے سے نکل کر وہ ایک تنگ سی راہداری میں سے ہوتے ہوئے ایک اور چھوٹے سے کمرے میں آ گئے۔ رچرڈ نے اس کمرے کے فرش پر پڑا ہوا قالین اٹھایا اور پھر فرش پر لگے ہوئے پھول دار ٹائلز میں سے ایک ٹائل کے پھول کے درمیان میں اپنی چھوٹی انگلی رکھ کر زور سے اسے دبایا تو کمرے کا فرش ایک کونے سے سمٹتا چلا گیا۔ اب وہاں سیڑھیاں نیچے جاتی صاف دکھائی دے رہی تھیں سیڑھیاں اترنے کے بعد وہ ایک پتلی سی سرنگ میں پہنچ گئے۔ سرنگ دور تک چلی گئی تھی۔ رچرڈ انہیں اس سرنگ میں لیے آگے بڑھتا چلا گیا۔

"یہ راستہ صرف جارج بسیٹ کو اور مجھے معلوم ہے۔ یہ ٹاپ ایمرجنسی میں استعمال کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ چونکہ جارج بسیٹ مر چکا ہے اس لیے ظاہر ہے میرے علاوہ اور کوئی اس راستے کو نہیں جانتا ـــ" رچرڈ نے کہا۔

"یہ سرنگ کہاں جا کر نکلے گی ـــ" عمران نے پوچھا۔

"یہ لیبارٹری اور کالونی کی حدود سے دور ایک دریائے آسین کے کنارے جا نکلتی ہے۔ جہاں ایک غار میں خفیہ لانچ چھپائی گئی ہے اس

ہم آسانی سے دریائے آسین میں سفر کرتے ہوئے سمندر میں پہنچ سکتے ہیں اور پھر وہاں سے جہاں جی چاہے جا سکتے ہو۔" رچرڈ نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سرنگ کے اختتام پر پہنچ گئے کیونکہ سامنے سپاٹ دیوار آ گئی تھی۔ رچرڈ نے اس دیوار کی جڑ میں ایک پتھر کو زور سے دبایا تو دیوار ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا کرتی ہوئی ایک طرف ہٹ گئی اور جب وہ باہر نکلے تو وہ واقعی دریا کے کنارے پر موجود تھے۔

"آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہیں لانچ میں بٹھا دوں۔۔۔" رچرڈ نے کہا۔ اور پھر وہ تقریباً دوڑتے ہوئے آگے بڑھے۔ دریا کے کنارے پر ایک غار قدرتی طور پر موجود تھی۔ اس کے اندر لانچ موجود تھی۔ رچرڈ نے رسی کھول کر لانچ کو دریا میں ڈال دیا اور پھر عمران اور تنویر اچھل کر لانچ میں سوار ہو گئے۔ عمران نے چیک کیا کہ لانچ میں پٹرول موجود تھا۔

"اب مجھے اجازت ہے۔۔۔" رچرڈ نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں تم جا سکتے ہو اور سنو اگر تم سزا سے بچنا چاہتے ہو تو وہی طریقہ استعمال کرنا جو تم نے سوچا ہے۔ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انجن اسٹارٹ کیا اور دوسرے لمحے لانچ انتہائی تیز رفتاری سے آگے دوڑتی چلی گئی۔ لانچ کے آگے بڑھتے ہی رچرڈ واپس دوڑا۔

عمران نے ذرا سا فاصلہ طے کرنے کے بعد لانچ کو کنارے کی طرف کر کے روک دیا۔

||

"آؤ نیچے آجاؤ۔۔۔" عمران نے لانچ کو رسی سے ایک درخت سے باندھتے ہوئے کہا۔

"کیوں اس لانچ سے آگے چلے چلتے۔۔۔" تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ لانچ بہر حال دشمن کی ہے۔ ہم کسی وقت بھی ٹریس کیے جا سکتے ہیں۔" عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں لانچ سے اتر کر تیزی سے درختوں کے اندر دوڑتے چلے گئے۔ لیکن ابھی تھوڑی ہی دور آگے بڑھے تھے کہ اچانک ان کی پشت پر ایک زوردار دھماکہ ہوا اور وہ اچھل کر مڑے اور دوسرے لمحے انھوں نے لانچ کے پرزے فضا میں بکھرتے دیکھے۔ اس کے ڈھانچے سے شعلے نکل رہے تھے۔

"دیکھا رچرڈ نے سزا سے بچنے کے لیے اپنے خلاف آخری ثبوت بھی ختم کر دیا۔ اس نے جس طرح ہمارے سامنے لانچ کا ذکر کیا تھا اور ہمیں خود لانچ میں بٹھایا تھا میں اسی لمحے کھٹک گیا تھا کہ اس میں ضرور کوئی راز ہے۔۔۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا جو ابھی تک آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جلتی ہوئی لانچ کو دیکھ رہا تھا۔ شاید اس کے ذہن میں یہی خیال آ رہا تھا کہ اگر عمران اس کی بات مان لیتا تو اس وقت لانچ کے ساتھ اس کے جسم کے پرزے بھی فضا میں بکھر چکے ہوتے۔

"تو اسی بم کا چکر ہو گا۔۔۔" تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ بہرحال اب ہم محفوظ ہیں۔ رچرڈ اپنے طور پر ہمیں ختم کر چکا ہے۔ تاکہ اگر ہم پکڑے جائیں تو اس کے خلاف بیان نہ دے سکیں کہ وہی ہمیں خفیہ راستے سے باہر لایا ہے۔۔۔" عمران نے کہا اور پھر وہ

آگے بڑھ گیا۔

درختوں کے ذخیرے سے نکلنے کے بعد وہ ایک سڑک پر پہنچ گئے جہاں تیز رفتار ٹریفک پوری روانی سے چل رہا تھا۔ یہ شاید کسی اور شہر میں جانے والی گرینڈ ٹرنک روڈ تھی۔ وہ دونوں سڑک کے کنارے چلتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک روڈ سائیڈ کیفے تک پہنچ گئے جس کے ساتھ ہی ایک پٹرول پمپ بھی تھا۔ عمران سیدھا کیفے کے کاؤنٹر پر گیا۔

"کیا یہاں ٹیکسی مل سکتی ہے۔ ہماری کار کافی پیچھے خراب ہو گئی ہے" عمران نے کاؤنٹر پر موجود ایک با اخلاق سے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ یہاں ٹیکسی تو نہیں مل سکتی۔ آپ نے جانا کہاں ہے ـــــ" نوجوان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"قصبہ ریونیو ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے آپ کا کام ہو جائے گا۔ آپ تشریف رکھیں میری ڈیوٹی ابھی آف ہونے والی ہے۔ مجھے بھی قصبہ ریونیو سے ہی گزرنا ہے میں آپ کو وہیں ڈراپ کرتا جاؤں گا ـــــ" نوجوان نے کہا۔

"مگر آپ ہمیں راستے میں لوٹ تو نہیں لیں گے ـــــ" عمران نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا اور نوجوان قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آپ ایشیائی ہیں اس لیے ڈرے ہوئے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ایکریمیا کا ہر آدمی ڈاکو اور لٹیرا نہیں ہوتا ـــــ" نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا مگر آپ پیسے تو لیں گے۔ مگر۔۔۔۔" عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ ٹیکسی میں مفت سفر کرتے ـــــ" نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہم ٹیکسی کو اپنی رہائش گاہ پہلے چلنے اور وہاں سے اسے کرایہ ادا کر دیتے۔ اتفاق سے چلتے ہوئے بٹوہ ساتھ لانا ہم بھول گئے ہیں ـــــ" عمران نے سہمے سے لہجے میں کہا۔

"اوہ مگر آپ تو دو ہیں دونوں ہی بٹوہ لانا بھول گئے ہیں ـــــ" نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں خزانچی ہوں جناب سارا کیش میرے پاس ہی رہتا ہے ـــــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب میں آپ سے کوئی کرایہ نہ لوں گا ـــــ" نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک اور نوجوان کاؤنٹر کے پاس پہنچ گیا۔

"تم آ گئے ڈینس آؤ سیٹ سنبھالو ـــــ" نوجوان نے اس نوجوان کو دیکھتے ہی چہک کر کہا اور پھر وہ اس نوجوان کو کیش بکس کی تفصیلات بتا کر کاؤنٹر سے باہر آ گیا۔

"آؤ چلیں میرا جانشین آ گیا ـــــ" نوجوان نے مسکراتے ہوئے عمران اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کمال ہے ـــــ آپ نے تو بڑے آرام سے کرسی چھوڑ دی" عمران نے بڑے احمقانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ ایکریمیا ہے ایشیا نہیں ہے ـــــ" نوجوان نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ انہیں کیفے کی پشت پر لے آیا۔ جہاں دو کاریں کھڑی

تھیں۔ نوجوان نے ایک کار کا دروازہ کھولا اور پھر اس نے اندر بیٹھ کر باقی دروازوں کے لاک بھی کھول دیئے اور عمران تو نوجوان کے ساتھ ہی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جبکہ تنویر نے پچھلی سیٹ سنبھال لی۔ اور دوسرے لمحے کار تیزی سے سڑک پر آ کر اس پر بہتی ہوئی ٹریفک میں شامل ہو گئی۔ راستے میں بھی عمران کی باتوں پر نوجوان بے طرح ہنس رہا تھا۔

"اب تو میرا جی چاہ رہا ہے کہ میں آپ کی رہائش گاہ بھی دیکھ لوں تاکہ آپ سے دوبارہ ملاقات ہو سکے۔ آپ بے حد دلچسپ آدمی ہیں ــــ" نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہماری رہائش گاہ بھی ہماری طرح ہی دلچسپ ہے۔ چڑیا گھر دیکھا ہوا ہے ــــ" عمران نے بڑے پراسرار سے انداز میں پوچھا اور نوجوان اتنے زور سے ہنسا کہ گاڑی بری طرح ڈگمگانے لگی۔

"ارے ارے گاڑی سنبھالو ورنہ ہم چڑیا گھر کے بجائے کسی مردہ خانے پہنچ جائیں گے ــــ" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور نوجوان نے جلدی سے گاڑی سنبھال لی۔

اسی طرح باتوں میں وقت کٹنے کا بھی پتہ نہ چلا اور قصبہ ربونو کی مین مارکیٹ آ گئی۔

"ہم کل آ کر آپ کو کرایہ ادا کر دیں گے شکریہ ــــ" عمران نے ایک ٹریفک سگنل پر کار رکتے ہی کہا اور پھر وہ اچھل کر نیچے اتر گیا۔ تنویر نے بھی اس کی پیروی کی۔

"ارے ارے کچھ اپنا اتہ پتہ تو بتاتے جاؤ ــــ" نوجوان نے چیختے ہوئے کہا مگر عمران اور تنویر پیدل چلنے والوں کے ہجوم میں شامل ہو چکے تھے۔

چند لمحوں بعد وہ پیدل چلتے ہوئے ہوٹل الگائن پہنچ گئے۔ جہاں جوزف اور کیپٹن شکیل رہائش پذیر تھے۔

"مگر چیف تو کہہ رہا تھا کہ ان کی نگرانی ہو رہی ہے ــــ" ہوٹل الگائن کے سامنے پہنچتے ہی تنویر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ــــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہوٹل کے سامنے سے گزرتا چلا گیا۔ ہوٹل کی عمارت ختم ہونے کے بعد ایک چھوٹا سا کیفے تھا اور عمران اس کیفے میں داخل ہو گیا۔

"کیا آپ مجھے دو سکے عنایت کریں گے۔ میں نے ایک ایمرجنسی فون کرنا ہے اور ......" عمران نے کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اچھا اچھا یہ لیجئے ــــ" لڑکی نے ٹرے میں پڑے ہوئے چند سکے اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیئے۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ عمران نے بڑے اطمینان سے سکے اٹھائے اور برآمدے کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ فون ملا چکا تھا۔

"ہیلو کمرہ نمبر دس سے بات کرائیے ــــ" عمران نے آپریٹر سے کہا۔ وہ الگائن ہوٹل کا ایکس چینج فون نمبر اس کے بڑے بورڈ پر پہلے ہی پڑھ چکا تھا۔

"یس سر" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کیپٹن شکیل کی آواز ابھری۔

"کون بول رہا ہے ــــ" کیپٹن شکیل کے لہجے میں سختی تھی۔

"آپ نے کمال کر دیا جناب۔ سارا بورڈ آپ کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہے۔ رقم کا مسئلہ ہے اور آپ یہاں اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہیں ــــ" عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"بورڈ کون سا بورڈ۔ کیسا بورڈ ــــ" کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے آپ کے ہوٹل سے تو نزدیک ہی ہے۔ تقریباً چالیس قدم پر

آپ کو یہاں سے آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ آپ فوراً آجائیں ــــ" عمران نے زور دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کسے فون کیا ہے جناب۔ میرا کسی بورڈ سے کوئی تعلق نہیں ہے ــــ" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے آپ مارشل کلاپ نہیں ہیں ــــ" عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ساری رانگ نمبر ــــ" دوسری طرف سے کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ وہ کوڈ ورڈز میں کیپٹن شکیل کو بتا چکا تھا کہ ایک تو اُن کی نگرانی ہو رہی ہے اور دوسرا یہ کہ عمران کو رقم کی فوری ضرورت ہے اور وہ ہوٹل کے قریب موجود ہے۔ اس نے یہ مخصوص کوڈ ورڈز اسی لیے استعمال کئے تھے تاکہ اگر اس کا فون چیک کیا جا رہا ہو تو اُسے واقعی ہی رانگ نمبر سمجھا جائے۔

فون کرنے کے بعد وہ بوتھ سے باہر آیا اور پھر تنویر کو لیتے ہوئے وہ سائیڈ روڈ سے ہوتا ہوا ہوٹل کی پشت کی طرف آگیا۔ کیونکہ کوڈ ورڈز میں سامنے کا مطلب پیچھے ہی ہوتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کیپٹن شکیل اور جوزف کو ہوٹل کے فائر ڈور سے جو پچھلی گلی میں کھلتا تھا۔ گلی میں آتے دیکھا۔ عمران اور تنویر اس گلی سے تھوڑی دور ایک بس اسٹاپ پر موجود تھے۔ انھوں نے عمران اور تنویر کو دیکھ لیا تھا لیکن ظاہر ہے نگرانی کے خوف کی وجہ سے وہ براہ راست نہ آسکتے تھے۔ عمران وہاں خاموش کھڑا رہا۔ اس کی نظریں کیپٹن شکیل اور جوزف کے عقب میں چلنے والے ہجوم پر جمی ہوئی تھیں۔ مگر اُسے کوئی مشکوک آدمی نظر نہ آیا۔

"تنویر تم جا کر کیپٹن شکیل کے ساتھ گزرتے ہوئے اُسے کہو کہ وہ فارن پوسٹ آفس میں پہنچ جائے۔ میں وہیں جا رہا ہوں ــــ" عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران مڑا اور پھر وہ بھی مخالف سمت میں

بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ فارن پوسٹ آفس کی عمارت میں داخل ہوا اس نے کاؤنٹر کے قریب کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل کو دیکھ لیا۔

"جناب کیا آپ میرا ایک کام کریں گے ــــ" عمران نے کیپٹن شکیل کے قریب پہنچ کر کہا۔

"فرمائیے ــــ" کیپٹن شکیل نے بڑے اجنبی لہجے میں مڑ کر پوچھا۔

"مجھے کچھ رقم کی ضرورت ہے اگر آپ ......" عمران نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا یہ لیجئے ــــ" کیپٹن شکیل نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر دو بڑے نوٹ نکال کر ہاتھ پر رکھ دیئے۔

"شکریہ ــــ" عمران نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"مگر ایک بات بتا دوں یہاں ایکریمیا میں بھیک مانگنا جرم ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا۔ اگر تمھیں روٹی کپڑا چاہیے تو کسی رفاہی ادارے میں چلے جاؤ ــــ" کیپٹن شکیل کے لہجے میں سختی تھی۔

"ارے آپ مجھے غلط سمجھے ہیں۔ میں نے تو فلم دیکھنی تھی اور فلم کے لیے میں اپنی رقم استعمال نہیں کیا کرتا۔ خواہ مخواہ کی فضول خرچی ہوتی ہے۔ عمران نے بڑے معصوم لہجے میں کہا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں مسکراہٹ کے سائے تیرنے لگے۔ عمران وہاں سے ہٹ کر فارن ڈلیوری کاؤنٹر پر گیا۔ اس نے وہاں سے فارن ڈلیوری کا بڑا لفافہ حاصل کیا اور پھر ایک طرف ہو کر اس نے جیب سے فائل نکال کر اس کا کور جس پر فائل کا نام وغیرہ اور لیبارٹری کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا پھاڑ کر اُسے واپس جیب میں رکھا اور فائل کو لفافے میں ڈال کر اس نے اُسے باقاعدہ سیل کیا۔ اس پر سر سلطان کی رہائش گاہ کا پتہ لکھا اور اُسے کاؤنٹر پر دے دیا۔

چند لمحے بعد ہی اسے رسید مل گئی اور رسید لے کر وہ مڑا اور فارن پوسٹ آفس کی عمارت سے باہر نکلتا چلا آیا۔

"کیپٹن شکیل کسی کیمیکل سٹور سے میک اپ کا سامان خریدو اور چاروں کے لیے ملبوسات بھی۔ اور رائل پارک کے جنوبی حصے میں آجاؤ جلدی ــــــ" عمران نے قریب سے گزرتے ہوئے کیپٹن شکیل سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر پر مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب رائل پارک کے جنوبی حصے میں پہنچ گئے۔ یہ بہت بڑا پارک تھا جس کا جنوبی حصہ خاص طور پر گھنے درختوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ یہ سپاٹ خاص طور پر رومان کرنے والے جوڑوں کے لیے جنت کا درجہ رکھتا تھا۔ پھر عمران کھلا تھ تیزی سے چلنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ چاروں نئے میک اپ میں آچکے تھے۔ اس کے بعد انھوں نے لباس بدلے اور پرانے لباس انھوں نے بیگ میں ڈال کر اس پلاسٹک کے بیگ میں جس میں ان کے نئے کپڑے بند تھے وہ بیگ انھوں نے ایک گھنی جھاڑی کے نیچے چھپا دیا۔ اس کے بعد وہ علیحدہ علیحدہ ہو کر پارک سے باہر آگئے۔

"کام بن گیا عمران صاحب ــــ" کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"بن بھی گیا اور جہاں پہنچنا تھا پہنچ بھی گیا ــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے اطمینان بھرے لہجے میں سر ہلا دیا۔ وہ رات انھوں نے ساحل سمندر پر ایک چھوٹے سے ہوٹل میں گزار دی۔ عمران صبح ہوتے ہی انھیں چھوڑ کر چلا گیا اور پھر جب تقریباً تین گھنٹوں بعد واپس آیا تو اس کے پاس ان چاروں کے پاسپورٹ اور دوسرے کاغذات موجود تھے۔ پاسپورٹ پر ان کی وہی فوٹو تھے جو موجودہ میک اپ میں انھوں نے عمران کے کہنے پر مختلف فوٹو

سٹوڈیوز سے بنوائے تھے۔

"چلو بھئی اب تیاری کرو بڑی چھٹیاں گزار لیں ہم نے۔ ایک گھنٹے بعد ہماری فلائٹ جانی ہے ــــ" عمران نے آتے ہی کہا۔

اور پھر ایک گھنٹے بعد وہ واقعی انٹرنیشنل فلائٹ پر سوار پاکیشیا کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔ مطمئن اور آسودہ۔

"مس کیا میں ایک فون کر سکتا ہوں۔ مجھے ایک ضروری پیغام دینا ہے ــــ" عمران نے اچانک قریب سے گزرتی ہوئی ایئر ہوسٹس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کہاں کرنا ہے ــــ" ایئر ہوسٹس نے چونک کر پوچھا۔

"ایکریمیا کے دارالحکومت نارک میں ــــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے آئیے ــــ" ایئر ہوسٹس نے کہا اور عمران اس کے پیچھے اٹھ کر چل پڑا۔ پائلٹ کیبن کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا کیبن موجود تھا جس پر فون لکھا ہوا تھا۔

"آپ پوری دنیا میں جہاں جی چاہے فون کر سکتے ہیں۔ ریٹ لسٹ آویزاں ہے۔ رقم مشین میں ڈال کر آپ کو ٹوکن مل جائے گا اور اس ٹوکن کی مدد سے آپ فون کر سکتے ہیں ــــ" ایئر ہوسٹس نے اسے لائحہ عمل سمجھاتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ سٹلائٹ مائیکرو فون سسٹم کے ذریعے وہ جہاں چاہے آسانی سے فون کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے اندر داخل ہو کر ریٹ لسٹ دیکھی اور پھر مطلوبہ رقم مشین میں ڈال دی۔ دوسرے لمحے ٹوکن باہر آگیا۔ ٹوکن اس نے فون کے مخصوص خانے میں ڈالا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔ اسے معلوم تھا کہ ہر ملک کے لیے ٹوکن مخصوص ہے۔ اس لیے ظاہر ہے ٹوکن کو ڈالنے کے بعد اس کا رابطہ ایکریمیا سے مل گیا ہوگا۔

"یس ــــ" چند لمحوں بعد ایک آواز رسیور پہ گونجی۔

"مسٹر کرانگر آپ کا چیف کہاں ہے ــــ" عمران نے آواز بدل کر کہا۔

"چیف۔ تم کون ہو ــــ" دوسری طرف سے کرانگر کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میرا نام علی عمران ہے مسٹر کرانگر آپ کا دیرینہ خادم۔ امید ہے آپ کے چیف کو یہ اطلاع مل چکی ہوگی کہ مین لیبارٹری انچارج جارج ببسٹ ہلاک ہو چکا ہے اور ادھورے فارمولے کی نائل سٹرانگ روم سے غائب ہو چکی ہے ــــ" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تم۔ تم کہاں سے بول رہے ہو ــــ" کرانگر کی آواز یوں سنائی دی جیسے اس کے سر پہ بم پھٹ پڑا ہو۔

"تمہاری رہائش گاہ کے قریب سے ہی بول رہا ہوں۔ مسٹر کرانگر۔ مگر تم گھبرا کیوں گئے۔ اپنے چیف سے کہنا کہ یہ فارمولا تمہارے مقدر میں نہیں ہے۔ یہ ہماری چیز تھی اور ہم نے حاصل کر لی اور اب اگر تم نے خود یا کسی مجرم تنظیم کو اس فارمولے کے حصول کے لیے بھیجا تو سپر سیکرٹ سروس سپر قبرستان میں تبدیل ہو جائے گی۔ سمجھے ــــ" عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مگر تمہارے ساتھی تو فلاڈیلفیا میں تھے اور تم یہاں ــــ" کرانگر نے اٹکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ میرے ساتھی نہیں تھے کرایے کے آدمی تھے۔ سمجھے۔ جہاں ملیں بیشک گولی مار دیں۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ بائی بائی۔" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

ختم شد